

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام



ISLAM
INTERNATIONAL
PUBLICATIONS LTD

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسح موعود و مہدی معبود علیہ السلام
(جلد ہشتم)

Ruhaani Khazaa'in

(Volume 8)

Collection of the books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian,
The Promised Messiah and Mahdi (1835-1908), peace be upon him.
Volumes 1-23

© Islam International Publications Ltd.

First Published in Rabwah, Pakistan in the 1960s

Reprinted in the UK in 1984

Reprinted in 1989

Second edition (with computerized typesetting) published in 2008

Reprinted in the UK in 2009

Published in Qadian, India in 2008 (Vol. 1-10)

Present edition published in the UK in 2021

Published by:

Islam International Publications Ltd

Unit 3, Bourne Mill Business Park,

Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS UK

Printed in Turkey at:

Levent Offset

ISBN: 978-1-84880-134-9 (Set Vol. 1-23)

10 9 8 7 6 5 4 3 2 1



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب
کے مطالعہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

احباب جماعت کے نام

پیغام

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۰۰۸ء

کی اشاعت کے موقع پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْكَرِیْمِ
وَعَلٰی عِبْدِهٖ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالتاصر



لندن

10-8-2008

پیغام

وہ خزان جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار اللہ تعالیٰ نے وَآخِرِينَ مِنْهُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر زور و روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور نشر و اشاعت سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پر لیس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلانے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچانے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپ فرماتے ہیں:

”کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے..... ایسا ہی آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلِدُ حَقُّوا بِهِمْ** اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو **مِنْهُمْ** کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا..... اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور بڑی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطالع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلِدُ حَقُّوا بِهِمْ** اور حسب منطوق آیت **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعثت کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور آگن بوٹ اور

مطالع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافرانس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے۔“

(تختہ گوڑویہ، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سو اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتر اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پر نچے اڑادیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ”مضمون بالا رہا“ کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

”در کلام تو چیزے است کہ شعراء را در اں دخل نیست۔ کلام اُفصحَتْ مِنْ لَدُنِّ رَبِّ

کَرِيمِ“۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ”تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی

طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

”میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل

سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں

تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح

پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی

تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔

میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی

بخشتی ہے۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

”میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا

ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ

کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں

کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمہ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یفیض المال حتی لا یقبلہ احد (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:

”وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔“

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

”سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کا فور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیوں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خزائن

خليفة المسيح الخامس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ”روحانی خزائن“ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اول کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ ایڈیشن اول میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔ البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس ٹل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر ۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون ”ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات“ جو پہلے ”تصدیق النبی“ کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر ۱ ماہین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔ اس کے بعد مراسلت نمبر ۲ ماہین منشی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل

ہونے سے رہ گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر ۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ”التبلیغ“ کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ ایڈیشن اول میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد ۵ میں شامل نہیں ہو سکی تھی۔ نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کر دی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر ۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹ جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۳۳ تا ۳۴ پر مشتمل ”گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟“ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جا رہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ”عصمت انبیاء“ کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۵ تا ۷۹ میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔ اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

والسلام
سید عبدالحی
ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اشاعت و تبلیغ اسلام کے جہاد میں صرف کی اور اس مقصد کے لئے آپ نے نہ صرف کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائیں بلکہ اشتہارات و تقاریر کے ذریعہ بھی خدمت اسلام کے اس فریضہ کا حق ادا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کی جملہ تصانیف کو روحانی خزائن کی تینیں جلدوں کے سیٹ میں طبع کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح آپ کے پُر معارف کلمات و تقاریر و مجالس علم و عرفان کو ملفوظات کی دس جلدوں میں، جبکہ آپ کے تحریر فرمودہ اشتہارات کو مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں علوم و فیوض روحانی سے لبریز اس لٹریچر (روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات) کے نئے ایڈیشن تیار کئے گئے ہیں جن کی اب سیدنا حضور اقدس کی منظوری سے یہاں انگلستان سے طباعت کی جا رہی ہے تاکہ بیرون ممالک میں قائم جماعتوں کی بھی علمی و روحانی تہنیتی دور ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ تصانیف منیفہ جو روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں شائع شدہ ہیں، اس کے کمپیوٹر ایڈیشن میں بعض مقامات پر کتابت کے سہو اور اغلاط کی نشاندہی ہوئی تھی۔

امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا ارشاد فرماتے ہوئے بعض درج ذیل ہدایات سے نوازا:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی صحت کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ان کو اول ایڈیشن کے عین مطابق اور اسی حال میں برقرار رکھا جائے۔ اگر اول ایڈیشن میں کہیں سہو کتابت ہے تو اس کو بعینہ

قائم رکھا جائے۔ البتہ واضح سہو اور غلطی کی ناشر کی طرف سے حاشیہ میں وضاحت دی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں اس کے ایک سے زیادہ ایڈیشنز شائع ہوئے تھے تو آپ کی زندگی میں مطبوعہ آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا جائے۔

غرضیکہ اول ایڈیشن سے تقابل کر کے اگر مابعد کسی سہو یا کتابت کی غلطی کی درستگی کی گئی ہے تو اسے نظر انداز کر کے اول ایڈیشن کے بالکل مطابق کر دیا جائے اور متن میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔“

اول ایڈیشن کے وقت اس زمانہ کی طرز کتابت کے مطابق ”ے“ اور ”ی“ کو اکثر و بیشتر ”ی“ لکھا گیا ہے۔ پہلے قارئین خود سمجھ جاتے تھے کہ فقرہ کی ترتیب کے لحاظ سے یہاں یائے معروف ہے یا یائے مجهول۔ لیکن اب اس تفریق کو سمجھنے میں قاری کو دقت اور مشکل درپیش ہوتی ہے۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقرہ کی مناسبت سے یائے معروف اور یائے مجهول کو ظاہر کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”روحانی خزائن کے پہلے ایڈیشن کے مطابق صفحات نمبر اور عبارات رکھی جائیں۔“ چنانچہ اس ہدایت کی پابندی کی گئی ہے۔ اس لئے ناشر کی طرف سے اگر کوئی وضاحت ضروری سمجھی گئی تو اس کو بارڈر سے باہر رکھا گیا ہے۔

ایسے انگریزی الفاظ، اسماء وغیرہ جو اردو رسم الخط میں تحریر شدہ ہیں اور جن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا مشکل ہے سہولت کی غرض سے ان کو انگریزی طرز میں بھی حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

الحق مباحثہ دہلی کا ایک حصہ ”مراسلت نمبر ۲“ جو روحانی خزائن کی تدوین کے وقت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کے وقت یہ مراسلت مل گئی اور اسے جلد ۴ کے آخر پر صفحہ ۴۸۳ پر دے دیا گیا۔ اس ایڈیشن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے الحق مباحثہ دہلی کے آخر پر مراسلت نمبر ۱ کے بعد شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

محمود کی آئین تو جلد ۱۲ میں آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آئین بھی لکھی تھی۔ یہ نظم ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی جو روحانی خزائن کی کسی جلد میں شامل نہیں۔

اب روحانی خزائن کی نظر ثانی کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے اپنے زمانی اعتبار سے روحانی خزائن جلد ۱ میں شامل کیا گیا ہے، مگر جلد کے آخر پر تاکہ صفحات کی ترتیب میں فرق نہ آئے۔

روحانی خزائن میں جو فارسی اشعار، عبارات اور رقوم بیان ہوئی ہیں ان کا ترجمہ اس ایڈیشن میں متن کے اختتام پر دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں سہولت ہو۔ یہاں انگلستان میں متعدد مرتبہ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف امور میں راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی اور ان ہدایات کی تعمیل کروائی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے بارہا ان بیش بہا علوم کو پڑھنے اور پھیلانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان سے کما حقہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین

خاکسار
مینیر الدین شمس
ایڈیشنل وکیل التصنیف

فروری ۲۰۲۱ء

ترتيب

روحاني خزائن جلد ۸

۱	نورالحق حصہ اوّل
۱۸۷	نورالحق حصہ دوم
۲۷۳	اتمام الحجّة
۳۱۵	سرّ الخلافة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ آٹھویں جلد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نور الحق ہر دو حصہ اور اتمام الحجۃ اور سر الخلافۃ پر مشتمل ہے۔ یہ چاروں کتابیں ۱۸۹۴ء کی تصنیف ہیں۔

نور الحق حصہ اول

کتاب نور الحق حصہ اول جو فروری ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ فصیح و بلیغ مقفی و مستح عربی زبان میں ہے۔ اور نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا باعث یہ ہوا کہ جنگ مقدس میں جس کی تفصیل ہم روحانی خزائن کی جلد ششم کے پیش لفظ میں لکھ چکے ہیں عیسائی فریق کو جو شکست فاش ہوئی اس نے عیسائیوں کی کمر توڑ دی۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی پادری بوکھلا اٹھے بلکہ یورپین مشنری سوسائٹیز بھی جو ہندوستان میں مشنری بھیجتی تھیں اس سے فکر مند ہوئیں کہ آئندہ اسلام کا مقابلہ کیونکر ہوگا۔ بہر حال اس شکست کی خفت اور ندامت کو مٹانے کے لئے مرتدین از اسلام پادریوں میں سے پادری عماد الدین نے ایک کتاب ”توزین الاقوال“ لکھی جو نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھی۔ چنانچہ ہندو اخبارات ”رائے ہند“ و ”پرنکاش“ امرتسر و ”آفتاب پنجاب“ اور عیسائی پرچہ ”شمس الاخبار“ لکھنؤ نے اس کے متعلق لکھا کہ یہ حد درجہ اشتعال انگیز اور شرر خیز ہے۔ اور ۱۸۵۷ء کے مانند اگر پھر غدر ہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا۔

(جلد ہذا صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱)

اس کتاب میں اس نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراضات کئے اور لکھا کہ وہ فصیح و بلیغ نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر نہایت رکیک اور بودے اور شرمناک حملے کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گورنمنٹ کو کسایا اور لکھا کہ یہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طور و طریق میں بغاوت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جہاد کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ قرآن مخالفین اسلام سے ہر حال میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لئے جب اسے طاقت حاصل ہوگی تو ضرور بغاوت کرے گا۔ جب یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچی تو آپ نے اس کے جواب میں یہ رسالہ نور الحق حصہ اول لکھا۔ اور پادری مذکور کے جملہ اعتراضات کے مدلل اور مسکت خصم جوابات دیئے۔

جہاد

جہاد سے متعلق آپ نے اس رسالہ میں ایک نہایت جامع مانع نوٹ لکھا جو ہر زمانہ کے مسلمانوں اور اعداء اسلام کے لئے بھی اسلامی جہاد کی حقیقت سمجھنے کے واسطے شیع کا حکم رکھتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

”جاننا چاہئے کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔“

(نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۶۲)

عربی زبان میں تالیف کی وجہ

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ یہ مرتدین از اسلام پادری لوگ اپنا

مولوی اور علماء اسلام میں سے ہونا مشہور کرتے تھے اور اسی وجہ سے انگریز پادریوں کی نظر میں بھی عزت سے دیکھے جاتے اور ان کی خوب خاطر و مدارات کی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے جواب میں یہ کتاب عربی زبان میں لکھی۔ اور ان کو چیلنج کیا کہ اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ وہ عالم ہیں اور عربی زبان جانتے ہیں تو اس کے مقابلہ میں عربی زبان میں ایسی ہی کتاب لکھیں اور ان پادریوں کے نام بھی اس کتاب میں درج کر دیئے (صفحہ ۱۵۷) بصورت مقابلہ ان کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور لکھا کہ ان کی درخواست پر ہم یہ روپیہ جہاں وہ چاہیں جمع کرادیں گے۔ مگر ساتھ ہی آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور یہ ذلیل و رسوا ہوں گے اور شکست کھائیں گے۔ اور تمام دُنیا پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ لوگ عربی زبان سے بالکل جاہل ہیں اور ان کے عالم اور عربی دان ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کو جو عربی زبان سے بالکل جاہل ہو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جس شخص کی فصاحت و بلاغت کا عرب کے بڑے بڑے ادیب اور شعراء جیسے لبید بن ربیعہ وغیرہ اور عرب کے فصحاء و بلغاء سکہ مان چکے ہیں۔ اور اس کی فصاحت و بلاغت پر کسی عرب نے کسی زمانہ میں بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ پھر آپ نے اسی کتاب میں پادری مذکور کی پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے حکومت کو واضح گاف الفاظ میں یہ مشورہ بھی دیا کہ ”یہ بھوکے ننگے لوگ جو اپنا گزارہ نہیں کر سکتے تھے اور نہ مسلمان ان کے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے دنیاوی طمع اور مال و زرا اور اچھے کھانوں کے لالچ سے گرجوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور اپنے آپ کو اسلام سے متنفر ثابت کرنے کے لئے پاکوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زبان طعن دراز کرتے اور گالیاں دیتے اور بدزبانی کرتے ہیں۔ اور بے کار رہ کر اپنے نفس کی خواہشات پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے اکابر نے انہیں فارغ بٹھا رکھا ہے۔ اور اس قسم کی بدزبانی کے گناہوں سے انہیں روکنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے۔ انہیں میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں ایسی خدمات دی جانی چاہئیں جو ان کی قوم اور پیشہ کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ ان میں سے جو نجا رہے اُسے تیشہ دیا جائے اور دھننے والے کو ایک مضبوط دھکی (ہچن) اور نائی کو نشتر اور اُسترا۔ اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہوسپر دیا جائے۔ تاہر شخص ان میں سے اپنے کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے۔ اور تا کہ اس انتظام سے وہ فضول گوئی اور بے ہودہ اور

گناہ کی باتوں سے رک جائے۔“ (نورالحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۷ تا ۵۰ ملخصاً) اس کتاب کے ایک قصیدہ میں آپ نے صلیبی فتنہ کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کیلئے اور اس کی تباہی کے لئے ایک درد انگیز دُعا بھی فرمائی ہے۔ (نورالحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸)

نور الحق حصہ دوم

نورالحق حصہ اول کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت عاجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ سے ایک لمبی دُعا کی ہے۔ اس میں آپ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر عرض کرتے ہیں:-

”اے خدا!..... کیا میں تیری طرف سے نہیں؟ اس وقت لعنت و تکفیر کی کثرت ہو گئی..... فافتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین. اے خدا تو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما..... اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد کے لئے آ- میں کمزوروں اور ذلیلوں کی طرح ہو گیا اور قوم نے مجھے دھتکار دیا۔ اور مور و دلامت بنا یا۔ پس تو میری ایسی نصرت فرما جیسی تُو نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدر کے دن فرمائی۔ و احفظنا یا خیر الحافظین انک الرب الرحیم کتبت علی نفسک الرحمة فاجعل لنا حظًا منها و ارنا النصرة و ارحمنا و تب علینا و انت ارحم الراحمین.“ (نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ ترجمہ زعری عبارت)

اس دعا پر بمشکل ایک ماہ گزرا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور سورج چاند کا گرہن جس کی احادیث نبویہ میں خبر دی گئی تھی کہ سچے مہدی کے ظہور کی یہ علامت ہو گی کہ ماہ رمضان میں تیرہویں رات کو اس کے پہلے حصہ میں چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہو گا۔ اور قرآن مجید کی آیت وَحَسَفَ الْقَمَرُ وَجَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں بھی اسی گرہن کی طرف اشارہ تھا۔ اور اسی طرح انجیل متی اور یوہانہ کی کتاب وغیرہ اور صلحائے امت محمدیہ کی کتب میں بھی اس کا تذکرہ پایا جاتا تھا۔ اور حضرت نعمت اللہ ولی اور حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نے صاف طور پر اس گرہن کو مہدی کے ظہور کی علامت قرار دیا تھا۔ اور ملتان کے ایک مشہور ولی کامل حضرت شیخ محمد عبدالعزیز پراوری نے تو از روئے الہام یہ خبر بھی دے دی تھی کہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں ظاہر ہو گا۔ (بدر ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

سوا س مشہور و معروف پیشگوئی کے مطابق جو مختلف زمانوں میں کتابوں میں شائع ہوتی رہی۔ اور جو شیعہ اور سنی دونوں کی کتب حدیث میں ظہور مہدی کی علامت قرار دی گئی تھی ۲۰ مارچ ۱۸۹۴ء کو چاندگرہ بن اور ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ہوا۔ اور جیسا کہ آپ نے دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نصرت نازل فرمائی اور آپ کی صداقت پر چاند اور سورج کو دو آسمانی شاہد بنا دیا۔ اور اس نشان کا ظہور بالکل یوم بدر کے نشان کی طرح ہوا جسے قرآن مجید میں یوم الفرقان کا نام دیا گیا ہے۔

یہ چاند اور سورج کا گرہن جسے ہزار سال سے صادق مہدی کی شناخت کا معیار قرار دیا جاتا تھا۔ جب ظاہر ہوا تو مولویوں نے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے ازراہ تعصب قسم قسم کے اعتراضات شروع کر دیئے۔ کبھی حدیث کو ضعیف اور مجروح قرار دیا۔ اور کبھی کہا کہ اس کے راویوں میں سے بعض راوی فاسق اور مبتدع اور وضاع ہیں۔ اور کبھی کہا کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن نہیں ہوا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نور الحق حصہ دوم تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے اس نشان کا ایک بے نظیر نشان ہونا ثابت کیا۔ اور علماء کے ان تمام اعتراضات کے جوابات معقول اور مدلل طریق سے بہ شرح و بسط تحریر فرمائے اور فرمایا کہ حدیث متعلقہ خسوف و کسوف ایک نہایت عظیم الشان نبی خبر پر مشتمل ہے۔ اور پہلے زمانوں میں کسی مدعی مہدویت یا ماموریت کے لئے ایسا خسوف و کسوف کبھی بطور نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور میں ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا جو یہ ثابت کر دے کہ ماہ رمضان کی انہی تاریخوں میں جو حدیث میں مذکور ہیں کسی مدعی مہدویت اور ماموریت کے لئے خلق آدم سے لے کر آج تک کبھی ایسا خسوف کسوف ہوا ہے۔ نیز آپ نے اس شخص کے لئے بھی ایک ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا جو کتب لغت اور اشعار عرب وغیرہ سے یہ ثابت کرے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے۔ مگر ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس رسالہ کے ٹائٹل پیج پر زیر عنوان ”تنبیہ“ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:-

”یہ کتاب مع پہلے حصہ اسکے کے پادری عماد الدین اور شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب

اشاعۃ السنۃ اور ان کے انصار و اعوان کی حقیقت علمیہ ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوئی ہے جس کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہے۔ اگر چاہیں تو روپیہ پہلے جمع کرالیں۔ اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کے لئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا چاہیں تو ایسی درخواست کی میعاد اخیر جون ۱۸۹۴ء تک ہے۔ بعد اس کے سمجھا جائے

گا کہ بھاگ گئے اور کوئی درخواست منظور نہیں ہوگی۔“

(ٹائٹل پیج۔ نورالحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۷)

اور اسی طرح ”اتمام الحجۃ“ میں بھی رسالہ نورالحق سے متعلق لکھا:-

”ہماری طرف سے تمام پادریان اور شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کے لئے ہم نے ان سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کے لئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔“

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۴)

وہ جون کا مہینہ گذر گیا مگر نہ بطالوی اور نہ ان کے رفقاء میں سے اور نہ پادریوں میں سے کسی کو مقابلہ میں آنے کی طاقت ہوئی۔ اور نہ ہی دوسرے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے سامنے آنے کی جرأت۔ اور اپنی خاموشی سے انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت عالم نہیں بلکہ عربی زبان سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہیں۔

اتمام الحجۃ

یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی رسل بابا امرتسری پر اتمامِ حجت کرنے کے لئے جون ۱۸۹۴ء میں شائع کیا۔ اس رسالہ کا کچھ حصہ عربی میں ہے اور کچھ اردو میں۔ اس کی تالیف کا باعث مولوی رسل بابا امرتسری کا رسالہ حیات المسیح ہوا۔ جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر مجسمہ العصری زندہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ میں قرآن مجید اور احادیث اور ائمہ اور سلف صالحین کے اقوال سے مسیح کی وفات پر مختصراً لیکن جامع بحث کی ہے۔ مولوی مذکور نے اپنے رسالہ میں ان کے دلائل کو رد کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔ اس کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

”کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور

شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس

جمع کرا کر ان کی دقتی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں ان کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ ہم نے وصول کر لیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ہذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا“ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۵)

اور فیصلہ کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ ہم

”اس بات پر راضی ہیں کہ شیخ محمد حسین بطالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے۔ فیصلہ کے لئے یہی کافی ہوگا کہ شیخ بطالوی مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اوّل سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھا جائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو کہ اے حاضرین بخدا میں نے اوّل سے آخر تک دونوں رسالوں کو دیکھا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرتا ہے اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے اس کے جوابات سے اس کے دلائل کی بیخ کنی نہیں ہوئی۔ اور اگر میں نے جھوٹ کہا ہے یا میرے دل میں اس کے برخلاف کوئی بات ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جدام ہو جائے یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور بُرے عذاب سے مر جاؤں۔ فقط۔ تب تمام حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخاست ہو۔

پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانے والا ان بلاؤں سے محفوظ رہا تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا صاحب کا ہزار روپیہ عزت کے ساتھ اس کو واپس دے دی گی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کریں گے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے۔ مگر ایک برس تک بہر حال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہے گا۔ اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کرادیا تو ان کا کذب اور دروغ ثابت ہو جائے گا۔“

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یہ رسالہ روسائے امرتسر اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور خود مولوی رسل بابا صاحب کو رجسٹری کر کے بھجھوایا گیا مگر مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے ہزار روپیہ انعام کے اعلان کا پاس نہ کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر کے اپنا کذب اور دروغ ثابت کر دیا۔

مولوی رسل بابا صاحب امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں ان کا شمار نومیثہ اور مفسد مخالفین میں کیا ہے۔ اور وہ آخر کار ۸/دسمبر ۱۹۰۲ء کو طاعون سے امرتسر میں وفات پا گئے۔

سِرِّ الخِلافة

یہ کتاب بھی فصیح و بلیغ عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصنیف فرمائی۔ اور جولائی ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں آپ نے مسئلہ خلافت پر جو اہل سنت اور شیعوں میں صدیوں سے زیر بحث چلا آتا ہے سیرکن بحث کی ہے۔ اور دلائل قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اگرچہ چاروں خلیفہ برحق تھے لیکن حضرت ابو بکرؓ سب صحابہ سے اعلیٰ شان رکھتے تھے اور اسلام کے لئے وہ آدم ثانی تھے۔ اور بنظر انصاف دیکھا جائے تو آیت استخلاف کے حقیقی معنوں میں وہی مصداق تھے۔ چنانچہ اس امر کو آپ نے اس کتاب میں شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ پر شیعہ صاحبان کی طرف سے غصب و غیرہ کے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے مدلل اور مسکت جوابات بھی دیئے ہیں۔ نیز ان کے اور باقی صحابہؓ کے فضائل کا بھی ذکر فرمایا ہے اور شیعوں کی غلطی کو قرآنی آیات کی روشنی میں الہم نشرح کیا ہے۔ پھر اہل سنت اور شیعوں کے آپس کے جھگڑوں کا جن میں اکثر لڑائی اور مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے ذکر کر کے فیصلہ کا ایک یہ طریق پیش کیا ہے کہ ہم دونوں فریق ایک میدان میں حاضر ہو کر خدا تعالیٰ سے نہایت تضرع اور الحاح سے دُعا کریں۔ اور لعنة الله على الكاذبین کہیں۔ پھر اگر ایک سال تک فریق مخالف پر میری دُعا کا اثر ظاہر نہ ہو تو میں ہر عذاب اپنے لئے قبول کروں گا۔ اور اقرار کروں گا کہ میں صادق نہیں۔ اور علاوہ ازیں ان کو پانچ ہزار روپیہ بھی انعام دوں گا۔ اور یہ روپیہ اگر چاہیں تو میں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرا سکتا ہوں یا جس کے پاس وہ چاہیں۔ لیکن اس مقابلہ کے لئے جو حاضر ہو وہ عام آدمی نہ ہو۔ اور ایسے شخص کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ پہلے وہ میرے

اس رسالہ کی طرح عربی زبان میں رسالہ لکھتا معلوم ہو کہ وہ اہل علم و فضل سے ہے۔
(ترجمہ۔ سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۳۵ تا ۳۳۷ ملخصاً)

مگر اہل تشیع کی طرف سے صدائے برخواست۔

نیز آپ نے اس کتاب میں عقیدہ ظہور مہدی کا ذکر کر کے اپنے دعویٰ مہدویت پر شرح و بسط سے بحث کی ہے۔ الغرض مسئلہ خلافت پر یہ ایک بیش بہا کتاب ہے۔ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کے پڑھنے سے ہی لگ سکتا ہے۔

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کا ایک مقصد حضور علیہ السلام نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:-
”یہ کتاب شیخ محمد حسین بطلوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور انہام اور ان کی مولویت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعده انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے۔ ستائیس دن بالقابل رسالہ بنانے کے لئے مہلت دی گئی ہے اور یہ ستائیس دن روز اشاعت سے محسوب ہوں گے۔“

(ثانیل بیچ سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۱۵)

اور فرمایا ”آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے۔ ایک ذرہ بھی دخل ہے تو اب کی دفعہ تو ہرگز منہ نہ پھیریں..... پچیس جولائی ۱۸۹۴ء تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے ۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء تک یہ درخواست چھاپ کر بذریعہ کسی اشتہار کے نہ بھیجی تو سمجھا جائے گا کہ آپ اس سے بھاگ گئے۔“
(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۸)

مگر جس طرح وہ اور دوسرے مکفر مولوی اس سے پہلی کتابوں کرامات الصادقین اور نور الحق وغیرہ کے مقابلہ میں جن کے ساتھ ہزار ہا روپیہ کا انعام مقرر تھا کتابیں لکھنے سے عاجز آ گئے۔ اسی طرح رسالہ سر الخلافہ کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کرنے سے اپنا عاجز ہونا ثابت کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عربی زبان

روحانی خزائن جلد ہفتم کے پیش لفظ میں ہم بہ تفصیل لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی زبان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور نشان دیا گیا تھا۔ اور آپ نے جس قدر کتابیں عربی زبان میں

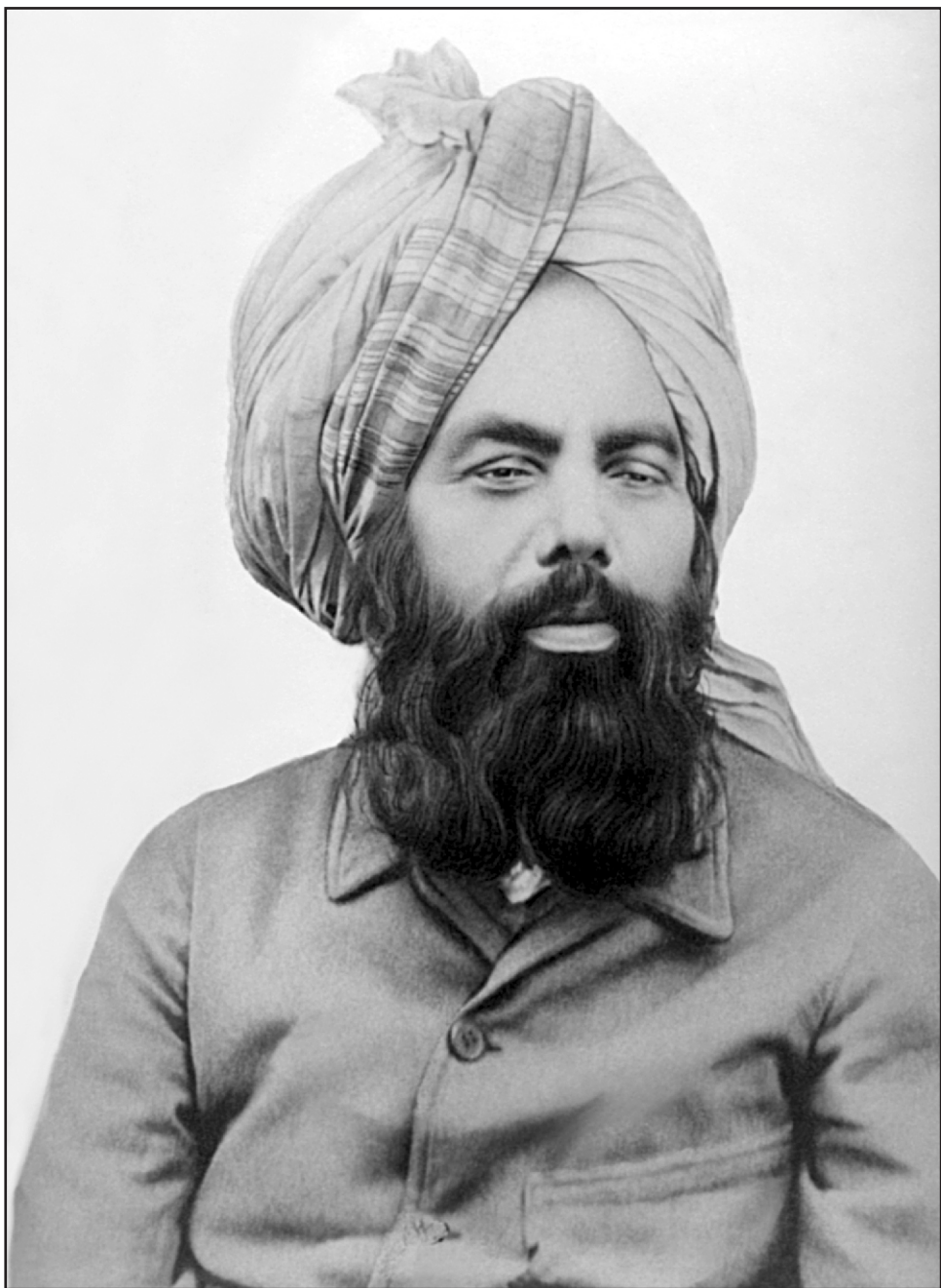
لکھیں وہ تائید الہی سے لکھیں؛ چنانچہ آپ سر الخلافہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں۔
 ”میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں
 ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ
 رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔“ (سور الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)
 پھر عجیب بات یہ ہے کہ باوجود مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہزار ہا روپیہ بطور انعام دینے کا
 وعدہ کیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں خدا تعالیٰ نے اسد اللہ یعنی شیر خدا کا خطاب دیا تھا نہ کسی
 مکفر مخالف کو اور نہ ہی عیسائی پادریوں میں سے کسی کو آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت ہوئی۔

خاکسار

جلال الدین شمس

۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء





حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
سیح موعود و مہدی مہمود علیہ السلام

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوِيٍّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ

الحمد لله الموفق اتي كتب هذه الرسالة والصيغة الجمّالة لعلاج مرض المنصرين الذمّ امتداد ملاء
وعرفتهم ملاء واكتنهم نار انكار الفرقان والوصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان نجيم
من غلب الكفار - ونزيهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام - فالفنا هذا
الكتاب مع افهام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدرهم لكل من
اتي به مثله وارى العجّاب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف
وادق - وسميته الحصة الاولى من

نُورُ الْحَقِّ

عسوّ تكمّل ان يركم

وان عدتم عدنا وجعلنا جهم

للكافرين حصيرا ان هذا القرآن هدى

للنهي اقوم ويثبر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان

لهم اجر اكبر اراه

قو طبع في المطبع المصطفى بريس في لاهور سنة ١٣٠٥ هـ

طوبیٰ للذی قام لإعلاء کلمة الدین و نهض يستقری طرق
مبارک وہ جو دین کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی رضا مندی کی راہوں کو
مرضاة الله النصیر المعین
ڈھونڈھتا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی سید رسلہ و صفوة أحبته
تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اس کے نبیوں کے سردار پر
و خیرته من خلقه و من کل ما ذرأ و برأ، و خاتم أنبیائه، و فخر أولیائه، سیدنا
جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوق اور ہر یک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے
و إمامنا و نبینا محمد بن المصطفیٰ الذی هو شمس الله لتتویر قلوب أهل
ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفیٰ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور
الأرضین، و آلہ و صحبہ و کل من آمن و اعتصم بحبل الله و اتقی، و جمیع
درود اس کی آل اور اس کے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور جبل اللہ سے پیچہ مارنے والا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے
عباد الله الصالحین. أما بعد فاعلموا أيها الإخوان، بارک الله فيکم و لکم
تمام نیک بندوں پر سلام۔ بعد اس کے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے
و علیکم، أن فساد زماننا هذا قد بلغ إلى النهاية، و سود الشرك و الفسق
تمہیں معلوم ہو کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریوں اور بے ایمانیوں نے بہتوں کے
و الارتداد و جوه كثير من الناس، و انتابت الفتن المبيدة و البدعات المفسدة،
منہ کو سیاہ کر دیا ہے اور ہلاک کرنے والے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتیں یکے بعد از دیگرے ظاہر
و لم تخلُ تتابع إلى أن أدرك عطف الضلالة الذين كانوا سفهاءً بادی الرأي،
ہو رہی ہیں ان کا پے در پے آنا کم نہ ہوا یہاں تک کہ ان لوگوں کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے

وكانوا من تعاليم الله غافلين. وأنتم ترون العواصف التي هبت في هذه
 اور الہی تعلیموں سے غافل تھے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنوں میں کیسی تیز آندھیاں چل رہی
 الأيام، والشور التي هاجت وماجت من كل طرف وصبت كوابل
 ہیں اور کیسی ہریک طرف سے شرارتیں براہیختہ اور موجزن ہو کر بارش کی طرح اسلام پر گر رہی ہیں
 على الإسلام، حتى حل كل قلب حب الدنيا وشهواتها، إلا الذي
 یہاں تک کہ ہریک دل میں دنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئیں اور ان سے
 عصمه رحم الله، فانشى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين.
 کوئی نہیں بچ سکا بجز اس کے جس کو خدا کے رحم نے بچالیا جس پر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الہی کے ساتھ ان تمام بلاؤں سے
 وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا، وانتشروا انتشار
 باہر نکل آیا اور بچ گیا۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا نکل گئی اور ان میں نا اتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور
 السجراد، واستنت نفوسهم الأمانة استنان الجياد، وتركوا سير المتقين
 وہ ٹڈیوں کی طرح الگ الگ جا پڑے اور ان کے بے راہ نفسوں نے خود رو گھوڑوں کی طرح تو سنے شروع کئے اور پرہیزگاروں
 المتواضعين. هذه أحوال العامة، وأما حال علماء هذه الديار فهو شر
 اور فروتنوں کی خصلتیں انہوں نے چھوڑ دیں۔ یہ تو عام لوگوں کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالموں کا حال اس سے
 من ذلك، ما بقى لأكثرهم شغل من غير أن يكذبوا صدوقاً، أو
 بھی بدتر ہے ان میں سے بہتوں کا شغل بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دیں یا
 يكفروا مؤمناً، وليس معهم من العلم إلا كغبة طير أصغر الطيور أو أقل
 کسی مومن کو کافر ٹھہرائیں ان کا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے سے بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ میں پانی
 منها، ولكن الكبر أكبر من كبر الشياطين. يُعلون أنفسهم بغير حق،
 سا سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تئیں بے وجہ اونچا کھینچتے ہیں
 ومن كان تبواً ذرورة في الفضل والعلم فهو ليس في أعينهم إلا جاهل غبي
 اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جاگزیں ہو وہ ان کی نظر میں ایک جاہل غبی ہے۔

وَمَنْ مَلَأَ قَلْبَهُ إِيمَانًا وَمَعْرِفَةً، فَهُوَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ إِلَّا كَافِرٌ دَجَالٌ. فَانظُرُوا
اور جو شخص درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ ان کے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو
كَيْفَ عُمِّتْ عَلَيْهِمُ الْحَقَائِقُ، وَكَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ مَالَ الزَّائِعِينَ
کیسے حقیقتیں ان پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی ان لوگوں کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھے چلتے اور حد سے گذرتے ہیں۔
الْمُعْتَدِينَ. وَقَدْ رَأَيْتُمْ أَنَا كَيْفَ أَوْذِينَا مِنْ لُسُنِهِمْ إِنَّهُمْ كَذَّبُونَا،
اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ ہم کیسے ان لوگوں کی زبانوں سے ستائے گئے انہوں نے ہمیں جھٹلایا گالیاں نکالیں لغتیں کیں
شتمونَا، لَعَنُونَا، وَمَا كَانَ لَهُمْ عَلَيْنَا ذَنْبٌ وَمَا كُنَّا مُجْرِمِينَ. ثُمَّ مَا
اور ہم نے کوئی ان کا گناہ نہیں کیا تھا اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی
اقتصروا عليه بل جاءوا يهرعون إلينا مشتعلين، وسمونا كافرين. وما
بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام کافر رکھا اور انہیں نہیں چاہیے تھا کہ بے ڈر ہو کر
كان لهم أن يتكلموا في مسلمين إلا خائفين. ولكنهم لا يبألون نهى
مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ممانعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ
ذی الجلال بل لهم أعمال دون ذلك يقولون للمسلم لست مؤمنا،
وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے
ويعلمون أنهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا، فبعدوا عن الحق
وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے اور ان کے دل
فقسست قلوبهم يفعلون ما يشاءون، ولا يتقون افتراءً ولا زورا، وكذلك
سخت ہو گئے۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھ پرہیز اور نہ جھوٹ سے کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر
افتروا علينا وحثوا ناساً كثيراً من ذوی سفہ علی ایداءنا، وکفرونا من غیر
افترا کیا اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کے لئے اٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی
علم ولا برهان مبین. وأمهم في هذه الفتاوى شيخ عاری الجلدۃ من
بھی وجہ کفر نہیں تھی اور ان فتوؤں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ

الْحُللِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَالِدِيَانَةِ الْإِيمَانِيَّةِ، وَتَبَعُوهُ أَمْثَالَهُ جَهْلًا وَحَمَقًا، وَمَا
اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیرو اسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حق
کنا کمجھول لَا يُعْرِفُ، بل کانوا علیٰ إِسْلَامِنَا مَطَّلَعِينَ. وَمَا صرْنَا
سے اس کے پیچھے ہوئے اور ہم ایسے نہیں تھے جو ہمارا حال ان سے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر وہ مطلع تھے اور
بِتَكْفِيرِهِمْ كَافِرِينَ عِنْدَ اللَّهِ، وَلَكِنْ سُبِّرَ إِيْمَانِهِمْ وَتَقَوَاهُمْ وَمَبْلَغُ
ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازہ
فَهْمِهِمْ وَعِلْمِهِمْ، وَتَبَيَّنَ مَا كَانُوا يَسْتُرُونَ، وَبَانَ أَنَّهُمْ كَانُوا حَاسِدِينَ.
فہم اور علم سے آزمایا گیا اور جو کچھ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کھل گیا کہ وہ حاسد ہیں۔
يَا حَسْرَةَ عَلَيْهِمْ مَا عَطَفَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ لِيَسْأَلَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ حَلْمًا
ان پر افسوس کہ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم
وَرَفَقًا، وَمَا سَمِعْنَا صَكَّةَ مُسْتَفْتِحٍ مِنَ الْمُسْتَرَشِدِينَ. وَمَا جَاءَنَا أَحَدٌ
اور رفق سے سوال کرتا اور ہم نے کسی کھٹکھٹانے والے کا کھٹکا نہ سنا جو رشد حاصل کرنے کا طالب ہو اور کوئی
مِنْهُمْ بِصَدَقِ الْقَلْبِ وَصِحَّةِ النِّيَّةِ، بَلْ بَادَرُوا إِلَى التَّكْفِيرِ وَكَفَّرُوا قَبْلَ
ان میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور
أَن يَثْبُتَ كُفْرُنَا. ثُمَّ مَا اقْتَصَرُوا عَلَيْهِ بَلْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ مَرْتَدُونَ
قبل اس کے جو ہمارا کفر ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد
خَارِجُونَ مِنَ الدِّينِ، وَفِي قَتْلِهِمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ، وَنَهَبُ أَمْوَالِهِمْ حَلَالٌ
اور دین سے خارج ہیں اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی
طَيِّبٌ وَلَوْ بِالسَّرْقَةِ، وَأَخَذُ نَسَائِهِمْ وَسَبْيُ ذُرَارِيهِمْ عَمَلٌ صَالِحٌ حَسَنٌ،
کیوں نہ ہو حلال طیب ہے اور ان کی عورتوں کو پکڑ لینا اور ان کی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے
وَمَنْ أَنْسَلَ بِسُحْرَةٍ وَسَقَطَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ مَسَافِرِهِمْ كَاللِّصُوصِ فَهُوَ
اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور ان کے مسافروں میں سے کسی پر چوروں کی طرح ڈاکہ مارے

مِنْ نَحْبِ الصَّالِحِينَ. هَذِهِ أَقْوَالُهُمْ وَفَسَاوَاهُمْ، وَمَا امْتَنَعُوا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ
تَوْوَهُ بِزَاهِي نَيْكٍ بَخْتٍ أَوْرِظْنِي هُوَ نَكْوَاكَ رَوْدٍ مِثْلٍ مِنْ سَعَى - يَهَانُ كِي بَاتِمِينَ أَوْرِ يَهَانُ كِي فَتَوَى هِيں اَوْرَابِ تَكِ اِنْ
مِنْ هَذِهِ الْفِتَنِ الصَّمَاءِ، وَمَا فَاءَ وَالْإِلَى الْارْعَوَاءِ، وَمَا كَانُوا امْتَدَّ مِينَ.
نہایت پُشرفتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے۔

وَلَوْلَا خَوْفُ سَيْفِ الدَّوْلَةِ الْبُرْطَانِيَةِ لَمْزَقُونَا كَلَّ مَمزُوقٍ، وَلَكِنْ
اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن
هَذِهِ الدَّوْلَةُ الْقَاهِرَةُ السَّائِسَةُ الْمُبَارَكَةُ لَنَا - جَزَاها اللهُ مَنَا خَيْرِ الْجَزَاءِ -
یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزاء خیر دے۔
تَوَوَى الضَّعْفَاءُ تَحْتَ جَنَاحِ التَّحَنُّنِ وَالتَّرْحَمِ، فَمَا كَانَ لِقَوِيٍّ أَنْ يَظْلَمَ
کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا
الضَّعِيفِ، فَنَعِيشُ تَحْتَ ظِلِّهَا بِالْأَمْنِ وَالْعَافِيَةِ شَاكِرِينَ. وَإِنَّ هَذَا فَضْلَ
سو ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں
اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِحْسَانَهُ أَنَّهُ مَا فَوَّضَ أَمْرَنَا إِلَى مَلِكٍ ظَالِمٍ يَدُوسُنَا تَحْتَ
اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے پھیل ڈالتا
الْأَقْدَامِ وَلَا يَرْحَمُ، بَلْ أَعْطَانَا مَلِكَةً رَاحِمَةً الَّتِي تَرْبِنَا بِوَابِلِ الْإِحْسَانِ
اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے
وَالْإِكْرَامِ، وَتَنْهَضُنَا مِنْ حَضِيضِ الضَّعْفِ وَالْهُوَانِ، فَجَزَاها اللهُ خَيْرِ مَا
ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزاء خیر دے
جَازِيٍّ مَلِكًا عَادِلًا عَنِ رِعِيَّتِهِ، وَأَجْزَلَ لَهَا الْأَجْرَ وَبَارَكْ فِيهَا وَلِهَا،
جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے اور اس کو بہت ہی بدلہ دے اور اس میں اور اس کے لئے برکت
وَتَفْضَّلَ عَلَيْهَا بِنِعْمَاءِ التَّوْحِيدِ وَالْإِسْلَامِ، وَرَحْمَهَا كَمَا هِيَ رَحْمَانًا ☆
نازل کرے اور اس پر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان جائے ہو اور توحید اور اسلام کی نعمت اس کو ملے اور اس پر

وہو ربنا أرحم الراحمین .

رحم کرے جیسا کہ اس نے ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم میں سب سے بڑھ کر ہے۔

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ أَنْ فَتَاوَى التَّكْفِيرِ مَا كَانَتْ مَبْنِيَّةً عَلَى

اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے

تحقیق و ما كان فيها رائحة صدق، بل نسجوا كلها بمنسج الكيد

اور ان میں سچائی کی بو بھی نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور

والظلم والزرور افتراءً وحسدًا من عند أنفسهم، وكانوا يعرفوننا ويعرفون

ظلم اور جھوٹ کی تر پر بٹے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ

إيماننا، ويرون بأعينهم أننا نحن مسلمون، نؤمن بالله الفرد الصمد

ہم مومن ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لا شریک پر ایمان لاتے ہیں اور

الأحد، قائلين لا إله إلا هو، ونؤمن بكتاب الله القرآن، ورسوله سيدنا

کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو

محمد خاتم النبیین، ونؤمن بالملائكة ويوم البعث، والجنة والنار،

خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے

ونصلي ونصوم، ونستقبل القبلة، ونحرم ما حرم الله ورسوله، ونحل ما

ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام

أحلَّ الله ورسوله، ولا نزيد في الشريعة ولا ننقص منها مثقال ذرة، ونقبل

سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ

كل ما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن فهمنا أو لم نفهم سيره

کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو

ولم ندرک حقیقتہ، وإننا بفضل الله من المؤمنين الموحدين المسلمين .

سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحّد مسلم ہیں۔

وما خالفنا المكفرين إلا في وفاة عيسى ابن مريم عليه السلام،
 اور جن لوگوں نے ہمیں کافر ٹھہرایا ان سے ہم صرف اس بات میں ان کے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات
 فاغتاظوا غيظاً شديداً، ومثلثوا منه كأنهم لا يؤمنون بآية يُعيسى الخ
 کے قائل ہیں وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا انہیں اس بات پر کچھ ایمان نہیں کہ اے عیسیٰ میں
 مُتَوَفِّيكَ،^۱ ولا يؤمنون بوعد الوفاة الذي قد صرح فيها، و كأنهم لا
 تجھے وفات دوں گا اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جس کی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہچانتے نہیں
 يعرفون آية فلما توفيتني التي فيها إشارة إلى إنجاز هذا الوعد و وقوع
 جس میں حضرت عیسیٰ کا اقرار ہے کہ تو نے مجھے وفات دی یہی آیت فلما توفيتني ہے جس میں اس وعدہ موت کے پورے
 الموت. والآيات بيّنة منكشفة، فلعلهم في شك من كتاب مبين،
 ہونے کی طرف اشارہ ہے جو آیت انسی متوفیک میں ہو چکا تھا۔ آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں
 فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعدما كانوا مؤمنين.

رکتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانے کے بعد اپنی پس پشت پھینک دیا ہے۔

وتعجبت. ولا تعجب من ختم الله وإضلاله. أن أكثر علماء
 اور میں نے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب بھی نہیں کہ اس ملک کے اکثر
 هذه الديار فسدوا حتى غطت حواسهم، وسلبت عقولهم، وغمرت
 مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہو گئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور ان کی
 مداركهم، وكُدرت آراؤهم، وغشيت أعينهم. فيا عجباً لفضل الله
 دماغی قوتیں گم ہو گئیں اور ان کی راؤں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور
 وقهره كيف أخذ كل ما كان عندهم من البصيرة والمعرفة والدراية،
 اس کا قہر کس طرح سے اس نے ان کی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی
 وتركهم في ظلمات لا يبصرون. لا يأخذهم رقة على مصائب الإسلام
 اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا۔ ان کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

يَكْفُرُونَا وَيَكْفُرُونَ كُلَّ مَنْ خَالَفَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي أَدْنَىٰ أَمْرٍ وَلَوْ
ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر ایک مسلمان ان کے نزدیک کافر ہے جبکہ وہ ایک ادنیٰ بات میں بھی
فِي بَعْضِ مَسَائِلِ الْاِسْتِنْجَاءِ ، وَيَدْعُونَ الْمُسْلِمِينَ بِأَيْدِيهِمْ وَيُرِيدُونَ
ان کا مخالف ہو اگرچہ کسی استنجاء کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو۔ مسلمان کو دھکے دے دے کر دین سے باہر نکالتے ہیں
أَنْ يُقْلَلُوا الْاِسْلَامَ . وَيُرُونَ بِأَعْيُنِهِمْ أَنَّ النَّصَارَىٰ قَدْ غَلَبُوا وَكَثُرَ
اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہ جائے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ غالب آگئے اور ان کا مذہب
مَذْهَبُهُمْ وَامْتَدَّ إِلَىٰ أَقْطَارِ الْاَرْضِ ، وَهَمْ يَنْسَلُونَ مِنْ كُلِّ حُدُبِ ،
زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور ہر ایک بلندی انہیں کے حصہ میں آگئی اور
وَاتَّخَذُوا الْعَبْدَ الْعَاجِزَ الْهَائًا ، وَنَحْتُوا ابْنًا وَأَبًا ، وَرَسَوَا عَلَىٰ خِزْعِبَلَا تَهُمْ
ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر
أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَالرُّبَىٰ . وَعِلْمَاؤُنَا هُوَ لَاءِ عَقْدُوا لَجَهْلَاتِهِمُ الْحُبَىٰ ،
پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ ان کے آگے ان کی باطل باتوں کے سننے کے لئے
وَصَارَتْ كَلِمَاتِهِمْ لَزْهَرٍ فَرِيَّتِهِمْ كَالصَّبَا ، وَجَمَعُوا رَوَايَاتٍ وَآهِيَةً
زانو باندھ کر بیٹھ گئے اور ان کی باتیں عیسائیوں کے شگونوں کے لئے باد صبا کے حکم میں ہو گئیں اور بے ہودہ اور ست
كَحَاطَبِ لَيْلٍ أَوْ طَالِبِ سَيْلٍ ، وَنَصَرُوا النَّصَارَىٰ بِكَلِمَاتِهِمْ ، وَقَالُوا إِنَّ
روایتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور
الْمَسِيحِ مَنْفَرِدٍ بِبَعْضِ صِفَاتِهِ ، وَمَا وَجَدَ فِيهِ مِنْ كَمَالٍ وَجَلَالٍ وَعَظْمَةٍ
انہوں نے نصاریٰ کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال
فَهُوَ لَا يُوْجَدُ فِي غَيْرِهِ . إِنَّهُ كَانَ عَلَىٰ أَعْلَىٰ مَرَاتِبِ الْعِصْمَةِ ، مَا مَسَّهُ
اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہ ہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے
الشَّيْطَانِ عِنْدَ تَوْلُدِهِ ، وَمَسَّ غَيْرَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ ، وَلَا شَرِيكَ لَهُ
شیطان نے اس کی پیدائش کے وقت اس کو چھو انہیں اور بجز اس کے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ

فی هذه الصفة حتى خاتم النبیین . وقالوا إنه كان خالق الطيور
 نہ کا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں یہاں تک کہ خاتم الانبیاء بھی۔ اور خدا تعالیٰ
 كخلق الله تعالى ، وجعله الله شريكه بإذنه، والطيور التي توجد في
 کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اس کو اپنا شریک بنایا۔ سو وہ سب پرندے جو
 هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح . فانظر
 دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیوں کر
 كيف جعلوا ابن مريم من الخالقين . ويُشيعون في الناس هذه
 ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگوں میں یہ عقائد شائع کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ
 العقائد ولا يدرون ما فيها من البلايا والمنايا، ويؤيدون المنتصرين .
 ان عقیدوں میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور ان عقائد کی شامت سے اب تک
 وهلك بها إلى الآن ألاف من الناس ودخلوا في الملة النصرانية
 ہزاروں انسان ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب میں داخل ہو گئے بعد اس کے جو وہ مسلمان تھے۔
 بعد ما كانوا مسلمين . وما كان في القرآن ذكر خلقه على الوجه
 اور قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں اور خدا نے اس
 الحقيقي، وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير حياً بإذن الله،
 قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر حیا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرا باذن اللہ
 بل قال فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ،^۱ فانظروا لفظ ”فَيَكُونُ“ ولفظ ”طَيْرًا“،
 سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا میں غور کرو کہ کیوں اس عظیم حکیم نے انہیں
 لِمَ اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ ”يُصِيرُ“ و”حَيًّا“؟ فثبت من ههنا
 دونوں لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ اس جگہ خدا تعالیٰ عزوجل
 أَن الله ما أراد ههنا خلقاً حقيقياً كخلق عَزَّوَجَلَّ . وَيُؤَيِّدُهُ ما جاء في كتب
 کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اس کی ذات سے مخصوص ہے اور اس کی تائید وہ بیانات

﴿ ۸ ﴾

التفسير من بعض الصحابة أن طير عيسى ما كان يطير إلا أمام أعين
 کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ
 الناس، فإذا غاب سقط على الأرض ورجع إلى أصله كعصا موسى،
 وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے
 وكذلك كان إحياء عيسى، فأين الحياة الحقيقي؟ فلأجل ذلك
 عصا موسىٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے
 اختار الله تعالى في هذا المقام ألفاظاً تناسب الاستعارات ليشير إلى
 خدا تعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب حال تھے تا کہ اس اعجاز کی طرف اشارہ کرے جو
 الإعجاز الذي بلغ إلى حدّ المجاز، وذكر مجازاً اليّبين إعجازاً، فحمله
 مجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اس لئے ذکر کیا کہ تا ان کے معجزہ کو جو خارق عادت تھا بیان فرما دے پس اس مجاز کو
 الجاهلون المستعجلون على الحقيقة، وسلوه مسلك خلق الله من
 جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ میں داخل کیا جو الہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ وہ صرف
 غير تفاوت، مع أنه كان من نفخ المسيح وتأثير روحه من غير مقارنة
 نفخ مسیح اور اس کی روح کی تاثیر سے تھا اور اس کے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے
 دعاء[☆]، فهلكوا وأهلكوا كثيرا من الجاهلين. والقرآن لا يجعل شريكا في
 اور بہتوں کو جاہلوں میں سے ہلاک کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک
 خلق الله أحداً ولو في ذباب أو بعوضة، بل يقول إنه واحد ذاتاً وصفاتاً،
 کبھی بنائے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً و صفاتاً واحد لا شریک ہے سو تم قرآن کو
 فاقراءوا القرآن كالمتدبرين. فالأمر الذي ثبت عقلاً ونقلًا واستدلالاً
 ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنے والے پڑھتے ہیں۔ سو جو امر عقلاً و نقلاً و استدلالاً ثابت ہو گیا۔

☆ (الفائدة) كان الاحياء بالنفخ كالاماتة بالنظر) پھونک سے زندہ کرنا ایسا تھا جیسے نظر سے مارنا۔ منہ

لا يُنكره أحد إلا الذي ما بقي في رأسه مِرَّةً إنسانية و لِحِق بالأخسرین
اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا بجز ایسے شخص کے جس کے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا اور زیاں کاروں اور
السافلین. ولا يقول أحد كمثل هذه الكلمات إلا الذي نسي طريق
تحت الشرى جانے والوں کے ساتھ جاملے اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لائے گا مگر وہی جو توحید کی راہ کو بھول گیا
التوحيد ومال إلى الجاهلية الأولى، وما بلغ نظره إلى نتائجها الضرورية
اور پہلی جاہلیت کی طرف مائل ہو گیا اور اس کی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں
ومفاسدها المخفية، أو الذي رسا على جهله عمداً وغرق في لُجّة التقليد
اور چھپے ہوئے فسادوں تک نہیں پہنچ سکی یا وہ شخص ایسے کلمات کہے گا جو جاہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے
غرقاً، حتى فقد أثر حرية الإنسانية، وسقط في شبكة لا تخلص منها، وتابع
دریا میں غرق ہو گیا یہاں تک کہ انسانی آزادی کے نام و نشان کو کھو بیٹھا اور ایسے جال میں پھنس گیا جس میں سے نجات نہیں
أثر إبليس اللعين. والذي آمن بالقرآن وألقى نفسه تحت هداياته فلن
اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہو گیا اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اس کی ہدایتوں کے نیچے اپنے تئیں ڈال دیا
يرضى بمثل هذه العقائد، بل لا يسوغ له قولٌ يخالف القرآن بالبداهة
سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسی باتوں کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اس کی محکم آیتوں کے
ويعارض بيناته ومُحكّماته صريحاً. وأى ذنب أكبر من ذلك أن أحداً
کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان
يؤمن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته، ويتبع المتشابهات ويترك
لا کر پھر رجوع کرے اور اس کی بعض ہدایتوں سے انکاری ہو جائے اور تشابہات کی پیروی کرنے لگے
المحكّمات، ويحرف القرآن ويغير معانيه من مركزها المستقيم، ويؤيد
اور محکمات کو چھوڑ دے اور قرآن کی تحریف کرے اور اس کے معانی کو ان کے مرکز مستقیم سے پھیر دے
بأقواله قومًا مشركين؟ ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن
اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے بچے مارا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب

بما فیہ صدقا وحقا، فأی حرج علیہ وأی ضیّر إن ترک روایات
 باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس اس پر کونسا حرج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی روایتوں کو
 أخرى التي تخالف بیّنات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت
 چھوڑ دے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے قطعی اور
 قطعی یقینی الذی یساوی ثبوت القرآن وتواتره، أو ترک مثلاً معانی
 یقینی طور سے ثابت نہیں جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کر سکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے
 تخالف نصوصه، واختار الموافق ولو بالتأویل؟ بل هذا من سیر
 جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہیں اور وہ معنی اختیار کرے جو اس کے موافق ہیں اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو
 الصالحین المتقین ومن سیر الصدیقہ رضی اللہ عنہا أم المؤمنین.
 نیک بختوں اور متقیوں کا طریق ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مادر مومنات کے طریق اور خصلت میں سے
 فالواجب علی المؤمن المسلم المتورع الذی یتقی اللہ حق التقاة، أن
 ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے ڈرتا ہے واجب ہے۔
 یعتصم بحبل اللہ القرآن ولا یبالی غیرہ الذی یخالفہ، وإذا رأى
 جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے بچھ مارے اور اس کے غیر کی کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب
 وانكشف علیہ أن بعض العلماء من السلف أو الخلف غلطوا فی فهم
 اس پر کھلے کہ بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں
 أمر فلیس من دیانتہ أن یتبع أغلاطهم، ويقبلها بغض البصر، ولا
 تو اس کی دیانت سے بعید ہوگا کہ ان کی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کر کے ان کو
 یفارقها بتفہیم مفہم، ویرسو علیہا أبداً، ولا یلنفت إلی الحق الذی
 قبول کرے اور کسی سمجھانے والے کے سمجھانے سے باز نہ آوے اور ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس
 حصص والرشد الذی تبین. فإن أمراً إذا ثبت فلا بد من
 سچائی کی طرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کی طرف جو ظاہر ہو گئی التفات نہ کرے کیونکہ جب ایک امر ثابت ہو گیا تو

قبولہ ولا مفرّ منه. مثلاً جاء في حديث رسول الله صلى الله عليه
اس کے قبول کرنے سے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریز گاہ نہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم لا عدوی. أى لا تُجاوِزُ عِلَّةً من مريض إلى غيره، ولا يُعدى
نے فرمایا ہے کہ لا عدوی یعنی ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنی تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک
شیء شياً، ولكن التجارب الطيبة قد أثبتت خلاف ذلك، ونحن
لاکن طبی تجارب سے اس کے مخالف ثابت ہو گیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں
نرى بأعيننا أن بعض الأمراض، مثلاً داء الجمره التي يُقال لها في
کہ بعض مرضیں مثلاً آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے
الفارسيّة آتشک يُعدى من امرأة مُبتلاةٍ بهذا المرض رجلاً
اور ایک آتشک زدہ عورت سے مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت
ينكحها وبالعكس. وكذلك نرى في عمل الإبرة الذي مبنى
کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جس پر چیچک والے کے خمیر سے ٹیکا کا عمل
على خميرِ مادةٍ مجدّرٍ فإنه يُبدي آثار الجُدري في المعمول فيه.
کیا جاوے اس کے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیوں کر اس کا
فهذا هو العدوى، فكيف نكره؟ فإن إنكاره إنكارُ علومٍ حسّية
انکار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے
بدیہیہ التي ثبتت عند مُجربى صناعة الطبّ، وما بقى فيها شك
ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں ان بچوں کو بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں
لأطفال اللاعبين في السكك فضلاً عن رجال عاقلين. فلا بُدّ لنا من
چہ جائے کہ عقلمند مردوں کو کچھ شک ہو۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ
أن نؤوّل هذا الحديث ونصرفه إلى معانٍ لا تخالف الحقيقة الثابتة
ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں

وإن لا نفعل كذلك فكأننا دعونا كل مُخالف ليضحك علينا وعلى

اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ایک مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں مذہبنا، فإذن أئذنا الساخرين . فنقول في تأويل هذا الحديث إن

ہم ٹھٹھا کرنے والوں کے مددگار ٹھہریں گے۔ پس ہم اس حدیث کی تاویل یوں کریں گے کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أراد من قوله لا عدوى نفي

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لاعدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ من کل الوجوه

السراية من كل الوجه، وكيف وقد حذر من المجذومين في حديث

ایک کی مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے تھے جبکہ آپ نے ایک

آخر . فما كان مراده من هذا القول من غير أن التأثيرات كلها بيد

دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنے کے لئے ممانعت فرمائی ہے اور ان کے چھونے سے ڈر لیا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث

الله تعالى ، ولا مؤثر في هذا العالم الدائر بالكون والفساد إلا بحكمه

سے بجز اس کے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اس کے حکم اور ارادہ اور مشیت

وإرادته ومشيتته . وإذا أولنا كذلك فتخلصنا من شبهات المعترضين .

کے اس عالم کو ن اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں اور جبکہ ہم نے یہ تاویل کی تو ہم نے اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور

والذی نفسی بیده . إن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أراد قط في

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس مقام اور اس کے مشابہ دوسرے

هذا المقام وأمثاله من نزول عيسى وغيره إلا معاني تأويلية☆

مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسیٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے

☆ (الفائدة) لو كان المراد من نزول عيسى نزوله بذاته لقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اگر نزول عیسیٰ سے مراد درحقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپؐ یہ فرماتے کہ

أنه سيرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع مناسب للذى يقدم بعد الذهاب . منه

واپس آئے گا نہ یہ کہ اترے گا کیونکہ جانے کے بعد جو شخص آوے اس کو واپس آنا کہتے ہیں نہ اترنا۔ منہ

فلا تعجل ولا تُعِنُ فتنَ المفسدين. هذا هو القول الحق، فاقبلوا كلمة
پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو۔ یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو
الحق ولو خرج من فم طفل، فإن السعادة كلها في قبول الحق، فطوبى
اور اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے سو مبارک
للذين يقبلون الحق خاضعين. والذين عادونا فلا يقبلون الحق مع أنه
وہ لوگ جو حق کے قبول کرنے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں
ليس فيه دقة وإغماض، بل هم يعلمون في قلوبهم أنه الحق المبين.
کرتے باوجود یکہ کچھ اس میں دقت نہیں بلکہ وہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے۔
وإذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين، وبالمعاني التي حصصت
اور جب ان کو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اس کو قبول کرو اور ان معانی پر ایمان لاؤ جن کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا
صحتها، قالوا أنؤمن بأموّر تخالف أقوال أسلافنا؟ وإن كان أسلافهم
تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسی باتوں کو مان لیں جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگرچہ ان کے متقدمین نے
من الخاطئين المخطئين؟ ونرى أنهم قد خنقوا، وأن ثلوج البخل قد
اپنی راؤں میں خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ دبائے گئے ہیں اور بخل کی برفیں کثرت کے ساتھ
تساقطت على أرض قلوبهم بشدتها ومداكاتها، فخنقت شطأها،
اور شدت کے ساتھ ان کے دلوں پر گریں اور ان کے سبزہ کو دبا لیا اور پیچھے سے
وردفها حصى التعصب، فسحقت الاستعدادات تحتها كالحديد
تعصب کے سنگریزے ان پر پڑے سو ان کی استعدادیں اس کے نیچے ایسی پیسی گئیں جیسا کہ لوہا لوہار کے
تحت مطرقة القين، أو القطن تحت مطرقة الطارقين. والعجب منهم
ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے۔ یا روئی دھننے کے دھکے کے نیچے دھنی جاتی ہے۔ اور ان پر اور ان کی عقل پر
ومن عقلهم أنهم يرون بأعينهم أن كلماتهم الباطلة المضلة
تعجب آتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے کلمات باطلہ

قد أضرت الإسلام إضراراً عظيماً، والناس باستماعها يخرجون من دين
 اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اور لوگ ان کی باتوں کو سن کر دین اسلام سے نکتے
 اللہ أفواجا ويلتحقون بالنصارى بما سمعوا من صفات المسيح وعصمته
 جاتے ہیں اور نصاریٰ میں داخل ہوتے جاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح کی عصمت
 الخاصة وخلوده إلى هذا الوقت، وقدرته الكاملة في الخلق والإحياء على
 خاصہ اور اس کا اب تک زندہ رہنا اور اس کی قدرت کاملہ خالقیت میں اور زندہ کرنے میں
 قدر ما وجد مثله في أحد من النبيين. ويشاهدون (هذه العلماء) هذه
 اس مبالغہ سے سنتے ہیں جس کی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ مولوی لوگ ان تمام فسادوں کو
 المفساسد كلها ثم لا يتنبهون، ولا يرتجف فؤادهم، ولا تذوب أكبادهم،
 دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہوتے اور ان کے دل نہیں کانپتے اور ان کے جگر نہیں پگھلتے اور
 ولا يأخذهم رحم ورقة على أمة النبي. ونبكي عليهم ونصرخ صرخة
 ان کو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہیں آتا ہم ان پر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں
 متموجة، فلا يسمع أحد بكاءنا ولا صراخنا، بل يكفروننا مغتاضين.

سو کوئی ہمارے گریہ کو نہیں سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ میں آکر کافر کا فر کہتے ہیں۔

وإنما مثلنا في هذه الأيام أيام غربة الإسلام كمثل خابط في

اور ہماری مثل ان دنوں میں جو غربت اسلام کے دن ہیں اس مسافر کی طرح ہے جو جنگل میں

﴿۱۳﴾

واد في الليلة المظلمة، أو صارخ في اللظى المضرمة، فلا نجد مُغيثاً

اور اندھیری رات میں بہکتا پھرتا ہے یا اس کی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ میں فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریادرس اپنی

من قومنا إلا الواحد الذي هو رب العالمين. وإنا يئسنا منهم غاية اليأس

قوم میں نہیں پاتے مگر وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ

كأننا وضعناهم في قبورهم. قلنا مراراً فما سمعوا، وأيقظنا إنذاراً

نا امید ہو گئے گویا ہم نے ان کو ان کی قبروں میں دفن کر دیا ہم نے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہم نے خوف دلانے

فما استيقظوا، و خضعنا أطواراً فما خضعوا، فقلنا اخسأوا خسئاً:
 کے لئے جگایا پر وہ نہ اٹھے ہم کئی مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہم نے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ
 إن اللہ غنی عنکم ولا یعبأ بکم، و سیأتی بقوم ینصرون دینہ
 خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں اور وہ ایسی قوم لے آئے گا جو اس کے دین کے مددگار ہوں گے
 و یحبون الصادقین .

اور صادقوں سے پیار کریں گے۔

فحاصل الکلام: انی إذا رأیت هذه الأمراض والسموم ساریةً
 اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب میں نے یہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے
 فی عروق أكثر علماء الهند، و رأیتهم فی غنیة من کتاب اللہ و رسوله،
 اکثر مولویوں میں دیکھیں جو ان کی رگوں میں رنج چکی تھیں اور میں نے ان کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپرواہ پایا
 بل رأیتهم ضاربین بعود و مزمار آخر، و کلُّ أحد منهم زماراً بما عنده
 بل میں نے دیکھا کہ وہ تو اور ہی بانسلی بجا رہے ہیں اور ہر ایک بانسلی بجانے والا
 من الخیالات الباطلة، و ارتضی بمعازفه النفسانية متمسکاً بها، و لا
 اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے میں مشغول ہے اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے
 یتوبون و لا یتندمون، بل أراهم یصرون و یفخرون علی جهلا تهم
 اور ان سے خوش ہے نہ توبہ کرتے اور نہ بچھتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے
 و یصفقون بالأیادی فرحین، و یکفرون المؤمنین مجترئین كأنهم فی
 ہیں اور خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مومنوں کو کافر ٹھہرا رہے ہیں۔ گویا ان کو خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ
 مأمّن من مؤاخذة اللہ و محاسباته، و كأن اللہ لا یسأل عنهم و لا یقول
 سے بلکی امن ہے اور اس کے محاسبہ سے بے غم ہیں گویا خدا ان سے سوال نہیں کرے گا اور نہیں
 لم قفوتم ما لم یکن لکم به علم، و لا یُنبتهم بما فی صدورهم
 کہے گا کہ تم کیوں ایسی بات کے پیچھے پڑے جس کا تمہیں قطعی اور یقینی علم نہیں تھا اور ان کے دلی ارادے ان پر ظاہر

﴿۱۳﴾

فی یوم! کلا، بلّ إنهم من المسؤولین.

نہیں کرے گا ہرگز نہیں بلکہ ان سے باز پرس ہوگی۔

و رأیت أن الفتن لیست محدودۃ إلی أنفسهم، بل العامة قد

اور میں نے دیکھا کہ فتنے انہیں کی ذات تک محدود نہیں رہے بلکہ عوام الناس ان کی سیٹی پر

اجتمعوا علی صفرهم، واغترّوا بتقاریرهم الیابسة الملمّعة،

جمع ہو گئے ہیں اور ان کی خشک اور لمبے باٹوں پر فریفتہ ہو گئے۔

فاشتعل غیظ العامة علینا، وتبوّغ دمهم بتھیج المفتیرین،

سو عام لوگوں کا غصہ ہم پر بھڑکا اور ان کا خون باعث افزا پردازوں کی آنکھت کے جوش میں آیا۔

وحسبوهم عالمین متدیّنین صادقین. فلما زلزلت أرض الهند

اور ان کو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیندار اور سچے ہیں۔ پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ

کلہا، وأحسست من العلماء البخل والحسد، وضعت فی نفسی

ساری زمین ہل گئی اور علماء میں میں نے بخل اور حسد پایا تو میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ ان لوگوں

أن أعرض عنهم فأراً إلی مکة، وأن أتوجّه إلی صلحاء العرب

سے اعراض کروں اور مکہ کی طرف بھاگوں اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کروں

ونخباء أم القرى الذین خلّقوا من طینة الحریة، وتفوّقوا درّ الأهلّیة،

کیونکہ وہ آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے دودھ سے پرورش پائے ہیں۔

فألقي اللّٰه فی قلبی عند مسّ هذه الحاجة أن أولّف کتابا فی لسان

سو خدا تعالیٰ نے اس حاجت کے پیدا ہونے کے وقت میرے دل میں یہ القا کیا کہ میں کھلی کھلی عربی

عربی مبین. فألفت بفضل اللّٰه ورحمته وتوفیقه کتابا اسمه التبلیغ،

میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میں نے خدا کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے ایک کتاب تالیف کی

ثم کتابا آخر اسمه التحفة، ثم کتابا آخر اسمه کرامات الصادقین

جس کا نام تبلیغ ہے پھر دوسری تالیف کی جس کا نام تحفہ ہے پھر تیسری تالیف کی جس کا نام کرامات الصادقین ہے

ثم ألفت بعدها حماسة البشري، فيه بشرى للذين يطلبون الحق
 پھر چوتھی تالیف کی جس کا نام حماسة البشري ہے اور حماسة البشري میں ان لوگوں کے لئے بشارتیں ہیں جو حق کے طالب
 وتفصيل كل ما قلنا من قبل، والتي تنهال من تلك الرسائل متفرقا
 ہیں اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جس کو ہم پہلی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتابوں سے متفرق طور پر
 يُعطي هذا الكتاب مجتمعا للجائعين؛ ونسبته إليها كنسبة شجرة إلى
 فوائد علیہ کی بارش ہوتی ہے یہ کتاب حماسة البشري بھوکوں کے لئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اس کی نسبت دوسری
 بذرها، وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا مباركا. وأما ثمن هذه الكتب
 کتابوں کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کی طرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب مبسوط اور مبارک ہے اور
 فهي هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق والمصريين والأفريقيين
 قیمت کے بارہ میں حال یہ ہے کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور مصریوں
 كلهم، ولكل من كان عالما منصفا مع صفر اليد. وأما غيرهم فعليهم
 اور افریقیوں کے لئے تو مفت بطور ہدیہ ہیں اور ایسا ہی اس کے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور جہد دست ہو اور دوسروں
 إن أرادوا اشتراءها أن يرسلوا روية في ثمن "الحماسة"، وكذلك
 کو قیمت سے ملیں گی سوا گروہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ حماسة البشري کی ایک روپیہ قیمت بھیجیں۔
 في ثمن "الكرامات"، ونصفها في ثمن "التبليغ"، وأنتين "للتحفة" إن
 اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی
 كانوا مشترين. وإنا نقصنا آنة من ثمن "التحفة" رعاية للشائقين.

اگر خریداری کا ارادہ ہو۔ اور ہم نے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے پچاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے۔

وما ألفت هذه الكتب إلا لأكباد أرض العرب، وكان أعظم

اور میں نے ان کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

مراداتي أن تشيع كتيبي في تلك الأماكن المقدسة والبلاد المباركة

کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہو جائیں

فرأیت أن شیوع الکتب فی تلک البلاد فرغ لوجود رجل صالح
پس میں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرح ہے جو شائع کرنے والا ہو
یُشیعہا، وأیقنت أن شہرة کتبی وانتشارہا فی صلحاء العرب أمر
اور میں نے یقین کیا کہ میری کتابوں کا صلحاء عرب میں شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ
مستحیل من غیر أن یجعل اللہ من لدنہ ناصرًا منهم ومن إخوانہم۔
خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے ان میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر
فکنت أرفع أکف الضراعة والابتہال لتحصیل هذه المُنیة، وتحقیق
کرے سو میں تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور
هذه البُغیة، حتی أُجیبَ دعوتی، وأُعطیت لی بُغیة، وقاد إلی فضل
متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قبول کی گئی اور میری مراد مجھے دی گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی
اللہ رجلاً ذا علم وفہم ومناسبة ومن علماء العرب ومن الصالحین۔
کو کھینچ لایا جو صاحب علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔
ووجدته طیب الأعراق کریم الأخلاق، مطہرة ☆ الفطرة لودعیاً المَعیاً
اور میں نے اس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا
ومن المتقین۔ فابتہجت بلقائه الذی کان مرادی ومدعائی، وحسبته
سو میں نے ☆ اس کی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل
باکورة دعائی، وتفاء لت به بخیر یأتی وفضل یحمی، وازدہانی الفرح
میں نے اس کو خیال کیا اور آنے والی خیر اور بچانے والے فضل کے لئے میں نے اس کو ایک نیک
وصرت یومئذ من المستبشرین، فہنیت نفسی ہنالک وشکرت اللہ
فال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھ کو بہلا دیا اور اس دن میں اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو میں نے اپنے نفس کو اس وقت
وقلت الحمد لک یا رب العالمین۔

مبارک باددی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا شکر ہے۔

وتفصیل ذلك أن شابًا صالحًا وسمًا جاءني من بلاد الشام،
 اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش رو میرے پاس آیا یعنی
 أعنى من طرابلس، وقاده الحكيم العليم إلى ولبت عندي إلى سبعة
 طرابلس سے اور حکیم و عظیم اس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے
 أشهر، أعنى إلى هذا الوقت، فتوسمت فيه الخير والرشد، ووجدت
 یعنی اس وقت تک میرے پاس رہا اور میں نے فراست سے اس کے وجود کو باخیر دیکھا اور اس میں رشد پایا اور
 في ميسمه أنوار الصلاح، ورأيت فيه سمة الصالحين. ثم أمنت في
 اس کے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر میں نے اس کے حال اور قال
 حاله وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن أحواله بنور أعطى لي وإلهام
 میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا
 فذف في قلبي، فأنست حسن ثقاته ورزانه حصاته، ووجدته رجلاً
 جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اس کو حاصل ہے اور آدمی
 صالحًا تقياً راكلاً على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين. ثم
 نیک بخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر
 أعطاه الله حظاً من معرفتي فدخل في المبايعين. وقد انفتح عليه باب
 خدا نے اس کو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری
 عجيب من معارفنا وألف كتاباً وسماه إيقاظ الناس، وهو دليل
 معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اس پر کھول دیا اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایقاظ الناس
 واضح على سعة عمله، وحجة منيرة على إصابة رأيه، ويكفي لكل
 رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب
 مُمَار في مضمَار. ولما أفضى في تأليف ذلك الكتاب جمع عنده
 ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی

﴿۱۷﴾

کثیراً من کتب الحدیث والتفسیر، وفکر فکراً عمیقاً فی کل امر، فهو کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک دَرُّ اَفکارہ، ونور اَنظارہ، ولیس علامۃ العارف من دون المعارف. وانی دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب میں نے اِذَا قَرَأْتُ کِتَابَهُ وَتَصَفَّحْتُ اَبْوَابَهُ وَرَفَعْتُ جِلْبَابَهُ، فاستمَلَحْتُ بَیانَهُ، اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو میں نے اس کے بیان کو ومدحاً شَانَهُ، وما وجدت فیہ شیئاً شَانَهُ، وأدعو أن یشیع اللہ کِتَابَهُ مَلِیحاً یأیأ اور اس کی شان کی میں نے تعریف کی اور میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بیکار لگاوے اور میں دعا کرتا ہوں مع کتبی، ویضع فیہ قبولیۃً ویُدخل فیہ روحاً منہ، ویجعل أفئدة من کفہ اور اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی طرف سے ایک روح داخل کرے اور الناس تہوی إلیہ، وجزاہ فی الدارین وبارک فی مقاصدہ ویدخلہ فی بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے المقبولین. ولما فرغ من تألیف کِتَابِهِ حملہ إخلاصہ علی أن یکون اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا مُبَلِّغٌ معارفنا إلی علماء وطنہ، ویخبر فیہم عن أخبارنا، ویكون منادیا کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔ ویطلق نداءً فی کل ناحیة، ویُشیع الکتب لیتضح الأمر علی اهل اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا ان لوگوں پر تلک البلاد، وهذا هو المراد الذی کنا ندعو له فی اللیل والنهار. حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے وأرى أنه رجل صادق القول والوعد، يتقى الفضول فی الکلام اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے بے ہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔

ولا يرتع اللسان في كل مرتع بإطلاق الزمام. ولقد أدخل الله حُبنا في
 اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کے دل میں ڈال دی
 قلبه، فيحَبُّنا ونحِبُّه، وكل ما وعد هذا الرجل وتكلم فأتقن أنه هو
 سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچھ اس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا
 أهله، وسينجز كما وعد، وأرجو أن يجعله الله سببا لربيع بذرنا، وسوغ
 اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کرے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیج کی نشوونما اور تروتازگی کا باعث
 حلبننا، وهو أحسن المسببين. ورأيت أنه رجل مرتاض صابر لا يشكو
 کرے اور ہمارا دودھ اس کے ذریعے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب مسببوں سے نیک تر ہے اور میں نے دیکھا کہ
 ولا يفزع، ورأيت مرارا أنه يقنع على أدنى المأكولات والملبوسات، ﴿١٨﴾
 یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع اس کی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ
 ولو لم يكن لحاف فلا يطلبه، بل يدفع البرد من التضحى واصطلاء
 چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اس کو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں
 الجمر، ولا يسأل تعقفاً. ووجدت فيه آثار الخشوع والحلم والإنابة
 بیٹھنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے میں نے اس میں فروتنی
 ورقة القلب، والله أعلم وهو حسيبه. وما قلت إلا ما رأيت، فلا تعجبوا
 اور حلم اور انابت اور زمی دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اس کا حسیب ہے میں نے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی
 من رحمة الله أن تكفكف ما دهمنا من حرج بسعي هذا الرجل، والله
 رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے ان حرجوں کو اٹھا دے جو ہمیں پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا
 يفعل ما يشاء، لا مانع لما أراد، ولا راد لما جاد، وهو حافظ دينه
 ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اس کو رو نہیں کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہے
 وناصر كل من ينصر الدين.

اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں۔

واعلموا أيها الإخوان أن أمر إشاعة الكتب في ديار العرب
 اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری
 وتبليغ معارف كتبنا إليهم ليس بشيء هين، بل أمر ذو بال لا يتمه إلا
 کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور
 من هو أهله، فإن هذه المسائل الغامضة التي كُفِّرنا وكُذِّبنا لها لا
 اس کو وہی پورا کر سکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کا فر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے
 شك أنها تصعب على علماء العرب كما صعبت على علماء هذه
 کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے سخت ہی گزریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر گذر رہے
 الديار، لا سيما على أهل البوادي الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة، ولا
 ہیں بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ
 يتدبرون حق التدبر، أنظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة، إلا قليل
 جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر ان میں
 منهم الذين أنار الله فطرتهم وهم من النادرين.
 قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

فلاجل تلك المشكلات التي سمعتم. اقتضت المصلحة الدينية أن
 سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام
 نتخير لهذا الأمر عالمًا مذکوراً الذي اسمه محمد سعيدى النشار الحميدى
 کے لئے ہم عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی
 الشامي. ولا شك أن وجوده لهذا المهم من المغتربات، ومجيئه عندنا
 الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس کا وجود اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا

☆ الحاشية: مسكنه طرابلس شام ملك سوريا ويقال لها باللغة الانكليزية
 تربولی وہی مدینة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلثون اكواسا. منه

مِنْ فَضْلِ قَاضِي الْحَاجَاتِ، وَهُوَ خَيْرٌ قَلْبًا وَنِعْمَ الرَّجُلُ، مَعَ أَنْ الضَّرُورَةَ
 خَدَا تَعَالَى كَ فَضْلٍ فِي سَعَةِ هَيْئَةٍ وَأَوْ وَه نَيْكٌ دَلٌّ أَوْرِ بَهْتِ اِجْهَآ آدَى هَيْئَةٍ اِوَرِ اِسْ طَرْفِ ضَرْوَرَتِ
 قَدْ اِشْتَدَّتْ، فَلَعَلَّ اللّٰهَ يَصْلِحُ اَمْرَنَا عَلٰى يَدَيْهِ، وَهُوَ بِهَذَا التَّقْرِيْبِ يَصِلُ
 بَهِي سَخْتِ هَيْئَةٍ اِسْ شَاكِدْ خَدَا اِسْ كَيْ هَاتِهْ پَرِ هَمَارے كَامِ كِي اِصْلَاحِ كَرے اِوَرِ وَه اِسْ تَقْرِيْبِ سَعَةِ اِسْپَنے
 وَطْنِهِ وَيَنْجُو مِنْ تَكَالِيفِ السَّفَرِ الْعَنِيفِ، وَيَتَخَلَّصُ مِنْ مُفَارَقَةِ الْمَأْلَفِ
 وَطْنِ فِي مِيں پَنِيچْ جَاوے اِوَرِ سَفَرِ كِي سَخْتِ مَشَقَّتُوں سَعَةِ نَجَاتِ پَاوے اِوَرِ وَطْنِ اِوَرِ دُوسْتُوں كِي جِدَائِي سَعَةِ بَهِي
 وَالْاَلْفِ، وَتُؤَجَّرُونَ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ الرَّحِيمِ اللَّطِيفِ. وَمَا قَلْتُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَا
 رَهَائِي هُوَ اِوَرِ تَمَّ كُو خَدَا تَعَالَى سَعَةِ اِجْرِ مَلِّ اِوَرِ مِيں نَعَمْ صَرَفِ اللّٰهِ كَيْ لَعْنَةِ يَهْ بَاتِيں كِي هِيں
 اَنَا اِلَّا نَاصِحٌ اَمِيْنٌ. وَالَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنْ اَهْلَ الْعَرَبِ لَا يَقْبَلُوْنَ وَلَا
 اِوَرِ مِيں اِمَانَتِ سَعَةِ نَفِيْحَتِ كَرْنِ وَالَا هُوں۔ اِوَرِ وَه لُوگْ جَنِّ كَا يَهْ گَمَانِ هَيْ كَهْ عَرَبِ كَيْ لُوگْ
 يَسْمَعُوْنَ، فَلَيْسَ عِنْدَنَا جَوَابٌ هَذَا الْحَقِّ مِنْ غَيْرِ اَنْ نَحْوَلِّقَ عَلٰى
 قَبُوْلِ نَهِيں كَرِيں گے اِوَرِ نَهْ سِنِيں گے پَسِ هَمَارے پَاسِ اِسْ نَادَانِي كَا بَجْرِ اِسْ كَيْ اِوَرِ كُوْنِيْ جَوَابِ
 قَوْلِهِمْ وَنَسْتَرْجِعُ عَلٰى فَهْمِهِمْ. اَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنْ الْعَرَبِيْنَ سَابِقُوْنَ فِي
 نَهِيں كَهْ هَمِ اِنْ كَيْ اِسْ خِيَالِ پَرِ لَاحُوْلِ پَرِ هِيں اِوَرِ اِنْ كِي سَجْهْ پَرِ اِنَّا لَلّٰهْ كَهِيں كِيَا نَهِيں جَانْتِي كَهْ عَرَبِ كَيْ لُوگْ حَقِّ
 قَبُوْلِ الْحَقِّ مِنْ الزَّمَانِ الْقَدِيْمِ؟ بَلْ هُمْ كَالْاَصْلِ فِيْ ذَلِكْ وَغَيْرِهِمْ
 كَيْ قَبُوْلِ كَرْنِ مِيں هِيْمَشْ اِوَرِ قَدِيْمِ زَمَانِ سَعَةِ پِيْشِ دَسْتِ رَهے هِيں بَلْ كَهْ وَه اِسْ بَاتِ مِيں جُرْ كِي طَرْحِ هِيں اِوَرِ
 اَعْصَانِهِمْ. ثُمَّ نَقُوْلُ اِنْ هَذَا فَعَلَّ اللّٰهُ رَحْمَةً مِنْهُ، وَالْعَرَبُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى
 دُوسَرے اِنْ كِي شَاخِيں هِيں۔ پَهْرِ هَمْ كَهْتِي هِيں كَهْ يَهْ هَمَارَا كَارُو بَارِ خَدَا تَعَالَى كِي طَرْفِ سَعَةِ اِيكِ رَحْمَتِ هَيْ اِوَرِ عَرَبِ كَيْ لُوگْ اَلّٰهِي
 وَاَقْرَبُ بِرَحْمَتِهِ، وَاِنِّيْ اَجْدُ رِيْحَ فَضْلِ اللّٰهِ، فَلَا تَتَكَلَّمُوْا بِكَلِمَاتِ الْيَأْسِ
 رَحْمَتِ كَيْ قَبُوْلِ كَرْنِ كَيْ لَعْنَةِ سَبِّ سَعَةِ زِيَادَهْ هَقْدَارِ اِوَرِ تَقْرِيْبِ اِوَرِ زِدْ دِيكِ هِيں اِوَرِ مَجْهِيْ خَدَا تَعَالَى كَيْ فَضْلِ كِي خُوشْبُوْآ رَهِي هَيْ
 وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْقَانِطِيْنَ. وَلَا تَظُنُّوْا ظَنَّ السُّوْءِ، وَاِنْ بَعْضُ الظَّنِّ
 سُوْتَمِ نُوَامِيْدِي كِي بَاتِيں مَتِ كَرُو اِوَرِ نَا مِيْدُوں مِيں سَعَةِ مَتِ هُوَ جَاؤْ اِوَرِ بَدْ گَمَانِيُوں مِيں مَتِ پَرُو اِوَرِ بَعْضِ ظَنِّ گِنَاهِ هِيں

إثم، فاتقوا الظنون الفاسدة التي تنتزعُ منها أرضُ إيمانِ الظانين وتزعجُ
سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت
النیة الصالحة، وتكثُر وساوس الشياطين. وقوموا متوكلًا على الله
صالح میں جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور
وقدموا من خیر ما استطعتم، وأعدوا لأخیکم من زادٍ یکفیه لسفره
کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اس کے سفر بحری
البحری والبری، وکان الله معکم ووفقکم وهو خیر الموفقین.
اور بری کے لئے کافی ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے۔

﴿۲۰﴾

فخرجوا من إخلاص أهل الثروة والمقدرة أن يتوجهوا إلى
پس ہم اہل مقدر دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف
اهتمام هذا الأمر بكل القلب وكل الهمة، ولا حاجة إلى أن نُكثِر
سارے دل اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں
القول ونبالغ في الكلام ونستنهض همم الأعباء والمخلصين ببيانات
اور پُر تکلف بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم
مملوءة من التكاليف، فإننا نعلم أن الإشارة كافية لأحبائنا المتصدقين.
جانتے ہیں کہ ان کے لئے اشارت کافی ہوگی اللہ کام کرنا ان کی عادت ہے۔
فليعط كل أحد منهم بقدر قدرته التي أعطاه الله ولا يستحى ولا
پس چاہیے کہ ہر ایک ان میں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے
يحتشم من أن ينفخ بالقليل، وليعلم أن الغرض أن يُعطى ولو كانت
کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اس کا چوتھا
فلسة أو ربعه أو أقل من الفتيل. ومن كان ذا عيشةٍ خضراء فليعط
حصہ یا کھجور کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو

بقدر حیثیتہ ان شاء ، وما هذا إلا عمل طلاب وجه اللہ، ومن يعمل
اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض اللہ اور اس کی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے
مثقال ذرہ خیرا یرہ، ویبارک اللہ فی مالہ وأہلہ وعیالہ، وما تنفقون
موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل اور عیال میں برکت دے گا اور
فی سبیل اللہ فهو عائد إليکم فی الدنيا والآخرة ولا ترون خسرا. فإن
جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھلوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے
أعطیتم بذراً فلکم زراعة، وإن أعطیتم قطرةً فلکم بحرٌ فضلاً من عند
پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا
اللہ، واللہ لا یضیع أجر المحسنین. أم حسبتم أن تُغفروا ویرضی
نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے
عنکم ربکم ولما یجدکم ساعین لمرضاتہ والطائین کالمخلصین.
اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضا مندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو
أیہا الرجال اتقوا اللہ وكونوا من الذین یؤثرونہ علی أنفسہم، واعلموا
اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پر بیہیز گاروں
أن اللہ مع المتقین. إنما أموالکم وأولادکم فتنة، وینظر اللہ أتحبونہ
کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری
أو تحبون أشياء أخرى، وستبعدون عن هذه اللذات ولا تبقى هذه
چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلس باقی نہیں رہیں گی اور نہ ان کے
المجالس ونظارتہا، ثم ترجعون إلى اللہ وتسالون عما عملتم و عما
دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے
جاہدتم فی سبلہ. فقوموا أيہا الناس قوموا، الوقت یذهب. قوموا سربعا
اس کی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اٹھو اے لوگو اٹھو وقت جاتا ہے جلد اٹھو اور آرام پسندوں کے

ولا تقعدوا مع المترفين. ولسنا بالموجب حقاً لمن لا يوجب الحق
ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر حق واجب
علی نفسه، ولا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وما أنا من المتكلفين. وما
نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس کی وسعت میں ہے اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور
أتوجه إلا إلى الذي يصدقني الوُدَّ، وأترك الذي منعه البخل فصدَّ،
میں صرف ایسے شخص کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے دوستی خالص رکھتا ہے اور میں اس کو ترک کرتا ہوں جس کو بخل نے
ولحق بالذين بخلوا فرُدَّ، وعُدَّ من المنخدولين.

کارخیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے مل گیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا۔

وليعجل المرسلون للإرسال فإن الوقت ضيق، والضيف العزيز

اور چاہیے کہ بھیجنے والے بھیجنے کے لئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے

مستعداً للسفر. وقد وجب علينا إعلام المتغفلين بأسرع أوقات، فلا

اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں ان کو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے

ينبغي أن تقعدوا كسالي بعدما بينت لكم ضرورة هذا الأمر، فقدّموا

بیٹھے رہو بعد اس کے جو میں نے اس امر کی ضرورت بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور

للمعاضدة ولا تأخروا، وانفضوا أيديكم تؤجروا، وكونوا في سبيل الله

پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے

سابقين. وليرسل ههنا في قاديان من كان مُرسلاً من درهم أو دينار،

سبقت کرو اور چاہیے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجتا ہو اور اپنے خط میں

وليبين في مكتوبه أنه أرسل له، بل الأولى أن يرسل إليه باسمه بلا واسطی

بیان کر دے کہ یہ روپیہ اس کے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اسی کے نام سے بغیر میرے واسطے کے بھیجے تاکہ

ليجمع عنده كل ما يجيء، وليطمئن به قلبه. وإن أنفس القربات

جو کچھ آوے وہ سب اسی کے پاس جمع ہوتا رہے اور تاکہ اس کے دل کو اس سے اطمینان ہو اور سب لہی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی

إِعْلَاءُ كَلِمَةِ الْإِسْلَامِ، وَهَذَا وَقْتُهُ، فَلَا تَضَيُّعُوا وَقْتَكُمْ، وَقَوْمُوا كَالْخَادِمِينَ.

قربت کیلئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے بس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو اور خادموں کی طرح اٹھ کھڑے ہو

أَيُّهَا الْمَسْلُومُونَ فِرُّوا إِلَى اللَّهِ، وَاتَّقُوا الْفِتْنَ التِّي هَاجَتْ

اے مسلمانوں خدا کی طرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں مومنین مار رہے

وَمَاجَتْ حَوْلَكُمْ وَفِيكُمْ، وَاعْمَلُوا عَمَلًا يَرْضَاهُ لِيَكُونَ لَكُمْ زُلْفَى لِدَيْهِ،

ہیں اور اٹھ رہے ہیں اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیے

وَلِتَأْخُذْكُمْ رِقَّةٌ عَلَى دِينِكُمْ فَإِنَّهُ ضَعْفٌ وَبَدَأُ الشَّيْبَ بِفَوْدَيْهِ، وَالشَّيْبُ

کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا اور اس کی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

غَيْرَ طَبَعِي حَدَثٌ مِنْ نَوَازِلِ الْحَادِثَاتِ وَالتَّكَالِيفِ الْمُتَتَابِعَاتِ، وَلِيَنْظُرَ

اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادثِ نزلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا ہے اور چاہیے کہ

كُلِّ أَحَدٍ مِنْكُمْ عَمَلَهُ، وَلِيُفْتَشَّ خَطَرَاتِهِ، وَلِيَزِنَ بِضَاعَتَهُ التِّي أَعَدَّهَا

ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اس بضاعت کو تولے جو آخرت کے لئے

لِلْآخِرَةِ، وَلِيَنْقُدْ دِرَاهِمَهُ التِّي جَمَعَهَا لِذَلِكَ السَّفَرِ، هَلْ هِيَ وَازِنَةٌ

تیار کی ہے اور اپنے اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کے لئے تیار کیا ہے کیا وہ پورے وزن کا

جَيِّدَةٌ أَوْ مَغْشُوشَةٌ نَاقِصَةٌ، وَلَا يَخْدَعُ نَفْسَهُ، وَلَا يُعَرِّرُ بِنَفْسِهِ مِنْ

اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے اور اس کو خطرہ میں

الْمَغْشُوشَاتِ، وَلِيَتَدَارَكَ قَبْلَ ذَهَابِ الْوَقْتِ، وَلَا تَقْعُدُ كَالْغَافِلِينَ.

نڈالے اور چاہیے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے۔

أَيُّهَا النَّاسُ زَكُّوا نَفُوسَكُمْ، وَطَهِّرُوا صُدُورَكُمْ، وَلَا تُفْرِحُوا حُكْمَ

اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار

جَيِّفَةٌ الدُّنْيَا وَشَحُومَهَا، وَلَا تَجْلِبِكُمْ إِلَيْهَا كِلَابُهَا، وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا مُسْلِمِينَ

اور اس کی چربی بے ہودہ خوش نہ کرے اور اس کے کتے تمہیں اس گوشت کی طرف نہ کھینچیں اور ہر جز پاک مسلمان ہونے کی حالت کے

مطہرین۔ ولا تتقوا لعن المخلوق فإنه سهل هین، واتقوا لعن اللاعن
 مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جس کی
 الذی یسود الوجوه لعنه ویلقى فی هوة السافلین۔ هذا ما أوصینا کم
 لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنے والوں کے گڑبوں میں ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے سو اس
 فتذکروا ما أوصینا، واشهدوا أننا بلغنا، واللہ خیر الشاہدین۔ و آخر
 نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت
 دعوانا أن الحمد لله رب العالمین۔

ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔



إِعْلَان

﴿۲۳﴾

نرجو أن تتوجّه الدّولة البرّيطانية بمراحمها العظّمي إلى
 ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے
 هذا الإعلان، وتحمّل بعدلها إلى الصّل الذي يلدغ
 اس اعلان کی طرف توجہ کرے گی اور اس مارسیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی
 نُصحاءها ويتنصّض نضضة الشعبان.
 جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔

يا قيصره الهند! صانك الله عن الآفات، وكان لطفه معك في
 اے قیصر ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ رکھے اور ہر یک خیر کے ارادہ میں اس کا
 كل إرادات الخيرات، وحفظك عن الدواهي والحادثات، جئناك
 لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس
 مستغیثین بما أودینا من لسان رجلٍ وکلمه المَحْفَظَات. وقد سمعنا
 آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور اس کے رنجہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور
 أنك تحلیت بمحاسن الأخلاق، وتخلّیت فی عدلک مما یصم
 ہم نے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

بالأخلاق، وما زلت آخذةً نفسك بالرحم والإشفاق، ولا ترضى
جن پر داغِ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کے لئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنے والوں
بجور الجائرين .
کے ظلم پر راضی نہیں۔

هَذَا خُلُقِكَ، ونحن - مع ظل حمايتك - نُلدِّغُ من شرِّ بعض

یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظلِ حمایتِ تیری کے بعض دشمنوں کے نیشِ شرارت سے نیش زدہ اور
المعادین، ونُعْضُ من أنياب العاصيين، ويصول علينا كلُّ ضلِّ بن ضلِّ
ان کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر ایک ایسا شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جس کے باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا
ويُسَبُّ نبينا الكريم كلُّ جهول مهين، ويسعى أن نعدَّ من الباغين .
اور ہر ایک جاہل ذلیل ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گئے جائیں۔

و أما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصره. تزايد إقبالك

اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری
وبارك الله في دنياك وأصلح مآلك. أن رجلاً من الذين ارتدوا من
دنیا میں برکت دے اور تیرا انجام بھی بخیر کرے۔ تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے
دين الإسلام ودخلوا في الملة النصرانية، أعنى النصراني الذي يُسمى
نکل کر عیسائی ہو گئے ہیں یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے
نفسه القسيس عماد الدين، أَلْفَ كتاباً في هذه الأيام لِخَدْعِ العوام، وسمّاه
موسوم کرتا ہے ایک کتاب ان دنوں میں عوام کو دکھو کہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اس کا نام تو زین الأقوال
توزين الأقوال، وذكر فيه بعض حالاتي بافتراءٍ بحتٍ لا أصل له، وقال إن
رکھا ہے اور اس میں ایک خالص افتراء کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک
هذا الرجل رجل مفسد ومن أهل العداوة، وإنی وجدت في طريقة مشيه
مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن میں

آثَارَ الْبِغَاوَةِ، وَلَيْسَ مِنْ نَصَحَاءِ الدَّوْلَةِ، وَأَتَيْقِنُ أَنَّهُ سَيَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا
بِغَاوَاتِ كِي نَشَانِيَا دَكْهَائِي دِيْتِي هِيَا اُور ميں يَاقِيَا رَكْهَتَا هُوَا كَا وَه اِيَا اِيَا كَرَا كَا
وَأَنَّهُ مِنَ الْمَخَالِفِينَ.

اور وہ مخالفوں میں سے ہے۔

فَالْمَلْخَصُ أَنَّهُ حَاثُ الْحُكُومَةِ فِي ذَلِكَ عَلَى إِذْنِي، وَمَعَ

پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برا بھیجتے کیا ہے اور ساتھ اس کے مجھے گالیاں
ذَلِكُ فَرَّغَ إِذْنَاهُ فِي سَبِيٍّ وَازْدِرَائِي، وَأَفْرَغَ قَدْرَ لِسَانِهِ عَلَى بَعْضِ أَحْبَابِي،

دینے اور تحقیر کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا کہ جو کچھ اس کے برتن میں تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی
وَأَكْثَرَ الْقَوْلِ فِي دِيَانَتِنَا الْمَقْدَسَةِ، وَشَتَمَ خَيْرَ الرُّسُلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میرے بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے دین مقدس کے بارے میں بہت کچھ بے ہودہ باتیں کہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ
وَبَالِغَ فِي التَّوْهِينِ. وَتَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ تَرْتَجِفُ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَتَهَيِّجُ فِي

علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے دل کانپ اٹھتے ہیں اور ان میں بے قراریاں
الْأَفْتِدَةَ الْكُرُوبِ، وَسَوْفَ نَكْتُبُ قَلِيلًا مِنْهَا وَنَجُوبُ أَسْتَارِ الْجَاهِلِينَ.

جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت ان میں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے اور جاہلوں کے پردے پھاڑیں گے۔

وَالْآنَ نُنَبِّئُ الدَّوْلَةَ الْعَالِيَةَ مِمَّا افْتَرَى عَلَيْنَا وَزَعَمَ كَأَنَّا مِنْ أَعْدَاءِ

اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اس نے افترا

الدَّوْلَةِ الْبُرْطَانِيَّةِ، فَلْيَعْلَمْ الدَّوْلَةُ أَنَّ هَذِهِ الْمَقَالَاتِ كُلُّهَا مِنْ قَبِيلِ صَوْغِ

کیں اور گمان کیا کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل
الزُّورِ وَنَسْجِ الشُّرُورِ، وَلَيْسَ فِيهَا رَائِحَةُ الصَّدَقِ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ، وَمَا حَمَلَهُ

آرائش دروغ اور شرارت بانی ہیں اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بُو ان میں نہیں اور ان باتوں پر اس کو صرف
عَلَى ذَلِكَ إِلَّا بَعْضَ الْمَصَالِحِ الَّتِي رَأَى فِي نَفْسِ تَلِكِ الْمَكَائِدِ، وَلَيْسَ رَبُّهَا

اس کے بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اس کی غرض

أَكْبَرَ الْقَسِيسِينَ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَنْ كَلِمَاتِهِ الْمَفْتَرِيَاتِ شَيْءٌ لَا
ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کو خوش کرے اور شکرِ خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات ایک ایسی چیز ہے جس کی
تَخْفَى عَلَى الدَّوْلَةِ حَقِيقَتُهُ، فَنَحْنُ فِي مَأْمَنٍ مِنْ شَرِّهِ، وَنَرَى
حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اس کی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو
خِدْمَاتِنَا اللَّامِعَةَ لِلرَّدِّ عَلَيْهَا كَالشَّهْبِ لِلشَّيَاطِينِ. وَلَا يَخْفَى عَلَى
اس کی باتوں کے رد کرنے کے لئے ایسی دیکھتے ہیں کہ جیسے شہابِ ثاقبِ شیاطین کے دفع کرنے کے لئے
الْحِكْمَامِ طَرِيقَتِي وَشَأْنِي، وَلَا أَمْشِي مُوَارِيًا عَنْهُمْ عِيَانِي، بَلْ
اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں ان سے چھپ چھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ
الْحُكُومَةِ الْبَرِطَانِيَةِ تَعْرِفُنِي وَتَعْرِفُ آبَائِي، وَتَنْظُرُ مَهْيَعِي وَمَدْعَائِي،
مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور
وَتَعْرِفُ أَصْلِي وَمَنْبَعِي، وَلَا تَجْهَلُ بَيْتِي وَمَرْبَعِي، وَتَعْلَمُ أَنَّا لَسْنَا مِنْ
سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور
الْمُفْسِدِينَ الْمَعَادِينَ وَلَا الْبَاغِينَ الطَّاعِينَ. وَمَا خَرَجْتُ الْآنَ مِنْ
باغیوں اور طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا
مَغَارَةً لِتَكُونَ الدَّوْلَةُ مِنْ أَمْرِي فِي غَرَارَةٍ، بَلَّ الدَّوْلَةُ عَلَى أَمْثَالِنَا مِنْ
تاکہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔ بلکہ یہ گورنمنٹ ہمارے جیسے خیر خواہوں پر
الْمُبَاهِينَ. وَمَنْ تَوَسَّمْ أَقْوَالَنَا وَاسْتَشَفَّ أَعْمَالَنَا فَلَا تَخْفَى عَلَيْهِ أَعْمَالُنَا
ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظرِ غور دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائے گا
وَإِنَّا مِنَ الصَّادِقِينَ. وَالدَّوْلَةُ تَعْوِصُ إِلَى أَعْمَاقِنَا وَلَيْسَ عَلَيْهَا الْخَفَاءُ،
سواس پر ہماری کارگزاریاں چھپی نہیں رہیں گی اور ہم سچے ہیں اور یہ گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور
وَلَهَا أَفْكَارٌ عَادِيَاتٌ لَا تُوَاهِقُهَا وَجُنَاءٌ، إِذَا مَا تَرَكْضُ
اس پر ہمارے امر پوشیدہ نہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنے والی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی ان کا مقابلہ

آراؤها فی أرض مقاصدها فتفری أديم الأرضين، وكل عقل عندها إلا
 نہیں کر سکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے راؤں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
 عقل الدين. ونرجو أن يفتح الله عليها هذا الباب أيضا كما فتح أبو ابا
 جاتی ہیں اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ
 أخرى، والله أرحم الراحمين.

یہ دروازہ بھی اس پر کھل جائے اور خدا الرحم الرحیم ہے۔

ولا يخفى على هذه الدولة المباركة أننا من خدامها ونصحائها

اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور

ودواعي خيرها من قديم، وجنناها في كل وقت بقلب صميم، وكان

خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور

لأبي عندها زُلْفَى وخطاب التحسين. ولنا لدى هذه الدولة أيدى الخدمة

میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں

ولا نظن أن تنساها في حين. وكان والدي الميرزا غلام مرتضى ابن

اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ ابن

ميرزا عطاء محمد القادياني من نصحاء الدولة وذوى الخلة وعندها

میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے

من أرباب القربة، وكان يُصدّر على تكربة العزة، وكانت الدولة تعرفه

زیدک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب

غاية المعرفة. وما كنا قط من ذوى الظنة، بل ثبت إخلاصنا في أعين

پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام

الناس كلهم وانكشف على الحاكمين، ولتسطع الدولة حكامها

لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے

﴿۲۷﴾

الذین جاء ونا ولبثوا بیننا کیف عشنا أمام أعینهم وکیف سبقنا فی کل دریافت کریوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس خدمتہ مع السابقین۔

طرح ہم ہر ایک خدمت میں سہمت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔

ولا حاجة إلى تفصیل هذه الحقائق، فإن الدولة البريطانية

اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب

مُطَّلَعَةٌ عَلَى مَرَاتِبِ خُلُوصِنَا وَشُؤْنِ خِدْمَاتِنَا وَالْإِعَانَاتِ الَّتِي كَانَتْ

خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے

ترى منّا وقتاً بعد وقت وفي أيام فساد المفسدين. وتعلم الدولة أن أبي

ظہور میں آئیں خاص کر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ

کیف أمدها في حين محارباتٍ مشتدة الهوب وفتنٍ مشتطة اللهب،

کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت

وأنه أتى الدولة خمسين خيلاً مع الفوارس مدداً منه في أيام المفسدة،

آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

وسبق السابقين في إمدادات المال عند حلول الأهوال، مع أيام العسر

کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد

والإقلال، وذهاب عهد الإمارات الآبائية وانقلاب الأحوال. فليُنظر

میں سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے

من كان له نظر صحيح أو قلبٌ أمين.

دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ سوچے؟

ولم يزل كان أبي مشغوف الخدمات حتى شاخ وجاء وقت الوفاة

اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

و وجب الارتحال، ولو قصدنا ذكر خدماته لصاق بنا المجال، وعجزنا
 کا وقت آگیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سنا نہ سکیں اور ہم لکھنے سے
 عن التدوين. فالملخص أن أبي لم يزل كان شائماً بـرقِ الدولة، وقائماً
 عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراسم کا ہمیشہ امیدوار رہا
 على الخدمة عند الضرورة، حتى أعزته الدولة بمكاتب رضائها،
 اور عند الضرورت خدمتیں بجالاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیا سے اس کو معزز
 وخصته في كل وقتٍ بعطائها، وأسمحت له بمواساتها، وتفضلت عليه
 کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی
 بمراعاتها، وحسبته من دواعي الخير ومن المخلصين. ثم إذا توفى أبي
 اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں
 فقام مقامه في هذه السيرة أخی الميرزا غلام قادر، وغمرته مواهب
 اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے
 الدولة كما غمرت والدي، وتوفى أخی بعد أبي في بضع سنين. ثم بعد
 شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا
 وفاتهما قفوئ أثرهما واقتديت سيرهما وذكرت عصرهما، ولكني ما
 پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد
 كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا أملاك وأرضين، بل تبطلت
 کیا لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا بلکہ میں ان کی وفات کے
 إلى الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعين. وجذبتني ربي إليه
 بعد اللہ جل شانہ کی طرف جھک گیا اور ان میں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف
 وأحسن مشواي، وأسبغ علي من نعماء الدين. وقادني من تدنسات
 مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کمال کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور کمروہات سے

الدنيا إلى حظيرة قدسه، وأعطاني ما أعطاني، وجعلني من الملهمين
 نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ماہموں اور
 المُحدّثين. فما كان عندي من مال الدنيا وخيلها وأفراسها، غير أني
 محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ
 أعطيتُ جِيادَ الأَقلامِ ورزقتُ جواهرَ الكلامِ، وأُعطيْتُ من نورِ يؤمّني
 عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے
 العشار، ويبين لي الآثار. فهذه الدولة الإلهية السماوية قد أغنتني،
 لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجھے
 وجبرت عيَلتي وأضياء تني ونورت ليلتي، وأدخلتني في المنعمين.
 غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں
 فقصدت أن أعين الدولة البريطانية بهذا المال وإن لم يكن لي من
 میں داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ
 الدراهم والخيل والبغال، وما كنت من المتمولين.

میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور چغریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔

فقمْتُ لإمدادها بقلمِي ویدی، وكان اللهُ في مددي، وعاهدت اللهُ

سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے

تعالیٰ مَدَّ ذَلكَ العَهدَ أن لا أُؤَلِّفَ كِتابًا مَبسوطًا مِن بَعَدِ إلا وأذکر فیہ ذَکرَ

خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احساناتِ قیصرہ ہند کا ذکر

إِحساناتِ قِیصرۃِ الهِنْدِ وذَکرَ مِنها التی وَجِبَ شَکرُها عَلی المسلمین.

نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔

ومع ذلك كان في خاطري أن أدعو القيصرة المكرمة إلى الإسلام

اور باوجود اس کے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوتِ اسلام کروں

و أهديها إلى الربّ الذي هو خالق الأنام، فإنّها أحسنّت إلينا وإليّ
 اور اس رب کی طرف سے اس کو راہنمائی کروں جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ اس کا احسان ہم پر اور ہمارے
 آبائنا، وما كان جزاء الإحسان إلا أن ندعو لها في الدنيا دعاء الخير
 باپ دادوں پر ہے اور احسان کا عوض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس کی دنیا کی خیر اور
 والإقبال وفوز المرام، ونسأل الله لعقباها أن ترزق توحيد الإسلام،
 اقبال کے لئے دعا کریں اور اس کے عقبی کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگیں کہ اسلامی توحید کی راہ اس کے
 وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلام، وتعرف الرب الذي
 نصیب کرے اور حق کی راہوں پر چلے اور اس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتیں جانتا ہے اور اس رب کو
 أحد صمد ما ولد وما ولد، وتعطى نعماء أبد الآبدین.

پہچانے جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اس کو ابدی نعمتیں ملیں۔

فألقتُ كُتُبًا وحرّرتُ في كل كتاب أن الدولة البريطانية مُحسنة

سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہر ایک کتاب میں میں نے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے

إلى مسلمى الهند وتنتجعها ذرارى المسلمين، فلا يجوز لأحد منهم أن

اور مسلمانوں کی اولاد کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں سے جائز نہیں جو اس پر

يخرج عليها ويسطو كالباغين العاصين، بل وجب عليهم شكر هذه

خروج کرے اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آور ہو بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور

الدولة وإطاعتها في المعروف، فإنها تحمي دماءهم وأموالهم وتحفظهم

اس کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور

من سطوة كل ظالم، وقد نجّتنا من أنواع الكروب وارتجاف القلوب،

ہر ایک ظالم کے حملہ سے ان کو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمیں اسی نے بے قراریوں اور دل کے لرزوں

فإن لم نشكر فكنا ظالمين. فالشكر واجب علينا ديناً وديانة، ومن

سے بچایا سو اگر شکر نہ کریں تو ظالم ٹھہریں گے۔ پس شکر ہم پر از روئے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص

﴿۳۰﴾

لا يشكر الناس ما شكر الله، والله يحب المقسطين. وإنا لن ننسى آدميون كاشكرنہیں کرتا اس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم آئاماً و آزمانہ مضت علينا قبلها، ووالله ما كان لنا أمنٌ فيها إلى دقيقتين ان دنوں اور ان زمانوں کو بھول نہیں گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گزرے اور بخدا ہمیں ان دنوں میں دو منٹ بھی فضلاً عن يوم أو يومين، وكننا نمسى ونصبح متخوفين. امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے۔

فأشعثُ تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل سويين نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے دیار وفي أناس أجمعين، وأرسلتها إلى ديار بعيدة من العرب والعجم اور ان کتابوں کو یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم وغیرہا، لعل الطبائع الزايغة تكون مستقيمة بمواعظها، ولعلها تكون دوسرے ملک ہیں تاکہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آجائیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا صالحہ لشکر الدولة وامتثالها، وتقلّ غوائل المفسدين، ولعلمهم شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تاکہ يعلمون أن هذه الدولة محسنة إليهم فيحبونها طائعين. لهذا عملی وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ ان کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام اور وهذه خدمتي، والله يعلم نيتي، وهو خير المحاسبين. وما فعلت یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنے والا ہے اور میں نے یہ کام ذلك خوفاً من هذه الدولة أو طمعاً في إنعامها وإكرامها، إن فعلتُ إلا گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اس کے کسی انعام کا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض للهِ وامتثالاً لأمر خاتم النبيين. فإن نبينا وسيّدنا ومولانا حبيب الله نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولانا جو خدا کا پیارا

وخليله محمد بن المصطفى صلعم قد أمرنا أن نشي على المنعمين، ونشكر
 اور اس کا دوست محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ
 المحسنين، فلاجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعت، وبشئت منها
 ہیں اور ان کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک
 وأشعتها في كل بلدة من مملكتنا المعلوم إلى بلاد العرب والروم، وحشئت
 بن پڑا اس کی مدد کی اور اس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلا دے اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اٹھایا کہ تا اس
 الناس على إطاعتها. ومن كان في شك فليرجع إلى كتابي البراهين، وإن
 کی فرما بیداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اس کے
 لم يكف لشكّه فلينظر كتابي التبليغ، وإن لم يطمئن فليقرأ كتابي الحمامة،
 شک کے دور کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر
 وإن بقي مع ذلك شك فليفكر في كتابي الشهادة، وليس حرام عليه أن
 میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور
 ينظر في هذه الرسالة أيضا ليتضح عليه كيف أعلنت بصوت عالٍ في منع
 کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا
 الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين.

ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔

فلو كنتُ عدوًّا لهذه الدولة لفعلتُ أفعالًا خلاف ذلك، وما

پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور
 أرسلتُ هذه الكتب وهذه الاشتهارات إلى ديار العرب وبلاد إسلامية،
 یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ
 وما قدمتُ قدمي لهذه النصائح. فانظروا يا أولى الأبصار، لم فعلتُ
 نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں

هذه الأفعال، ولم أرسلت هذه الكتب التي فيها منع شديد من الجهاد
 كمن اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے۔
 لهذه الدولة في ديار العرب وفي غيرها من البلاد؟ أكنت أرجو إنعاما
 ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام
 من سكان تلك البلاد أو كنت أعلم أنهم يرضون عني بسماع تلك
 کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
 الكلمات ويزيدون في الأخوة والاتحاد؟ فإن لم يكن لي غرض من هذه
 اور برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض
 الأغراض، بل كانت النتيجة البديهة سحق القوم وغضبهم عليّ وطعنهم
 نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے
 بالأسنة الحداد، فبعده أي شيء حملني على ذلك؟ أكانت لِنَفْسِي
 ساتھ طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے
 فائدة أخرى في إرسال تلك الكتب إلى ديار ليست داخله تحت
 ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے
 الحكومة البريطانية، بل هي ممالك الإسلام ولهم خيالات دون ذلك
 بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا
 كما لا يخفى على الخواص والعوام؟ فإن كانت فائدة مخفية فليبين لي من
 اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنے والا ہے اس فائدہ کو
 كان من المرتابين والمعترضين عليّ إن كان من الصادقين. حاشاء ما كانت
 بیان کرے اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
 فائدة من غير إظهار الحق. بل إنني سمعت أن أقوالى هذه قد أحفظت
 بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں

بعض العلماء کے غضب ناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور
 وانکشاف طریق الاهتداء ، ورأیت أن هذا هو الحق فبیئتھا ولو کان
 ہدایت کا راستہ کھلنے کے پیچھے ان کی کچھ بھی پروانہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کر دیا اگرچہ میری
 قومی کارہین۔ فیذا ثبت خلوصی إلی هذا المقدار ، و برھنت علیہ
 قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص اس گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں نے اس قدر دلائل سے اس کو
 بقدر کافٍ لأولی الأبصار ، فمن یظن ظن السوء فی أمری بعد إلا الذی
 ثابت کر دیا جو دانشمندیوں کے لئے کافی ہیں پس جو شخص اس کے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت
 خبث عرقہ کالفجار ، وتدرّب بالشرّ واللذع والأبرّ وسیر الأشرار ،
 اور بجز ایسے شخص کے جس کی عادت میں نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو درحقیقت یہ ایسا کام ہے جو شرارت کو
 وترک سیر الصالحین .

پسند کرتا اور نیک بختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما کان تألیفی فی العربیة إلا لمثل هذه الأغراض العظيمة ، ولم
 اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو
 یخلُ تتاب العربیین کتبی حتی رأیت فیہم آثار التّأثیر ، وجاءنی بعض منهم
 برابر پے پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں
 وراسلنی بعض ، وبعضہم هجّنوا ، وبعضہم صلّحوا ووافقوا کالمسترشدين .
 نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔
 وإنی صرفتُ زمانا طویلا فی هذه الإمدادات حتی مضت علیّ
 اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس
 إحدى عشر سنة فی شغل الإشاعات ، وما کنت من القاصرين . فلی
 انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

أَنْ أَدْعَى التَّفَرُّدَ فِي هَذِهِ الخِدْمَاتِ، وَلِي أَنْ أَقُولَ إِنِّي وَحِيدٌ فِي هَذِهِ
 يہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات
 التَّائِيدَاتِ، وَلِي أَنْ أَقُولَ إِنِّي حَرِّزٌ لَهَا وَحَصْنٌ حَافِظٌ مِنَ الْآفَاتِ، وَبِشْرَنِي
 میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے
 رَبِّي وَقَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. فَلَيْسَ لِلدَّوْلَةِ نَظِيرِي وَمِثْلِي
 بچاؤے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاؤے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی
 فِي نَصْرِي وَعَوْنِي، وَسَتَعْلَمُ الدَّوْلَةُ إِنْ كَانَتْ مِنَ الْمَتَوَسِّمِينَ.

اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثل نہیں عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ دَخَلُوا فِي الْمَمْلَةِ النِّصْرَانِيَةِ تَارِكِينَ دِينَ الْإِسْلَامِ،
 مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو
 وَبَاعِدِينَ عَنِ خَيْرِ الْأَنْامِ، فَمَا نَجِدُهُمْ قَائِمِينَ لخدمَةِ الدَّوْلَةِ
 ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ
 وَالْمَخْلَصِينَ لِهَذِهِ الْحَضْرَةِ، بَلْ نَجِدُهُمْ مَدَاهِنِينَ مُنَافِقِينَ، وَمَا دَخَلُوا
 وہ مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی
 أَكْثَرُهُمْ فِي دِينِهِمْ إِلَّا لِيَسْتَطْبُوا الْوَجْعَ الْجَوْعَ، وَيُلْفِعِمُوا كَأْسَ الْوَلْوَعِ،
 درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر
 فَسَيَنْتَشِرُونَ ذَاتَ بُكْرَةٍ إِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ أَخْرَجُوا مِنْ رَوْضِ الرِّتْوَعِ، وَيَعْجَبُونَ
 ہو جائیں گے جبکہ دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے
 النَّاسِ مِنْ وَشْكَ الْجَوْعِ. وَنَحْنُ نَرَاهُمْ مَذْأَعُوامٍ مُنَاجِحِينَ لِلْإِخْفَارِ كَلْتَامِ،
 سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار
 وَلَا نَجِدُ فِيهِمْ شَيْئًا مِنَ الْأَوْصَافِ إِلَّا عَشْقَ الصَّعْفِ وَالصَّحَافِ وَالْفِ الْجَيْفَةِ
 ہیں اور ہم ان میں بجز اس کے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

كَالْغُدَافِ، وَمَا نَجِدُهُمْ إِلَّا مُتَرَفِّينَ، وَسَيَعْلَمُ الدُّوْلَةُ الْبَرِيْطَانِيَّةُ كَمْ مِنْهُمْ عَاشِقٌ هِيَ اُوْر دُنْيَا كَيْ مَرْدَارِ كَيْ اِيْسِي دُوْسْت هِيں جِيْسِي كُوَا۔ اُوْر هَمْ اَنْ كُو جَانْتِي هِيں كِي دُنْيَا دِي نَعْمَتُوں نِي اَنْ كُو بِي رَاہ مِّنَ الْمَخْلِصِيْنَ الصَّادِقِيْنَ. وَوَاللّٰهُ اِنَّا نَشَاهِدُ بِاَعْيُنِنَا اَنْ اَكْثَرَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا كَرْدِيَا هِيں اُوْر عَنَقْرِيْب گُوْر نَمْنَمْت اَنْگَرِيْزِي جَان لِي كِي كِي كَس قَدْر اَنْ مِيں مَخْلَص صَادِق هِيں اُوْر بَحْرَا هَمْ اِيْنِي اَنْكھُوں سِي مِّنَ الْاِسْلَامِ وَدَخَلُوْا فِي الْنِصَارِيْ مِنَ التَّكْلِيْفِ النَّفْسَانِيَّةِ وَانْقَالَ الدِّيْنِ مَشَاهِدِي كَر رِي هِيں كِي اَكْثَر اَنْ مِيں سِي مَحْض تَكْلِيْفِ نَفْسَانِيَّةِ اُوْر قَرَض كِي بُوْجھِ وَلَهَبِ الْاَجُوْفِيْنَ، وَكَانَ الْمَسْلَمُوْنَ مَطَّلَعِيْنَ عَلٰى عَرَّهَمْ وَشَرَّهَمْ، فَمَا اُوْر پِيْٹ اُوْر عَضُو نِهَانِي كِي سُوْشُوں كِي وَجھ سِي اِسْلَام سِي خَارِج اُوْر نِصَارِي مِيں دَاخِل هُوِي بِالْوَهْمِ لَا طَّلَاعَهُمْ عَلٰى سَبَبِ مَفْرَّهَمْ، فَتَوَجَّهَتْ هَذِهِ الطَّائِفَةُ اِلٰى قَسِّيْسِيْنَ اُوْر مَسْلَمَان لُوْگ اَنْ كِي حَرَص كِي خَارِش اُوْر اَنْ كِي شَرَارَتُوں سِي مَطَّلَع تِي پَس اَنْهُوں نِي كِيچھ پَر وَاہ نِي سُوْرِي لُوْگ پَا دَرِيُوں كِي بِمَا رَاُوْا بِصِيصَ اِقْبَالِهِمْ وَزِيْنَةَ دُنْيَاهُمْ وَكَثْرَةَ مَالِهِمْ، وَمَعَ ذٰلِكَ طَرَفِ مُتَوَجَّه هُوِي كِيونكہ اَنْهُوں نِي اَنْ كِي اِقْبَال كِي چِيك دِيكھِي اُوْر اَنْ كِي زِيْنَت دُنْيَا اُوْر كَثْرَت مَال كَا مَلَا حِظ كِيَا اُوْر وَجَدُوْهُمُ غَافِلِيْنَ مِّنْ مَّقَاصِدِهِمْ كَحَمَقِيْ، وَحَسِبُوْا الْاُدْيَارَ بَقْعَةَ النُّوْكَى، بَا اِيں هَمْ اَنْ كُو اِيْنِي مَقَاصِد سِي غَافِل پَا اِيَا كِي جِيْسِي اَحَق هُوْتِي هِيں اُوْر اَنْهُوں نِي گَر جَاؤں كُو اِيك فِتْمَا يَلُوْا عَلِيْهَا خَادِعِيْنَ. وَمَا كَانَ لِمَسْلَمِي دِيَارِنَا اَنْ يَرَبُّوْا تَلِك بِي وَتُوْف لُوْگُوں كَا مَكَان سَبْجھ لِيَا سُوْه اَنْ كِي طَرَف دِھُو كِي دِيْنِي كِي نِيْت سِي جِھك پُڑِي اُوْر هَمَارِي مَلِك كِي مَسْلَمَان الْكِسَالِي، وَيَكْفَلُوْهُمُ فِي مَا كَلَّهُمْ وَمَشَارِبَهُمْ وَلِبُوْسَهُمْ وَيَتَرَكُوْهُم اِيْسِي سِت اُوْر كَابِل لُوْگُوں كِي پَرُوْرش نِيں كَر سَكْتِي تِي اُوْر يِي نِيں هُو سَكْتَا تِيَا كِي اَنْ كِي كِهَانِي پِيْنِي اُوْر پِيْنِي كِي مِصَارِفِ مَعْدُوْرِيْنَ مَسْتَرِيْحِيْنَ كَالْحِبَالِي، وَيَحْمَلُوْا نَفَقَاتِهِمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، وَيَتَرَكُوْهُم اِيْنِي ذَمَّ اُٹھالِيں اُوْر اَنْ كُو حَمَلِد اَر عُوْرَتُوں كِي طَرَح مَعْدُوْر سَبْجھ كَر اَرَام كَرْنِي دِيں اُوْر تَمَام خَرِج اَنْ كِي اِيْنِي ذَمَّ كَر لِيں لِيَا كَلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا فَاْرَغِيْنَ، فَاِنْ الْمَسْلَمِيْنَ قَوْمٌ ضَعْفَاءُ مُعْسِرِيْنَ، وَلَا اُوْر اَنْ كُو صَرَف كِهَانِي پِيْنِي كِي لِيْنِي فَاْرَغِ چِيُوْڑ دِيں كِيونكہ مَسْلَمَان اِيك نَا تُوَان اُوْر نَكَلِد سِت قَوْم هِيں اُوْر اَنْ كِي مَالُوں مِيں اِس قَدْر

يَفْضَلُ عَنْهُمْ مَا يَصْرَفُونَ إِلَىٰ غَيْرِهِمْ، فَمَنْ أَيْنَ وَكَيْفَ يُفْعَمُونَ وَعَاءَ بَجْتٍ نَبِيٍّ هَوْتِي جُو كَسِي دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر نکلے لوگوں کے برتن بھر سکیں سو مرتد عیسائیوں الْبَطَّالِينَ؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يَحْمِلُونَ أَثْقَالَهُمْ وَلَا يِيَالُونَ نَبِيٍّ جُو دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو إِقْلَالَهُمْ، تَوَجَّهُوا إِلَىٰ قَسِيسِينَ مِصْطَادِينَ.

شکار ڈھونڈتے ہوئے پادریوں کی طرف دوڑے۔

فاجتمعوا في الكنائس من داء الذئب والخوى المذيب طمعًا سو گر جاؤں میں بھوک کی وجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ ان کے مالوں کے لالچ اور في أموالهم، وطموحًا إلى إقبالهم، وأخذوا يسرونهم بإغلاظ الكلام ان کے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت في شأن خير الأنام، ويُطِرْفون في التوهينات واختراع الاعتراضات، اور نئے نئے درشت کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئی نئی قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض ان لیسروہم أنهم متنفرين من الإسلام وفي التنصر متشددين، وليحصل کے لئے بناتے تاکہ ان کو دکھلاویں کہ وہ اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں بڑے بڑے کپے ہیں اور تاکہ ان بے ادبی کی لهم قُربتهم بوسيلتها وليقضوا أوطارهم بتوسطها ويكونوا في أعينهم باتوں سے ان کے خاص مصاحب بن جائیں اور ان کے توسط سے اپنی حاجتیں پوری کریں اور ان کی آنکھوں میں صالحين متصلين. وكذلك صابت سهامهم وحصل مرآهم، فترى پر ہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسی طرح ان مرتدوں کے تیرنشانوں پر لگے اور ان کی مرادیں برآئیں پس تو دیکھتا كيف اصطادوا أكابرههم ونهبوا أموالهم وختلوا جُهلهم، فأحبّوهم ہے کہ کیونکر انہوں نے اپنے بڑوں کو شکار کیا اور کیونکر ان کے جاہلوں کو دھوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور وأحسنوا إليهم كأنهم فوج المتقين. وفرضوا لهم في صدقاتهم حصّةً ان پر احسان کئے گویا یہ ایک پر ہیزگاروں کی فوج ہے۔ اور ان کے لئے اپنے خیراتی مالوں میں حصے ٹھہرا دیئے

وجعلوا لهم وظائف، فيأخذ كل أحد منها ويأكلها بطّالا ضجعةً نومةً، اور وظیفے مقرر کر دیئے پس ہر ایک کریشان ان میں سے لیتا ہے اور محض نکمائیے سوتے اس مال کو کھاتا ہے و تراهم كيف يتبخثرون بالارتداد كتبختر المطلق من الإيسار، اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونے کی حالت میں وہ لٹکتے پھرتے ہیں جیسے قیدی چھوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور ويهتزون هزة الموسر بعد الإعسار، ويْتلفون أموال الناس متنعمين۔ ایسے خوشی کر رہے ہیں جیسے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کو مال عیاشی میں اڑا رہے ہیں۔ فليت شعري لو بنيت من هذه الأموال التي تسكب كالماء في تنعمات كاش اس مال سے جو ناپاک دلوں کی عیاشی کے لئے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور السفهاء جسر للعابرين أو خان للمسافرين، لكان خيراً وأولى وأنفع کرنے والوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کے لئے کوئی سرائتیار کی جاتی تو بہت ہی مناسب اور بہتر للناس من أن يُبدل على هذه الطائفة مظاهر الخناس التي أتلفت نفائس اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تھا بہ نسبت اس کے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال خرچ ہوتا ایسا طائفہ أموال الناس فى الخضم والقضم، وما مسهم فكر الدنيا ولا فكر جس نے کھانے چبانے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور ان کو دنیا اور آخرت کا فکر چھو الآخرة، وما أخرجهم من الإسلام إلا أسباب معدودة، وأكبرها كثرة بھی نہیں گیا اور ان کے دین اسلام سے مرتد ہونے کا بڑا باعث کثرت حتم الحمق وقلة التدبر۔ ثم مع ذلك سبب ارتداد الأكثر منهم اضطرار اور قلت تدبر ہے اور پھر باوجود اس کے ان میں اکثر مرتد ہونے کا سبب بھوک کی آگ کا بھڑک الأحشاء والاضطرار إلى العشاء، وشح مطائب الطعام، وحرص كأس اٹھتا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بے قرار ہونا اور اچھے اچھے کھانوں کا لالچ اور شراب کی حرص المدام، والرغبة فى الغيد، والتوق إلى الأغاريد، والميل إلى مغادة اور نازک اندام عورتوں کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کے لئے صبح کو

الغادات ومقاناة القينات وغيرها من الهنات، فسقطوا لأجل ذلك جانا اور گانے بجانے والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور بری خصلتیں پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بھرے علی الدنيا بالقلب الشحيح، كالذباب علی المخاط والقيح، وكانوا ہوئے دل کے ساتھ دنیا پر گرے جیسے مکھی پیپ اور ریٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے من العقبی غافلین. ما بقى لهم شغل من غير شرب الصهباء، وإسبال بالکل غافل رہے اور ان کو بجز اس کے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پیوں اور نازخڑے کے ساتھ ثياب الخيلاء، وأكل الخبز السميد، وملء قِرب البطون بكأس النبيذ، لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھائیں اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالوں کے ساتھ بھریں وتوهين المقدّسين. أرى المدام سکنهم، والغبوق خدينهم، والبطن اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام دہ ان کا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب ان کا دينهم، ونسوا عظمة الله مجترئين.

دلی اور اندرونی یار ہے اور پیٹ ان کا دین ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے۔

لا تتحامى لُسُنُهُم من الزور والدجل والمين، ولا يتقون دَرَنَ

ان کی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں اور نہ دروغگوئی کی میل سے

الكذب والشين. هذه أعمالهم ثم يسبون المعصومين. نسوا الآخرة،

بچنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں آخرت کو بھلا دیا

وفرغوا من همّها بما غرّهم الكفارة، وغلبت عليهم النفس الأمّارة. يأكلون

اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ ہو بیٹھے اور نفس امارہ ان پر غالب آ گیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں

ما يشاءون، ويقولون ما يريدون، لا يعرفون أوصاف الإنصاف، ويرتضعون

اور جو دل میں آتا ہے بول اٹھتے ہیں انصاف کی صفتوں سے ناشناسا اور

أخلاف الخِلاف. وما حملهم على ذلك إلا النفس التي كانت

مخالفت کی چھاتیوں کا دودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے ان کو آمادہ نہیں کیا بجز ان کے نفس کے

خلیع الرسن، مديد الوسن، فمالوا عن الحق إلى الباطل، وترکوا أصحاب
 جوکھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کی طرف والوں کو
 الیمین۔ لِمَ لَا يَنْهَاهُمْ أَكْبَرُهُمْ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ، وَلِمَ لَا يَمْنَعُونَهُمْ مِنْ نَقْلِ
 چھوڑ دیا۔ ان کے اکابر کیوں ان کو بُری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں ان کو گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے
 الْخَطُواتِ إِلَى خِطَطِ الْخَطِيَّاتِ، وَلِمَ يَتْرُكُونَهُمْ فَارِغِينَ؟ فَعَنْدِي مِنَ
 منع نہیں فرماتے اور کیوں ان کو فارغ بٹھا رکھا ہے۔ سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات ان
 الْوِاجِبَاتِ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْهِمْ خِدْمَاتٌ تَنْاسِبُ قَوْمَ كُلِّ أَحَدٍ وَحِرْفَةً كُلِّ أَحَدٍ.
 پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے ان کے مناسب حال ہوں پس چاہیے کہ نِجَار کو توتیشہ دیا جائے اور
 فَلْيُعْطِ لِلنَّجَّارِ فِاسًّا، وَلِلطَّارِقِ النَّفَّاسِ مَنَسْجًا جِرْفَاسًا، وَلِلْحَجَّامِ مِشْرَاطًا
 دُہننے کے لئے ایک مضبوط دھنکی (بجن) اور نائی کو نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کو بلو سپرد ہوتا کہ ہریک شخص
 وَمَوْسَى، وَلِلْعَصَّارِ مَعْصِرَةَ عَظْمِي، لَكِي يَشْتَغِلَ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ،
 ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے اور تاکہ اس انتظام سے ہر ایک ان میں سے فضول
 وَيَمْتَنِعُ مِنْ كُلِّ فَضُولٍ وَلَغْوٍ وَتَأْثِيمٍ، وَلَكِي يَسْتَرِيحَ الْخَلْقُ مِنْ شَرِّهِمْ،
 گوئی اور بے ہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تاکہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو ان کی شرارت اور
 وَعِبَادُ اللَّهِ مِنْ أَذَاهُمْ، وَفِي ذَلِكَ نَفْعٌ عَظِيمٌ لِأَكْبَرِهِمْ الْمَغْبُونِينَ.

ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں ان کے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔

وَأَمَّا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي صَالَ عَلَيَّ، فَمَا صَالَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْجَائَةِ

اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اس کو پیش آئے

إِلَى ذَلِكَ، وَهُوَ أَنَّهُ عَجَزَ عَنْ جَوَابِ سؤَالَاتٍ قَدْ أوردناها عليه وعلى

اور وہ یہ ہے کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو ان میں اور ہم میں

رفقائہ فی مباحثۃ کانت بیننا و بینہم، وتبین أنهم على الباطل

تھا اس پر اور اس کے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل

و فی ضلال مبین. فتندّم غایة الندّم، واضطر کمذبح و اعتاص الأمر اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ایسا بے قرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اس پر کام علیہ، فما رأى طریقاً يُرضى به قومه إلا طريق البهتانات، فاختاره ليستر مشکل ہو گیا پس اس کو کوئی ایسا راہ نزل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اس کو اس نے غوارہ بتلک المفتریات. فأشرب في قلبه أن يستمدّ بوشائه من أهل اختیار کر لیا تا وہ ان مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اس کے دل میں یہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی کے حکام اور اہل الحكومة والولاية، ويريش بكلمات الشر نبل السعاية، لعلهم يصلبوني حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مجبزی کے اس کام میں مدد لے اور اپنی تین چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو پر لگا دے تاکہ او يقتلونى، وعلو أمر قوم متنصرين. فمنشاء تحريرات هذه الخطرات حکام مجھ کو چھانی دے دیں یا قتل کر دیں اور اس طرح سے یہ کریشان لوگ غالب آجائیں۔ سو اصل موجب اس کی تحریرات کا المنسوجات لا غيرها، وما اختار هذا إلا لعدم علمه بمراحم الدولة یہ دلی منصوبے ہیں کوئی اور سبب نہیں اور اس نے اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ علینا و حقوق مخزونة لديها ولدينا. وقد تهادينا بأمور تزيد الوفاق، کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق ان کے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے ایسے امور ایک دوسرے کو بطور و تُخرج من القلوب النفاق. فليس على سماننا الغمام ليعزوه إلى ظلام ہدیہ دیئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تاکوئی نکتہ چینی اس کو السمّام، وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلين. وما رأى هذا اندھیرے کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے ڈریں۔ اور اس المتجنّي الغبي أن الدولة البرطانية فهيمه مدبرة تعرف كل كلمة وما خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اس کے نیچے ہے تحتها، وتفهم كل افتراء وأهله، ولا تتبع رأى كل قتات ضنين. فما كان پہچان لیتی ہے اور ہر یک افتراء اور اس کے اہل کو سمجھ جاتی ہے اور ہر یک نکتہ چینی بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس

لأحد أن يدلى بغير هذه الدولة أو يخذعها، فإنها تعرف الخائن
 کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل
 القتات، والدُّخْل الكاذب المقتات، ولا تشتعل كالمخدوعين، بل
 بے جا دینے والا اور جھوٹا اور جھوٹی مجبری کرنے والا ہو خوب پہچانتی ہے اور دھوکا کھانے والوں کی طرح
 تُهَجَّم عِقَابَهَا عَلَى الْمُفْتَرِينَ، وتحملق إلى الذين يسطون على الضعفاء
 نہیں بھرتی بلکہ اس کی عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور ان کی نظر عتاب ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر
 ولا تتركُن سِيرَ الظالمين. فالحجة التي تبرئنا من وشاية هذا الرجل
 حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتے۔ پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مجبری سے ہم کو بری کرتی اور اس کی
 وَتُنْقِذْنَا مِنْ إِبْرَاهِمَ وَتُبْعِدَ عَلَيْهِ نَيْلَ مَرَامِهِ، فهو ما ذكرنا آنفا. واللّٰه يعلم
 مضبوطی فریب سے ہم کو نجات دیتی ہے اور اس کو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی ہے سو وہی دلیل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں
 أَنَّا نَحْنُ بَرَاءٌ مِنْ هَذِهِ الْبَهْتَانَاتِ، بل نحن مستحقون أن تُسَبِّحَ الدَّوْلَةُ
 اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار
 عَلَيْنَا مِنْ أَعْظَمِ الْعَطِيَّاتِ، وتجزى جزاءً خيراً بماها وتعيننا عند
 انگریزی اپنے کامل انعام سے ہم کو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دیوے اور ضرورتوں
 الضرورات، وتحسبنا من المحسنين. هذا هو الأمر الذي ليس فيه
 کے وقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنے والوں میں سے خیال کرے۔ یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر
 تفاوتٌ مشقال ذرّةً ويعلمه العالمون. ولكن ليس عندنا علاج الواشى
 فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا
 الوقيح والزُمَح المَصِيح، وقد قلنا كل ما هو مدحرة الكاذبين.
 اور سفلہ اور عیب ڈھونڈنے والا ہو اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں ان جھوٹوں کا رد ہے۔

وأما ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوى، أعنى صاحب جريدة الإشاعة
 اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنی محمد حسین صاحب رسالہ اشاعة السنة کی

محمد حسین، وقولہ إنه نعم الرجل ويستحق التحسين، فما نفهم اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت سرّ هذا الأمر ونتعجب غاية التعجب، كيف أثنى عليه الرجل الذي متعجب ہیں کہ کس طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا يرضى عن مؤمن الذي ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محب رسول اللہ ہو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے یحب رسول اللہ، ویشتم نبینا وسیدنا صلی اللہ علیہ وسلم ﴿۳۹﴾ کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں اور ہم تعریف سے بکلمات ترتجف منها قلوب المسلمین. وما ننکر هذا الثناء، لعل انکار نہیں کرتے شاید شیخ بنا لوی کرھٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا البطالوی یکون عند المنتصرین هكذا، ولعله نطق بكلمة سرّ ہے جو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے أعداء رسول اللہ، ولكننا ما نرى أن نتكلم في هذا ولا نطول الكلام میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے اور ہر ایک اپنے قول سے پکڑا فیہ، وکل أحد يؤخذ بقوله، واللہ یری عبادہ الصالحین والطارحین۔ جائے گا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بد بختوں کو دیکھ رہا ہے۔

وأما قول هذا الواشي وزعمه كأنی أريد ملكوتاً فی الأرض أو اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر بننے إماراة فی القوم، فإن هی إلا افتراءً مبين. ونشهد كل من يسمع أنا لسنا کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افتراء ہے۔ اور ہم ہر ایک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی طالبی ملکوت الأرض، ولا نريد إماراة هذه الدنيا وزينتها الفانية، إن نريد إلا بادشاہت کے طالب نہیں اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دار فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف

ملکوت السماء التی لا تنفذ ولا تفتنى ولا تنقضى بالموت. ولا نطلب اس آسانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے قہر الناس بالحکومة والسیاسة والقضاء ، بل نطلب عزیزة قاهرة اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرما زوائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں الأھواء فی الرضاء المولى الذی هو أحکم الحاکمین. وليس أصولنا جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کے لئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد اور إشاعة الفساد والطلاق والتبار، بل ندعو إلى الصلح والصلاح وطریق بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور ٹوکا روں کے طریق کی طرف الأبرار، ونريد أن يتوب الخلق توبة الأخيار، وأعظم مدّعائنا أن يطلب بلائے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ الناس حقيقة الإيمان، ويرغبوا إلى فهم دقائق العرفان، ويكثر التراحم لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں اور باہم رحم اور مہربانی ان میں والتحنن فيهم، وينتهوا من السيئات وأنواع الهنات، فنجتهد لتحصيل زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے هذا المقصد بالمواعظ الحسنة، والدعاء والنظر والهمة. هذه أصولنا، فمن مواعظ حسنة اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اس کے عزا إلسنا خلاف ذلك فقد افترى علينا. وما أقامنا على هذا إلا الربّ برخلاف ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اس نے ہم پر افترا کیا اور ہمیں اس بات پر صرف اللہ تعالیٰ الذی يرسل نوره عند غلبة الظلام، ويبدى دواءً عند كثرة السقام، نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیرے کے وقت اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے وينجى عباده المضطرين. ولا شك أن الفتن قد كثرت فى الأرض اور اپنے بندوں کو بے قراری کی حالت میں بچالیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ فتنے زمین پر بہت بڑھ گئے ہیں

وصعدت الأدخنة إلى السماء ، وهبت رياح مفسدة مبيدة من كل اور بہت سے دخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑنے والی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہریک طرف اور طرفِ اقصیٰ الأرجاء ، ولو فصلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا إلى ہریک ناحیہ سے چلی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت المجلّدات، وأبکینا كثيرا من الباکین والباکیات، وزلزلنا أقدام پڑے گی اور ہم کئی مردوں اور عورتوں کو رلائیں گے اور سننے والوں کے قدم ہلائیں گے السامعین. وأنتم تعلمون أن لكل داءٍ دواءٌ ، ولكل ظلام ضیاءٌ ، فأراد اور آپ جانتے ہیں کہ ہر یک بیماری کی ایک دوا اور ہریک اندھیرے کے واسطے روشنی ربی أن یسیر الدنیا بعد ظلماتها، واللہ یفعل ما یشاء ، أ أنتم تنکرونہ ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دنیا کو اندھیرے کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو! تمہیں اس سے یامعشر العاقلین؟ ومع ذلك لسنا نمیس كالأمراء ، بل نحن نمشی کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیروں کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ فی الطّمّر كالفقراء ، ولا نجرّ ثوب الخیلاء ، ونشکر القیصرۃ ہم فقیروں کی طرح پھٹے پورانے کپڑوں میں چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتے اور قیصرہ اور اس وحکامها علی ما أحسنوا إلینا فی آیام الضراء ، وندعو لها صدقا کے حکام کا ان کے ان احسانوں کی وجہ سے شکر کرتے ہیں جو سختی کے زمانوں میں ہم نے دیکھے ہیں اور قیصرہ کے لئے وحقا ونرسل إليها هدیة الدعاء ، وندعوها بقول لّین إلى الإسلام ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دعا کا ہدیہ اس کو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم اس کے مذہب پر راضی نہیں ہیں لتدخل فی نعماء أبد الآبدین. بید أننا لا نرضی بمذہبها، ونحسب اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اس کو اسلام کی طرف بلاتے أنهما من الخاطئین الضالین. وأعجبنا أنها مع کمال حزمها ولطافة ہیں تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب ہے کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہوشیاری اور لطافت

فہمہا فی أمور الدنیا تعبد عبداً عاجزاً وتحسبہ رب العالمین سبحانہ
 فہم کے جو اس کو امور دنیا میں حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرے اور اس کو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی معبود
 لا شریک لہ، وَاِنْ شَاءَ لَخَلِّقَ الْوَفَا مِثْلَ عِيسَىٰ اَوْ اَكْبَرَ وَاَفْضَلَ مِنْہ
 اور پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسیٰ بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا
 وَيَخْلُقُ، وَمَنْ يَعْلَمُ اَسْرَارَہٗ؟ فَتُوبُوا وَاتَّقُوا اَنْ تَجْعَلُوْا لَہٗ شُرَکَآءَ وَاَتُوْہ
 ہے اور اس کے بھیدوں کو کون جانتا ہے پس ان باتوں سے توبہ کرو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اس کے فرمانبردار
 مسلمین۔ وکيف نظن أن عيسى هو الله وما قرأنا فلسفة يثبت منها أن
 بدل بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسیٰ ہی خدا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑھا جس سے یہ
 رجلا كان يأكل ويشرب ويسول ويتغوط وينام ويمرض، ولا يعلم
 ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ
 الغيب، ولا يقدر على دفع الأعداء، ودعا لنفسه عند مصيبة مبتهلاً
 اور دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے
 متضرعاً من أول الليل إلى آخره فما أجبت دعوتہ، وما شاء الله أن
 وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اس کو ایک پہاڑ کی
 يوافق إرادته بإرادته، وقاده الشيطان إلى جبل فأتبعه، فما استطاع أن
 طرف کھینچ لے جائے اور وہ اس کو روک نہ سکے اور اس کے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میرے
 يفارقه، ومات قائلاً إيلي إيلي لما سبقتني، ومع ذلك إله وابن إله
 خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور باوجود ان سب نقصانوں کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی۔
 سبحانہ، إن هذا إلا بهتان مبين.

اللہ جلّ شانہ ان عیبوں سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وإني رأيت عيسى عليه السلام مراراً في المنام ومراراً في الحالة

اور میں نے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشتی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

الكشفية، وقد أكل معي على مائدة واحدة، ورأيتہ مرّة واستفسرته مما
 خوان میں میرے ساتھ اس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی
 وقع قومه فيه، فاستوى عليه الدهش، و ذكر عظمة الله و طفق يسبح
 قوم بتلا ہو گئی ہے پس اس پر دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور
 ويقدّس، وأشار إلى الأرض وقال إنّما أنا ترابيّ و بریء مما يقولون،
 اس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاک ہی ہوں اور ان تہمتوں سے بری
 فرأيتہ كالمنكسرین المتواضعین. ورأيتہ مرّة أخرى قائما على عتبة
 ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنے والا آدمی پایا اور ایک مرتبہ میں نے اس کو
 بابی وفي يده قرطاس كصحيفة، فألقى في قلبي أن فيها أسماء عباد
 دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اس کے ہاتھ میں ہے سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ
 يحبّون الله و يحبّهم و بيان مرّاتب قربهم عند الله، فقرأتها فإذا في
 اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اس
 آخرها مكتوب من الله تعالى في مرتبتي عند ربي هو مني بمنزلة
 میں ان کے مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ ان کو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے
 توحيدى و تفریدی، فكاد أن يُعرف بين الناس. هذا ما رأيت،
 آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور
 و يكفيك إن كنت من الطالبين. لا يقال إنها رؤيا أو كشف و من
 عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا یہ ہے جو میں نے دیکھا اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے۔ یہ کہنا
 المحتمل أن يتمثل الشيطان في مثل هذه الوقاعات، فإن الشيطان لا
 بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہو کر ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی
 يتمثل بصورة الأنبياء، فتقبّل هذا السرّ الجليل، ولا تقبل ما قيل.
 صورت پر متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اس کے مخالف کہا گیا اس کو مت قبول کر

وإنا قرأنا عليك معارف الله، فهل لك أن ترغب إليها وتكون من الصالحين؟
اور ہم نے تجھ کو معارف الہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ ان میں تو رغبت کرے اور نیکیوں میں سے ہو جائے۔

ذکر بعض اعتراضات الواشی وردھا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور ان کا رد

منها قوله أن قسيسی هذا الزمان ليسوا بدجالين. ثم بعد
ان میں سے ایک یہ اس کا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اس کے بعد اس نے
ذلك حثَّ الحكومة البريطانية على إيذائي، ويشير إلى أن هذا
گورنمنٹ برطانیہ کو میرے ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے
الرجل يعتقد أن هذه الدولة هي الدجال المعهود وأنه من الباغين.
کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معبود ہے اور یہ شخص باغی ہے۔

أما الجواب فاعلم أننا لا نسمى الدولة البريطانية دجالا
سو اس کے جواب میں جاننا چاہیے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے
معهودا، بل نعلم ونستيقن أن هذه الدولة محققة عاقلة مفكرة في حقائق
بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر
الموجودات، وقد رزقها الله من العلم والحكمة والفلسفة وأنواع
کرنے والی ہے اور خدا نے اس کو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم کی
الصناعات، وحفّت بها لمعات المعقولات، فهي تعرف الثروات،
صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکیں اس کے محیط ہو گئی ہیں پس اسی وجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتوں کو
وتفضّ ختم سرّ المزورات، وليست من الذين يرضون بالهذيانات.
خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سر بستہ راز کی مہر توڑتی ہے اور ان میں سے نہیں جو بے ہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں

فكيف يمكن أن تؤمن بهذه الخرافات، بل تحسبها كسْمَرٍ لا أصل له
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اس کو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب
أو كَطِيفٍ مَرَّ بِنَاظِرٍ مِنَ الْخَزَائِعِ، ومع ذلك لا ميل لها أصلاً إلى
پریشان کی طرح ابا طیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اس کے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ
الدينيات. وفتن قلبها حب الدنيا وشوق الحكومات، فهى غريقة فى
نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں نے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک
دنياها من الرأس إلى القدم فى كل الخطوات، ولا تميل إلى دين، وإذا
دنیا میں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میل ہوگی تو
مالت فى الإسلام، فلا تقبل إلا هذا الدين وملة خاتم النبيين.
اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وإننا نرى أنها ترمقه بعين المحب وليست على الضلالة كالمكب،
اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو نظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگہ ناساز نہیں بلکہ تدریس اپنے ذہن کو بسر
بل تزجى أيامها فى التدبر، ولا تعرض كالمتكبر، وإنى أجد آثار رشدها،
کرتی ہے اور متکبر کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اس کے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد
وأظن أنها ستميل إليه ولا يتركها الله فى الغافلين الضالين. وقد دخل من
اسلام کی طرف میل کرے گی اور خدا اس کو گمراہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طائفہ ان کے
علمائهم فى ديننا طائفة من شبان رُوقةٍ وشارةٍ مرموقة، وآخرون منهم
علماء کا ہمارے دین میں داخل ہو گیا جو جوانان خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی
يكتمون إيمانهم إلى حين. وإننا نرى أن ملكتنا المكرمة مرجوة الاهتداء،
ہیں جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کے لئے امید کی جگہ ہے اور
وقد أعطيت لقلبها حب الإسلام وشوق هذا الضياء، وعسى أن
اس کے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالیٰ اس

يُدخل الله نور توحيدِهِ في قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب أبنائها ملكة نوراني وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نور توحید ڈال دے اور خدا تعالیٰ پر یہ العقلاء، وليس على الله بعزیز، بل قدرته صالحه لهذه النور، وهو على مشکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر کل شیء قدير، وإنه يجذب إليه قلوب الطالبين. وكذلك نرى أن ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکن اس أعظم أركان الدولة يمیلون إلى التوحيد يوماً فيوماً، وقد نفرت قلوبهم گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقائد باطلہ سے نفرت من مثل هذه العقائد الباطلة، ولا يليق بشأنهم أن يعبدوا بشراً مثلهم في کر گئے ہیں اور ان کی شان کے لائق بھی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں الضعف واللوامز الإنسانية، وكيف وقد أعطاهم الله أنواع العلوم وحظاً اور تمام لوازم انسانیت میں ان کا شریک ہے اور ایسا شرک ان سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے ان کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں وافرًا من الفهم والعقل، ولا نجد في محققى هذا القوم رجلاً يرضى بهذه اور فہم اور عقل عنایت کی ہے اور ہم اس قوم کے محققوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں پاتے جو ان الأباطيل إلا نادراً كالشعرة البيضاء في اللمة السوداء، وإني أعلم أنهم واہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کی طرح ہے جو سیاہ بالوں میں ہو اور میں جانتا ہوں کہ بَيضُ الإسلام، وستخرج منهم أفرخ هذه الملة، وستصرف وجوههم یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ إلى دين الله. إنهم قوم يفتشون كل أمر، ولا يغضون الطرف من الحق الہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر ایک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ الذی حصص، ولا يتسبون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغون بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور تھکتی نہیں اور جو

و من طلب فوجد ولو بعد حين .

ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔

وأما ما خَوَّفَ الواشى المزورُ الحكومةَ البريطانية عن بغاوتنا فما

اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی اور

هذا إلا وِشاءٍ وِشْتَمٌ، وليس على سِرِّنا حَتْمٌ، والدولة أَعْرَفُ من هذا الواشى

گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے بھید پر تو کوئی مہر نہیں ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ

وهى ابن الأيام، وبيتنا عندها فى هذه النواح عِلْمُ الأعلام، وتعلم رعاياها

واقف اور زمانہ دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اس کے نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا

طبقًا عن طبق، فلا يخفى عليها غرضُ هذا الواشى وليس بمستور عليها

کو وہ درجہ بدرجہ پہنچاتی ہے سو اس پر اس نکتہ چین کی غرض پوشیدہ نہیں اور اس پر اس نکتہ چین کے اس جزع فزع

سِرُّ فزعه ومقصود جزعه، بل هى تعلم حق العلم أمثاله الذين يريدون

کا اصل مقصد چھپانے بلکہ وہ ایسے لوگوں کو خوب جانتی ہے کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد

مخاتلة الحكّام من سورة تعصّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطرتهم، وما

فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور ان کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز

فى وعائهم إلا سمّ الفساد، وما فى قلبهم إلا مقت الارْتداد. أعرضوا عن

مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے جلال سے ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور زمین

المهيمن و جلاله، وعثوا فى الأرض مفسدين. وقد كتبنا غير مرة أنا نحن

میں فساد پر آمادہ ہو گئے ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور کیونکر

من نصحاء الدولة ودواعى خيرها، وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها، وأزال

نہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس کے سبب سے ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور

بها مرارة حياتنا. وكنافى أرضٍ مَحْيَاةٍ، فأهلك بها كل حية كانت

فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سانپوں کو

حولنا، وإن لها علينا إحسانا عظيما فلن ننسى إحسانها، وإنا من الشاكرين.
 ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں۔
 وأما ما ذكر هذا الواشي قصة جهاد الإسلام، وتظني أن القرآن
 اور جو اس نکتہ چینی نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے
 يحث على الجهاد مطلقاً من غير شرط من الشرائط، فأى زور و افتراء
 جہاد پر براہیجتہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افتراء نہیں اگر
 أكبر من ذلك إن كان أحد من المتدبرين؟ فليعلم أن القرآن لا يأمر
 کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان
 بحرب أحد إلا بالذين يمتنعون عباد الله أن يؤمنوا به ويدخلوا في دينه
 لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں
 ويطيعوه في جميع أحكامه ويعبدوه كما أمرُوا. والذين يقاتلون بغير الحق
 کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کار بند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو
 ويُخرجون المؤمنين من ديارهم وأوطانهم ويدخلون الخلق في دينهم جبراً
 مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین
 وقهراً، ويريدون أن يطفئوا نور الإسلام ويصدون الناس من أن يسلموا،
 میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں
 أولئك الذين غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين أن يحاربوهم إن
 یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں
 لم ينتهوا. فانظر هذه الدولة. أي فساد توجد فيها من هذه المفاسد؟
 مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون سا فساد ان فسادوں میں سے ان میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری
 أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحبنا وإشاعة مذهبنا؟ أو تقاتلنا في ديننا أو
 نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہے یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہے یا

تخرجنا من أوطاننا؟ أو يجعل الناس نصارى ظلماً وجبراً؟ كلا بل إنها
ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے
بریۃً من کل هذه الإلزامات، بل ہی لنا من المُعینین. ثم انظرُ إلى
مدگاروں میں سے ہیں ☆ پھر قرآن کے ان حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں ان
أحكامٍ علمنا القرآن للذين أحسنوا إلینا، وراعوا شؤوننا وکفلوا
کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کے
شجوننا، ومانونا و آوونا، بعدما کنا تائھین. أیمنعنا ربنا من أن نحسن
متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اٹھالیں اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو
إلى المحسنین ونشکر المنعمین؟ کلا بل القرآن يأمر بالقسط
اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکر ادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف
والعدل والإحسان والله يحب المقسطین. وقد قال فی القرآن وَلْتَكُنْ
اور عدل اور احسان کرنے کے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اس نے یہ
مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ،
فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا
وما قال ولتكن منكم أمة يقتلون الكفار ويدخلونهم جبراً فی دینهم. وقال
کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور
جَادِلْهُمْ (أى جادل النصارى) بالحكمة والموعظة الحسنة، وما قال
اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔
اقتلوهم بالسيوف والصوارم إلا بعد صدهم عن سبيل الله ومكرهم لإطفاء
مگر اس حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے پر پا کریں اور دشمنوں
نور الإسلام وقيامهم في مقام المعادين، فانظرُ ما قال ربنا رب العالمین.
کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھ تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے۔

وقد بيّننا لك أن الحرب ليس من أصل مقاصد القرآن ولا من جذر
 اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
 تعلیمہ، وإنما هو جَوَز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين إلى انتهائه
 وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
 واشتعال جور الجائرين . وَلَكُمْ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي غُرُواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كيف صبر على ظلم الكفار إلى مدة يبلغ فيه صبي إلى سن
 بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
 بلوغه، فصبر . و كان الكفار يؤذونه في الليل والنهار . ينهبون أموال
 اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
 المؤمنين كالأشرار، ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تتحدر بتصورها
 شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
 دموع العيون وتقشعر قلوب الأخيار، وكذلك بلغ الإيذاء إلى انتهائه
 عذابوں سے مارتے کہ ان کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دل کانپتے ہیں اور
 حتى همّوا بقتل نبي الله، فأمره ربه أن يترك وطنه ويهرب إلى المدينة
 اسی طرح دکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے
 مهاجرا من مكة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من وطنه بإخراج
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اس کے رب نے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
 قومه . ومع ذلك ما كان الكفار منتهين، بل لم يزل الفتن منهم تستعير،
 اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
 ومحجة الدعوة تعير، حتى جلبوا على رسول الله صلى الله
 بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

علیہ وسلم خیلہم ورجلہم، و ضربوا خیامہم فی میادین بدر بفوج
 معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے
 کثیر قریباً من المدینۃ، و أرادوا استیصال الدین. فاشتعل غضب
 خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخ کنی کر دیں تب خدا کا غضب ان پر
 اللہ علیہم وراى قبح جفائہم وشدۃ اعتدائہم، فنزل الوحى علی
 بھڑکا اور اس نے ان کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اس نے اپنی وحی اپنے
 رسولہ وقال اذین للذین یقتلون بانہم ظلموا. وان اللہ علی نصرہم
 رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں
 لَقَدِیرٌ فَاَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الْمَظْلُوْمَ فِیْ هَذِهِ الْاٰیَةِ لِیَحَارِبَ الَّذِیْنَ هُمْ
 اس لئے انہیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت
 بدأوا اول مرة بعد ان رأى شدة اعتدائهم وكمال حقدهم
 میں ان لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جن کی طرف سے ابتدا تھی مگر اس وقت اجازت دی
 وضلالہم، وراى أنهم قوم لا یرجى بالمواعظ صلاح أحوالہم.
 جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی ان کی طرف سے دیکھی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بجز نصیحتوں سے
 فانظر کیف کان حرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. وما
 ان کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور
 حارب نبی اللہ أعداء الدین إلا بعد ما رأهم سابقین فی الترامی
 نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں
 بالسہام والتجالد بالحسام، وما کان الکفار مقتولین فقط بل کان
 پیش دست اور سبقت کرنے والے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانہیں سے
 یسقط من الجانبین قتلی، وکان الکفار ظالمین ضالین☆
 مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

فلیتدبر فی هذا المقام کل عاقل حفظه اللہ تعالیٰ عن الحمق

پس اس مقام میں ہر ایک عاقل جس کو خدا نے حتم اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو
وصانہ عن السفاهة وسیر اللئام - لیظهر علیہ حقیقۃ جہاد الإسلام،
فکر کرے اور سوچے تاکہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم
ولینظرُ أین أثر الظلم فی هذا الجهاد، وأین ایذاء المحسن ذی الإنعام؟
کا نشان کہاں ہے اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں
بل کان رأس الإسلام فی تلك الأيام معرّضاً لدوس الأقدام، وقد
پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے
وردت علی المسلمین مصائب إلی حد یجری الدموع قصتها من
آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
المقلتین وتشوی القلوب بنار الآلام. فهل من مُنصف ينظرها ويخاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ
قهر الربّ العالم، أم انعدم الإنصاف من قلوب المخالفین؟ هذا هو
انصاف مخالفوں کے دلوں سے اٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات
الحق ولا نخبء الحق ولا نستره، والنفاق عندنا أكبر الذنوب،
حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور
والریاء أخطر الخطوب، ومن سیر الظالمین المشرکین.

ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔

فخلاصة قولنا إن مسألة الغزوة والجهاد ليست محور الإسلام

پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور
واستقسه كما فهمه الجاهلون المخالفون أو المتجاهلون من المسلمین
استقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں

﴿۴۹﴾

بل وردت فی کتاب اللہ تصریحات علی خلافہا کما سمعت آیات
 بلکہ کتاب اللہ میں اس کے برخلاف تصریحات واقع ہیں جیسا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا۔
 رب العالمین۔ وأما العقیدة المشہورة. أعنی قول بعض العلماء أن
 اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض علماء کا
 المسيح الموعود ينزل من السماء ويقا تل الكفار ولا يقبل الجزية بل
 جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑے گا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا
 إما القتل وإما الإسلام. فاعلموا أنها باطله ومملوءة من أنواع الخطأ
 بلکہ دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہیے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح
 والزلّة ومن أمور تخالف نصوص القرآن، وما هي إلا تلبیسات
 کے خطاؤں اور لغزشوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف
 المفتیرین. یا حسرة علیهم إنهم أطروا عیسی من غیر حق حتی قال
 مفتریوں کا افترا ہے ان پر افسوس کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا
 بعضهم إنه ملك كريم وليس من نوع الإنسان وقال بعضهم إن هو إلا
 یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا
 كلمة الله وروح الله، وليس في هذه المرتبة شريك له. وزاد بعضهم
 وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور
 عليه حواشي أخرى، وقال هو مخلوق أقرب إلى الله وأفضل من
 بعض نے اس پر اور حاشیے چڑھائے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر
 الملائكة، فإن الملائكة لا يُرفعون إلى العرش وهو مرفوع على العرش
 ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ
 لأنه مرفوع إلى الله، فهو أفضل من الملائكة كلهم ومن كل ما خلق
 کی طرف اُس کا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوقات سے افضل ہے

و ذُرِّئٌ. هذا بيان بعض العلماء ، وأما صاحب ”الإنسان الكامل“
 یہ تو بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے
 عبدُ الکریم الذی هو من المتصوفین، فبلغ الأمر إلى النهاية، وقال إن
 جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث
 التثلیث بمعنی حق ولا حرج فیہ، وإن عیسیٰ کذا وکذا، بل أشار إلى أنه
 ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں اور عیسیٰ ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ
 لیس بمخلوق. ومنهم من اعتدی فی کذبه وقال بسم الله الآب والابن
 وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الآب والابن و
 وروح القدس. كذلك آیدوا الفریة ونصروها. وکان الکذب فی أول
 روح القدس اسی طرح انہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو
 الأمر قليلاً، ثم من جاء بعد کاذبٍ ألحقَ بکذبه کذبا آخر، حتی ارتفعت ﴿۵۰﴾
 تھوڑا تھوڑا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اُس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی
 عمارة الکذب، وجعل ابنُ عجوزة ابنَ الله، وبعد ذلك جعل إله العالمین،
 عمارت بہت اونچی ہو گئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار رہو کہ
 ألا لعنة الله علی الکاذبین. إن عیسیٰ إلا نبی الله کأنبیاء آخرین، وإن هو إلا
 جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ
 خادم شریعة النبی المعصوم الذی حرّم الله علیه المراضع حتی أقبل علی
 اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ
 ثلثی أمّه، وکلمه ربّه علی طور سینین وجعله من المحبوبین. هذا هو موسى ☆
 اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰؑ

☆ (الفائدة) کلم الله موسیٰ علی جبل وکلم الشیطان عیسیٰ علی جبل فانظر الفرق بینهما ان کنت من الناظرین . منه
 خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا سو اس دونوں قسم کے
 مکالمہ میں غور کر اگر غور کرنے کا مادہ ہے۔ ۱۲

فَتَى اللّٰهُ الَّذِى اَشَارَ اللّٰهُ فِى كِتَابِهٖ اِلَى حَيَاتِهٖ، وَفَرَضَ عَلَيْنَا اَنْ نُّؤْمِنَ بِاَنَّهُ
مَرْدُودٌ هُوَ جَسَدٌ كِى نَسَبَتْ قُرْآنٌ مِّىنْ اِشَارَهٗ هُوَ كِهْ وَهْ زَنْدَهٗ هُوَ اَوْرَهْمُ پَرَفَرَضُ هُوَ كِهْ هَمُ اسْ بَاتُ پَرَايْمَانُ لَاوِيں
حَتَّى فِى السَّمَاوَاتِ وَلَمْ يَمُتْ وَلَيْسَ مِنَ الْمَيِّتِينَ .
كِهْ وَهْ زَنْدَهٗ آسْمَانُ مِىنْ مَوْجُودُ هُوَ اَوْرُ مَرْدُوں مِىنْ سَئِىسَ نَبِىسَ .

وَأَمَّا نَزْوَلُ عِيسَى مِنَ السَّمَاوَاتِ فَقَدْ أَثْبَتْنَا بَطْلَانَهُ فِى كِتَابِنَا الْحَمَامَةِ،
مَكْرِيَهٗ بَاتُ كِهْ حَضْرَتُ عِيسَى آسْمَانُ سَ نَاظِلُ هُوں كِهْ سَوَهْمُ نَ اِسْ خِيَالُ كَابَاظِلُ هُوْنَا اِنِّى كِتَابُ حَمَلَمَهٗ الْبَشَرِيَّ
وَخِلَاصَتَهٗ اَنَا لَا نَجِدُ فِى الْقُرْآنِ شَيْئًا فِى هَذَا الْبَابِ مِنْ غَيْرِ خَبَرٍ وَفَاتِهِ الَّذِى
مِىنْ نَجْوَى ثَابِتُ كَرِيَا هُوَ اَوْرُ خِلَاصَهٗ اِسْ كَا يِهْ كِهْ هَمُ قُرْآنُ مِىنْ بَغِيْرُ وُفَاتِ حَضْرَتِ عِيسَى ؑ كِهْ اَوْرُ كَچھُ ذَكْرُ نَبِىسَ پَاتَے اَوْرُ
نَجْدَهْمَا فِى مَقَامَاتٍ كَثِيرَةٍ مِنَ الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ . نَعَمْ جَاءَ لَفْظُ النِّزْوَلِ فِى
وُفَاتِ كَا ذَكْرُ نَهٗ اَيْكُ جِگَهٗ بَلَكُهٗ كَثِيْرُ مَقَامَاتٍ مِىنْ پَاتَے هُوں . هَاں بَعْضُ اَحَادِيْثُ مِىنْ نَزْوَلِ كَا
بَعْضُ الْاَحَادِيْثِ ، وَلَكِنْ لَفْظٌ قَدْ كَثُرَ اسْتِعْمَالُهُ فِى لِسَانِ الْعَرَبِ عَلَى نَزْوَلِ
لَفْظُ آيَا هُوَ لَيْكِنْ وَهٗ لَفْظُ اِيَا هُوَ كِهْ زَبَانُ عَرَبٍ مِىنْ اَكْثَرُ اسْتِعْمَالِ اِسْ كِهْ
الْمَسَافِرِيْنَ اِذَا نَزَلُوْا مِنْ بَلَدَةٍ اَوْ مِنْ مَلِكٍ بِمَلِكٍ مَتَغَرِبِيْنَ .
مَسَافِرُوں كِهْ حَقُّ مِىنْ هُوَ جَبُّ وَهٗ اَيْكُ شَهْرُ سَ دَوْسَرُ شَهْرُ مِىنْ وَاْرِدُ هُوں اَوْرُ يَا اَيْكُ مَلِكُ سَ دَوْسَرُ
وَالنِّزِيْلُ هُوَ الْمَسَافِرُ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى الْعَالَمِيْنَ .

مَلِكُ مِىنْ سَفَرُ كِهْ آوِيں اَوْرُ نَزِيْلُ تُو مَسَافِرُ كُوِيْ كِهْتِے هِيں جِيسَا كِهْ جَانِئُ وَالُوں پَرُوشِيْدَهٗ نَبِىسَ .

وَأَمَّا لَفْظُ التَّوْفِىِّ الَّذِى يُوْجَدُ فِى الْقُرْآنِ فِى حَقِّ الْمَسِيْحِ
مَكْرُوْتُوْنِ كَا لَفْظُ جُو قُرْآنُ مِىنْ حَضْرَتِ مَسِيْحِ اَوْرُ دَوْسَرُوں كِهْ حَقُّ مِىنْ پَايَا جَاتَا هُوَ سَوَا سِ مِىنْ بَغِيْرُ مَعْنَى مَارْنِ كِهْ
وَغَيْرُهُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَا سَبِيْلَ فِىهِ اِلَى تَاْوِيْلِ اُخْرَى بَغِيْرِ الْاِمَاتَةِ ، وَاَخَذْنَا
اَوْرُ كُوْنِ تَاْوِيْلِ نَبِىسَ هُوَ سَكْتِيْ اَوْرُ يِهٖ مَعْنَى مَارْنِ كِهْ هَمُ نَے
مَعْنَاهُ مِنَ النَّبِيِّ وَمِنْ اَجْلِ الصَّحَابَةِ لَا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِنَا . وَأَنْتَ تَعْلَمُ
نَبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْرُ اُسْ كِهْ بَزْرُگُ صَحَابَهٗ سَ لَئِے هِيں يِهٖ نَبِىسَ كِهْ اِنِّى طَرَفُ سَ گُھْرُے هِيں اَوْرُ تُو جَانِئَا هُوَ كِهْ

أن الإماتة أمر ثابت دائم داخل في سنن الله القديمة، وما من رسول إلا مارنا أي امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو تُوْفِي وقد خلت من قبل عيسى الرسل. فإذا تعارض لفظ التوفى ولفظ فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول النزول. فإن سلمنا وفرضنا صحة الحديث فلا بد لنا أن نؤول لفظ اور لفظ توفیٰ میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ النزول، فإنہ لیس بموضوع لنزول رجل من السماء، بل وُضع نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو لنزول مسافر من أرض بأرض، فما كان لنا أن نترك معنى وُضع له هذا مسافروں کے نزول کے لئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں ہو سکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں اللفظ في لسان العرب ونردّ بينات القرآن. وما نجد ذكر السماء في اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں آسمان حدیث صحیح، وما نجد نظير النزول في أمم أولى☆، بل يثبت خلافه کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ في قصة يوحنا. فلا شك أن هذه العقيدة. أعني عقيدة نزول المسيح قصه يوحنا میں اس کے خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی

☆(الفائدة) قال الله تعالى إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى. صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی توریت اور صحف ابراہیم میں شواہد تعلیم قرآن موجود ولکن لا نجد ذكر صعود عيسى و ذكر نزوله في التوراة ولا مثالا يشابهه و ان التوراة ہیں مگر ہم توریت میں حضرت عیسیٰ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اس کی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ امام لذكر الامثلة كلها ولاجل ذلك سماه الله اماما في كتاب مبين. منه توریت تمام مثالوں کے لئے امام ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کا نام امام رکھا ہے۔

من السماء . مبتلاة بأمراض لا بمرض واحد يخالف بينات القرآن،
 پیاریاں لگی ہوئی ہیں قرآن کی بینات کا مخالف ہے
 ويكذب أمر ختم النبوة، ويباين محاورات القوم، ويخالف الآثار التي
 ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہے اور ان احادیث کے
 صُرحت فيها موت المسيح. فتفكروا أيها الناس إن كنتم من المتفكرين.
 برعکس ہے جن میں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔

وأما الشق الثاني أعني محاربات المسيح الموعود بعد النزول، كما
 اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض

هو زعم بعض الناس الذي ما كان إلا كالغبي الجهول، فهو ليس مذهبا، بل
 جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول
 عندنا هو خيال باطل لا يصلح للقبول، وبعيد عن الحق واليقين وداخل في
 ہے جو لائق قبول نہیں اور حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ

﴿۵۲﴾

نمط الفضول. وكفى لبطلانه الحديث الذي موجود في البخاري. أعني
 حدیث کا کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے یعنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب
 يضع الحرب، یعنی لا یقاتل المسيح الموعود ولا يحارب، بل يفعل كل
 جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑے گا اور نہ جنگ کرے گا بلکہ جو کچھ کرے
 ما يفعل بالنظر والهمة، ويجعل الله في نظره تأثيرات عجيبة، وفي أنفاسه
 گا اپنی نظر اور ہمت سے کرے گا اور خدا اس کی نظر میں عجیب تاثرات رکھ دے گا
 بركات غريبة، ويجعل في فهمه وعقله قوة السيف والسنان، ويعطى له
 اور اس کے فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دے گا اور اس کو دلائل سے بھرا ہوا
 بياناً مملوئاً من البرهان، وحجاً قاطعة لِعُذرات أهل الطغيان. فهذه
 بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتیں اس کو سکھائے گا جو اہل طغیان کا قطع عذرات کریں پس

ہی الحربة السماویة التي ما صنعها أيدي الإنسان، بل أعطيت من
یہی آسمانی حربہ ہے جس کو انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں سے ملا ہے۔
يد اللّٰه الرحمن، ونزلت من السماء لا من أعمال أهل الأرضين.
اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
فالحاصل أن اعتقادنا هو هذا، لا كما فهم الواسی الغیبی والنمام الدنی،
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہم نے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہمارے
فإنه خطأ فاحش عندنا، ونخطئ قائل تلك الأقوال، وقد أخطأ من قال
زردیک صریح غلطی ہے اور ہم ایسے قائل کا تحظیہ کرتے ہیں بیشک خطا کی جس نے ایسا کہا اور صریح
ووقع في ضلال مبين. فالحق الذي أرانا الحق الحكيم وأنبأنا اللطيف
ضلالت میں پڑ گیا۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا
العليم، هو أن حربة المسيح الموعود سماوية لا أرضية، ومحارباته
وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اس کی
كلها بأنظار روحانية، لا بأسلحة جسمانية، وهو يقتل الأعداء بعقد
روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے
النظر والهمة، أعنى بتصرف الباطن وإتمام الحجة، لا بالسهم
قتل کرے گا یعنی تصرف باطن اور اتمام حجت کے ساتھ نہ تیر اور
والرماح والمشرقية، وله ملكوت السماء لا ملكوت الأرضين. وأما
نیزہ اور تلوار سے اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔ اور
الذين ينتظرون مسيحا يأتي بالجنود ويخرج كالأسود، ويقتل كل من
وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئے گا اور ہریک کافر کو جو ایمان نہ لاوے
لم يؤمن من الكافرين، وينزل كصاعقة محرقة من السماء، ولا يكون له
قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانے والی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز

﴿۵۳﴾

شغل من غیر سفکّ الدماء، ویکون حربصا علی قتل نفس ولو کان خوزیری کے اس کا کوئی اور شغل نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حربص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو خنزیرا، ویاخذ السیف البتار قبل أن يتم حجته علی المنکرین، فنحن اور قتل اس کے جو اپنی حجت مکروں پر پوری کرے آتے ہی تلوار پکڑ لے گا۔ سو ہم لسنا منهم ولا نعرف ذلك المسيح ولا نعلم ولا ندري أثر من تلك ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا تعالیٰ کی کلام میں ان عقائد کا کچھ بھی الأباطیل فی کتاب اللہ المبین. فلا نقبل هذه العقيدة أبداً، ولسنا من الذين نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو یقرّون به مقلدین کالعمین. فالحاصل أنه ليس من عقائدنا، بل إنما هو من ایک اندھے مقلد کی طرح مان لیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے عقائد شیخ بطالوی صاحب الإشاعة مصلّ الجماعة، أعنی محمد حسین عقائد میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ شیخ بطالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعة اور مصلّ جماعت ہے وأمثاله الذين هم فلاح تلك الزراعة. فالملخص أن هذا المسلك اور ایسا ہی اس کے ہم خیالوں کا جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں من مساعیهم التي یسعون، وآرائهم التي ترون، وأنهم قد رسوا علیه یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ انہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے ہو ولسوا بالمنتھین الراجعین، بل یخبرون عنه علی المنابر ویدکرونہ اور وہ ان خیالات پر خوب جتے ہوئے ہیں اور باز آنے والے اور رجوع کرنے والے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر مُتباشرین. ومن أعظم مُنتیہم النفسانية أن یجیء مسیحهم الموهوم چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں اور ان کو یاد کر کے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور ان کی نفسانی خواہشوں میں کالملیک الجبار، ویقتل کلّ من فی الأرض من الکفار، ویجمع غنائم سے بڑی خواہش یہ ہے کہ ان کا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سے لوٹ کے مالوں سے

كثيرة قنطاراً على القنطار، ثم يجعل البطالوى وإخوانه من المتمولين .
 بٹالوی اور اس کے بھائیوں کو مالدار کر دیوے
 وأما نحن فلا نعتقد كذلك، بل نعلم أنهم أخطأوا في هذه الآراء ،
 مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات ان پر بڑگئی
 وأجنّهم الليل وبعّدوا عن الضياء ، فما فهموا وما مسّوا مسلک
 اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہوں نے کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوڑا بھی نہیں
 المتبصرين ، وما سُقوا من المعارف النبویة والأسرار الإلهیة، بل أكلوا
 اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا فضلہ کھایا جو پہلے
 فضلات قوم ضلوا من قبل ونبذوا کتاب اللہ وراء ظهورهم ورضوا
 ان سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پھینک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی
 بأقوال الختارین . وکان سرّ هذه العقیدة من أدق المسائل وأصعبها،
 ہو گئے جو دھوکا دینے والے تھے اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اس لئے موٹی سمجھ
 فما فهمه آراء سطحية وعقول ناقصة، واختاروا طرفاً دون ذلك
 اور ناقص عقل والے اس کو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی سے اختیار کر لیں۔ سو وہ
 مستعجلین . فتمّ ما جاء فی فئج أعوج من أصدق الصادقین، وإن فی هذا
 پیشگوئی پوری ہوئی جو فئج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق الصادقین ہے
 بُرہاناً للمتفکرین . ثم تفضّل اللہ علینا وکشف هذا السرّ فضلاً ورحماً
 اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے پھر خدا تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہم پر کھول دیا
 وهو أرحم الراحمین . یرقی من یشاء ، ویحطّ من یشاء ، ویجعل من
 اور وہ ارحم الراحمین ہے جس کو چاہتا ہے اوپر لے جاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جس کو چاہتا
 یشاء من العارفين . وعلمنا بتعلیمه وفہمنا بتفہیمه وأیّدنا بتکریمه
 ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے سو ہم نے اس کی تعلیم سے معلوم کیا اور اس کے سمجھانے سے سمجھے اور اس

وهو خير المؤيدين. وألهمنا أن الحرب حرب روحاني بنظر روحاني.
 خیر المؤمنین نے ہم کو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں
 وأعجبنى أنهم يقرّون أن عيسى لا يقاتل بأجوج ومأجوج، بل يدعو
 روحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی نظر کے ساتھ ہوں گی اور تعجب کہ یہ لوگ پڑھتے ہیں کہ جو
 عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الأعداء كالسهم الصائب،
 عیسیٰ یا جوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت مصیبتوں کے وقت بددعا کرے گا اور نیز وہ لفظ
 وكذلك يقرّون لفظ النظر في كتب الأحاديث ثم ينسونه ولا
 نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کی طرح نہیں سوچتے
 يتدبرون كالعقلين. ختم الله على قلوبهم، فلا يفهمون دقيقة من دقائق
 خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سے کسی دقیقہ کو اور
 المعرفة، ولا نكتة من نكات الحكمة، بل نرى أن ذهنهم مزمهر، ودجنه
 حکمت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل
 مكفهر، فلا يستشفون لآلئ الحقائق، ولا يُمعنون في الدقائق، ويسبحون
 اس ذہن کا تہہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر
 على سطح الألفاظ، وليسوا في بحر المعاني غواصين. ومن يفهم رجلاً
 تیرتے ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جس کو خدا
 ما فهمه الله؟ ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتمدين؟
 نے نہیں سمجھا یا اور جس کو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یاب ہو جائے۔

هذه هي العقيدة التي أشهرناها في كتبنا غير مرة، ولأجل ذلك
 یہ وہی عقیدہ ہے جس کو ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر
 كُفّرنا وأودينا وكُذّبنا وأفردنا كالذي يُترك في البوادي والفلوات
 ٹھہرائے گئے اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں

﴿۵۵﴾

منفرداً، فحن فی هذه الأوان كغریب فی خان، لا كَشَغِبٍ فی حماية إخوان.

اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہیں جو سرائے میں اترا ہوا ہونہ ایسے شخص کی طرح

لا نرید الریاسة بل آثرنا الخصاصة، ونبذنا فروة إماره، ورضینا بعباءة فقر

جو فساد کرنے والا اور اپنے بھائیوں کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہیں چاہتے بلکہ درویشی اختیار

وما بالینا طعن نظارة، ولا لوم اللائمین. فلا تبادرُ یا لاهس كَأْسِ قسبیین

کی اور ہم نے ریاست کی پوسٹین کو پھینک دیا اور فقیرانہ گوڈڑی اختیار کر لی اور دیکھنے والوں کے طعن اور ملامت کی کچھ بھی

إلی ظن السوء، ولا تنفضْ هذرویک☆ فإن أمرنا متبیین واضح ولس شیء

پرواہ نہ کی سوائے پادریوں کے پیالے چائے والے بدظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنی سُرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال

فی یدیک، ولست من الحاکمین. فإن كنت تشتاق أن تستقری طرق

روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار میں نہیں اور نہ تو حاکم ہے۔ اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں

النمیمه، فاعلم أنك خائب ولا یحصل لك شیء من غیر ظهور سیرک

کو ڈھونڈے پس جان رکھ کہ یہ مطلب تیرا پورا نہیں ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بُری خصلتیں ظاہر ہوں

الذمیمه، ولا تقدر أن تحفی ما أبداه ربنا، ولا تصر من حفظه الله وهو

گی اور تو اس پر قادر نہیں ہو سکے گا کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اس کو چھپا دے اور جس کو خدا نگاہ رکھے تو اس کو ضرر نہیں

خیر الحافظین. فأعرض عنها واشتغل بنصرة دنیاک وخضرتها، واصطبج

بہنچا سکتا اور خدا سب محافظوں سے بہتر ہے۔ پس تو ان باتوں سے کنارہ کر اور اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ میں مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور

واغتبق وافرح علی جیفتهما، ولا تدخل فیما لست أهله، ولا تغضب ولا

دنیا کی مُردار پر خوشی کر اور ان باتوں میں دُخل مت دے جن کی لیاقت تجھ میں نہیں اور غضب ناک نہ ہو اور مت بھڑک

تشتعل، فإن مقت الله أكبر من مقتک، وإن نارہ تحرق الظالمین.

کیونکہ خدا تعالیٰ کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اس کی آگ ظالموں کو جلا دیتی ہے۔

والعجب أن أكابر المسیحیین خدعوا فیک، وما عرفوک حق المعرفة

اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اس وقت تک تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے اور

إلى هذا الوقت، وعجزوا عن فِصِّ سرِّك وكشفِ دعواك وإدراكِ
تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تو نے دھوکا دینے والوں کی طرح
عمقک، وأکلتهم كالخادعين. یا حسرة علیہم لم یضیعون أموالهم علی
ان کو کھا لیا۔ ان پر افسوس کہ وہ کیوں تیرے جیسے لوگوں پر اپنے مال ضائع کر رہے ہیں اور
أمثالک، ولم لا یرجعون إلى یقظة بعد التجارب المؤلمة، ولم لا یعرفون البطالین؟
کیوں دردناک تجربوں کے بعد بیدار نہیں ہوتے اور کیوں بظالموں کو نہیں شناخت کرتے۔

وأما قولک أن قسیسی هذا الزمان لیسوا دجالاً معهوداً، فهذا
اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ہیں تو یہ تیری دجالیت ہے

﴿۵۶﴾

دجلک الأكبر. وسألت عنی دلیلاً علیہ فاعلم أن هذا لیس قولی بل
اور تو نے مجھ سے اس دعویٰ کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے
قاله المسيح من قبلی، فانظر فی إنجیل لوقا فی الإصحاح الثالث ☆ من
مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو انجیل لوقا تیسرے ☆ باب چوبیس آیت میں غور کر
آية ۲۲ إلى ۳۰، فستجد ما قلنا بمزایاه وهو هذا یا عدو الطیبین. ”فقال
کہ یہی قول ہمارا مع شے زائد پائے گا اور وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے ان سے یعنی حواریوں سے کہا
لهم اجتهدوا أن تدخلوا من الباب الضیق، فإنی أقول لكم إن کثیرین
کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے
سیطلبون أن یدخلوا ولا یقدرون من بعدما یكون رب البیت قد قام وأغلق
کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اس کے بعد گھر کا مالک اٹھا اور دروازہ بند کر لیا اور
الباب. وابتدأتم تقفون خارجاً وتقرعون الباب قائلین یا رب، یا رب، افتح
تم نے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے
لنا۔ یحیب ویقول لكم لا أعرفکم من این أنتم۔ حسینذ تبتدءون نقولون
لئے دروازہ کھول وہ جواب دے گا اور کہے گا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اس وقت تم یہ کہنا شروع کرو گے کہ ہم نے

أَكَلْنَا قَدَامَكَ، وَعَلَّمْتَنِي شِوَارِعَنَا. فيقول أقول لكم لا أعرفكم من تيرے سامنے کھایا اور تو نے ہماری گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہے گا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا **أين أنتم، تباعدوا عني يا جميع فاعلي الظلم.** ہناک یكون البكاء کہ تم کہاں سے ہو اے ظلم پیشہ لوگو! میرے سامنے سے دور ہو اس وقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم **وصريير الأسنان.** متی رايتم ابراهيم وإسحاق ويعقوب وجميع الأنبياء دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے اور تم **في ملكوت الله وأنتم مطروحوون خارجا ويأتون من المشارق والمغرب** باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے **ومن الشمال و الجنوب ويتكثون في ملكوت الله،** وهو ذا آخرون اور خدا کی بادشاہت میں بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہوں گے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے۔ **يكونون أوليين، وأولون يكونون آخريين -** هذا ما كتبنا من كتابكم إنجيل یہ وہ مضمون ہے جو ہم نے تمہاری انجیل لوقا میں سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور **لوقا بعبارته العربية، وما زدنا وما نقصنا بل رقمناه كما هو هو كالتقالين.** نہ ہم نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے۔

وللمستكرين المستعرفين أن يرجعوا إلى ذلك الكتاب إن كانوا

اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہوں ان کو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر میں شک ہو تو اس کتاب کو

من المرتابين. **فَلَا تَضْرِبْ عَنْهُ صَفْحًا وَلَا يَلْفَحْكَ الْحَقْدُ لَفْحًا، وَفَكَّرْ**

دیکھ لیں پس اس کے انکار میں منہ ٹیڑھا نہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھ کو جلا دے اور منصفوں کی طرح فکر کر۔

كَالْمُنْصِفِينَ. وانظر أن المسيح سَمَّاكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَاعْلَى الظلم، وقال

اور اس بات میں غور کر کہ حضرت مسیح نے اس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا

أَعْرِضْ عَنْكُمْ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَتَصَدَّى بِالصَّدُودِ وَأَقُولُ لَسْتُمْ مِنِّي وَلَا

کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کروں گا اور کہوں گا کہ تم میری جماعت میں سے نہیں ہو

من هذا الجنود، فاحسأوا يا معشر الظالمين الكافرين. وأشار إلى أنكم سو اے ظالمو کافرو دور ہو۔ اور اس بات کی طرف اشارہ لبستم الحق بالباطل وترکتہ امرہ وکنتم قومًا دجالین. وأنت تعلم أن کیا کہ تم نے حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ حقیقۃ الظلم وضع الشيء في غير موضعه عمدًا وبالإرادة لينتقب وجهه ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شے اپنے موقع سے اٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے المحجّة ويُسدّ طريق الاستفادة ويلتبس الأمر على السالكين. فالظالم اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم هو الذى يحلّ محلّ المحرّفين ويبدّل العبارات كالخائنين، ويجترء اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کرے على الزيادة فى موضع التقليل والتقليل فى موضع الزيادة كَيْفًا وَكَمًّا، کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے أو ينقل الكلمات من معنى إلى معنى ظلمًا وزورًا من غير وجود قرينة اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے صارفة إليه، ثم يأخذ يدعو الناس إلى مفترياته كالخادعين. وما معنى حالانکہ اس کے فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکا دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات الدجل والدجالة إلا هذا، فليفتكر من كان من المفكرين.

کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔

وَأَلْقَى فِي رُوعِي أَنَّ الْمَسِيحَ سَمِّيَ الْآخِرِينَ مِنَ النَّصَارَى الدَّجَالِينَ

اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا

لا الأولين، وإن كان الأولون أيضًا داخلين في الضالّين المحرّفين. والسرّ

اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سو

فی ذلك أن الأولین ما كانوا مجتهدین ساعین لإضلال الخلق كمثل
اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے
الآخرین، بل ما كانوا علیہا قادرین. و كانوا کر جل مُصَفِّد فی السلاسل
کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں
ومقرن فی الحبال وکالمسجونین. وأما الذین جاءوا بعدهم فی زماننا هذا
جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔ مگر وہ لوگ جو ان کے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ
ففاقوا أسلافهم فی الدجل والکذب، ووضع الله عنهم أياصرهم وأغلالهم،
دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کا امتحان کرنے کے لئے ان کی
ونجّاهم عن السلاسل التي كانت فی أرجلهم ابتلاءً من عنده، وکان قدرًا
تھ کڑیوں اور ان کے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو نجات دے دی
مقضيًا من رب العالمین. وکان قدرُ الله أن یبرزوا بعد ألف سنة من الهجرة
جو ان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتداء سے مقدر تھا اور ایک ہزار ہجری گزرنے کے بعد ان کا خروج شروع ہوا
حتى ظهرُوا فی هذه الأيام کقولٍ خلّص وأخرج من السجن، ثم استوی
یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کی طرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور
علی راحلته لاویاً إلى زافرتة وحزبٍ خلّقوا علی شاکلتہ، وکانوا لقبوله
اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے ان عزیزوں اور اس گروہ کی طرف رخ کر لیا جو اس کے مادہ کے
مستعدّین. ثم أشاعوا کیف شاءوا من أنواع الکفر وأصناف الوسواس
موافق اور اس کے قبول کرنے کے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے
وکانوا قوما متمولین. وهذا هو الذی کُتِبَ فی الصحف الأولى. أن
وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں لکھی گئی ہے
الشعبان الذی هو الدجال یلبث فی السجن إلى ألف سنة ثم یخرج
کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد

بفوج من الشیاطین، فلیتذکر من کان من المتذکرین۔ کذلک شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلے گا سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے۔ خُلِّصُوا بَعْدَ الْاَلْفِ وَتَنَاسُوا ذِمَامَ اللّٰهِ وَنَكَثُوا عَهْوَهُ وَاحْفَظُوا رَبَّهُمْ اور خدا کی حرمت اور اس کے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا اور شوخیوں کر کے اپنے رب کو غصہ دلایا مجترئین۔ وجمعوا کل جہدہم لِاَضْلَالِ النَّاسِ، وَاسْتَجَدُّوا الْمَكَائِدِ اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا اور تمام تدابیر کو کالخناس، و جاءوا بسحر مبین۔ وَأَضَاعُوا التَّقْوَىٰ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ، کام میں لائے اور تقویٰ اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے کفارہ پر تکیہ وَاَتَكَاوَا عَلٰی كَفَّارَةٍ لَا اَصْلَ لَهَا، وَاتَّبَعُوا كُلَّ اِثْمٍ وَاسْتَعَذَبُوا كُلَّ عَذَابٍ، کر بیٹھے جس کی کچھ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی انہوں نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیریں وَكَذَّبُوا الْمُقَدِّسِينَ۔ وَتَجَنَّبُوا وَقَالُوا نَحْنُ عِبَادُ الْمَسِيحِ وَاحِبَاؤُهُ، سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو ان کے عیب ڈھونڈیں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے وَهِيَاهَاتِ اَنْ تُرَاجِعَ الْفَاسِقِينَ مِقَّةَ الصَّالِحِينَ۔ وَقَدْ سَمِعْتَ اَنْفَاً اَنْ اور اس کے پیارے ہیں مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیک بچتوں کا میل جول ہو۔ اور الْمَسِيحِ سَمَاهُمْ فَاعَلَى الظلم، وَسَمِعْتَ اَنْ الظلم وَالِدُ الْجَلِ شَيْءٍ تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے ان کا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے یہ بھی سن لیا ہے کہ ظلم وَاِحَدٌ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَتَتُّ اَكْلَهَا وَلَمْ تَنْظَلِمْ مِنْهُ شَيْئًا، اٰى لَمْ اور درجالت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پھل دیا اور اس میں سے تَنْقِصٌ، وَاطْلَاقِ الظلمِ عَلَى النقصِ الَّذِي كَانَ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهِ اَوْ کچھ کم نہ کیا اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی الزيادة التی لیست فی موضعها اَمْرٌ شَائِعٌ مُتَعَارَفٌ فِي الْقَوْمِ، وَهَذَا زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا

هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين.

نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجھ دار لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔

فلا شك أن قسيسى هذا الزمان دجالون كذابون يهلكون

پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو

عوام الناس من نفات فيهم، وكل نوع خداع فيهم. الختر يلمع من

اپنے منہ کی پھونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب ان کی پیشانیوں پر چمکتا ہے

جبهتهم، والتلبیس من صورتهم، ولا نجد في مكايدهم ودجلهم نظيرهم

اور حق پوشی ان کی صورت سے ظاہر ہے اور ہم ان کے فریبوں اور ان کی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی

في تصارييف الزمان، ولا مثيلهم في نوع الإنسان. يقتحمون الأخطار

نظیر نہیں پاتے اور نہ نوع انسان میں ان کی مانند دیکھتے ہیں مشکل جگہوں میں گمراہ کرنے

ليُضلّوا الديار، ويذلون المال للذی رغب إلى دينهم ومال، وتجدهم في

کے لئے دھس جاتے ہیں اور بہت سے مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو ان کے دین کی طرف رغبت

كل تلبیس وسيع المورد، وفي كل خداع مبسوطة اليد، وتجدهم في

کرے اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہر ایک مکر میں بڑے لمبے ہاتھ ہیں اور وہ

كل كيد ماهرين. وكما أن المسيح يسميهم الدجالين فاعلى الظلم

ہر ایک منصوبہ میں ماہر ہیں۔ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام نے ان کا نام دجال رکھا ہے اسی طرح قرآن بھی ان کو دجال

كذلك القرآن سماهم دجالين، وقال يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ

کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل کتاب کیوں باطل کے ساتھ حق کو

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ لِيَعْنَى لِمَ لَا تَتَجَافُونَ عَنِ

مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو۔ یعنی کیوں تم اس بات سے

الاشتطاط في تحريف كلمات الله وأنتم تعلمون أن الصدق

کنارہ نہیں کرتے کہ الہی کلمات کی تحریف میں حد سے زیادہ بڑھے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی

وسيلة الفلاح والكذب من آثار الطلاح؛ وفي التزام الحق نباهة نجات کا موجب اور جھوٹ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے میں نیک نامی اور وفی اختیار الزور عاہة، فإياكم وطرق الكذابين. فأشار الله في هذا جھوٹ کے اختیار کرنے میں آفت ہے سو تم کذابوں کا طریق چھوڑ دو۔ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے أن علماء النصارى هم الدجالون المفسدون أعداء الحق وأهله. اس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد ہیں اور حق اور حق پرستوں کے دشمن ہیں نسوا ظلمة الرمس فلا يذكرن ما تمّم، وحبّ الشهوات فيهم عمّ قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ ہے یاد نہیں کرتے اور نفسانی شہوتوں کی محبت ان میں وتمّ وغاب أثر الدين.

بھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

وأشرب حسی ونبأنی حدسی أنهم لا يمتنعون ولا ينتهون حتى

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرشناں تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئیں گے

يروا مثل سنن الله التي خلت من قبل، ويروا أبا غمرة، الذي يضرم في

جب تک خدا تعالیٰ کے ان قوانین قدیر کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گزر چکے ہیں اور جب تک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو

الأحشاء الجمرّة، ويكفونوا كجريح نُوب متألّمين. فحاصل الكلام

اندر کوجلاتی ہے اور جب تک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حادثہ کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ

أنهم الدجال المعهود وأنا المسيح الموعود. وهذا فيصلة اتفق عليها

یہی لوگ دجال معهود ہیں اور میں مسیح موعود ہوں اور یہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور

القرآن والإنجيل، وأكدها الرب الجليل، فما لكم لا تقبلون فيصلة اتفق

انجیل دونوں اتفاق رکھتے ہیں اور اس کو موکل طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو

عليها حكمين* عدلين. أتفرون من الأمر الواضح وتعرضون عرضكم

قبول نہیں کرتے جس پر دو عادل حاکموں نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلے کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو

للمفاضح، وتعرضون عن ناصحة الناصح، وتسبون مشتعلين؟ ما لكم لا
رسوائیوں کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیاں نکالتے
تنتهبون علی هذا ولا تخافون، ولا تدمع أجفانکم ولا یبدأ رجفانکم ولا
ہو تمہیں کیا ہو گیا کہ تم ان باتوں سے متنبہ ہو کر نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہارے بدن پر
تتوبون متندمین؟ ألا ترون أنکم أغربتم وشدذتم فی هذه العقائد،
لرزه نہیں پڑتا اور پشیمان ہو کر توبہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہونی اور نادر باتیں تمہارے عقیدوں میں
و ترکتم الأصل و تمایلتم علی الزوائد، و خالفتم الأولین و الآخرین؟ لم لا
داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زائید اور بے اصل باتوں پر جھک گئے اور پہلوں اور پچھلوں کی تم نے
تسمعون قول الداعی ولا تتبعون الراعی، بل تلدغون کالأفاعی، و تثبون
مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلانے والے کی آواز کو نہیں سنتے اور چرانے والے کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی
کالذئب الساعی، و تمشون صمًا بکمًا عمیًا متکبرین مغرورین؟ وإنما
طرح کاٹے اور دوڑنے والے بھیڑیے کی طرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کے وقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھ سکتے اور
مثلنا فی دعوتکم کمثل الذی یحاور عجماء أو ینادی صخرة صماء أو
تکبر اور غرور میں چلے جاتے ہو۔ اور تمہیں دعوت کرنے کے وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا
یکلم المیتین. یا حسرة و آها علی هؤلاء المتنصرین کیف یعرضون عن
ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردوں سے بات کرے۔ ہائے ان کرشانون پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہیں
الحق الصریح، ویضطجعون ضجعة المستریح، و یترون ذیل الصبیح
اور ایسے سو رہے ہیں جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت عقائد کا دامن چھوڑتے اور مکر وہ عقیدوں
الملیح، و یمیلون إلى الشنیع القبیح، و یأبون الله مغمطین. نبذوا أمره نبدًا
کی طرف جھکے جاتے ہیں اور ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے حکم کو یوں پھینک دیا جیسے
الحداء المرقع، و کفروا بالکتاب الموقع مجترئین.

ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینک دیا جائے اور ایسی کتاب سے جس پر الہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے۔

إِلَى الدنیا أَوْی حَزْبُ الأَجَانِی
ان لوگوں نے جو بہت ہی گناہوں میں مبتلا ہیں دنیا کو اپنا چاہنا شروع کر دیا ہے

وَحَسْبُهَا جَنَى حُلُوِّ المَجَانِی
اور دنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

نَسُوا مِنْ جَهْلِهِمْ یَوْمَ المَعَادِ
اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے

اِبْنِ نَادَانِی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے

تَرَاهُمْ مَائِلِینَ إِلَى المَدَامِ
تُو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے

وَكَمْ مِنْهُمْ أَسَارِی عَینِ عَینِ
اور بہتیرے ان میں سے بڑی بڑی آنکھوں والی عورتوں کے قیدی ہیں

لَهِنَّ عَلَی بَعُولَتِهِنَّ حُكْمٌ
وہ عورتیں اپنے خاوندوں پر حکم کرتی ہیں

وَمِنْ عَاجِبِ جَفَوْنَ فَاتِرَاتِ
اپنے عاشقوں کو قتل کرنا ان عورتوں کا کام ہے

وَمِنْ عَاجِبِ جَفَوْنَ فَاتِرَاتِ
اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکیں جو ست اور نیم خواب ہیں

بِنَاطِرَةِ تصیدِ النَّاسِ لِمَحَا
وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم نگاہ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں

وَأَنَّى الأَمْنِ مِنْ تَلْکِ البَلَایَا
اور ان بلاؤں سے نجات پانا لوگوں کے لئے غیر ممکن ہے

فَعَشَّاقِ الغَوَانِی وَالمِثَانِی
سو جو لوگ عورتوں اور سرودوں کے عاشق ہیں

یَصُودُّونَ الوَرِی مِنْ کُلِّ خَیْرِ
لوگوں کو وہ ہر ایک نیکی کے کام سے روکتے ہیں

وَحَسْبُهَا جَنَى حُلُوِّ المَجَانِی
اور دنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

وَتَرَکُوا الدِّینَ مِنْ حُبِّ الدَّنَانِ
اور شراب کے خموں سے پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

وَعِیدِ وَالغَوَانِی وَالأَغَانِی
اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت انکے دلوں کو کھینچتے ہیں

وَمَشْغُوفِینَ بِالبِیضِ الحِسانِ
اور بہتیرے سفید رنگ عورتوں کے فریفتہ ہیں

تَرِی کُلًّا کَمَنْ طَلَقَ العِنَانِ
اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شراب خوار ہیں

بَعِینِ أَحْجَلَتْ ظُبَى القِنَانِ
آل قتل انکی آنکھ ہے جو پہاڑوں کے ہرنوں کو شرمندہ کرتی ہے

أَرَبِنَ الحَلْقِ أفعالِ السَّنَانِ
لوگوں کو برجھیوں کا کام دکھلا رہی ہیں

تَفُوقِ بِلحظِهَا رُمَحِ الطَّعَانِ
جن کے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزوں کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

سَوِی اللّٰهَ الذی مَلَکِ الأَمَانِ
بجز اس کے کہ اس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

أَضَاعُوا الدِّینَ مِنْ تَلْکِ الأَمَانِ
انہوں نے انہیں آرزوؤں کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

وِیَغْتَاطُونَ مِنْ تَخْلِیصِ عَانِی
اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عمایات الرجال تزیید منهم
لوگوں میں ان کے سب سے گرا ہی پھلتی جاتی ہے
وما من ملجأ من دون رب
اور ان آفتوں سے بچنے کے لئے بجز اس خدا کے کوئی گریز گاہ نہیں
فنشکوہا ربین من البلیا
سو ہم ان بلاؤں سے بھاگ کر اسی خدا کی طرف شکایت لے جاتے ہیں
جرت حزنًا عیون من عیونی
میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے
فهل وجدت نکالی مثل وجدی
پس کیا وہ عورتیں جن کے لڑکے مر جائیں ایسا غم کرتی ہیں جو میں کرتا ہوں
و کم من ظالم یبغی فسادًا
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے
تفاحشہم تجاوز کل حد
پادریوں کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے
فکنت اطلعن کتاب سب
میں نے ایک ایسے شخص کی پادریوں میں سے کتاب دیکھی جس نے گالیاں دی ہیں
رأینا فیہ کلمًا محفظات
ہم نے اس کتاب میں وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانے والے تھے
صبرت علیہ حتی عیل صبری
میں نے اس بات پر صبر کیا یہاں تک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا
وتأتی ساعة إن شاء ربی
اور وہ گھڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ

﴿۶۳﴾

وفتن الدهر تنمو کل آن
اور فتنے دم بدم بڑھتے جاتے ہیں
کریم قادر کھف الزمان
جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے
إلی اللہ الحفیظ المستعان
جو اپنے بندوں کا نگہبان اور بے قراروں کی مدد کرنے والا ہے
بما شاهدت فتنا کالدخان
جبکہ میں نے ان فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دھوئیں کی مانند اٹھ رہے ہیں
أذی أم هل لها شأن کشانی
کیا دکھ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے
وقسیسین أصل الافتنان
اور توحید میں فتنہ اندازی کی جڑ پادری لوگ ہیں
کأن غداءهم فحش اللسان
گویا بدزبانی ان کی غذا ہے۔
وتمطر مقلتی مثل الرثان
سو میں اس کتاب کو دیکھتا تھا اور میری آنکھوں سے بینہ کی طرح آنسو جاری تھے
وسب المصطفی بحر الحنان
اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالی ہیں جو بخشش کا دریا ہے
ونار الغیظ صارت فی جنانی
اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی
أقر العین بالخصم المہان
ہم دشمن کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے

وَعَزَّزْنَا لَدَيْهِمْ كَالرَّهَانِ
 اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے
 رَقِيقِ الشَّفَرَتَيْنِ أَخِ السِّنَانِ
 جو باریک کناروں والے نیزہ کا بھائی ہے
 وَرَمَحِ ذَابِلٍ وَقَنَا الْبِيَانِ
 اور نیزہ برچی باریک نوک والی اور بیان کے نیزوں سے
 فَنُخْرِجُهُ بِآيَاتِ الْمِثَانِي
 سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالیں گے
 وَمَقَّتِ الضَّرَّتَيْنِ مِنَ الْعِيَانِ
 سو یہ دو سوتوں کی دشمنی ہے جس کی حقیقت ہریک کے چشم دید ہے
 وَلَكِنْ سَبَّهْمُ صَلَّى جَنَانِي
 مگر ان کی گالیوں نے ہمارا دل جلایا
 وَلَيْتُ اللَّهُ لَيْتُ لَا كِضَانِ
 اور شیر شیر ہی ہیں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے
 وَصَوْرَتُهُمْ كَذِي حُبِّ مُقَانِ
 اور صورت ان کی ایک ملنسار دوست کی طرح ہے
 مِنْ التَّقْوَى وَبَطْنُ كَالجِفَانِ
 اور پیٹ ان پیالوں کی طرح ہے جو کھانے سے بھرے ہوئے ہوں
 يُرِي كَالْمَرْهَفَاتِ لَطَى اللِّسَانِ
 جو تیز تلواروں کی طرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے
 عَلِي الْبَدْرِ الْمَطَهَّرِ مِنْ عُثَانِ
 جس کو خدا نے گردوغبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

أَخَذْنَا السَّبَّ مِنْهُمْ مِثْلَ دَيْنِ
 ان کی گالیاں ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں
 سَنَغْشِيهِمْ بِبِرْهَانِ كَعَضْبِ
 ہم غمخیز دہلی کی تلوار کے ساتھ ان کے سر پر پہنچیں گے
 بِفَأْسٍ نَخْتَلِي تَلْكَ الْخَلَاتَا
 ہم اس گھاس کو دلائل کے تیر کے ساتھ کاٹیں گے
 بِجَمِجِمَةِ الْعَدَا قَدْ حَلَّ غَوْلُ
 ان دشمنوں کی کھوپڑی میں ایک بھوت داخل ہو گیا ہے
 لَنَا دَيْنٌ وَدُنْيَا لِلنَّصَارَى
 ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دنیا
 سَمْنَا كُلَّ نَوْعِ الضِّيمِ مِنْهُمْ
 ہم نے ہر یک ظلم ان کا اٹھا لیا
 سَعَوْا أَنْ يَجْعَلُوا أَسَدًا نِعَاجًا
 انہوں نے کوشش کی کہ تا کسی طرح شیروں کو بھیڑیں بنائیں
 وَوَثَبْتُهُمْ كَسِرْحَانِ ضَرِيٍّ
 اور ان لوگوں کا حملہ اسی بھیڑیے کی طرح ہے جو شکار کا طالب ہے
 وَبِاطْنِهِمْ كَجَوْفِ الْعَيْرِ قَفْرٌ
 اور اندر ان کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی
 أَرَى وَغَلًّا جَهَوْلًا وَابْنَ وَغَلٍ
 میں ایک خسیں ابن خسیں جاہل کو دیکھتا ہوں
 هَرِيرُ الْكَلْبِ لَا يَحْثُو بِنَبْحِ
 کتے کی آواز اس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی

هُوَيْتَ كَذِي اللَّبَانَةِ فِي الْهُوَانِ
تو محتاجوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گر گیا
أَنَاجِيلَ النَّصَارَى كَالْأَتَانِ
انجیلوں کو اٹھا لیا جیسا کہ ایک گدھی بھار اٹھاتی ہے
وَتَهْذَى مِثْلَ عَادَاتِ الْأَدَانِي
اور کینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے
وَإِيْمَانًا بِتَصْدِيقِ الْجَنَانِ
صدق اور دلی ایمان سے آجا
وَأَعْرَضْتُمْ عَنِ الزَّهْرِ الْحَسَنِ
اور خوبصورت پھولوں سے کنارہ کیا
عَلَى مُخْضِرَّةٍ قَاعِ هِجَانَ
اور ایسی زمین کو چھوڑا جو پھل دینے والی زمین اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے
فَرَائِدَ زَانِهَاتِ حَسَنِ الْبَيَانِ
جو حسن بیان سے اور بھی اس کی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے
مَعَارِفَهُ الَّتِي مِثْلَ الْحَصَانِ
جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسے پرہ نشین پار ساعرت چھپی ہوئی ہوتی ہے
وَأَسْرَارٍ وَأَبْكَارِ الْمَعَانِي
اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صدائیں اس میں بھری ہیں
يُسْكَتُ كُلَّ كَذَابٍ وَجَانِي
اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغ گو اور گناہ گار ہے
فَدِينَارِنَا ذَا الْاِمْتِنَانِ
سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے

أَلَا يَا أَيُّهَا اللَّحْزُ الشَّحِيحُ
اے بخیل بد خلق اور حریص
وَمَا تَدْرِي الْهَدَى وَحَمَلَتْ جَهْلًا
اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کی شے ہے اور محض جہل سے تو نے
تَنْضُبِضُ مِثْلَ نَضْنِضَةِ الْأَفَاعِي
اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ
هَلُمَّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ صَدَقًا
خدا کی کتاب کی طرف
شُغِفْتُمْ أَيُّهَا التُّوَكِّي بِشُوكِ
بے وقوفو! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے
وَأَثَرْتُمْ أَمَاعِزَ ذَاتِ صَخْرِ
اور تم نے نکل کر بیل اور بڑی پتھروں والی زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی
وَمَا الْقُرْآنَ إِلَّا مِثْلَ دُرِّ
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکداند موتیوں کی طرح ہے
وَمَا مَسَّتْ أَكْفُ الْكَاشِحِينَا
اور دشمنوں کی تھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں
بِهَ مَا شِئْتَ مِنْ عِلْمٍ وَعَقْلٍ
اس میں ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے
يُسْكَتُ كُلَّ مَنْ يَعْدُو بِضَغِينِ
ہر ایک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے
رَأَيْنَا دَرًّا مُزْنِتَهُ كَثِيرًا
ہم نے اس کے بینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے

وما أدراك ما القرآن فيصًا
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے

لہ نوران نور من علوم
اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

کلام فائق ما راق طرفی
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا

آیۃ الشمس عند سناہ دخن
آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے

واین یكون للقرآن مثل
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو

ورثنا الصحف فاقت كل كتب
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے

وجاءت بعد ما خرث خيام
اور اس وقت آیا جب کہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے

محت كل الطرائق غیر بر
ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا

کان سیوفها کانت کنار
گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں

إذا استدعی کتاب اللہ مثلاً
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

وسلبت جرأة الإسنان منهم
اور پیش قدمی کی ہمت ان سے مسلوب ہو گئی

خفیر جالب نحو الجنان
وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے

ونور من بیان کالجمان
نصاحت اور بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے

جمال بعده والنیران
اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اتنے دکھائی نہ دئے

وما للعلل والسبت الیمانی
اور علل سے نری کے سرخ چہرے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو

ولیس لہ بهذا الفضل ثانی
کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

وسبقت کل أسفار بشان
ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وخربت البيوت مع المبانی
اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

وجذت رأس بدعات الزمان
اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں

بها حرقتم خاریق الأدانی
ان سے وہ تمام گد کے جل گئے جو سفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے

فعی القوم واستتروا کفانی
سو قوم مقابلہ سے عاجز ہو گئی اور فنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئی

من الهول الذی حل الجنان
اور یہ ہیبت الہی تھی جو ان کے دل میں بیٹھ گئی

وقد مرّنا علی لطف البیان

حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے

ففرّوا کلّهم کالمستہان

پس کفار اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو سکے اور سرگردان ہو کر بھاگ گئے

فمنہم من أتى بعد الحران

پس بعض ان میں سے تو سرکشی سے باز آ گئے

لحرب الصادقین وللطعان

اور غضب میں آ کر راستبازوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے

بضعضة السیوف من الہوان

اور تلواروں کی سرکوبی سے کبھی ذلت اٹھائی

فذاقوا ما أذاقوا کالجبان

چکھا یادہ آپ ہی بزدل ہو کر چکھنا پڑا یعنی تلوار کھینچنے والے تلوار سے ہی مارے گئے

فکانوا لہوۃ فوق الدہان

جیسا کہ آئے کی ایک مٹی جیسی کاس سرچڑے پر ہوتی ہے جو جگہ کے نیچے بھلا جاتا ہے

فأخذوا ثم قتلوا مثل ضان

پس پکڑے گئے اور بھیڑوں کی طرح قتل کئے گئے

فرفعوا طاعة علم الأمان

تب انہوں نے امان طلب کرنے کے لئے جھنڈیاں اٹھائیں

فرجم المصطفیٰ بحر الحنان

جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

فأعدّمہم فؤوس الاحتفان

سو بیخ کنی کے تمبروں نے ان کو معدوم کیا

فمن عجب أكبوا مثل میّت

سو یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کی طرح منہ کے بل جا پڑے

وأنزلہ مہیمننا حدیداً

اور خدا تعالیٰ نے اس کو بے مثل اور طالب معارض نازل کیا

وصارت عصبہم فرقاً ثبیناً

اور ان کی جماعتیں کئی فرتے متفرق ہو گئے

ومنہم من تلّبب مستشیطاً

اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آ کر ہتھیار باندھے

فأنتم قد سمعتم ما أصیبوا

سو تم سن چکے ہو کہ ان کو کیا کیا سزائیں ملیں

وکان جزاء سلّ السیف سیفاً

اور تلوار کھینچنے کا بدلہ تلوار ہی تھی سو جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو

إذا دارت رحى البلوی علیہم

اور جبکہ سختی کی چکی ان پر چلی سو ایسے ہو گئے

فطفقوا یہربون کمثل جبین

سو انہوں نے ایک نامرد کی طرح بھاگنا شروع کیا

إذا ما شاہدوا قتلی کفنن

اور جبکہ انہوں نے اپنے مقتولوں کو ٹیلوں کی طرح دیکھا

سراة الحیّ جاءوا نادمینا

اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

وأما الجاہلون فما أطاعوا

مگر جاہلوں نے ان کا حکم نہ مانا

إلى نارٍ تلوّح وجهه جاني

اور پھر وہ اس آگ کی طرف کھینچے گئے جو مجرم کا منہ جلاتی تھی

من الرحمن عند الاستئنان

یہ سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے اس وقت ہوئی جب انہوں نے فسادوں اور ظلموں میں دوڑنا اختیار کیا

ولكن بعد ظلم وافتئنان

مگر اس وقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

رأواقبًا بأفعالٍ حسانٍ

جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

يميل الهالكون إلى الدخان

مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں

به سِرْنَا إلى أقصى المعاني

ہم نے اس کے وسیلہ سے حقیقتوں کے اخیر تک سیر کیا

وحفّ شرّ العواقب والهوان

اور انجام بد اور ذلت کی بدیوں سے خوف کر

أتطلب عيشها والعيش فاني

کیا تو اس دنیا کے عیشوں کو ڈھونڈتا ہے اور اس کے تمام عیش فانی ہیں

وتنسى وقت تبديل المكان

اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہے

فكم شجر يجاح من الإهان

سو بہت سے درخت جڑ سے اکھیڑے جا رہے ہیں

وكم كفّ وكم حسن البنان

اور بہت ہتھیلیاں اور بہت سی خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

سُقُوا كَأْسَ الْمَنِيَا ثَم سَيَقُوا

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے

فهذا أجرُ جهل الجاهلينا

سو یہ جاہلوں کے جہل کی سزا تھی

وما كان الرحيم مُذِلَّ قومٍ

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا

وهل حُذِّثت من أنباء أممٍ

کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے

وكل النور في القرآن لكن

اور تمام اور ہر یک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں

به نلنا ثراث الكاملينا

ہم نے اس کے وسیلہ سے کاملوں کی وراثت پائی

فقم واطلب معارفه بجهدٍ

پس اٹھ اور کوشش کے ساتھ اس کے معارف طلب کر

أتخطب عزّة الدنيا الدنيّة

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتوں کا طالب ہے

أترضى يا أخی بالخان حمقًا

اے بھائی کیا تو سرائے میں رہنے میں اپنے حق سے راضی ہو گیا

على بُستان هذا الدهر فأس

اس دنیا کے باغ پر تیر رکھا ہے

وكم عنقٍ تكسرها المنيا

اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں

وفى الأخرى تراه على الإِرانِ

اور پھر دوسری گھڑی میں وہی مردتا بوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

ويدرى نورَ علمى من يرانى

اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نور علم کو معلوم کر لے گا

وقدرُ الحَبْر بعد الامتحانِ

اور دانا آدمی کی تعظیم اس کے امتحان کے بعد کی جاتی ہے

فقلتُ اُخْساً، يرانى من هدانى

سو میں نے کہا دفع ہو جس نے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

وإنى نحو وجه الحَبِّ رانى

اور میں اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں

ويطلبنى خصيمى فى المَحانى

اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کر رہا ہے

وأرْنانى جنانى فى جَنانى

اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

كفانى ما أرى نفسى كفانى

اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

وجبى صار لى مثل البُوانِ

اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ ستون

وصُبَّغنا بمحَبوب مُقانى

اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

ونخلى فائق أفكار الأَفانى

اور میری کھجور گھات پات کے فکروں سے بہت بلند بڑھ گئی

ترى فى ساعةٍ سُورًا لِرَجُلٍ

اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہے کہ ایک گھڑی ایک مرد کے لئے کی تخت بچھے ہوئے ہوتے ہیں

وإنى ناصح خِلِّ أمينٍ

اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں

يُكْرَمُ جاهلٌ قبل ابتلاءِ

جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وكفّرنى عدوُّ الحق حمقًا

اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا

صوارمه على مسألآت

اس دشمن کی تلواریں میرے پر کھینچی ہوئی ہیں

وإنى قد وصلتُ رياضِ حَبِّى

اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں

هوَيْتُ الحَبِّ حتى صار روحى

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہو گیا

بوجه الحَبِّ لستُ حريصٌ مُلكِ

اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں

عمود الخشب لا أبغى لسقفى

میں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا

ورثنا المجد من ذى المجد حقًا

ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا

دخلتُ النار حتى صرت نارًا

میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہو گیا

﴿۶۹﴾

مُشَعَّشَعَةً بِمَاءِ الْاِقْتِرَانِ
جس میں الہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے
وَإِنَّ اللَّهَ خَلَّاقِي يِرَانِي
اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھے دیکھ رہا ہے
وَيُهْلِكُهُ كَصَيْدِ مُسْتَهَانٍ
اور اس کو اس شکار کی طرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

قَرِيبٍ قَادِرٍ حَبِّ مُدَانِي
جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے

وَإِنَّا الْكَاسِرُونَ فَوْوسِ خَانِي
اور ہم فضول گو کے تہوں کو توڑ رہے ہیں

وَإِنَّا الْفَاصِلُونَ مِنَ الْاَدَانِي
اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کر لی ہے

فَنَحْنُ الْمَبْدَرُونَ وَلَا نُمَانِي
سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظاری کرنے والے نہیں

وَنَحْنُ الْمُنْعَمُونَ وَلَا نَعَانِي
اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

وَلَسْنَا قَاعِدِينَ كَمَثَلِ وَانِي
ایک ست آدمی کی طرح ہم بیٹھے والے نہیں ہیں

وَذُو حَجَرِي رِي وَقْتِ الرَّثَانِ
اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے

وَتُبْنَا مِنْ مَلَاعِبِ صَوْلِجَانِ
اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں

خَمَوْرِي مَنْتَقَاةٍ غَيْرُ كَدَرٍ
اور میری شراب ایک چینی ہوئی شراب اور مصفا ہے

وَلَسْتُ مُوَارِيًا عَنْ عَيْنِ رَبِّي
اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں

يُدْهِيءُ رَأْسَ كَذَابٍ غَيُورٍ
اور وہ جھوٹے کے سر کو خاک میں رولاتا ہے کیونکہ غیر تمند ہے

وَإِنَّا النَّاضِرُونَ إِلَى قَدِيرٍ
اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں

وَإِنَّا الشَّارِبُونَ كَوْوسِ جَدِّ
اور ہم پر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں

وَإِنَّا الْوَاصلُونَ قِصُورِ مَجْدٍ
اور ہم بزرگی کے مخلوں تک پہنچ گئے ہیں

وَأَبْدَرْنَا مِنَ الرَّحْمَنِ بَدْرٍ
اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے

وَنَحْنُ الْفَائِزُونَ كَمَا لِ فَوْزٍ
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں

وَبَارِزْنَا الْعَدَا مُتَسَلِّحِينَ
اور ہم مسلح ہو کر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہو گئے ہیں

وَمَا جِئْنَا الْوَرَايَ فِي غَيْرِ وَقْتِ
اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے

كَخُذْرُوفٍ نَدْحَرُجُ رَأْسَ عَجْرٍ
اور ہم پھر کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہیں

ویدری السرّ من شدّ البطانِ
 اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہے کہ مطلب کیا ہے
 ولا تمضی علیہ دقیقتانِ
 اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا
 ونعطیٰ منه أجر الامتشانِ
 اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہم کو دیا جائے گا
 وأخریٰ نشر بن فوق القنانِ
 اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیئیں گے
 ملاذی عاصمی مّمّن جفانی
 جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانے والا ہے
 مفرحة کزرع الزعفرانِ
 خوش کرنے والے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے
 والحادِ وتحریف البیانِ
 اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی
 ولا تهجر فترجع كالمهانِ
 اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا نہ کر کہ اس میں تیری رسوائی ہے
 وإن الحرّ كالحانی یقانی
 اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کی طرح ملتا ہے
 وقد علمت من أخفی المعانی
 اور مجھے بہت پوشیدہ معنی بتلائے گئے ہیں
 وکم قولٍ أسرّ کمثل کانی
 اور کئی قول اس کے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتیں کرتا ہے

عریف فرس نفسی عند حرب
 میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے
 مگر ینزلن کمثل برق
 بڑا حملہ آور ہے جو برق کی طرح اترتا ہے
 وإناسوف نوجر من ملیک
 اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائیں گے
 وكأسٍ قد شربنا فی وهادِ
 کئی پیالے تو ہم نے نشیب میں پیئے
 وهذا کله من فضل ربی
 اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے
 أری أشجار رحمتہ عظاماً
 اس کی رحمت کے درختوں کو میں بڑے بڑے دیکھتا ہوں
 وقومی کفرونی من عناد
 اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا
 فیا لعان لا تهلك عجولاً
 پس اے لعنت کرنے والے میرے، جلدی ہلاک مت ہو
 ووشک البین صعب عند حرّ
 اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے
 ولا تعجب لِقولی وادعائی
 اور میرے قول اور میرے دعویٰ سے تعجب مت کر
 وللرحمن فی کلّم رموز
 اور خدا تعالیٰ اپنے کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے

وكم كلمٍ مهفهفه ذُقاقٍ
 اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں
 فیدری الضامراتِ ذوو الضمور
 پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں
 فإِن تبغی الدقائق مثل إبر
 پس اگر تو ایسے باریک حقائق چاہتا ہے جیسے سوئیاں
 وإن تستطلعن أنباء موتی
 اور اگر تو چاہتا ہے کہ مردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں
 وبذل الجهد قانون قدیم
 اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے
 وإنی مُسلم والسلم دینی
 اور میں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے
 وإن أزمعت تکفیری وعدلی
 اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے
 ولا نخشی سهام اللاعنینا
 اور ہم لعنت کرنے والوں کے تیروں سے نہیں ڈرتے
 جنحنا کاهلاً منا ذللاً
 اور ہم نے اپنا ریاضت کش شانہ
 فإن شاء المہیمن ذو جلال
 پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا
 وفی فمی لسان غیر انی
 اور میرے منہ میں بھی زبان ہے
 وآخر کلمنا حمدٌ وشکرٌ
 اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

هضیم الکشح کالعید الحسان
 بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں
 ولا یدری سفیہ کالسمن
 اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کی طرح ہو
 فلج فی سمها ودع الأمانی
 سو تو سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے
 فمٹ کالمحرقین وکن کفانی
 سو تو ان مردوں کی طرح مر جا جو جلانے گئے اور نابود ہو گئے
 منی للطالبین قضاء مانی
 جو مقدر حقیق نے ڈھونڈنے والوں کے لئے بنایا ہے
 فلا تکفر و خف رب الزمان
 سو تو کافر مت ٹھہرا اور خداتعالیٰ سے خوف کر
 فقل ما شئت من شوق الجنان
 سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ
 ولا نغتاظ من تکفیر خانی
 اور ایک بے ہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے
 لأثقال المطاعن واللعان
 طعن اور لعنت کے بوجھوں کے لئے جھکا دیا ہے
 یبرء رحمةً مما ترانی
 تو اپنی رحمت سے مجھ ان الزاموں سے بری کر دے گا جو تجھ پر لگاتا ہے
 أحبّ جواب ربّ مستعان
 مگر میں چاہتا ہوں کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے
 لرب محسن ذی الامتنان
 اس محسن رب کے لئے جس کے احسان مجھ پر ہیں

وَمَنْ اعْتَرَضَاتِ الْوَأَشَى الضَّالَّ، الَّذِي يَنْوَمُ بِنِعَاسِ الضَّلَالِ،
 اور یہ گمراہ مکتہ چینی جو خوابِ ضلالت میں سوتا ہے اس کے اعتراضات میں سے ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے
 اعترضاً بنی علیہ عقیدتہ الباطلۃ فی کتابہ التوزین . وتفصیلہ أَنَّهُ
 اپنی کتابِ توزین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد پھرایا ہے اور تفصیل اعتراض یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کی اس آیت
 رَأَى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ آيَةَ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ سَاجِدًا، فَتَلَقَّفَ
 کریمہ کو دیکھا جو یومِ یقومِ الروح و الملائکۃ ہے سواں نے لفظ روح کو اس جگہ سے اچک لیا جیسے ایک حربی صلیب ایک
 لفظُ الروح کالشیح، وأراد أن يستنبط منه نزول المسيح، بل
 چیز کو اچک لیتا ہے اور چاہا کہ اس سے نزولِ مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ بے حیائی کی وجہ سے یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت مسیح کی
 أن یثبت ألوهيته كالوقیح، فکتبه مستدلاً كالمبطلين الفرحين.
 الوہیت ثابت ہو جائے پس اس نے استدلال کے خیال سے باطل پرستوں کی طرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا۔

أما الجواب فاعلم أن هذه الآية لا تفيده أصلاً ولا يثبت منها
 اب اس کے جواب میں سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہیں اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس
 شيء إلا حمقه وجهله وكونه من السفهاء المستعجلين . ولا يخفى
 یہی کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر
 على الفضلاء الأعلام أن تأويل الروح بعيسى في هذا المقام دجل
 علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور
 افتراء، بل جاء في كتب التفسير أنه جبرائيل عليه السلام، أو
 افترا ہے بلکہ تفسیروں کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ
 ملكٌ آخر على اختلاف الروايات كما لا يخفى على الناظرين . ثم
 ہے اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پھر منطوق
 منطوق الآية يبدي بالتصريح ويحكم بالتنقيح أن هذه الواقعة متعلقة
 آیت کا تصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت سے

بالقیامة ولها كالعامة، فإن الله تعالى ذكر هذه القصة في ذكر متعلق ہے اور اس کے لئے علامت کی طرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو ہمیشہ کے ذکر کے درمیان لکھا

قصة الجنة ونعمائها العامة، ثم صرح بتصريح آخر وقال ذلک ہے اور اس کی نعمتوں کے بیان کرنے کے وقت اس کو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کر کے فرمایا ہے کہ یہ وہی حق

الْيَوْمُ الْحَقُّ، وَلَفْظُ الْيَوْمِ الْحَقُّ فِي الْقُرْآنِ بِمَعْنَى الْقِيَامَةِ، وَيَعْلَمُهُ ﴿۷۳﴾ کے کھلنے کا دن ہے اور الیوم الحق قرآن میں قیامت کا نام ہے چنانچہ واقف کار امانت دار اس کو جانتا ہے پس اب غور

كُلُّ خَبِيرٍ أَمِينٍ. فَانظُرْ كَيْفَ بَيْنَ أَهْلِهَا مِنْ وَقَائِعِ يَوْمِ الدِّينِ، ثُمَّ کر کے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جن کے دل بیمار

انظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَلَا يَخَافُونَ اللَّهَ وَمَا ہیں اور ان کے دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکہ افترا پردازیاں کر رہے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔

كَانُوا مُتَّقِينَ. فَالْحَاصِلُ أَنَّ الْآيَةَ لَا تُؤَيِّدُ زَعْمَ هَذَا الْوَاشِي بِلِ تَمَرِّقِهِ، پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت اس نکتہ چینی کے زعم کی کچھ مؤید نہیں بلکہ یہ تو اس کے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے

وَبِهَذَا يَقَعُ الْقَوْلُ عَلَيْهِ وَتَجْعَلُهُ الْآيَةُ مِنَ الْكَاذِبِينَ. فَإِنَّهُ يَقُولُ إِنَّ عِيسَى اور اس کے ساتھ بات اسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اس کو جھوٹوں میں سے ٹھہراتی ہے کیونکہ اس نکتہ چینی کا یہ قول ہے کہ

إِلَهُ وَابْنِ إِلَهٍ، وَيَقُولُ إِنَّ الرُّوحَ هُوَ اللَّهُ وَعَيْنُهُ، وَالْآيَةُ تَبْدِي أَنَّ هَذَا عِيسَى خَدَا اور خدا کا بیٹا ہے اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہیں اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر

مَيْنُهُ، وَتَبْدِي أَنَّ الرُّوحَ الَّذِي ذُكِرَ هُنَا هُوَ عَبْدٌ عَاجِزٌ تَحْتَ حُكْمِ اللَّهِ رہی ہے کہ یہ اس کا جھوٹ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ روح جس کا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے

وَقَدْرُهُ، وَمَا كَانَ لَهُ خَيْرَةٌ فِي أَمْرِهِ، وَإِنْ هُوَ إِلَّا مِنَ الطَّائِعِينَ، وَمَا كَانَ جس کو خدا کے کسی امر میں اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس روح کو

لَهُ أَنْ يَشْفَعَ مِنْ غَيْرِ إِذْنِ اللَّهِ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ شَفَاعَتِ كَا اِخْتِيَارِ نَبِيِّهِ وَهُوَ كَا اِخْتِيَارِ نَبِيِّهِ وَهُوَ كَا اِخْتِيَارِ نَبِيِّهِ وَهُوَ كَا اِخْتِيَارِ نَبِيِّهِ

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ

اس روز یعنی قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکے گا مگر وہی
وَقَالَ صَوَابًا وَأُشِيرَ فِي آيَةِ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝۲

جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ کرے اور آیت عسیٰ ان بیعت میں اشارہ فرمایا

إِلَىٰ أَنَّهُ تَعَالَىٰ لَا يُعْطَىٰ هَذَا الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ إِلَّا نَبِيَّهُ وَصَفِيَّهُ مُحَمَّدًا

گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

المصطفى خیر الرسل وخاتم النبیین . وَالْقَىٰ فِي رُوعِي أَن الْمَرَادِ مِنَ

اور کسی کو عنایت نہیں کرے گا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے

لفظ الروح فی آية يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ جَمَاعَةُ الرُّسُلِ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُحَدِّثِينَ

مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے

أَجْمَعِينَ الَّذِينَ يُلْقَىٰ الرُّوحَ عَلَيْهِمْ وَيُجْعَلُونَ مَكَلِّمِينَ . وَأَمَّا ذِكْرُهُمْ

اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں

بلفظ الروح لا بلفظ الأرواح، فاعلم أَنَّهُ قَدْ يُذَكَّرُ الْوَاحِدُ فِي الْقُرْآنِ

یاد نہیں کیا۔ پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے

ویراد منه الجمع وبالعكس، سَنَّةٌ قَدْ جَرَتْ فِي كِتَابِ مَبِينٍ . وَذِكْرُهُمْ

واحد ارادہ رکھتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا

اللَّهُ بلفظ الروح الذی يدل على الانقطاع من الجسم ليشير إلى أنهم في

یعنی ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے یہ اس لئے کیا کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر

عیشتهم الدنیویة كانوا قد فنوا بكل قواهم فی مرضاة اللّٰه، وخرجوا من

لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے

أنفسهم كما يخرج الأرواح من الأبدان، وما بقى لهم النفس وأهواءها

باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں

وكانوا لا ينطقون من الهوى بل بوحى يوحى، فكأنهم صاروا روح
اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی
القدس فقط لا نفس معه ولا أعراضها. ثم اعلم أن الأنبياء كنفس
آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ
واحدة، لا يقال إنهم أرواح بل يقال إنهم روح، وذلك لشدة
وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ ایک ہی روح ہے اور یہ اس لئے کہ ان میں روحانی طور پر نہایت درجہ پر اتحاد
اتحادهم الروحانية وتناسب جوهرهم الإيمانية، وبما أنهم فنوا من
واقع ہے اور جوہر ایمانی کی ان میں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنی جنش اور اپنے
أنفسهم وحرکاتهم وسكناتهم وأهوائهم وجذباتهم، وما بقى فيهم
سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور ان میں بجز روح القدس کے
إلا روح القدس، ووصلوا الله متبتلين منقطعین، فأراد الله أن يبين
کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں
فی هذه الآية مقام تجرُّدهم ومراتب تقدُّسهم وتطهُّرهم من أدناس
ان کے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں
الجسم والنفس، فسماهم روحًا إظهارًا لجلالة شأنهم وطهارة
پس ان کا نام اس نے روح یعنی روح القدس رکھا تاکہ اس لفظ سے ان کی شان کی بزرگی اور ان کے دل کی پاکیزگی
جنانهم، وأنهم سيُلقَّبون بهذا اللقب في يوم القيامة ليُرى الله خلقه
کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تاکہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع
مقام انقطاعهم، وليميز بين الخبيثين والطيبين. ولعمر الله إن هذا هو
ظاہر کرے اور تاکہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اور بخدا یہی بات حق ہے
الحق، فتدبروا في كتاب الله ولا تنكروا مستعجلين. وأما عيسى
پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے انکار مت کرو۔ مگر عیسیٰ

علیہ السلام فأنت تعلم أن القرآن لا یسمیہ إلهًا ولا ابن إله، بل یرثہ علیہ السلام کے بارہ میں تو خوب جانتا ہے کہ قرآن ان کا نام خدا یا ابن خدا نہیں رکھتا بلکہ اس کو ان تمام قولوں سے بری مما قیل، ویرد الأقاویل إفراطًا كانت أو تفریطًا ویقیم علیہ الدلیل، کرتا ہے جو اس کے حق میں بڑھا کر یا گھٹا کر کہے گئے تھے اور دلائل سے ثابت کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الہی ہے۔ اور ویبین أنه عبد ومن المقربین. وقال فی مقام وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ایک مقام میں فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہیں۔ سُبْحٰنَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ... وَمَنْ یَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّنْ دُونِهِ فَذَلِكْ اور جو ان میں سے یہ کہے کہ بدوں خدا کے میں بھی خدا ہوں سو ایسے شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا نَجْرِيَهُ جَهَنَّمَ. كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ^۱ و اشترط قول الظالمین بلفظ من کرتے ہیں اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگا دی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ دونہ لیُخرج به قومًا أصبى الحبُّ قلوبهم وهیج کروہم حتی غلبت میں خدا کے سوا خدا ہوں سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اس واسطے لگائی ہے تا ان لوگوں کو ظالم ہونے سے مستثنیٰ علیہم المَحْوِيَّةُ وَالسُّكْرُ وَجَنُونَ الْعَاشِقِينَ، فخرجت من أفواههم رکھے جن کے دلوں کو ان کے دوست حقیقی نے اپنی طرف کھینچ لیا اور ان کے دلوں میں بے قراریاں پیدا کر دیں کلمات فی مقام الفناء النظری والجذبات السماوی، و ورد علیہم یہاں تک کہ ان کے دلوں پر محویت اور سکر اور عاشقوں سا جنون آ گیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کے وارد فکانوا من الوالہین؛ فقال بعضهم ما فی جُبَّتِي إِلَّا اللَّهُ، وقال وقت میں ان کے منہ سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں اور بعض واردات ان پر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی مستی سے بعضهم إن یدی هذه ید اللہ، وقال بعضهم أنا وجه اللہ الذی وجہتم بے ہوشوں کی طرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کی حالت میں کہا کہ میرے جبہ میں خدا ہی ہے اور کوئی نہیں اور بعض إلیہ، وأنا جنبُ اللہ الذی فرطتم فیہ، وقال بعضهم أنا أقول نے کہا کہ میرا یہ ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی وجہ اللہ ہوں جس کی طرف تم نے

وَأَنَا أَسْمَعُ، فَهَلْ فِي الدَّارِ غَيْرِي، وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الْحَقُّ؛ فَهَؤُلَاءِ كَلَّمَهُمْ
 مِنْ كَيْدٍ أَوْ فِي مِثْلِ هَذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مَنْ يَكْفُرُ بِمَا كَفَرُوا بِهِ، وَكَانَ فِيهِمْ مَنْ
 مَعْفُورُونَ، فَإِنَّهُمْ نَطَقُوا مِنْ غَلْبَةِ كَمَالِ الْمَحْيَاةِ وَالْإِنْكَسَارِ، لَا مِنْ
 أَوْ مِيرِءِ سِوَا أَوْ كَرِهٍ فِي كَوْنِهِ أَوْ لِحْضِ نَظَرِهِ فِي مِثْلِ هَذَا كَمَا كَانَتْ فِيهِمْ
 الرِّعَايَةُ وَالْإِسْتِكْبَارُ، وَحَقَّتْ بِهِمْ سُكْرُ صَهْبَاءِ الْعَشْقِ وَجَذَبَاتِ الْحُبِّ
 سَ بُولَةٍ فِي نَدْوَانِ أَرْبَابِهِمْ أَوْ شَرَابِ عَشْقِ كَيْفِ أَوْ دُوسْتِ بَرَكَزِيدِهِ كَيْفِ جَذَبَاتِ نَظَرِهِ
 الْمَخْتَارِ، فَخَرَجَتْ هَذِهِ الْأَصْوَاتُ مِنْ خَوْخَةِ الْفَنَاءِ لَا مِنْ غُرْفَةِ الْخِيَلَاءِ
 فَنَا كَيْ كَهْرُكِي سَ نَكَلِي نَهْ تَكْبَرِ كَيْ بَلَا خَانَةِ سَ أَوْ دُونَ اللَّهِ كَيْ طَرَفِ انْهَوِي نَهْ قَدَمِ نَيْبِي ائْثِيَا
 وَمَا نَقَلُوا الْأَقْدَامَ إِلَى دُونَ اللَّهِ بَلْ فَنَوَا فِي حَضْرَةِ الْكِبْرِيَاءِ، فَلَا شَكَّ
 بَلْكَ حَضْرَتِ كِبْرِيَا فِي فَنَا هُوَ كَيْ سَوِ كَيْ شَكَّ نَيْبِي كَيْ انْ طَرَفِ انْ كَلِمَاتِ سَ
 أَنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ. وَلَا يَجُوزُ اتِّبَاعُ كَلِمَاتِهِمْ وَحِرْصُ مَضَاهَاتِهِمْ، بَلْ هِيَ
 كَوْنِي مَلَامَتِ نَيْبِي. أَوْ انْ كَيْ انْ كَلِمَاتِ كَيْ بِيْرُوِي جَائِزِ نَيْبِي أَوْ نَهْ يَهْ رَوَا هَيْ كَيْ انْ كَيْ مَشَابَهَتِ كَيْ
 كَلِمٌ يَجِبُ أَنْ تُطَوَّى لَا أَنْ تُرَوَى، وَلَا يُؤَاخِذُ اللَّهُ إِلَّا الَّذِينَ كَانُوا مِنْ
 خَوَاهِشِ كَيْ جَائِزِ بَلْكَ يَهْ اَيْسِي كَلِمَةٍ هَيْ كَيْ لَيْبِي كَيْ لَائِقِ هَيْ نَهْ اَنْظِهَارِ كَيْ لَائِقِ أَوْ خَدَا تَعَالَى اَنْبِيِي سَ مَوَاخِذِهِ
 الْمَتَعَمِدِينَ الْمَجْتَرِّينَ.

کرتا ہے جو عہد اچالاکی سے ایسے کلمے پر لاویں۔

وَعَجِبْتُ لِلنَّصَارَى وَلَا عَجَبَ مِنَ الْمَسْرِفِينَ، أَنَّهُمْ يَقْرُونَ بِأَن
 أَوْ مَجْهِي عِيَسَايُوِي سَ تَعَجَّبَ آتَا هَيْ أَوْ جُو زِيَادَتِي كَرِي اسَ پَرِ كَيْ تَعَجَّبَ هَيْ نَيْبِي وَهْ اَقْرَارِ كَرْتِي هَيْ كَيْ
 عِيَسَى كَانِ عَبْدَ اللَّهِ وَابْنَ آدَمَ، وَكَانَ يَقُولُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَعَبْدُهُ،
 عِيَسَى خَدَا كَا بِنْدِهِ أَوْ اِبْنِ آدَمَ تَهَا أَوْ كَمَا كَرْتَا تَهَا كَيْ مَيْبِي خَدَا كَا بِنْدِهِ أَوْ اسَ كَا رَسُولِ هُوِي
 وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى التَّوْحِيدِ وَالْاجْتِنَابِ مِنَ الشُّرْكِ، وَانْكَسَرَ وَتَوَاضَعَ
 أَوْ تَوْحِيدِ كَيْ لِي رَغْبَتِ دِيْتَا تَهَا أَوْ شُرْكَ سَ ذُرَاتَا تَهَا أَوْ كَسْرِ نَفْسِي اسَ فِي اتِّي تَهِي كَيْ

وقال لا تقولوا لى صالحاء، ثم يجعلونه شريك البارئ ويحسبونه
اس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ لوگ اس کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کو
رب العالمین، وبقولون ما يقولون ولا يخافون يوم الدين. ويطنون
رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے نہیں ڈرتے۔ اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ
أن المسيح صلب ولعن لأجل معاصيهم وأخذ لإنجائهم وعذب
مسح ان کے گناہوں کے لئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کے لئے ماخوذ اور معذب ہوا
لتخليصهم، وأن الخلق أحفظ الأب بذنوبهم، وكان الأب فظاً غليظاً
اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ
القلب سريع الغضب، بعيداً عن الحلم والكرم، مغتاضاً كالحرق
سخت دل سریع الغضب تھا حلم اور کرم اس میں نہیں تھا
المضطرم، فأراد أن يدخلهم فى النار، فقام الابن ترحماً على
بلکہ غصے سے آگ کی طرح بھڑکا ہوا تھا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم
الفجار، وكان حليماً رحيماً كالأبرار، فمَنع الأب من قهره وزيادته،
کر کے شفاعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اس نے اپنے باپ کو قہر اور
فما امتنع وما رجع من إرادته، فقال الابن يا أبتِ إن كنت أزمعت
زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ
تعذيب الناس وإهلاكهم بالفأس، ولا تمتنع ولا تغفر، ولا ترحم ولا
ہے کہ لوگوں کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہیں بخشتا اور نہ
تزدجر، فها أنا أحمل أوزارهم وأقبل ما أبارهم، فاعفِرْ لهم وافعلْ بى
رحم کرتا ہے سو میں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر لے لیتا ہوں سو ان کو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب
ما تريد، إن كان قليلاً أو يزيد. فرضى الأب على أن يصلب
دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ غضبناک راضی ہو گیا اور اس کے حکم سے بیٹا چھانسی دیا گیا

ابنہ لأجل خطايا الناس، فنجّى المذنبين وأخذ المعصوم وعذبه
تا گناہ گاروں کو چھڑا دے اور گناہ گاروں کی طرح اس معصوم پر
بأنواع البأس كالمذنبين. هذا ما قالوا، ولكن العجب من الأب
عذاب ہوا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے
الذی كان نشواناً أو في السُّبَاتِ أَنه نَسِيَ عند صليب ابنه ما كتب
بیٹے کو پھانسی دینے کے وقت اپنے اس قول کو بھول گیا جو تورات میں کہا تھا کہ میں اسی کو
فی التوراة وقال لا أَهْلِكُ إِلَّا الذی عصاني، ولا خذ ☆ أَحَدًا مَكَانَ
ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور میں ایک کی جگہ دوسرے کو نہیں پکڑوں گا سو اس نے
أحد من العصاة، فنكث العهد وأخلف الوعد، وترك العاصين
عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گناہ گاروں کو چھوڑ دیا اور
وأخذ أَحَدًا من المعصومين. لعله ذهل قوله السابق من كبر السن
ایسے آدمی کو پکڑا جس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ شاید وہ اپنا پہلا قول باعث بڑھاپے
وأرذل العمر و كان من المعمّرين.

اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تھا۔

والعجب من الابن أنه كان يعلم أن معشر الجن سبق الإنس

اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنوں کا گروہ آدمیوں سے

فی الخطأ ولا ينتهجون محجّة الاهتداء، بل تجاوزوا الحد في شباءة

گناہ میں بڑھ گیا ہے اور وہ سیدھا راستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ

الاعتداء، ثم تغافل من أمر سيّاتهم، وما توجه إلى مواساتهم، وما شاء

گئے ہیں پھر اس نے ان کے بارے میں تغافل کیا اور ان کی ہمدردی کے لئے کچھ توجہ نہ کی

أن ينتفع الجن من كفّارته، ويكون لهم حياة من إبارته

اور نہ چاہا کہ اُس کے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اٹھائے اور ان کو اس ابدی عذاب سے

ونجاة من نار أبدية التي أُعدت لهم، فما نفعهم إبارته ولا كفارته، نجات ہو جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہے سو جنوں کو اس کے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ وکانوا يؤمنون بالمسيح كما شهد عليه الإنجيل بالبيان الصريح، وہ اس پر ایمان لاتے تھے جیسا کہ اس پر انجیل گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس فكأن الابن ما دعا تلك المذنبين إلى هذا القري وتقايس كبحيل كفاره کی مہمانی کی طرف ان گناہ گاروں کو نہیں بلایا اور بخیلوں کی طرح وضنين. ومن المحتمل أن يكون لأب ابن آخر، صلب لتلك تاخیر کی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنوں کے لئے پھانسی دیا گیا ہو المعشر، بل من الواجبات أن يكون كذلك لتجبية العصاة، فإن ابناً بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسے ہی ہو کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان إذا صلب لنوع الإنسان مع قلة العصيان، فكم من حرى أن يصلب ابن کے لئے جو تھوڑے ہیں پھانسی دیا گیا پس کس قدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنوں کے لئے پھانسی ملے جو آخر لنوع جنسى الذي ذنبهم أكبر وأكثر، وإلا فيلزم الترجيح بلا گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی مُرجح باليقين، وبثبت بخل الأب أو بخل البنين. ولا شك أن فُكِّرَ اور باپ اور بیٹوں کا بخل ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر مغفرة قوم عادين والتغافل من قوم آخرين، عدول صريح وظلم مبين، دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے بلکہ بل يثبت من هذا جهل الأب المَنَّان. أما كان يعلم أن المذنبين قومان، اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں تھا کہ گناہ گار لوگ دو قومیں ہیں ولا يكفى لهم صليب بل اشتدت الحاجة إلى أن يكون ابنان صرف ایک قوم تو نہیں سو دو قوموں کے لئے صرف ایک بیٹے کا پھانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد

وصليبان لا يقال إن الابن كان واحدا فرضي ليُصلب لنوع الإنسان،
تب پورا ہو سکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو پھانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک
وما كان ابن آخر لكفارة أبناء الجانّ. لأننا نقول في جوابه إن الأب
ہی تھا وہ اسی پر راضی تھا کہ وہ فقط نوع انسان کے لئے پھانسی دیا جاوے کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ تا جنوں کے لئے
كان قادراً على أن يلد ابنا آخر، وما كان كالعاجز الحيران، فلا ريب
پھانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپ اس بات پر قادر تھا کہ اس بات کے لئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ اس نے پہلا بیٹا
أنه ترك الجنّ عمداً أو من النسيان، أو ما صلب ابناً ثانياً مخافة بتره
جنا پس کچھ شک نہیں کہ اس نے جنوں کے گروہ کو عمداً عذاب ابدی میں چھوڑا اور محض بخل کی راہ سے ان کے لئے کوئی
كالجان. ومن المحتمل أن يكون الابن الآخر أحبّ من الابن الأوّل
پھانسی پر نہ لٹکایا اور یہی گمان ہو سکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات
إلى الأب التّوقان، وهذا ليس بعجيب عند ذوى الأذهان، فإنه قد
نہیں کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ
يتفق أن الأصغر من الأبناء يكون أحبّ إلى الآباء. ففكر في هذه
چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات میں فکر کر
الآراء، وفي إله هو ذو بنات وبنين. وسبحان ربنا عما يخرج من
کہ جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور ہمارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو ظالموں کے
أفواه الظالمين.

منہ سے نکلتی ہیں۔

﴿۷۹﴾

ثم بعد ذلك نرى أن آدم كان أول أبناء الله في نوع الإنسان،
پھر بعد اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تھا
وقد أقرت أناجيل النصرارى بهذا البيان، ومن المعلوم أن الفضل
چنانچہ انجیلیں اس بات کا اقرار کرتی ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں

للمتقدم لا للذى جاء بعده كالمضاهين. وقد خلق الله آدم بيده وعلى
 کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات منہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور
 صورتہ، و نفخ فيه روحه بکمال محبته، وأما المسيح فما كان لينةً أوّل
 اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اس میں اپنا روح پھونکا مگر مسیح تو
 الأساس، بل جاء فى أخريات الناس، وكان من المتأخرين.
 پہلی بنیاد کی اینٹ نہیں تھے بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلایا۔ پھر
 ثم العجب أن إله النصارى وُلد الابن ولم يلد البنات، كأنه عاف
 تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا تو جنما مگر بیٹی کوئی نہیں جنی گویا اس نے دامادوں سے
 الأختان أو كره أن يصاهر إلا الصفتات، أو لم يجد كمثل الشرفاء
 کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پایا
 السراة. فهل من أعجوبة فى السكارى مثل أطروفة النصارى، أم هل
 جس کو لڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے عجوبہ کی طرح کوئی اور بھی عجوبہ ہے یا ان کی مانند
 رأيت مثلهم من المغلّسين؟ والأصل الموجب الجالب إلى هذه
 تو نے کوئی اور بھی اندھیرے میں رات میں چلتا دیکھا۔ اور اصل موجب جس نے عیسائیوں کو اس
 العقيدة الفاسدة والأمتعة الكاسدة، انهماكهم فى الدنيا مع هجوم
 عقیدہ کی طرف کھینچا ان کا دنیا میں غرق ہونا ہے پھر اس کے ساتھ
 أنواع العصيان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان. وأنت تعلم
 قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق نبی کی
 أن الشحّ يُعمى عينَ رؤية الصواب، فلا يفتش الشحيح العجول من
 آنکھ کو بند کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا
 الوهاد والحدا، بل يسعى مستعجلا إلى ملامح السراب، بمجرد
 پس اس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے جو پانی کی طرح دکھائی دیتی ہے

استماع قول الكذاب، وإذا بلغها فلا يجد إلا وادى التباب، اور ایک جھوٹے کی بات کو سن کر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل ہلاک کرنے والے کے فتضطرم نار العطش وتشب عليه كالذياب، ويحترق القلب اور کچھ نہیں پاتا تب اس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اس پر بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہے اور اس کا دل ایسا جلتا كاحترق الجلباب، فيسقط على الأرض من غلبة الاضطراب، ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بے قرار ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کی روح پرند ويطير روحه كالطير ويلحق بالميتين.

کی طرح پرواز کر جاتی ہے اور مردوں سے جا ملتی ہے۔

فمثل قوم اتكأوا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة،

پس ان لوگوں کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیے کئے بیٹھے ہیں ان لوگوں کی

کمثل حمقى الذين كانوا من قوم متنصرين. طحطح بهم قلة المال

مانند ہیں جو ایک گروہ بے وقوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال

و كثرة العيال، حتى كان الفقر حصادهم والترب مهادهم، وطعامهم

اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے کہ محتاجی نے جس طرح کہ گھاس کاٹا جاتا ہے

بعض الأفانى وسخناء هم كالشيخ الفانى، و كانوا من شدة بؤسهم

ان کو کاٹ دیا اور زمین ان کا بچھونا ہو گیا اور کھانا ان کا گھاس پات ہو گیا اور ان کی شکل مارے فاقوں کے بڑھوں

مضطرين. فقيض القدر لنصبهم ووصبهم أن جاءهم شيخ شخت

کی سی ہو گئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس رُی تقدیر نے ان کے لئے یہ اتفاق

الخلقة، دقيق الشراكة، حقيق السحنة، وكان توجد فيه آثار

پیش کیا کہ ایک دبلا سا بڑھا ان کے پاس آیا جس کے مکروں کی جالی بہت ہی باریک تھی اور وہ کچھ رودار صورت

الخصاصة والافتقار، ويبين حاله الحذاء المرقع وبلية الأطمار

نہیں تھا اور اس میں ناداری اور محتاجی کے آثار نمایاں تھے اور اس کی پھٹی پرانی جوتی اور پرانی چادریں بتلا رہی تھیں کہ

فدخل وعليه بُردان رثان، وفي يده سُبحة كسبحة الرُهبان، وكان
كس شان کا آدمی ہے پس وہ ان عیسائیوں کے گھر میں داخل ہوا ایسی حالت میں کہ دو پرانی چادریں اس پر تھیں اور ایک
سائلا معترًا، وشعثًا مغبرًا، قد لقي متربةً وضرًا، حتى انثنى محقوقًا
تسبیح ہاتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تھا جو کمال درجہ کی محتاجگی
مصفرًا و كان لبسه كثير الانحراق بادی الإخراق، و كانت هيئته
تک پہنچ چکا تھا یہاں تک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہو گیا اور کپڑے جا بجا پھٹے ہوئے تھے جن کو وہ چھپا نہیں سکتا تھا اور اس کی
تشهد على أنه ما أصاب هلة ولا بلة، وإن هو إلا معروق العظم ومن
صورت کہہ رہی تھی کہ ایک ادنیٰ ہی بہبودی بھی اس کو حاصل نہیں اور وہ ایک بدبختی کی حالت میں ہے سو اسی حالت میں
الطالحين. فوَلَجَ حَلْقَتَهُم بسوء حاله وأفانينِ مقاله، ليخدعهم بزخرفة
وہ ان کے حلقہ میں داخل ہوا اور لگا باتیں بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے ان کو دھوکا دے سو اس نے پہلے تو سلام کیا اور
محاله، فسلم ثم كلم، وقال هل أدلكم إلى مكسب مال تنجيكم من إقلال،
پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی آمدن کی راہ بتاؤں جو تمہیں ناداری کی حالت سے نجات بخشنے اور تم اس سے
فتكونون ذوى أملاك ورياض، وترفلون في ذيل فضفاض، وتفعمون
بڑے مال ملک والے ہو جاؤ گے اور تمہارے باغ ہوں گے اور فاخترانہ کپڑوں میں لٹکتے پھرو گے اور روپیہ سے اپنے
صناديقكم كما يفعم الماء في حياض، فتصبحون متعممين؟ فرغبوا من
صندوق اس قدر بھر لو گے کہ جس طرح حوضوں میں پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہو جاؤ گے سو انہوں نے بے وقوف
حمقهم وشدة شحهم في الأموال، وقالوا مرحبًا لك تعال تعال، ودلنا
عیسائیوں کے دل اپنی حماقت اور لالچ کی وجہ سے ایسے مال لینے کے لئے لپٹائے اور کہا کہ مرحبا تشریف لائیں اور ہمیں
إلى هذا المنوال، وإنا نفعل كل ما تأمر، ونحضر أينما تحضر، وستجدنا
ایسا راہ بتائیں اور ہم وہی کریں گے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونے کو کہو گے حاضر ہو جائیں گے اور ہم کو
من الممثلين الشاكرين. ففرح الخدعة في قلبه على قيد الصيد وإصابة
آپ فرما نبردار اور شکر گزار پاؤ گے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سن کر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار مارا گیا

الکید، وعرّف أنهم سقطوا فی شبکتہ واغترّوا بخدیعتہ، وجاء وا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اس کے دام میں پھنس گئے اور اس کے فریب میں آگئے اور اس کی سیٹی سن کر اس کے جال کے تحت فُخّہ بصفیرہ وزفرتہ، فکلّمہم بأحادیث ملفّقة، وأکاذیب نیچے آ بیٹھے سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی مزخرفہ، وقال ما لی یاخذنی رقةً علیکم، ویہوی قلبی إلیکم؟ لعل اللہ رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے میرے چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے اور میرے قدر لکم حظًا فی منہلی، ونزلًا فی منزلی، وأراد أن یجعلکم من مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہے اور شاید خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تم کو مالدار کر دے۔ اور مجھے المتمولین۔ وقد کنتُ أعلم أنکم من أکرم جرثومۃ وأطهر أرومۃ، ومن پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولت مندوں أبناء بناۃ المجد وأرباب الجد، والآن أراکم بصفر الید، فألقی فی قلبی کی اولاد ہو اور اب میں تم کو افلاس کی حالت میں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تم پر رحم اور أن أرحمکم وأشفق علیکم، وأقوم لمواساتکم ودفع آفاتکم، وکذلک شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور اسی طرح میری عادت ہے وقعت شیمتی، واستمرت عادتی۔ وخیر الناس من ینفع الناس، وبعین کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچا دے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے۔ ذوی الفاقات والمساکین۔ وستعجمون عودَ دعوائی وحلاوة جنای، اور تم عنقریب میرے دعویٰ کی شاخ کا پھل آزما لو گے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائے گی وإنی لمن الصادقین۔ فکلوا ہنیئاً مریئاً هذه المائدة الواردة، واستقبلوا اور میں سچا ہوں سو تم اس کھانے کو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کی طرف رخ کرو هذه الدولة الحاردة، وخذوا تلك الغنيمة الباردة شاکرین۔

جس نے تمہاری طرف آنے کا قصد کیا اور اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو۔

فأذهبوا سارعين مبادرين إلى بيوتكم، لتعطوا أجر قنوتكم،
 سو اپنے گھروں کی طرف جلدی کر کے دوڑو تا کہ تم کو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس
 وَأَتُونِي بِمَا كَانَ عِنْدَكُمْ مِنْ أَثَارَةِ مَالٍ بَقِيَ مِنْ زَوَالٍ، مِنْ نَوْعِ حَلِيَّةٍ مِنْ ﴿۸۲﴾
 وہ سب مال لے آؤ جو از قلم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنے ہمسائیوں اور
 ذہب کان أو فضّة، أو حُلِيٍّ جِيرَانِكُمْ وَخَلَانِكُمْ، وَلَا تَتْرُكُوا شَيْئًا مِنْهَا،
 دوستوں کے بھی زیور لے آؤ اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آ جاؤ۔
 وَارْجِعُوا مُسْتَعْجِلِينَ. وَإِنِّي أَقْرَأُ عَلَيْهَا كَلِمَاتٍ كَرُفِيَّةٍ، وَأَعْكَفُ عَلَى
 اور میں ان زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل کرتا رہوں گا تب
 هَذَا الْعَمَلِ إِلَى بَضْعِ سَاعَةٍ، فَتَهِيحُ فِي الْحَلِيِّ ثَوْرَةٌ مَزِيَّةٌ، وَكُلُّ حَلِيَّةٍ
 زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہریک زیور پھولے گا اور بڑھے گا اور ان کا بڑھنا صاف
 تَرْبُو وَتَنْمُو، وَالزِّيَادَاتُ فِيهَا تَبْدُو، حَتَّى تَكُونَ الْحَلِيُّ مِثْلَ أَمْثَالِهَا،
 معلوم ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائے گا۔ اور اس پر کامل
 وَتَنْزَلُ عَلَيْهَا بَرَكَاتٌ بِكَمَالِهَا وَتُعْجِبُ النَّازِرِينَ.
 برکتیں نازل ہوں گی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

وَلَا تَعْجَبُوا لِهَذَا الْحَدِيثِ، فَإِنَّ فِيهِ سِرَّ التَّثْلِيثِ، فَلَا
 اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا کہ تثلیث کا بھید سو تم
 تَسْأَلُونِي عَنْ دَلَائِلِ كَفَلْسَفِيِّينَ. الْعَمَلُ عَجِيبٌ، وَالْوَقْتُ قَرِيبٌ،
 فلسفیوں کی طرح اس کے دلائل مت پوچھو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم
 وَتَكُونُونَ مِنْ بَعْدِ قَوْمًا مَتَنَعَّمِينَ. فَاغْتَرُّوا بِقَوْلِ الْكَاذِبِ الْمَكَّارِ،
 بعد اس کے بڑے مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ اس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے
 وَحَسَبُوا هَذَا الْعَمَلُ كَالْتَّثْلِيثِ مِنَ الْأَسْرَارِ، بِمَا لَكَزْهَمُ حَمَارُ الْجَهْلِ
 کیونکہ جہالت کا گدھا ان کو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی

الجذّار، وبتّرهـم سيفُ الشّحّ البتّارُ. فألقَتْ في الضلالة الثانية اور لالچ کی تلوار ان کو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے ان کو دوسری الضلالات الأولى، وتكونت من ظلمة ظلمة أخرى، فمالوا إليه گمراہی میں ڈال دیا اور ایک اندھیرے سے دوسرا اندھیرا پیدا ہو گیا۔ پس اس کی طرف ایسے مائل كما كانوا مالوا إلى عقائد المسيحيين. قالوا ما نشقّ عصا أمرک، ہو گئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے وما نلغى تلاوة شكرک، وقد أتيتنا من الغيب كملائكة منجيين. شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا اترا جیسا کہ فرشتے نجات دینے والے اترتے فبادروا إلى بيوتهم في فكر قوتهم وتنضير سبروتهم، وما شكّوا وما ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ توت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز تقاعسوا، بل كلُّ منهم ذهب ليأتى به الذهب، وزاب ليزداب، ہو جائے اور کچھ شک نہ کیا اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک ان میں سے دوڑا تا کہ سونا لاوے اور چلنے میں جلدی کی تا کہ وہ کچھ بھار و كانوا في سكرة حرصهم كالمجانين. فلما دخلوا ربوعهم مراحًا، اٹھالیوے اور اپنی حرص کے نشہ میں سوداگیوں کی طرح ہو رہے تھے۔ اور پھر جبکہ وہ اپنے گھروں میں خوش خوش داخل ہوئے قالوا لأهلها أنعموا صباحًا، ثم قصوا عليهم القصة، وهنأوهم تو داخل ہو کر کہنے لگے کہ گڈ مارنگ پھر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور ہنس ہنس کر ان کو مبارک باد دی متبسمين. فصّدقوا قولهم الذين كانوا كمثلهم في الجهالة پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسے ہی تھے ان کی باتوں کی تصدیق کی ونظيرهم في الضلالة، و كانوا يتغنون فرحين. فنزعوا الحلى من اور مارے خوشی کے گانے لگے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضاء أعضاء نسائهم و آذان إمائهم و آناف بناتهم و أيدي أخواتهم و أرجل اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے ناکوں اور اپنی بہنوں کے ہاتھوں اور اپنی

أمهاتهم، وأشركوا في تلك التجارة نساءً أصدقائهم وأزواج
 ماؤں کے بیروں سے زیور اتارے اور اس تجارت میں ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا جو ان کے دوستوں کی عورتیں اور ان کے
 أحبائهم، بل نساءً جيرانهم و عذاری أقرانهم، وغادروهن كأشجار
 آشناؤں کی بیویاں تھیں بلکہ اپنے ہمسائیوں کی عورتوں اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں کی کنواریاں [☆] لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل کیا
 خالية من ثمار وغادر كل أحد بيته أنقى من الراحة، طمعاً في كثرة
 اور ان عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ درختوں سے پھل اتارا جاتا ہے اور ہریک نے اپنے گھر کو تھلی کی طرح
 المال وزيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين، ونبذوا الحلی أمام یدیه
 صفا چٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑھے گا اور بہت آرام ہوگا پھر خوش خوش واپس آئے۔ اور آ کر اس مکار کے آگے تمام زیور
 فرحين. فلما رأى المكار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه، ورأى حمقهم
 ڈال دیا اور اس حرکت کرنے کے وقت بہت خوش تھے پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اس کا تھیلہ بھر گیا اور سختی جاتی رہی اور یہ
 وجهلهم، فرح فرحاً شديداً، ووجد نفسه غنياً صنيديداً، قال أعلم أنكم
 بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہیں تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئیں ایک غنی رئیس کی طرح پایا کہنے لگا کہ میں جانتا
 ذوو حظ عظيم ومن الفائزين، وستجتنون جنى عملكم وتعلون
 ہوں کہ تم لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہو اور ان میں سے ہو جو مراد پاتے ہیں اور عقرب تم اپنے عمل کا پھل چنو گے اور اپنے
 مطاجمكم، وتذكروني إلى أبد الآبدين.

اونٹ پر سوار ہو گے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھو گے۔

ثم قال يا معشر الأخيار وأكباد هذه الديار، اعلموا أن هذا
 پھر کہنے لگا کہ اے نیکوں کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشہ آپ لوگ یقیناً جانیں کہ یہ عمل
 العمل من الأسرار، وقد وجب إخفاءها من الأغيار، ومن أشرط هذه
 اسرار میں سے ہے اور غیروں سے چھپانا اس کا واجب ہے اور اس کی شرطوں میں سے ہے جو
 الرقية قراءتها في الزاوية على شاطئ الوادي عند نهر جار في
 اس کو گوشہ خلوت میں پڑھیں کسی جنگل کے کنارہ پر اس جنگل میں جہاں نہر بھی

البادية، وكذلك عُلِّمت من المعلمين، فهل تأذنونني أن أفعل كذا،
جاری ہو اور اسی طرح مجھے استادوں نے سکھایا ہے۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہیں کہ میں ایسا ہی
وَأرجع إليكم بذهب كأمثال الربى، لترجعوا إلى شركائكم بمال ما
کروں اور ٹیلوں کی طرح مال لے کر واپس آؤں تا تم وہ مال لے کر اپنے شریکوں کے پاس جاؤ
رأته عين الناظرين؟ وسترون قناطرًا مقنطرة من الذهب الخالص
جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو اور عنقریب تم ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوبصورت مال دیکھو گے
والمال المليح، ولا ترون نظيره في التنجية إلا كفارة المسيح،
اور بجز کفارہ مسیح کے نجات دینے میں اس کی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی
ويكفي لدينكم الكفارة ولدنياكم هذه الإمارة، فنجوتم في الدارين
ہے اور تمہاری دنیا کے لئے یہ امیری ملتی ہے سو تم دونوں جہانوں میں
من تحريك اليدين ومن جهد الجاهدين. قالوا الأمر إليك والقلب
محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہیں اور
لديك، وإنك اليوم لدينا مكين أمين. قال طوبى لكم ستفتح
ہمارے دل تیرے پاس ہیں اور آج تو ہماری نظر میں با مرتبہ اور امین آدمی ہے۔ کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے
عليكم أبواب المسرة وتُعطي لكم مفاتيح الدولة، بل أعلمكم رُقيتي،
دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ منتر بھی
لكي لا تضربون عند غيبي، ولكي تكون لكم دولة عظمتي ومُلك لا
سکھلا دوں گا تا میری عدم حاضری میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہیں ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ
يبلى. قالوا لا نستطيع إحصاء شكرك وإنك أكبر المحسنين. قال
دولت ہے اور ایک ایسا ملک ملے جس کا انتہا نہیں انہوں نے کہا کہ ہم تیرا شکر نہیں کر سکتے تو سب احسان کرنے والوں
جَيْرَ، ما علمتُ أحدًا هذا العمل من قبلكم، ولا أعلم بعدكم
سے بزرگ تر ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھو کہ یہ عمل میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں سکھایا اور نہ بعد تمہارے کسی کو

قومًا آخرین. فسألوا عنه سرَّ هذا التخصيص وحكمة تحديد
سکھاؤں گا۔ پس انہوں نے اس تخصیص کا بھید اس سے دریافت کیا اور اس چمک کے محدود رکھنے کی حکمت پوچھی
هذا التبصيص، فأقسم بالأقنوم الذي يجير الجاني أنه ضاها في
پس اس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گناہ گار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہے۔
هذه العادة بالأقنوم الثاني، وجعلهم كالمتفردين. ثم
یعنی جیسے اقنوم ثانی نے حضرت عیسیٰ سے پہلے کسی اور سے تعلق نہیں کیا نہ بعد میں کرے گا ایسا ہی اس نے اس قوم سے
شمّر ذيله ليطير كالعقاب، فغدا بإزعام الذهاب ولا اغتداء
یہ تعلق پیدا کیا اور کہا کہ میں نے اقنوم ثانی کی طرح ہو کر تمہیں مسیح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے پھر اس
الغراب، وقال لهم عند الفرار يا سادات الأمصار وصناديد
نے اپنا دامن اکٹھا کیا تاکہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے چلے جانے کی نیت سے صبح کی ایسی صبح کہ کبھی
الديار، سأتيكم إلى نصف النهار، فانتظروني قليلاً من الانتظار، ولا
کوے نے بھی نہ کی ہو اور بھاگنے کے وقت ان کو کہنے لگا کہ اے شہروں کے سردار اور ولایتوں کے رئیسوں میں
تأخذكم شيء من الاضطرار، فإن الرقبة طويلة والبغية جليلة،
دو پہر تک تمہارے پاس آؤں گا سو تم نے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بے قراری نہ ہو کیونکہ منتر
والطبيعة علية، والمسافة بعيدة، والبرودة شديدة، وما كنت أن أشق
بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت
على نفسي في هذا الضعف والنحافة، وما أجد في بدني قوة قطع
پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ اس ضعف اور پیرا نہ سال میں یہ مشقت اپنے پراٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ
المسافة، وإنى نبذت عُلق الدنيا كلها، وتركت كثرها وقُلها، وما
قوت بھی نہیں کہ اتنی دور جاسکوں اور میں دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اس کے کچھ اچھا دکھائی
يسرنى إلا ذكر المسيح رب العالمين (لعنة الله على الكاذبين)
نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولکنی کلفت نفسی لکم بما رأیتکم من قبائل الشرفاء
 مگر میں نے تمہارے لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور
 ووجدتکم كأطلال الأمراء وفي الضراء بعد النعماء ، وبما تحققت
 میں نے دیکھا کہ تم امیروں کے باقی ماندہ نشان اور بعد نعمت کے تختی میں پڑے ہو اور اس لئے بھی کہ ہم میں اور تم میں
 المصافاة وانعقدت الموآدات، فهاجت رحمتی وماجت شفقتی،
 بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی
 ووجدبني بختکم المحمود ونجمکم المسعود، فأردت أن أجعلکم
 اور مोजزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا سو میں نے چاہا کہ
 كالسلاطين. وسأرجع إليکم مع الجنى الملتقط، فانظروا بالقلب
 تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لے کر تمہارے پاس آؤں گا سو آرزو مند دل
 المغبط، سترون بیضاء و صفراء كحلیلة جمیلة زهراء ، وأوافیکم
 کے ساتھ میرے منتظر رہو عنقریب تم سونے اور چاندی کے ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت
 كالمبشرين المستبشرين. فذهب وترکهم مغبونین. فما فهموا أنه عرَّ
 عورت سامنے آ جاتی ہے۔ سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا اور ان کو ٹوٹے میں چھوڑ گیا۔ سو انہوں نے نہ سمجھا کہ
 وطلب المفرّ، وفرحوا بتصور حصول المراد، ولبثوا یرقبونہ رقبۃ
 وہ دھوکا دے گیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کے تصور میں وہ خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے اس کی
 أهلة الأعیاد، وینظرونہ انتظاراً أهل الوداد متنافسین، إلی أن
 انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کی جاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہاں تک کہ
 تلبست الشمس كالمتمدین نقابها، وسودت كالمحزونین ثيابها،
 سورج نے شرمندوں کی طرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غم ناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے
 وألغت كالمخدوعین حسابها، واختفت بوجه مصفرّ كالمنهوبین.
 اور اپنے وجود کو دھوکا کھانے والوں کے مال کی طرح حساب سے نظر انداز کر دیا اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ

فلما طال أمد الانتظار، وتجاوز الوقت من موعد المگار، وأضاعوا في
لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جن کے مال لوٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہو گیا اور اس مکار کے وعدہ
رِقبۃ الزمان، وبأن أن الرجل قد مان، نهضوا كالمجانين، وسعوا إلى كل
سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضائع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو جھوٹ بول گیا تو
طرف مفتشيين، وعدوا إلى اليمين واليسار مرتعدين، بتصور الحلی
سودائیوں کی طرح اٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور دائیں بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے اور بڑے زیوروں
الكبار وفكر هتك الأستار. فلما استیأسوا منه كالثکلی سقطوا
کا خیال اور پردہ دری کا بھی فکر تھا پس جب کہ اس کے ملنے سے زن فرزند مردہ کی طرح نو امید ہو گئے تو
كالموتی، وأكبوا على وجوههم باکین، و عرفوا أنهم قد خدعوا بل
روتے ہوئے اپنے مونہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا اور
جُدعوا ومن القوم قُدعوا، فضربوا على خدودهم قائلین یا ویلنا إنا كنا
قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے
منهوبین مخدوعین. ثم ألقوا على رؤوسهم غبار الصحراء، وصعدت
دھوکا دیئے گئے پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور ان کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی
صرخهم إلى السماء، وجمعوا الناس حولهم من شدة الجزع والفرع
تب قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہوں نے اس بلا سے نازل ہوئی اور اس زخم سے جس کا شگونہ نکلا
والبكاء. فجاءهم القوم مہرعین، فسألوا عن بلائ نزل وجرح ابتزل، وعن
اور اس مصیبت سے جس نے دلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جس نے بے قراری پیدا کی
مصيبة مذیبة للقلوب وداھیة مہیجة للکروب، واستفسروا من تفاصيل
دریافت کیا اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں
المصیبة وکیفیة القصة. فعافوا أن یبینوا خوفًا من طعن الناس والخزی بین
نے بیان کرنے سے دل چرایا کیونکہ وہ لوگوں کے لطن طعن اور خاص و عام

العوام والخواص، ومع ذلك كانوا صارخين. فقال القوم ما لكم لا
 میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اس کے فریاد کر رہے تھے۔ پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو
 ترقاً دمعتم ولا تسکن زفرتکم، أَظْلِمْتُمْ من قوم عادین؟ لِمَ تسترون
 نہیں تھمتے اور تمہاری چھین کم نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے
 الحقیقة وتزیدون الکربة، ألا ترون إلى لوعة كرب المحبّین؟ فصاحوا
 اور اپنے دوستوں کی بے قراری کو زیادہ کرتے ہو۔ پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ
 صیحة المغبون، واستحيوا من إظهار الكمد المكنون، ثم بینوا القصة
 مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر
 وأبدوا الغصة، وما كادوا أن یبینوا، ولكن عجزوا عن إصرار
 کر دیا اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہریک
 المصرّین. فلامهم كلُّ أحد من العقلاء، ومطرت من كل جهة سهامُ
 عقلمند نے ان کو ملامت کی اور ملامت کرنے والوں کے ہریک طرف
 العُدلاء، فنكسوا رؤوسهم متندمين. وقال المعیرون یا معشر الحمقاء
 سے تیر بر سے۔ پس انہوں نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لئے اور ملامت کرنے والوں نے کہا
 وأئمة الجهلاء، أَلستم علمتم أنه جاءكم فقیر بادی الخذلان، وعلیه
 کہ اے احمق اور جاہلوں کے پیشواؤ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج تمہارے پاس آیا جس کی بے عزتی کھلی کھلی تھی
 بُردانِ رثانِ كالعُثان؟ فمن كان فی أطمار کیف یهبکم رباشِ أفخارٍ،
 اور اس پر پرانی چادریں دھوئیں کی طرح تھیں سو جو شخص آپ ہی پرانی چادریں رکھتا تھا وہ تمہیں لباسِ فاخرہ
 وینجیکم من أسرٍ أوطار؟ أما رأیتم علیہ أثر الإفلاس، فكیف شغفتم به
 کہاں سے دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تم نے افلاس کے آثار اس میں نہیں پائے تھے
 أکنتم أنعاماً أو من الناس؟ ثم كانت هذه الخرافات بعیدة من قانون
 پھر کیوں تم اس کے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پائے تھے یا آدمی تھے پھر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی از قبیل

القدرة وخارجة من السنن المستمرة، فكيف قبلتموها وقائلها إن خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں اور خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ سے دور تھیں پس اگر تم عقلمند تھے تو کیوں اس شخص کو کنتم عاقلین۔

اور اس کی باتوں کو قبول کر لیا۔

وكيف نسيتم تجارب الحكماء ، أكنتم أنعامًا أو كنشوان اور کیونکر تم نے حکیموں کے تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چار پائے تھے یا شراب سے مست تھے الصهباء مخمورین؟ وكيف ظننتم أنه صدوق أمين مع أنه خالف اور تم نے کیونکر جانا کہ وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقوں کے برخلاف الصادقین أجمعین؟ أما رأيتم أظماره؟ أما شاهدتم إزاره؟ أما سمعتم من بات کہی کیا تم نے اس کی پرانی چادریں نہ دیکھیں کیا تم نے مکاروں کے قصے قبل قصص المگارين؟ فلا تلوموا أحدًا ولوموا أنفسكم إنكم قد نہیں سنے تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تم نے أهلكم نسوانكم وإخوانكم وخلانكم وجيرانكم، فليبك على اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسائیوں کو ہلاک کر دیا پس چاہئے کہ ہر یک فہمکم من كان من الباكين۔

رونے والا تمہاری سمجھ پر روے۔

هذا مثل المسيحيين وكفارتهم وجهلهم وغرارتهم، وما قلنا یہ عیسائیوں اور ان کے کفارہ کی مثال ہے اور ان کی نادانی کا نمونہ ہے اور ہم نے إلا نصاحاً لله لقوم جاهلين. ولكن المسيح والصالحين من أصحابه محض اللہ نادانوں کے لئے یہ نصیحت بیان کی ہے مگر مسیح اور اس کے نیک اصحاب اس تمثیل مبرؤون من ذلك المثل وخطابه، وما نتوجه إلا إلى الخائنين سے مبرا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ لوگوں کی طرف ہے

الذین سیرتہم سیرۃ السرحان ولبوسہم لبوس الرہبان، وقد تبین جن کی خصلت بھیڑیے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور ان کی برگشتگی اور ان کی رات کی سختی ظاہر انکفاء ہم و برح لیلائہم، وتبین أنہم من الصالین المضلین. ومن وقاحتہم ہو چکی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں۔ اور ان کی کمال بے شرمی ہے انہم مع جہلہم یصولون علی الإسلام، ویضلون طوائف الأنام، ویشیعون کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے انواع الآثام، وکانوا قومًا دجالین. فلیندموا علی بادرۃ الاعتقاد، ولیخافوا گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور خسرا نہم یوم المعاد، وما أنا إلا نذیر من رب العالمین۔ اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈریں اور میں تو ایک ڈرانے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔

اننی من اللہ العزیز الأکبر میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے
حق فہل من خائف متدبر یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے
جاءت مرابع الهدی و رہامہا ہدایت کے بہاری مینے آ گئے اور ہلکے ہلکے مینے تو
نزلت وجود بعدہا کالعسکر اتر آئے اور بڑا مینا اس کے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے
جعلت دیار الہند أرض نزولہا ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی
فیہا جموع یشتمون نبینا اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کو گالیاں دیتے ہیں
قوم یعادون التقی من خبتہم وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنے خبت کے پرہیزگاروں سے دشمنی رکھتی ہے
اذ صلت عند تناضل کغضنفر جب کہ میں نے لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کیا
اور کئی مرتبہ ان کے ہرن مجھ سے چھپ گئے

منہم خبیث مفسد متفاحش ان میں سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے

أُخْبِرْتُ عَنْهُ وَلَيْتَنِي لَمْ أُخْبِرْ مُجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کاش کہ نہ دی جاتی یعنی اس کا وجود ہی نہ ہوتا

غَوْلٌ يَسَبُّ نَبِيَّنَا خَيْرَ الْوَرَىٰ ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے

يَا غَوْلَ بَادِيَةِ الضَّلَالَةِ وَالْهَوَىٰ اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

قَطَعْتَ قَلْبَ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعِهِمْ تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

كَمْ صَارَ لَكَ يَا عَيْبُطُ وَخَنْجِرُ اے دروٹو جنگجو ہمیں یہ تو بتلا کہ تیرے پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

إِنَّا تَصَبَّرْنَا عَلَىٰ إِيْذَانِكُمْ ہم نے تو تمہارے دکھ دینے پر جھکت صبر کیا

وَالنَّفْسُ صَارِخَةٌ وَلَمْ تَتَّصِرْ مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

إِنَّا نَرَىٰ فِتْنًا تَذِيبُ قُلُوبَنَا ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں

جَاءَ وَكَامْفَتَرَسَ بِنَابِ دَاعِسٍ وہ ایک شکار مارنے والے کی طرح نیزہ مارنے والے دانتوں کے ساتھ آئے

كَانُوا ذِيَابًا ثُمَّ وَجَدُوا سَخْلَةً وہ تو بھیڑیے تھے سو انہوں نے جنگل میں

وَتَرَىٰ بَطُونَ الْمَفْسِدِينَ كَأَنَّهَُا اور مفسدوں کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

حَاذَتْ مَطَايَاهُمْ عَلَىٰ أَعْنَاقِنَا انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا

فَاضَ الْعَيُونَ مِنَ الْعَيُونَ كَأَنَّهَُا آنکھوں سے چشمے جاری ہو گئے گویا کہ وہ

فِي الْبَرِّ مَنْفَرْدًا أَسِيرٌ تَحْسُرُ ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

قَرَبٌ بِمَا نَالُوا كَمَالٍ تَعَجَّرُ مشکلیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ ان میں بل پڑتے ہیں

حَتَّىٰ تَكْسِرُنَا كَعِظْمٍ أَنْخِرُ یہاں تک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کی طرح ہو گئے

مَاءٌ جَرَىٰ مِنْ عُنْدَمٍ مَتَعَصَّرُ دم الاخوین کا پانی ہے جو اس کے نچوڑنے کے وقت چک رہا ہے

فَنَهَضْتُ أَنْصَحَهُمْ وَكَيْفَ نَصَاحَتِي قَوْمًا أَوْ أَبَدًا مَعْجَبِينَ كَضِيظِرٍ

بہن میں گا لیاں دینے والوں کو نصیحت کرنے کے لئے اٹھا اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تھا جو ایک دہشتی اور خود میں اور فرمایا اور بے خبر آدمی کی طرح ہے

قَدْ غَوِرَ الْإِسْلَامُ مِنْ جَهْلَاتِهِمْ وَخَلَّتْ أَمَاعِزُ عَنْ سَحَابِ مَمَطِرٍ

عوام نادان نے ان کے باطل و سادوں سے اسلام کو ترک کر دیا اور وہ پتھر پٹی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شَاقَتْ قُلُوبَ النَّاسِ ظُلْمُنُ جِيَانِهِمْ فَتَأَبَطُوا بُرَحَاءَهُمْ بِتَخْيِيرٍ

لوگوں کے دلوں کو ان ہودن نشیبوں نے شق دلا لیا جو ان کی ہڈیوں کے سر پوش کے اندر تھیں سو انہوں نے ان کی بلا کو دیدہ دانستہ بغل میں لے لیا

زُجِّلَ عَمُونَ مَنْجَسُوا عِرْصَاتِنَا فَجَأَتْ طَوَائِفُهُمْ كَذِبٌ مُبَكِّرٍ

انڈھی جماعتیں ہیں جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہیں ان کے عداوت کا گام پر ہے اور وہ ایسے آئے جیسا کہ کھیریا نر کے دت کھار کے لئے لکتا ہے

وَالْعَيْنُ بَاكِيَةٌ وَلَيْسَ بَكَائُنَا شَيْئًا سِوَى الْفَضْلِ الْمَنِيرِ الْمَسْفِرِ

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں ہے جبر اس فضل کے جو روشن کرنے والا اور صبح کے وقت آنے والا ہے

إِنِ الْبَالِيَا لَا يَرُدُّ رِكَابَهَا إِلَّا يَدَا مَلِكٍ قَدِيرٍ أَكْبَرِ

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رد نہیں کر سکتا مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

إِنَّ الْمَهِيْمَنَ لَا يُضَيِّعُ عِبَادَهُ فَافْرَحْ وَلَا تَحْزَنْ بَوَقْتِ مُضْجِرِ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت ہو

أَيُّهَا الْمُتَنَصِّرُونَ وَالْعَادُونَ الْعَمُونَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا، وَجُزْتُمْ

اے عیسائیوں اور حد سے تجاوز کرنے والے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تم نے راہ راست کو چھوڑ دیا

عَنِ الْقَصْدِ جَدًّا. تَعْبُدُونَ مِنْ مَاتِ وَفَاتِ، وَعَظَّمْتُمْ الْعِظَامَ الرَّفَاتِ،

تم نے اس کو خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کی

وَعَمِصْتُمُ الصَّادِقِينَ. وَفِيكُمْ مَنْ إِذَا كَلَّمَ كَلَّمَهُ، وَإِذَا سَلَّمَ ثَلَّمَهُ. تَقُولُونَ

اور صادقوں کا تم نے عیب پکڑا اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہمکلام ہوں تو بدگوئی سے دلوں کو آزار

إِنَّا لَقَنَّا الْحَلَمَ، وَعَلَّمْنَا السَّلْمَ، وَلَكِنَّا لَا نَجِدُ فِيكُمْ قَارِعَ

پہنچاویں اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور بے گزند رکھا جائے تو اور بھی رخنہ ڈالیں۔ اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ

هذا ☆ الصّفات وقریع هذه الصفات، بل نجدكم حریصین علی الضرّ،
 ہم کو علم سکھایا گیا ہے اور صلح کاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم میں ایسا شخص نہیں پاتے جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا
 وراغبین فی ایصال الشرّ. تسبّون الأخیار، وتلعنون الأبرار، وتختالون
 اور ان صفتوں کا مالک ہو بلکہ ہم تو تم کو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہیں تم نیکیوں کو
 من الزهو، وتنصبّون إلی اللّٰه، وما تنصرتم إلا لتکونوا ذوی جُرْدٍ
 گالیاں دیتے اور راستبازوں پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہارے ناز کی چال میں تکبر بھرا ہوا ہے اور ہولعب کی طرف
 مربوطة وجدة مغبوطة، ولتمیسوا فی ریاش، وتتخلصوا من فکر
 گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے سے تمہاری یہی غرضیں ہیں کہ تمہارے طویلوں میں گھوڑے ہوں اور قابل
 معاش، وتجدوا ما تشتهی الأنفس وتتلذّ الأعین، ولتتجنّوا قطوف
 رشک دولت مندی تم کو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ اور تم کو وہ سب
 اللذات فارغین. وواللّٰه إن فسق النصارى قد عظم فی الدیار، وأحنوا
 چیزیں مل جائیں جن کو تمہارے نفس چاہتے ہیں اور جن سے تمہاری آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں اور تاکہ تم اپنی
 علی الناس بأنواع التبار. اتّسخت أبدانهم من أوساخ الذنوب، فما
 لذتوں کے چنے ہوئے پھل فارغ بیٹھ کر کھاؤ۔ اور بخدا نزاری کا فسق ملکوں میں بڑھ گیا ہے اور تم قسم کی ہلاکت
 مالوا إلی الذنوب، وبلغ أمرهم من كثرة الأدران إلی الحمام، فما
 میں لوگوں کو ڈال دیا ہے ان کے بدن گناہوں کی میل سے میلے ہو گئے مگر انہوں نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا بوکا
 عجبوا إلی الحمام، وصاروا بادی الجرّدة كالأنعام، فما آلوا إلی حلل
 ان کو ملے اور میلوں کی کثرت سے ان کی نوبت موت تک پہنچی پس انہوں نے حمام کی طرف رغبت نہ کی اور
 الإنعام، وأحبوا الذهب، والإیمان فرّ وذهب، فأكبوا علی الدنیا خائنین.
 چار پاؤں کی طرح گئے ہو گئے اور انعام کے لباس کی طرف توجہ نہ کی اور سونے سے پیار کیا اور ایمان بھاگ گیا سو
 وکذلک زادت منهم سموم الطغیان، ورکدت ریح الإیمان، حتی
 دین سے نوید ہو کر دنیا پر گرے اور اسی طرح ان سے گرا ہی کی زہریں پھیلیں اور ایمان کی ہوا تھم گئی یہاں تک کہ

صار الزمان کلیلة حالكة الجلباب هامية الرباب، ترکوا طریق الخیر
 زمانہ ایسا ہو گیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے انہوں نے اس بھلائی کے طریق کو
 المأثور، ودعوا إلى الویل والشور، ثم صار الكذب عادتہم، وإشاعة
 چھوڑ دیا جو مسلسل چلی آتی تھی اور موت اور ہلاکت کی طرف لوگوں کو بلایا۔ جھوٹ ان کی عادت ہو گیا
 الفسق سیرتہم، وتوهين المقدسين خصلتہم، ومال الإعانات جرتہم۔
 اور فسق ان کی سیرت ہو گیا اور پاکوں کی توہین کرنا ان کی خصلت ہو گئی اور چندہ کا روپیہ ان کا
 لا یبالون صغيرة ولا كبيرة، ولا يتقون جرأة ولا جريرة، ويفتنون قلوب
 جال ہو گیا نہ صغیرہ سے ڈریں اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے
 الناس بأنواع الوسواس، أو ينطقون بالبهتان علی رسل الرحمن۔
 تا اور لوگوں کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ میں ڈالیں اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان
 وشننشتہم الانتقال من صید إلى صید، والرجوع من کید إلى کید،
 باندھتے ہیں اور ان کی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہو کر دوسرے شکار کی طرف جائیں اور
 فتارة يُرُونَ النساء، وطورا بیضاء و صفراء، ومرة مياءهم الغزار،
 ایک مکر سے دوسرے مکر کی طرف رجوع کریں بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت سونا اور چاندی اور
 وأخرى الأشجار والثمار. فنشب الجهال فی شبکتہم، والفساق فی
 کبھی اپنے پانی کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل۔ سوان کے جال میں اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق
 ہوئے، ونسلوا من کل حدبٍ مصطادين۔

ان کے گڑھے میں جاگے اور وہ ہر ایک بلندی سے شکار کرنے کے لئے دوڑے۔

أَنْظُرْ إِلَى الْمُتَنَصِّرِينَ وَذَانِهِمْ وَأَنْظُرْ إِلَى مَا بَدَأَ مِنْ أَدْرَانِهِمْ
 عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو اور ان میںوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئیں
 مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ تَشَدُّرًا وَيَنْجَسُونَ الْأَرْضَ مِنْ أَوْثَانِهِمْ

وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر ایک بلندی سے دوڑے ہیں اور اپنے بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

ونعود بالقُدوس من شیطانہم

اور ان کے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتے ہیں

أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الصَّدَقِ فِي بِلْدَانِهِمْ

یا تو نے شناخت کیا کہ ان کے شہروں میں سچائی بھی ہے

هَمْ يَنْشُرُونَ الْفَسْقِ فِي أَوْطَانِهِمْ

وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

وَالزُّورِ كَالْأَثْمَارِ فِي أَغْصَانِهِمْ

اور ان کی شاخوں میں جھوٹ پھلوں کی طرح موجود ہے

لِلْعَقْلِ حَسْرَاتٍ عَلٰی هٰذِيَانِهِمْ

اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

كَذِبٌ عَلٰی كَذِبٍ بَيَانٌ لِّسَانِهِمْ

اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

إِنِ التَّطَهَّرْ لَا تَحُلْ بِخَانِهِمْ

اور پاکیزگی ان کے کاروان سرائے میں نہیں اترتی

شَرًّا أَرَاهُ دَخِيلَ دَخِيلٍ جَنَانِهِمْ

اور وہ شرارت ان کے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

وَتَمَايَلُوا حَقْدًا عَلٰی بَهْتَانِهِمْ

اور کینہ سے اپنے بہتانوں کی طرف جھک پڑے

كَمْ مِنْ جَهُولٍ صَيْدٍ مِنْ أَرْسَانِهِمْ

اور ان کی رسیوں سے بہت جاہل شکار ہو گئے

وَاسْتَغْزَرُوا مَا كَانَ فِي كَيْزَانِهِمْ

اور جو کچھ ان کے پیالوں میں تھا ان کو بہت کچھ سمجھا

نَشْكُو إِلَى الرَّحْمَنِ شَرًّا زَمَانِهِمْ

ہم ان کے زمانے کے شر سے خدا تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں

هَلْ مِنْ صَدُوقٍ يُوجَدُنْ فِي قَوْمِهِمْ

کیا کوئی راست باز ان کی قوم میں پایا جاتا ہے

هَمْ يَعْبُدُونَ الْآدَمِيَّ كَمِثْلِهِمْ

وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کر رہے ہیں

الْمَاكِرُونَ الْكَائِدُونَ مِنَ الْهَوَى

حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں

الْعَيْنِ بَاكِيَةً عَلٰی حَالَاتِهِمْ

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مَكْرٌ عَلٰی مَكْرٍ خِيَالٌ قَلُوبِهِمْ

ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے

إِنِّي أَرَاهُمْ كَالْبَنِينِ لِعُوقِهِمْ

میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے اہلیس کے لئے بطور بیٹوں کے ہیں

كَيْفَ الرَّجَاءِ وَقَدْ تَأَبَّطَ قَلْبُهُمْ

کیونکر امید کریں حالانکہ ان کے دل شرارت کا پتی نعل میں لئے بیٹھے ہیں

بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ

بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی

كَمْ مِنْ سَمُومٍ هَبَّ عِنْدَ ظَهْرِهِمْ

ان کے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائیں چلی ہیں

هَمْ أَنْكَرُوا بَحْرَ الْعُلُومِ بِخَبْثِهِمْ

انہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا

لا يعلم النوكى دخيلة أمرهم
بے وقوف لوگ ان کی اصل حقیقت کو نہیں جانتے

واللہ لولا ضنک عیشٍ مُقلِقٍ
اور بخدا اگر تنگی رزق کسی کو تکلیف نہ دیتی

قد جاءهم قوم بحرصٍ لبانهم
ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پاس آئی

کانوا کذّاب البرّ مکلوم الحشا
وہ جنگل کے بھیڑیے کی طرح بھوک سے خستہ اندرون تھے

قوم سُقوا کأس الحتوف بو عظهم
ایک قوم نے تو موت کے پیالے ان کے وعظ سے پی لئے

عمّت بلاياهم وزاد فسادهم
ان کی بلائیں عام ہو گئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا

یا ربّ خذهم مثل أخذک مفسداً
اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے

أدرک رجالاتاً یا قدیر ونسوةً
اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خیر لے

حلت بأرض المسلمین جنودهم
ان کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اتر آئے

یا ربّ أحمد یا إله محمد
اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الہ

یا عوننا انصر من سواک ملاذنا
اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون چاہتا ہے

من غیر رقتهم ولین لسانهم
بس اسی قدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں

ما مال مرتدّ إلى أديانهم
تو کوئی مرتد ان کے دین کی طرف میل نہ کرتا

ولینفضن ما کان فی أردانهم
تاکہ وہ جو کچھ ان کی آستنیوں میں ہے جھاڑ لیں

من جوعهم فسعوا إلى عمرانهم
پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم خروف فی یدی سرحانهم
اور ایک دوسری قوم ہرہ کی طرح اس بھیڑیے کے ہاتھوں میں ہے

واشتدّ سيل الفتن من طغيانهم
اور فتنوں کا سیلاب ان کی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہو گیا

قد أفسد الآفاق طول زمانهم
ان کے طول زمانہ نے دنیا کو بگاڑ دیا

رحمًا ونج الخلق من طوفانهم
اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

فسرّ غوائلهم إلى نسوانهم
اور ان کی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

اعصم عبادک من سموم دخانهم
اپنے بندوں کو ان کے دھوؤں کی زہروں سے بچالے

ضاقنا علينا الأرض من أعوانهم
ہم پر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہو گئی

وَاعَصِمْ عِبَادَكَ مِنْ سَمُومِ بَيَانِهِمْ

اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچالے

خَيْرَ الْوَرَىٰ فَاَنْظُرْ اِلَىٰ عَدُوَانِهِمْ

وہ نبی جو افضل مخلوقات سے ہے سو تو ان کے ظلم کو دیکھ

وَانْزِلْ بِسَاحَتِهِمْ لِهَدْمِ مَكَانِهِمْ

اور ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے گھن خانہ میں اترا آ

يَا رَبِّ قُوِّدْهُمْ اِلَىٰ ذُوبَانِهِمْ

اے میرے رب ان کو ان کے گداز ہونے کی طرف کھینچ

فَاَضْرِبْ مَكَائِدَهُمْ عَلٰى اَبْدَانِهِمْ

سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

حَدِّ كَاَسِيْفٍ عَلٰى شَجَعَانِهِمْ

تیز ہے اور تلواروں کی طرح ان کے بہادروں پر پڑتا ہے

زُمَّتْ رِكَابَ الْهَجْرِ مِنْ وَثَانِهِمْ

جدائی کے اونٹوں کو ان کے حملوں کے سبب سے مہار دی گئی

لَرْمِيَتْ سَهْمَ النَّارِ عِنْدَ عُثَانِهِمْ

تو میں ان کے دھان کے مقابل پر آگ کے تیر چلاتا

سَتْرِي بِسَدْمِ الْقَلْبِ عَضَّ بِنَانِهِمْ

سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی دامت سے اپنی سرانگشت کا تین گے

فَبِغُوا بِاَرْضِ اللّٰهِ مِنْ طَغْيَانِهِمْ

تب وہ خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کی وجہ سے باغی ہو گئے

صَعَبٌ عَلٰى السَّفَهَاءِ عَطْفُ عِنَانِهِمْ

اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

كَسَّرَ زُجَاجَتَهُمْ اِلٰهِي بِالصَّفَا

اے خدا پتھروں سے ان کے شیشے کو توڑ دے

سَبُّوْا نَبِيَّكَ بِالْعِنَادِ وَكَذَّبُوْا

تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا

يَا رَبِّ سَحِّقْهُمْ كَسَحِّقِكَ طَاغِيًّا

اے میرے رب ان کو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیتا ہے

يَا رَبِّ مَزَّقْهُمْ وَفَرَّقْ شَمْلَهُمْ

اے میرے رب ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے

قَدْ اَزْمَعُوْا اِضْلَالِنَا وَوَبَا لِنَا

انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے

وَ اِذَا رَمِيَتْ فَاِنْ سَهْمِكَ قَاتِلٌ

اور جب تو تیر چلاوے تو تیر تیرا قتل کرنے والا ہے

صِرْنَا حَمُوْلَةً جَوْرِهِمْ وَجَفَائِهِمْ

ہم ان کے ظلم کے شتر بار برداری ہو گئے

لَوْلَا تَعَاْفَيْنَا تَعَاْفَبَ سَبِّهِمْ

اگر ہم ان کی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نہ کرتے

مَا يَظْلَمُ الْاَشْرَارُ اِلَّا نَفْسَهُمْ

ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ظَنُّوْا بِاَنْ اللّٰهَ مَخْلِفٌ وَعَدَهُ

انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا

وَقَبُوْلُ اَمْرِ الْحَقِّ عَارٌ عِنْدَهُمْ

سو حق کا قبول کرنا ان کے نزدیک عار ہے

سُوْدٌ كَخَافِيَةِ الْغُرَابِ قُلُوْبِهِمْ

ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوئے کے وہ پر جو پیچھے کی طرف ہوتے ہیں

فَارْقُبْ إِذَا صَاحَبْتَهُمْ بِمَحَبَّةٍ

پس جب تو ان کی صحبت اختیار کرے تو تجھے

وَلَقَدْ دَعَوْتُ الرَّبَّ عِنْدَ تَنَاضُلِي

اور میں نے اپنے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا

يَا مُسْتَعَانِي لَيْسَ دُونَكَ مَلْجَأِي

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

يَا مَنْ يَعْبِرُنِي بِمَوْتِ الْهَمِّ

اے وہ شخص جو مجھے اس لئے سرزنش کرتا ہے کہ میں ان کے مصیبتی خدا یعنی حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں

وَاللَّهِ إِنَّ حَيَاةَ عَيْسَى حَيَّةٌ

بخدا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے

جَعَلَ الْمَهِيْمَنَ حِكْمَةً مِنْ عِنْدِهِ

خدا تعالیٰ نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

كَيْفَ الْحَيَاةِ وَقَدْ تُؤَفَّقِي مِثْلَهُ

یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ ان سے پہلے جتنے نبی آئے

هَلْ غَادَرَ الْحَتْفُ الْمَفَاجِئَ مَرْسَلًا

کیا اچانک پکڑنے والی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا

أَتَغِيظُ رَبَّنَا لَابْنِ مَرْيَمَ حَشْنَةً

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کے لئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کہینہ ہے

فَاطْلُبْ هُدَاهُ وَمَا أَخَالُكَ تَطْلُبُ

سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے

وَالخَلْقَ مَخْدُوعُونَ مِنْ لِمَعَانِهِمْ

اور خلقت ان کی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فَتَنَّا بَدِيْنِكَ عِنْدَ اسْتِحْسَانِهِمْ

باعث ان کے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا امیدوار رہنا چاہیے

وَاللَّهُ تُرْسِي عِنْدَ ضَرْبِ سِنَانِهِمْ

اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

فَانصُرْ وَايْدُنَا لِهَدْمِ قِنَانِهِمْ

پس مدد کر اور ان کے پہاڑوں کے ٹوڑنے کے لئے ہماری تانیہ فرما

أَفَلَا تَرَى مَا جَدَّدَ أَصْلَ إِهَانِهِمْ

کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس اعتقاد نے ان کی نیچائی کی ہے

تَسْعَى لِتُهْلِكَ كُلِّ مَنْ فِي خَانِهِمْ

وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو ان کی سرانے میں ہیں

فِي مَوْتِ عَيْسَى قَطْعَ عَرَقِ جِرَانِهِمْ

کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

حِزْبٌ وَخَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ زَمَانِهِمْ

وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا اور پیچھے سے آیا وہ بھی فوت ہو گیا

أَمْ هَلْ سَمِعْتَ الْحَيَّ مِنْ أَقْرَانِهِمْ

یا تو نے کبھی سنا کہ ان کے ہم رتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

وَتَحِيدَ عَنِ مَوْلَى إِلَهِي إِنْسَانِهِمْ

اور مولیٰ کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کی طرف جاتا ہے

فَإخْسَأْ وَكُنْ مِنْهُمْ وَمِنْ إِخْوَانِهِمْ

پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

أَخْطَأَتْ مِنْ جَهْلٍ بِاسْتِسْمَانِهِمْ

تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

يَا رَبِّ سَلِّطْنِي عَلَىٰ جَدْرَانِهِمْ

اے میرے رب ان کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر

رَمَحٌ مَبِيدٌ لَا كَمِثْلَ بَيَانِهِمْ

ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ ان کے بیان کی طرح

هَاجَتْ دَخَانَ الْفَتَنِ مِنْ نِيرَانِهِمْ

اس وقت کے بعد جو پادریوں کی آگ سے دھوئیں اٹھے

مَا جَسَّتْهُمْ بَلْ جَاءَ وَقْتُ هَوَانِهِمْ

میں ان کے پاس نہیں آیا بلکہ ان کی ذلت کا وقت آ گیا

أَهْوَىٰ بِأَسْيَافِ إِلَىٰ إِثْخَانِهِمْ

اور کبھی میں اپنی تلواروں کے ساتھ ان کے قتل کی طرف توجہ کرتا ہوں

وَعَصَايَ قَدْ أَفْنَتْ قُوَىٰ ثَعْبَانِهِمْ

اور میرے عصا نے ان کے سانپ کی تمام قوتیں فنا کر دیں

جَادَتْ عَلَيَّ الْجَوْدُ مِنْ فَيْضَانِهِمْ

اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

إِنَّا سُقِينَا مِنْ كُؤُوسٍ دِنَانِهِمْ

ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

وَالْعُمَىٰ لَا يَدْرُونَ مَطْلَعِ شَأْنِهِمْ

اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

وَرَأَوْا مُدَىٰ نَحْرِ وِرَاءَ كُبَانِهِمْ

اور اپنی بیماری کے بعد زخ کرنے کی کار دیں انہوں نے دیکھ لیں

يَا مَنْ تَظَنَّنِي الْبَوْلَ مَاءً بَارِدًا

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

يَا رَبِّ أَرِنِي يَوْمَ كَسْرِ صَلِيبِهِمْ

اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھا

فَإِذَا تَكَلَّمْنَا فَسَيْفٌ قَوْلُنَا

اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے

وَلَقَدْ أَمَرْتُ مِنَ الْمَهِيمِنِ بَعْدَمَا

اور میں خدا کی طرف سے مامور ہوں

مَا قَلَّتْ بَلْ قَالَ الْمَهِيمِنِ هَكَذَا

یہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح کہا

طَوْرًا أَحَارِبَ بِالسَّهَامِ وَتَارَةً

کبھی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں

بِمَهْنَدٍ صَافٍ الْحَدِيدِ جَذْمَتُهُمْ

نہایت عمدہ تلوار سے میں نے ان کو کاٹ دیا ہے

رُوحِي بِرُوحِ الْأَنْبِيَاءِ مُضْمَعٌ

میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے

إِنَّا نَرْجِعُ صَوْتَنَا بِغَنَائِهِمْ

ہم انہیں کے گیت کو سُروں کے ساتھ گاتے ہیں

قَوْمٌ فَنُوا فِي سَبِيلِ مَرْبِعِ رَبِّهِمْ

وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی

كَمْ مِنْ شَرِيرٍ أَهْلَكُوا بَعْنَادِهِمْ

بہت شریر ہیں جو بوجہ ان کے عناد کے ہلاک کئے گئے

وَسِيرِعِمْ اللّٰهُ الْقَدِيرَ اَنُوفِهِمْ

عنقریب خدا تعالیٰ ان کی ناکوں کو خاک میں ملائے گا

الْيَوْمَ قَدْ فَرَحُوا بِرَجْسٍ تَنْصُرُ

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں

قَوْمٍ تَسْمِيلٍ مَعَ الْهُوَىٰ اَفْكَارِهِمْ

یہ ایک قوم ہے جن کے فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جھک پڑتے ہیں

ظَهَرَتْ كَاثِرِ السَّمِّ ثَوْرَةٌ وَعَظْمُهُمْ

زہر کے اثر کی طرح ان کے وعظ کا جوش ظاہر ہے

هَلْ شَاهِدَتْ عَيْنَاكَ قَوْمًا مِثْلَهُمْ

کیا ایسی قوم تُو نے کوئی اور بھی دیکھی

بِطَرِيقَةٍ سَنَّتْ لَهُمْ اَبَاؤُهُمْ

اس طریق سے جو ان کے باپ دادوں نے مقرر کیا ہے

فَكَأَنَّ اَبْوَابَ الْمَكَائِدِ كُلِّهَا

پس گویا کہ تمام فریبوں کے دروازے

قَدْ اَثَرُوا طَرِيقَ الضَّلَالِ تَعَمُّدًا

گراہی کی تمام راہوں کو پسند کر لیا

اِنَّ الصَّلِيبَ سِيْكَسَرْنَ وَيُدَقَّقْنَ

صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

الْكُذْبِ مَجْبِنَةٌ لِّكُلِّ مُبَاحِثٍ

جھوٹ بولنا ہر ایک بحث کرنے والے کے لئے بددلی کا باعث ہوتا ہے

سَمٌّ مِّبِيدٌ مَّهْلِكٌ فِي لِبْنِهِمْ

اُن کے دودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنے والی اور مارنے والی ہے

وَيُرَى الْمَهِيْمَنَ ذُلًّا دَاءِ خُنَانِهِمْ

اور ان کی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

وَالْحَقُّ لَا يَخْطُو اِلَى اَذَانِهِمْ

اور سچائی ان کے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

وَعَفَتْ نَقُوشُ الصَّدَقِ مِنْ حَيْطَانِهِمْ

اور سچائی کے نقش ان کی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

رَحَلَتْ تَقَاةَ الْخَلْقِ مِنْ اِدْجَانِهِمْ

ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیز گاری کوچ کر گئی

اَمْ هَلْ سَمِعْتَ نَظِيْرَهُمْ فِي ذَانِهِمْ

یا ان کے عیب میں اُن کی کوئی دوسری نظیر بھی سنی

يَدْعُو اِلَى الْجَهْلَاتِ صَوْتُ كِرَانِهِمْ

ان کا طنزور باطل باتوں کی طرف بلا رہا ہے

فُتِحَتْ لِفَتْنَتِنَا عَلٰى رُهْبَانِهِمْ

ان پر اس لئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

مَا زَادَ خُسْرَانِ عَلٰى خُسْرَانِهِمْ

جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور ٹوٹا نہیں

جَاءَ الْجِيَادُ وَزَهَقَ وَقْتُ اَتَانِهِمْ

گھوڑے آئے اور گدھیاں بھاگیں

لَكِنَّهُمْ تَرَكَوْا حَيَاءَ جِنَانِهِمْ

مگر انہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

مَكْرٌ مُضِلُّ الْخَلْقِ فِي هَدَجَانِهِمْ

ان کی پیرانہ رفتار میں ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنے والا ہے

واقنع بشوكٍ من جنى بستانهم

اور ان کے باغ کے پھل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

فاصبرُ ولا تجنحُ إلى تهاتنهم

پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہ کی طرف مت جھک

فاقنعُ ولا تنظرُ إلى أفنانهم

سو قناعت کر اور ان کی شاخوں کی طرف نظر مت کر

فتجافُ يا مغرورُ عن أحضانهم

پس ان کے کناروں سے اے دھوکا کھانے والے ایک طرف ہو جا

إلا إلى ربِّ مُزِيلِ قِنانهم

صرف خدا تعالیٰ کی پناہ ہے جو ان کے ٹیلوں کو دور کرے گا

يُصبون قلب الخلق من إحسانهم

اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

من شحّه ميلاً إلى مرجانهم

اپنے لالچ سے ان کے موتی کی خواہش سے

لوجدت سقطاً شينهم كعوانهم

تو ان کے بڑھے کو ایسا ہی روئی پایگا جیسا کہ ان کے درمیانی عمر والے کو

بل هم بنوا قصرًا على بنيانهم

بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

ليبيت شبعاناً بلحم جفانهم

تا ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گزارے

من نخزهم خبثًا وطول لسانهم

کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

فأربأً بدينك عند رؤية وجههم

پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ

الموت خير للفتى من خبزهم

جو نمرد کے لئے مرنا ان کی روٹی سے بہتر ہے

ونضارة الدنيا تزول بطرفة

اور دنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہو جاتی ہے

النار تسقط كالصواعق عندهم

آگ ان کے پاس بجلی کی طرح گر رہی ہے

أين المفر من القضاء إذا دنا

تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آگ

يُصبون جهلاً برقة لفظهم

جاہلوں کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں

فلذا يُحبُّ مزورُّ أديارهم

اسی لئے ایک مکار ان کے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے

ولو انتقدت جموعهم في ديرهم

اور اگر تو ان کے گرجاؤں میں ان کی جماعتوں کو پڑھے

ما الفرق بين المشركين وبينهم

ان میں اور مشرکین میں فرق کیا ہے

يهوى إليهم كلُّ نكسٍ فاسقٍ

ہر یک ضعیف فاسق ان کی طرف گرتا ہے

في قلبنا وجعٌ وشوكٌ دعابة

ہمارے دل میں ایک درد اور ان کے ٹھٹھوں کی وجہ سے ایک کانٹا ہے

أَصْبُوا قُلُوبَ الْخَلْقِ مِنْ عِقْيَانِهِمْ

لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لیے ہیں

حَدَّثَتْ فَنُونَ الْفَسْقِ مِنْ حَدَثَانِهِمْ

اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پھیلے

يُخْفُونَ فِي الْأَرْدَانِ حَبْلَ طِعَانِهِمْ

اور اپنی آستینوں میں لمبے رے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہیں

ضَارٌّ لَخَلْقِ اللَّهِ مَاءُ شِنَانِهِمْ

اور خلق اللہ کے لئے ان پرانی مشکوں کا پانی مضر ہے

خَيْرٌ لِحِفْظِ الدِّينِ مِنْ قُرْبَانِهِمْ

اُن کے قرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے

فَانصُرْ عِبَادَكَ رَبِّ فِي مِيدَانِهِمْ

سو تو اپنے بندوں کی ان کے میدان میں مدد کر

نَاوِي إِلَى الرَّحْمَنِ مِنْ رُكْبَانِهِمْ

اور ان کے سواروں سے ہم خدائے تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں

لِلْحَقِّ سُلْطَانَ عَلَى سُلْطَانِهِمْ

اور خدا کا تہر ان کے تہر پر غالب ہے

إِنَّا لَقِينَا الْمَوْتَ مِنْ لُقْيَانِهِمْ

کیونکہ ہم ان کے ملنے سے موت کو ملے

يَا رَبِّ نَجِّ الْخَلْقَ مِنْ ثَعْبَانِهِمْ

اے میرے رب خلقت کو ان کے سانپ سے نجات دے

فَارْحَمْ وَخَلِّصْ رُوحَنَا مِنْ جَانِهِمْ

سو رحم کر اور ہماری جان کو ان کے دیو سے رہائی بخش

وَاشْفِ الْقُلُوبَ بِخَزِيْمِهِمْ وَهَوَانِهِمْ

اور ہمارے دلوں کو ان کی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

مَا إِنْ أَرَى أَثَرَ الدَّلَائِلِ عِنْدَهُمْ

میں ان کے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

قَدِ عَاثَ فِي الْأَقْوَامِ ذَنْبَ شَيْوَحِهِمْ

ان کے بڑھوں کے بھیڑیے نے قوموں میں تباہی ڈالی

تَعْرِيسُهُمْ آثَارُ عِزْمِ رَحِيلِهِمْ

رات کو اترا ان کے کوچ کی نشانی ہے

عَاثٌ عَلَى الْفِطْنِ الزَّكِيِّ طَعَامُهُمْ

ایک دانہ پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے

لِلْمَرْءِ قَرْبُ الْمُؤْذِيَاتِ جَمِيعِهَا

انسان کے لئے تمام موذی جانوروں کا قرب

لَكَ كُلُّ يَوْمٍ رَبٌّ شَأْنٌ مَعْجَبٌ

اے میرے رب ہر ایک دن تیری عجیب شان ہے

نَقْنَبِي التَّضَرُّعَ وَالْبِكَاءَ تَصَبُّرًا

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں

لِلَّهِ سَهْمٌ لَا يَطِيشُ إِذَا رَمَى

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا

أَنْزِلُ جَنُودَكَ يَا قَدِيرُ لِنَصْرِنَا

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اتار

يَا رَبِّ قَدْ بَلَغَ الْقُلُوبَ حَنَاجِرَا

اے میرے رب دل خلق کو پہنچ گئے

إِنَّ الْقُلُوبَ مِنَ الْكُرُوبِ تَقَطَعَتْ

دل بیقرار یوں سے ٹکڑے ہو گئے

وَدَعِ الْعِدَا جَزَرَ السَّبَاعِ يَنْشَنَهُمْ

اور دشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بناتا ان کو پکڑیں اور نوچ نوچ کر کھاویں

وَأَعْجَبَنِي طَرِيقَ الْمُعْتَرِضِ الْفِتَانِ أَنَّهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنَ الْهَيْدِيَانِ،
 اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے میں تعجب کرتا ہوں بکواس سے باز نہیں آتا اور
 ويهذي كمثل النشوان، ويقول إن عيسى هو الروح الذي يوجد ذكره
 شرايبيوں کی طرح بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰ وہی روح ہے جس کا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے
 في جميع مقامات القرآن، وفي كتب أخرى التي هي من الله الرحمن،
 اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں حالانکہ وہ اس دعویٰ میں سراسر
 وما هو إلا من الكاذبين. فاعلموا يا معشر الطلاب أنه يسعى إلى
 جھوٹ بول رہا ہے۔ سوائے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کی طرف دوڑتا ہے جس میں پانی
 السراب ولا يخطو إلى الصواب، وإن في كلامه دجل عجيب وتمويه
 نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں رکھتا اور اس کی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور
 غريب و كذب مبين. ألا يعلم أن الروح نزل على عيسى كما نزل ﴿۱۰۰﴾
 کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح جیسا کہ حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا
 على موسى ونبیین آخرین؟ لم يلبس الحق بالباطل كالدجال الغالط؟
 اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ کیوں حق کے ساتھ جھوٹ ملاتا ہے جیسے کہ دجال اچھے کے ساتھ برے کو ملانے والے۔ کیا
 ألا يقرأ في الإنجيل متى الإصحاح الثالث وإذا السماوات قد انفتحت له،
 وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا کہ یکدفعہ اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے
 فرأى روح الله نازلةً مثل حمامة وآتياً عليه..... ثم أُصْعِدَ يَسُوعَ إِلَى الْبَرِيَّةِ
 سو اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی طرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کی طرف چلا گیا
 من الروح ليَجْرَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ اللَّعِينِ. فثبت أن روح القدس نزل على
 تا شیطان سے آزمایا جاوے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس
 المسيح كما نزل على إبراهيم وإسماعيل والذبيح وغيره من المرسلين.
 مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ ابراہیم اور اسماعیل اور دوسرے نبیوں پر

فاتق ربَّ العباد وفكّرْ لطلب السّداد، مجتهدًا لتحصيل الرشاد، سو خدا سے ڈر اور حق الامر کے ڈھونڈھنے کی فکر کر مگر اس فکر میں وتارگًا سبل الرقاد وجاهدًا، هل يكون النازل والمنزل عليه شيئًا كوشش کر اور نیند کی راہوں سے الگ ہو کیا نازل اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتے ہیں واحدا؟ کلاب لا بد من أن يكونا شيئين متغائرين، كما لا يخفى على بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزیں ہیں جیسا کہ عقلمندوں پر ذی العینین، وعلی سائر العقالین۔ فأی دلیل أكبر من هذا لقوم پوشیدہ نہیں۔ پس منصفوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی وہ منصف جو منصفین، الذین ینثالون إلى الحق موجفین، ولا یترکون الصراط کعمین؟ حق کی طرف متوجہ ہو کر دوڑتے ہیں اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے اور کونسا فرق ان دوروحوں میں ہے وأی فرق فی الروح النازل علی عیسیٰ والروح الذی أعطی لموسیٰ کلیم جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئیں رب العالمین؟ ألا تتفکرون یا معشر الظالمین وتسقطون علی أراجیف اے ظالمو! کیا تم کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور جھوٹوں کی خبروں پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم الکاذبین؟ ألا تقرأون فی التوراة الإصحاح الحادی عشر ما قبل إنه قول تورات کے گیارہویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جس میں کہا گیا ہے کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتوں میں سب أصدق القائلین، وهو أن الربّ قال لموسیٰ فأنزل وأنا أتکلم معک، سے بڑھ کر سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ میں اتروں گا اور تجھ سے کلام کروں گا اور اس وأخذ من الروح الذی علیک وأضع علیهم، أئی علی اکابر أمته، وهم روح میں سے لوں گا جو تجھ پر ہے اور ان پر ڈالوں گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدی کانوا سبعین. وكذلك نزل هذا الروح علی جد عیسیٰ ومُرشدہ داؤد تھے۔ اور اسی طرح روح حضرت عیسیٰ کے دادے اور اس کے مرشد یحییٰ پر بھی نازل ہوئی

ویحییٰ و غیرہما من النبیین۔ ولا حاجة إلى أن تطول الکلام ونضیع اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس کلام کو طول دیں اور وقت کو ضائع الأوقات و نزید الخصام، فإن الخواص من النصارى والعوام يعرفونه کریں اور جھگڑے کو بڑھائیں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے ہیں وما كانوا منکرین۔ فلم لا تستشفّ أيها الجهول والغبی المعذول فی اور منکر نہیں ہیں۔ پس اے نادان کیوں اپنی نظر کو پہلی کتابوں میں عیق حد تک نہیں پہنچاتا کتب الأولین؟ ولم لا تقبل النصيحة، وتعادى العقيدة الصحيحة، ولا اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت کی راہ پر نہیں آتا۔ تکون من المسترشدين؟ نعطیک شهداً ینقّع، وتعدو إلى سمّ منقّع، ہم تجھے ایک شہد پیاس بجانے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر کی طرف دوڑتا ہے تا اس کو پی اترید أن تکون من الهالکین؟

لے کیا تیرا مرنے کا ارادہ ہے۔

وأما ما ظننت أن الله یسمی المسيح فی القرآن روحاً من الله اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا ہے الرحمن، ولا یسمیه بشراً ومن نوع الإنسان، فأعجبنی أنکم لم لا اور اس کا نام بشر نہیں رکھتا اور مجملہ نوع انسان اس کو قرار نہیں دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ کیوں بہتان تأنفون من البهتان، ولم لا تستحيون من خرافات وتنضنون نضنضة سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہیں کیوں شرم نہیں آتی اور اژدہا کی طرح الشعبان، وما کنتم منتھین۔ وتمیسون کالساکاری وجداناً و وجداء، ولا زبان ہلاتے ہو اور باز نہیں آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست ترون غوراً ولا نجداء، ولا تخافون هوة السافلين۔ أ جعلتم قرّة عیونکم چلتا ہے اور نشیب و فراز کو کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گڑھے میں گرنے سے نہیں ڈرتے۔ کیا جھوٹ بولنے میں ہی تمہاری

وَمَسْرَّةَ قُلُوبِكُمْ فِي الْأَكَاذِبِ، وَطَبْتُمْ نَفْسًا بِالْغَايَةِ طَلَبَ الْحَقِّ وَإِلْقَاءِ
 آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اس بات پر خوش ہو گئے کہ حق کو چھوڑ دو اور
 حبل اللہ القریب، وکنتم قوما عادین؟ ویل لکم. إنکم سقطم علی
 خدا کے رسد کو جو بہت نزدیک ہے پھینک دو۔ تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے
 دِمْنَةً، وَأَعْرَضْتُمْ عَنْ رَوْضَةٍ، بَلْ تَرَكْتُمْ شَجَرَاءَ وَأَثَرْتُمْ مَرْدَاءَ، وَنَزَلْتُمْ
 اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تم نے درختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران بے درخت زمین کو
 عن متن الرکوبة، واخترتم طریق الصعوبة، وقفوتم أثر المبطلین.
 اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستوں کے پیچھے لگ گئے۔

وإن کنتم تظنون أن القرآن صدق قولکم وأعان، وقال فی شأن

اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور عیسیٰ کے بارہ میں کہا ہے کہ

عیسیٰ وروح منه وقیل أنه خرَج من لدنه، فما هذا إلا جهل صریح

وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل اور مکروہ وہم ہے اور

ووہم قبیح وخطأ مبین. ثم إن فرض أن قوله تعالیٰ وروح منه یزید شأن

کھلا کھلا خطا ہے۔ پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہے اور اس کو

ابن مریم، ویجعلہ ابن اللہ وأعلیٰ وأکرم، فیجب أن یکون مقام آدم

ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح

أرفع منه وأعظم، ویكون آدم أول أبناء رب العالمین؛ فإن فی شأن آدم

سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم ہی ہو۔ کیونکہ حضرت آدم کی شان میں

بیان اکبر من شأن عیسیٰ، فتفکر فی آية فَمَقْعُوا لَهُ سَجِدِينَ^۱ وتدبر

حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمندوں کی طرح لفظ فقعو الہ ساجدین میں غور کر

کأولی النهی، وفکر فی لفظ خلقت بیدی ولفظ سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ

اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سَوَّيْتُهُ اور نَفَخْتُ فِيهِ

مِنْ رُوْحِيْ ۙ وَالْفَاظِ اٰخَرِيْ، لِيُظْهَرَ عَلَيْكَ جَلَالَةُ اٰدَمَ وَشَأْنُهُ الْاَعْلٰى.

من روحی ہے اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچ تاکہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ
فَإِنْ مَنْطُوقِ الْآيَةِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ رُوحَ اللَّهِ نَزَلَ فِيْ اٰدَمَ بِنَزْوُلِ اٰجَلِيْ، حَتَّىٰ

منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ روح اللہ آدم میں اترا تھا اور وہ اترا نہایت روشن تھا یہاں تک کہ آدم
جَعَلَهُ مَسْجُوْدًا الْمَلَائِكَةُ وَمُظْهَرَ تَجَلِّيَّاتِ وَعَقْرَبَ اِلَى اللَّهِ الْاَغْنٰى، وَاَعْلَمَ

ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات عظمیٰ کا مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا
وَاَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اٰجْمَعِيْنَ، وَخَلِيْفَةَ اللَّهِ عَلَى الْاَرْضِيْنَ. وَاَمَّا الْآيَةُ

اور افضل ٹھہرا۔ اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا مگر وہ آیت جو
الَّتِي نَزَلَتْ فِيْ شَأْنِ عِيْسٰى فَمَا تَجَعَلَهُ اَرْفَعُ وَاَعْلٰى وَلَا اَصْفٰى وَاَزْكٰى، بَلْ

حضرت عیسیٰ کی شان میں نازل ہوئی ہے سو وہ اس کو کچھ بہت اونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی
يُثْبِتُ مِنْهُ اَنَّ عِيْسٰى رُوْحٌ مِّنَ اللَّهِ وَعَبْدُهُ الْعَاجِزُ كَاَشْيَاءِ اٰخَرٰى وَمِنْ

ہے بلکہ اس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روح ہیں جیسا کہ دوسری
الْمَخْلُوْقِيْنَ. مَا سَجَدَ اِبْلِيسَ، بَلْ اَمْرُهُ اَنْ يَسْجُدَ لَهُ، وَمَعَ ذَلِكَ جَرَّبَهُ

چیزیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اس کو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو
ذَلِكَ الْخَبِيْثِ، وَسَجَدَ لآدَمَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجْمَعِيْنَ. وَاِنَّ اٰدَمَ اَنْبَا

سجدہ کرے اور اس کا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتوں کو
الْمَلَائِكَةَ بِاَسْمَاءِ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ، فَثَبَّتَ اَنَّهُ اَعْلَمُ وَسِرُّهُ مَحِيْطٌ عَلَى الْاَرْضِ

تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اس کا سر تمام کائنات پر محیط تھا
وَالسَّمَاءِ، وَلٰكِنْ عِيْسٰى اَقْرَبَ اَبْنَاهُ لَا يَعْلَمُ السَّاعَةَ، وَاَشَارَ اِلَى اَنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ

مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اس کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آئے گی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائکہ اس سے
فَاقُوْهُ عِلْمًا وَاَكْمَلُوْا الْخَوْفَ وَالطَّاعَةَ، فَتَفَكَّرُوْا فِيْ هٰذَا وَلَا تَمْشُوْا كَقَوْمٍ

علم اور طاعت میں افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندھوں کی طرح مت چلو

﴿۱۰۳﴾

عمین۔ ثم إذا دَقَّقْتَ النظر أو أَمَعَنْتَ فيما حضر، فيظهر عليك أن قوله
 پھر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ میں غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلّ شانہ کا یہ قول کہ
 تعالیٰ رُوحٌ منه يشابه قوله تعالیٰ جميعاً منه، فمن الغباوة أن تُثبت من
 روح منہ ایسا ہی قول ہے جیسا کہ اس کا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ
 لفظ رُوحٌ مِنْهُ ألوهية عيسى، ولا تُقرّر من لفظ جميعاً منه بألوهية أرواح
 کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی تو ثابت کرے اور جميعاً منہ کے لفظ سے
 الكلاب والقرودة والخنزير وأشياء أخرى، فإن منطوق الآية يشهد
 کتوں اور بلیوں اور سوروں اور دوسری تمام چیزوں کی خدائی کا اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیت کا
 على أنها جميعاً منه، فمُتّ من الندامة إن كنت من المستحيين
 دلالت کر رہا ہے کہ ہر ایک چیز جمعاً منہ میں داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے ہی نکلے ہیں پس اب ندامت
 وتفكروا يا معشر النصارى أليس فيكم رجل من المتفكرين؟ وليس
 سے مر جا اگر کچھ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو! اس میں غور کرو کیا تم میں کوئی بھی غور کرنے والا نہیں ہے اور کبھی ممکن نہیں
 لك أن ترفع في جوابنا الصوت وأن تلاقى من فكرك الموت، فإن
 جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر میں مر جائے کیونکہ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح
 مثل الكاذب كخُذْرُوفٍ مُدْحَرَجٍ ولا قرار له عند الصادقين.
 گردش میں ہوتا ہے اور بچوں کے سامنے اس کو قرار نہیں۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنين أنه ذكر في توزيعه الذي

اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب
 هو عُشُّ الشياطين، أن وحى القرآن كان من الشيطان، وما كان من
 توزین میں جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور
 الرّوح الأمين، وأوّل لفظ شديد القوی ولفظ ذو مرة بالخُبث
 روح الامین کی طرف سے نہیں تھی اور شدید القوی اور ذو مرة کے لفظ کی اس نے

و اتباع الهوى وبتأویلات بعيدة ومكائد عظمی، و آذى قلوب
ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنوں کے
المؤمنین، و كذلك ترك الحياء، وودّع الارعواء، و حسب أفضل
دل کو دکھ دیا ہے۔ اسی طرح اس نے حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان
الرسل كالمجنون، و تباعد عن الحق تباعد الضب من النون، و عادى
کیا کہ نعوذ باللہ ان کو جن کا آسیب تھا۔ اور حق سے ایسا دور جا پڑا جیسا کہ سوہمار جو خشک زمین میں رہتی ہے مچھلی سے جو
المصلحين اللامین۔ و اعترض على فصاحة صحف الله القرآن و بلاغة
پانی میں رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کاموں کے حامی مصلحوں کی دشمنی اختیار کی اور قرآن شریف کی بلاغت
حبل الله الفرقان، ظلماً وزوراً، ليرضى قوماً بوراً، مع أنه كان من
فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتوں سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص جاہل
الجاهلین العمین۔ و والله إنه جهول لا يعلم لسان العرب و طرق بيانه،
اور اندھوں کی طرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہیں اور سوا زبان درازی
وليس فيه جوهر سوى حصائد لسانه، و لأجل ذلك لا يوجد فى كتبه
کے اس میں کچھ بھی جوہر نہیں اس لئے اس کی کتابوں میں بغیر گالیاں اور بکواس کے اور کچھ بھی نہیں اور یہ تو
شىء من غير سبه وهديانه، و ما وسعه كتمان الحق و تخطئة الأولى
اس سے نہ ہو سکا کہ حق کو پوشیدہ اور اس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر
الأحق، فعدا كالعدا إلى التوهين. و ما قرأنا كتاباً أعيظ من كتبه، و ما
دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دوڑا اور ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کی کتاب سے
رأينا عباباً أكثر من عيب كذبه، و ما سمعنا سباً أكبر من سبه، و لا خبأ
زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اس کے جھوٹ سے زیادہ ہو اور اس کی گالیوں جیسی کسی کی
كخبه، فناوى إلى الله من جبهه وهو خير الناصرين. و نعوذ به
گالیاں نہیں سنیں اور اس کے فریبوں جیسا کسی میں فریب نہ دیکھا۔ پس اس کے فتنے سے ہم خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاتے ہیں

من غوائله، ونشکو إلیه من رذائله، وما نرى أن ينزع عن الغی بغير اوره سب سے بہتر مدگار ہے اور اس شخص کی بلاؤں سے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں اور اس کی بدیوں سے ہم اس کی طرف شکوہ لے کی، و كذلك كانت سیر المفسدین۔

جاتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہو کرتی ہے۔

وقد صدق فیہ أخوه الحفیُّ والودود الولیُّ، القسیس رجب

”اور اس کے بارے میں اس کے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اس کا

علی، قال قد صنّف أخونا عماد الدین کتاباً فی ردّ الإسلام، وأشاع

قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے رد میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے

دلائل التثلیث فی الخواص والعوام، فبما كانت دلائله مجموعة

سو اس سبب سے کہ وہ دلائل مجموعہ باطل تھے اور ان میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی

الأباطیل بعیدة من تنقید الدلیل، ندمنّا غایة الندامة، وصِرنا هدف

ہمیں بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اس کے ہم مارے شرم کے

الملامة، وما وسعنا بعدها استحياءً أن نرى وجوهنا المسلمین☆۔

ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو اپنا منہ دکھا سکیں۔“

وأما استدلاله من لفظ شدید القوی علی الشیطان، ووهمه

مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی

أن القوة کله لهذا السرحان، لا لله ولا لملک الرحمن، فلاجل

اس لئے قرآن میں شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتیں اسی بھیڑیے کو حاصل ہیں نہ خدا تعالیٰ کو اور نہ اس کے کسی

ذلک حصّ بهذا الاسم فی القرآن، فلا نفهم سرّ هذه الأقویل،

فرشتہ کو حاصل ہیں سو ہم اس کے اس قول کا بھید نہیں سمجھتے

ولا نجد فیها رائحة من الدلیل؛ فلعله كذلك قرأ فی الإنجیل

اور ہم اس میں کسی دلیل کی بو نہیں پاتے پس اس نے شاید اسی طرح انجیل میں پڑھا ہے

الحاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۵ ☆ نور الحق الحصّة الأولى

﴿-حاشیہ﴾

و انا نرى ان نكتب ههنا بعض المقالات اهل الأراء و آراء اهل الدهاء
 اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں
 فی تصانیف عماد الدین فنکتہا بعباراتہم الاصلیة فی اللسان الہندیة
 جو انہوں نے پادری عماد الدین کی تصانیف کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں
 اعنی اردو ناقلین من رسالۃ عقوبۃ الضالین المطبوعۃ فی نصرۃ المطابع
 سوہم انہیں کی عبارات نقل کر دیتے ہیں جو رسالہ عقوبۃ الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع
 دہلی فی ردّ ہدایۃ المسلمین و هو ہذا یا معشر المنصفین۔

دہلی میں درج ہیں اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ہدایۃ المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے:-

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہندو ہیں
 چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وہیں کے اخبار ہندو
 پرکاش جلد ۲ نمبر ۴ مطبوعہ ۱۲- اکتوبر ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۰ او ۱۱ میں جو امرتسر کے اہل ہندو کی طرف سے
 جاری ہے لکھا ہے کہ کیا پادری عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایۃ
 المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی میں کم تر تھیں کہ جس نے بمبئی کے مسلمانوں اور
 پارسیوں کے صد ہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کر دیا اور دونوں کو یکجہت
 ہلاکت کا منہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایۃ المسلمین اور
 تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی میں کس لئے ناکام رہیں پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور
 اکثر جاہل ہیں یا وہ اُن کو سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنے کی
 علت غائی پر تصنیف کی گئی ہیں۔ اگر بفرض محال وہ سارے الزامات سچے بھی سمجھے جاویں تاہم
 بے چارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہیں کیونکہ اس
 میں ہر ایسے فعل کا رفاہ عامہ کی نیت سے ہونا مستثنیٰ کے لئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہم نے
 اخبار آفتاب پنجاب جلد ۲ نمبر ۳۹ سے انتخاب کئے ہیں جس بنا پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے

﴿۲﴾

وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف مقتبس فقروں کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ میں کرتے ہیں بلحاظ ملکی مصلحتوں کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اس کی تصنیفات سے جس کا حوالہ اور درج ہے بلاشبہ ملکی امن میں خلل پڑ سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈھنگ سے مرتب ہوئی ہیں کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شرر خیز کہنا ذرا بھی غیر حق بات نہیں۔ ایسے ایسے ملکی شور و شر کے حق میں جو اس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف کے سرکار کی طرف سے مناسب انتظام لا بد ہے۔ ہم بتلا سکتے ہیں کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات میں دخل دیا ہے۔ چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ ولزلی صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۸۹۸ء میں ہندوؤں کی رسم جل پڑاؤ کو حکماً بند کر دیا اور ۱۸۷۲ء کے اندر لارڈ ولیم ہٹنگ صاحب گورنر جنرل نے سستی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف کر دیا۔ گورنمنٹ اس بات کو معلوم کر لے کہ کیوں ہندوستان کے مسیحی مصنفوں میں سے تمام لوگ پادری عماد الدین ہی کو انگشت نما کرتے ہیں اس کی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی لولہ میں آ کر اور حرارت سے مغلوب ہو کر بے ادائیاں کریں اور سرکار میں مفسد شمار ہو جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصہ کو اسی وجہ سے نامنظور کیا ہے کہ اس میں پہلے حصہ سے زیادہ دل شکن باتیں درج ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا۔ انتہی۔ تمام ہوئی عبارت ہندو پر کاش۔

پادری صاحبوں کے شمس الاخبار لکھنؤ مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۸۷۵ء اکتوبر ۱۵ء نمبر ۱۵ جلد ۱ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نیاز نامہ جس کے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہیں۔ عماد الدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۸۷۵ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بد زبانوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن ستر روپیہ ماہوار اور کٹھی ملے جس کے احاطے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کولہ بھی بنالیں۔ ایسے لالچوں کو کیا کہنا چاہیے۔ انتہی۔

بعینہ نقل کالاصل



أو استنبط من قصّة إبليس إذا أتى المسيح كالفيل، وقاده بقوته العظمى
 یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کی طرح اس کے پاس آیا اور ایک بڑی قوت
 إلى بعض جبال الجليل، وجرّبه بالأباطيل، وما استطاع المسيح أن لا
 کے ساتھ گلیل کے ایک پہاڑ پر اس کو لے گیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اس کی آزمائش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ
 يميل إليه من قوده، ولا يخطو إلى طوده، ويأخذ بفوده، ويزيل لظاه
 اس کی طرف جانے سے اپنے تئیں روک لے اور اس کے پہاڑ کی طرف قدم نہ اٹھاوے اور اس کے سر کو پکڑ لے اور
 بجوده، بل مشى تلوه كالضعفاء المستضعفين. فإن كان مبدأ الوهم هذا
 اور اپنے منہ سے اس کی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اس کے پیچھے کمزوروں کی طرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل
 الخيال، كما أنى أحوال، فلا ننكر واقعة المسيح، ونؤمن به كالأمر
 موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار نہیں کرتے اور امر صحیح کی طرح اس کو مان
 الصحيح، ونقرّ بأن شيطان ذلك المسيح كان شديد القوى، فلذلك
 لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تھا اسی وجہ سے تو وہ اس کو پہاڑوں
 قاده إلى جبال على، وقال اسجدلى، أعطيك دولة عظمى، ومُلْكَاً لا يلى،
 کی طرف کھینچ کر لے گیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دوں گا اور ایک ضعیف
 وطمع في إيمان ضعيف غريب، ووثب عليه كذئب رغب، وما تركه إلا إلى
 غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کی وجہ سے بھیڑیئے کی طرح اس پر حملہ کیا اور پھر اس سے
 حين ولفظ الحين موجود في إنجيل لوقا باليقين، فلينظر من كان من
 دوبارہ آنے کا پختہ ارادہ رکھ کر دور ہو گیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔
 المرتابين. ولا شك أن الشيطان إذا أتى بعد زمان، فعلم التلث عند لقاء
 اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان دوسری مرتبہ آیا تو اس نے تثلیث سکھائی
 ثان، وأهلك الهالكين، لأن اللقاء كان من مواعيد الشيطان السعين. وأما
 اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان

قیاسہ علی أفضل الرسل وخیر الأنبياء ، فقیاس مع الفارق وبعید عن شدید القوی کا قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور ایسا قیاس الحیاء وقد قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لِعُمَرَ ما لِقِیکَ الشیطان حیا سے بعید ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تھا کہ اگر شیطان تجھ کو کسی راہ فی فَجٍّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ، ویثبت من هذا الدلیل أن الشیطان میں پاوے تو دوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان یفرّ من عمر کالجبان الذلیل، وأما المسیح فیسمی أفضل صحابته حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کی طرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا شیطانا فی الإنجیل، فانظر الفرقَ بینهما خائفا من الرب الجلیل، ولا پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ تبادر إلى سبل الشیاطین. ثم إذا كانت القوة کلّه للشیطان فما بال کی طرف مت دوڑ۔ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کے لئے ہی ٹھہریں تو تمہارے اس کمزور خدا کا إلهکم الضعیف الذی ما له قبلُ بهذا السرحان، بل تبعه کالمغلوب کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجت مند کی طرح اس کے پیچھے او کمحتاج ذی الکروب، وقاده الشیطان بمکر عجیب، ودعاه لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اس کو کھینچا اور ایک عجیب دھوکا کی طرف اس کو بلایا إلى إغرار غریب. والعجب أنه مع دعاوی الألوهیة وإدلال الإبنیة، اور تعجب کہ وہ باوجود خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونے کے ناز کے پیچھے لگ گیا تبعه بحسن الظن وما فهم أنه حوّل قلب، ووعدہ برق خلب، وهو اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور متفنی ہے اور اس کا وعدہ برق بے باران ہے اور وہ رئیس الکاذبین. وأنتم تعلمون الیہود کانوا یقولون للمسیح إنک ما تری جھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خدا تعالیٰ کی طرف

الخوارق من الرحمن بل من الشيطان، ومعك شيطان من الشياطين.
 سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے۔
 ثم إن كان هذا هو الحق أعنى إذا فرضنا أن القوة كله للشيطان الدليل،
 پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس
 فما جاء في الإنجيل بكمال التفصيل أن يسوع رجع بقوة الروح إلى
 صورت میں انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہو گا جو یسوع گلیل کی طرف روح کی قوت سے گیا تھا
 الجليل لا يكون صحيحًا، بل كذبًا صريحًا وتحريف المحرفين،
 بلکہ کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد
 ويكون المراد من الروح شيطانًا من الشياطين.
 شیطان ہے۔

ثم إنك ظننت أن القرآن ليس في بلاغته إلى حد الإعجاز، بل
 پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں بلکہ
 يوجد فيه رائحة التكلف والارتماز، ولا يميز رقيق اللفظ من الجزل،
 اس میں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے
 والجذ من الهزل، وفيه ألفاظ وحشية وكلمات أجنبية، وليس عربي
 خالی نہیں اور اس میں وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی
 مبين. أما الجواب فاعلم أن هذا القول منك ومن أمثالك أعجب
 نہیں سو اب میں تیرا جواب لکھتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور اوروں سے جو تیری مانند
 العجائب وأعظم الغرائب، ولا يرضى به أحد من المنصفين. ألا تعلم يا
 ہیں نہایت عجیب ہے اور کوئی منصف اس سے راضی نہیں ہو گا۔
 مسكين أنك رجل من الجهال، وما تدري إلا مكائد الضلال، ولا تعلم
 اے مسکین تو تو نادانوں میں سے ایک نادان آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور

أسالیب لسان العرب وطرق بلاغة المقال؟ بل أظن أنك لا تعرف
تجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ لسان عرب کے اسلوب کیا ہیں اور بلاغت کی راہیں کون سی ہیں بلکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو
حرفاً من العربیة، فكيف اجترأت علی هذه العذمرة الكریهة؟ أتصول
عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا۔ پس کیونکر تو نے اس آوازِ مکروہ پر جرأت کی
أيها الجاهل الكاهل علی الذی أفحم أكابر بلغاء الزمان، وأتمّ الحجة
اے جاہل کاہل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاءِ زمانہ کو ساکت کر دیا اور
علی فصحاء أهل اللسان، وخضعتُ له أعناق الأدباء، و آمن به نوابغ
زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اس کی طرف جھک گئیں اور شعراء میں بڑے بڑے نابغہ
الشعراء، وجاء وا خاضعين مقرّين؟ أنت أسبقُ منهم فی معرفة مواد
اس پر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بن کر اس کی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی میں تو ان سے بڑھا ہوا ہے
الأقوايل وتمييز الصحيح من العلیل، أو أنت من المجنونين؟ ألا تعلم
اور صحیح اور غیر صحیح میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ
أنهم كانوا أهل اللسان، وقد عُذُّوا بلبان البیان، و كان يُصبون القلوب
وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے دودھ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگا رنگ کی عبارات
بأفانين العبارات ومُلح الأدب ونوادير الإشارات، و كانوا فی هذه
اور عجیب اشارات سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کوچوں میں
السكك و علم محاسنها من الماهرین؟ ألسنت تعلم أن القرآن ما
اور علم محاسن بیان میں ماہر تھے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن نے
ادعی إعجاز البلاغة إلا فی الریافة، فإن العرب فی زمانه كانوا فصحاء
اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اس کے زمانہ میں
العصر وبلغاء الدهر، و كان مدار تفاخرهم علی غرر البیان
فصحاء عصر اور بلغاءِ دہر تھے اور ان کے باہم فخر کرنے کا مدار فصیح اور با آ ب و تاب تقریروں پر تھا

وڈررہ و ثمار الکلام وزهره، و كانوا يناضلون بالقصائد المبتكرة
اور نیز کلام کے پھلوں اور پھولوں پر ناز کرتے تھے اور ان کی لڑائیاں نو ایجاد قصیدوں اور پاکیزہ
والخطب المحبّرة، ولكن ما كان لهم أن يتكلموا في اللطائف
خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر ان کو لطائف حکمیہ میں بات کرنے کا سلیقہ نہ تھا
الحکمیة، وما مسّت بيانهم رائحة المعارف الإلهية، بل كان مسرح
اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی یو بھی نہیں پہنچی تھی بلکہ ان کے فکروں کا چراگاہ
أفكارهم إلى الأبيات العشقية، والأضاحيك الملهية، وما كانوا
صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانے والے اور غافل کرنے والے بیٹوں تک تھا اور مضامین حکمیہ کی
على ترصيع مضامين الحكم قادرين. و كانوا قد مروا من سنين على
مرصع نگاری پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور
أنواع النظم والنثر ولطائف البيان، وسلموا وقبلوا في الأقران،
نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تھے اور اپنے ہم جنسوں میں مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور
و كانوا أهل اللسان وسوابق الميادين. فخطبهم الله وقال إن كنتم في
میدانوں میں سبقت کرنے والے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو
رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ..... فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ
ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو تم بھی کوئی سورت اس کی مانند بنا کر لاؤ اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز
تَفْعَلُوا فَأْتُوا نَارَ النَّارِ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۗ وَقَالَ
بنائیں سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جس کے ہیزم افروختی آدمی اور پتھر ہیں اور وہ آگ کافروں کے لئے طیار کی گئی
قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْأَنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ
ہے۔ اور فرمایا کہ اگر تمام جن وانس اس بات کے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لادیں تو
بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۗ فَعَجَزَ الْكُفَّارُ عَنِ
ہرگز نہیں لا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ پس کفار مقابلہ سے عاجز آ گئے

المقابلة وولوا الدبر كالمغلوبين. ولما عجزوا عن النضال في اور مغلوب ہو کر پیٹھیں پھیر لیں اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آ گئے بیان، مالوا إلى السيف والسنان، متندمين مغتاضين وکثیر منهم تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھک گئے اور بہت سے ان میں سے أسلموا نظرًا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامري، صاحبِ اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف المعلقة الرابعة، فإنه أدرك الإسلام وتشرف به وأرى الإخلاص ہے اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص دکھایا اور التام، ومات سنة إحدى وأربعين. وكذلك كثير منهم أقرّوا بأنّ سن اکتالیس میں فوت ہوا۔ اور اسی طرح بہتوں نے ان میں سے قرآن شریف کی بلاغت القرآن مملو من العبارات المهدّبة، والاستعارات المستعذبة، فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت قرآن عبارات پاکیزہ سے پُر اور شیریں استعارات سے مالا مال والأفانين المستملحة، والمضامين الحكيمة الموشحة، بل من أمعن اور بلیغ تقریروں اور آراستہ اور حکمیہ مضمونوں سے بھرا ہوا ہے بلکہ جس نے اس میں نظر غور کی منهم النظر فسعى إلى الإسلام وحضر ودخل في المؤمنين. فلو كان سو وہ اسلام کی طرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا۔ پس اگر قرآن القرآن متنزلًا من أعلى مدارج الكمال في فصاحة المقال وبلاغة فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متزل ہوتا تو مخالفوں پر بات الأقوال، لكان الأمر أسهل على المخالفين، ولقالوا أيها الرجل إن الكلام بہت آسان ہو جاتی۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تو نے پیش کی ہے الذي عرضت علينا والحديث الذي أتيتہ لدینا ليس بفصيح بل ليس اور جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ

بصحيح، ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة الموارد والكلام الرقيق صحيح بھی نہیں ہے اور اس میں معانی مطروقتہ الموارد پائے جاتے ہیں اور اس میں الفاظ ریتق البارد، وما جئت بأطيب وأحلى، وفيه ألفاظ كذا وكذا، وإنك أسقطت موجود ہیں اور تو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے دور جا پڑا في كلامك وباعدت عن مرامك، ولست من المُجيدين؛ فلا حاجة إلى ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اس میں تو ایسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں أن نأتى بمثله من الأقوال، أو نتوازن في المقال، ونتحاذى حذو النعال، کہ ہم اس کی کوئی نظیر بناویں یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی فإليك عنّا وتجاف، واترك الأوصاف، فإن كلامك سَقَطَ عند الأدباء تعریفیں چھوڑ دے کیونکہ تیرا کلام مشہور ادیبوں کے نزدیک المشهورين والفصحاء الماهرين. ولكنهم ما سرّوا ذلك المسرى، وما رڈی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعویٰ میں انہوں نے کچھ قدحوا في هذا الدعوى، بل قبلوا أعلى مراتب بلاغته، وعجبوا علو شأن جرح قدح نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اس کی عظیم الشان فصاحت سے تعجب فصاحته، وقالوا إن هذا إلا سحرٌ مبين. وأكثرهم آمنوا بآعجازه وأقروا میں رہ گئے اور کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اکثر ان کے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اس کے باز کی بتناؤش بازه، وعجزوا عن درك هنداذه، وقالوا كلامٌ فاق كلمات البشر، سخت پکڑیں ہیں اور اس کی حقیقت کی دریافت سے عاجز رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب آ گیا اور وكلُّه لبٌّ وليس معه شيء من القشر، وعليه طلاوة، وفيه حلاوة، وهو وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اس کے ساتھ چھلکا نہیں اور اس پر ایک آب و تاب ہے اور اس میں ایک حلاوت ہے اور وہ غَدَقَ لا ينفد من شرب الشاربين. وما نسوا بكلمة في قدح شأنه ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والوں کے پینے سے ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن کے قدح شان

وما فاهوا بكلامٍ في جرح بيانہ، ونسوا جمال الفكر في ميدانہ، ثم رجعوا
میں وہ کوئی کلمہ منہ پر نہ لائے اور اس کی جرح میں انہوں نے کوئی بات منہ سے نہ نکالی اور اس کے میدان میں انہوں نے
مرعوبین نادمین، و اکثرہم كانوا يکون عند سماعه ويسجلون باکین۔
فکر کے اونٹ دوڑائے تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہو کر رجوع کیا اور اکثر ان کے قرآن کون کر روتے اور سجدہ کرتے تھے۔

هذا ما نجد في القرآن الكريم وأحاديث النبي الرؤوف

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم میں پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھتے ہیں
السرحيم، إيماناً وديانةً وصدقاً وأمانةً، وما نجد كلمةً خلاف ذلك من
اور ہم نے اس کو ایماناً اور دیناً اور ایماناً لکھا ہے اور ہم اس کے برخلاف کوئی ایسا قول بھی نہیں پاتے جو اس وقت کے نصاریٰ
أسلاف النصرى أو المشركين، و كانوا خيراً منكم في تنقيد الكلمات
اور مشرکوں کے منہ سے قرآن کی شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ میں تم سے بہتر تھے۔

يا معشر الجاهلين. وأما ما ظننت أن في القرآن بعض ألفاظ غير لسان
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ قرآن میں بعض ایسے الفاظ ہیں کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہیں سو
قریش، فقد قلت هذا اللفظ من جهل و طيش، وما كنت من
یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت کی راہ سے نہیں۔

المتبصرين. اعلم أيها الغبي والجهول الدني، أن مدار الفصاحة على
اے غبی اور سفہ نادان تجھے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے
ألفاظ مقبولة سواء كانت من لسان القوم أو من كلمٍ منقولة مستعملة

خواہ وہ کلمات قوم کی اصل زبان میں سے ہوں یا ایسے کلمات منقولہ ہوں جو بلغاء قوم کے استعمال میں
في بلغاء القوم غير مجهولة، وسواء كانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتهم
آگے ہوں اور خواہ وہ ایک ہی قوم کی لغت میں سے ہوں اور ان کے دائمی محاورات

على الدوم، أو خالطها ألفاظ استحلاها بلغاء القوم، واستعملوها
میں سے ہوں یا ایسے الفاظ ان میں مل گئے ہوں جو قوم کے بلغاء کو شیریں معلوم ہوئے اور انہوں نے ان کے

فی النظم والنثر من غیر مخافة اللوم، مختارین غیر مضطربین۔ فلما كان مدار استعمال اپنی نظم اور نثر میں جائز رکھے ہوں اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہوں اور نہ کسی اضطراب سے وہ الفاظ استعمال کیے البلاغۃ علیٰ هذه القاعدة فهذا هو معيار الكلمات الصاعدة في سماء البلاغۃ ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہو پس یہی قاعدہ ان عبارات بلیغہ کے لئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر الراءدة، فلا حرج أن يكون لفظاً من غير اللسان مقبولاً في أهل البيان، بل چڑھے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغاء نے اس ربما يزيد البلاغۃ من هذا النهج في بعض الأوقات، بل يستملحونه في بعض کو قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات المقامات، ويتلذذون به أهل الأفانين. ولكنك رجل غمر جهول، ومع میں اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیج اور نمکین سمجھتے ہیں اور تفنن عبارات کے عشاق اس سے لذت اٹھاتے ہیں مگر تو اے ذلك معانذ وعجول، فلاجل ذلك ما تعلم شيئاً غير حقدك وجهلك، معترض ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اس کے تو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا وما تضع قدماً إلا في دحلك، ولا تدرى ما لسان العرب وما الفصاحة، ولا اور بغیر گڑھے کے اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں اور صرف تصدر منك إلا الوقاحة، وما لُفنت إلا سب المطهرين۔

بے حیائی تجھ میں ہے نہ اور کوئی لیاقت اور تجھ کو تو کسی نے سکھایا ہے کہ تو یا کول کو گالیاں دیتا رہے۔

فاترك أيها الغافل سيرة الأشرار، واستح وانظر وجهك في سوائے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرا اپنے منہ کو فکر کے شیشہ میں مرآة الأفكار. هل قرأت شيئاً في مدة عمرک من فن الأدب، أو عرفت دیکھ کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یا رنگینی عبارات کے فی طرقه أفانين الوهد والحدب، أو ألقت قطباً بين كلمتين، ونظمت بيتاً نشیب و فراز تجھے معلوم ہیں یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے

أَوْ بَيْتَيْنِ؟ فَإِنْ ادَّعَيْتَ فَأَتِ بِرَهَانٍ مَبِينٍ. وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي خَاطَبْتُكَ فِي
 پَسْ اِغْرُثُو دَعْوَى كَرِّهِ تُو اس بات کا ثبوت پیش کر۔ اور تجھے معلوم ہے کہ میں نے براہین میں بھی
 الْبَرَاهِينِ إِذْ صُلِّتَ عَلَيَّ الْقُرْآنَ وَالذِّينَ الْمَتِينِ، وَمَا كَانَ خَطَابِي إِلَّا لِأَبْدِي
 تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تُو نے قرآن شریف پر اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف
 عَلَى النَّاسِ جَهْلِكَ الشَّدِيدِ، وَذَهْنِكَ الْبَلِيدِ، فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّكَ
 اِسى وجہ سے تھا کہ تا تیرا کُند ذہن اور سخت جاہل ہونا لوگوں پر ظاہر کروں پس میں نے کہا کہ اگر
 تَعْلَمُ الْعَرَبِيَّةَ فَأَرِنَا مَهَارَتَكَ الْأَدَبِيَّةَ، وَنَحْنُ نَقْصُّ عَلَيْكَ قِصَّةً فِي لِسَانِ
 تُو یہ گمان کرتا ہے کہ تُو عربی جانتا ہے سو ہمیں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تجھ کو
 فَتَرْجِمُهُ فِي الْعَرَبِيَّةِ بِأَحْسَنِ بَيَانٍ إِنْ كُنْتَ فِيهَا مِنَ الْمَاهِرِينَ. وَإِنْ تَرَجَمْتَ
 سنائیں گے اور تجھ پر واجب ہو گا کہ تو اس کی عبارت کو عربی بنا کر دکھلا دے
 فَلِكِ خَمْسُونَ رُوبِيَّةً إِنْعَامًا، ثُمَّ نَقَرَّ بِفَضْلِكَ وَنَكْرَمَكَ إِكْرَامًا،
 پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائیں گے اور تیری تعظیم کریں گے
 وَنَحْسِبُكَ مِنَ الْفَضْلَاءِ الْمُسْلِمِينَ الْمُرْتَدِّينَ ☆ وَلَكِنَّكَ سَكَّتَ كَالْإِنْعَامِ،
 اور تجھ کو تبخر فاضلوں میں سے تسلیم کریں گے مگر تو چارپایوں کی طرح چپ ہو گیا
 وَمَا مِلْتَ إِلَى الْإِنْعَامِ، وَمَا نَبَسْتَ بِكَلِمَةِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ خَوْفًا مِنْ هَتِكِ
 اور انعام لینے کی طرف رخ نہ کیا اور تو جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اس میں
 السُّتْرَ وَفَضُوحَ الْحَصْرِ، فَثَبَّتَ أَنَّكَ غَيْبِي قَصِيرِ الرَّسَنِ، وَمَا أَصَابَكَ
 تیری پردہ دری اور رسوائی تھی پس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی کم استعداد آدمی ہے اور تجھ کو عربی زبان سے
 حَظًّا مِنَ اللَّسَنِ، وَمَا حَرَصْتَ فِي الْإِنْعَامِ لِأَنَّكَ كُنْتَ جَاهِلًا كَالْإِنْعَامِ،
 کچھ بھی حصہ نہیں اور تو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تو ایک جاہل چارپایوں کی طرح تھا
 وَمَا كَانَ لَكَ حَظٌّ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ بَلْ مَا كُنْتَ مِنَ الْمَاسِيْنَ. فَعَلِمْتُ
 اور عالموں میں سے نہیں تھا۔ پس میں نے قطعی علم

☆ ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اصل لفظ ”المتبحرين“ تھا۔ شمس

بِعِلْمٍ قَطَعِي أَنْكَ لَا تَعْلَمُ الْعَرَبِيَّةَ، وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَخْتَرِقَ فِي مَسَالِكِهَا
 كَسَاتِهَا جَانِ لِيَا كَتُورِ زَبَانِ عَرَبِيٍّ بَالِكُلِّ نَيْمٍ جَانِتَا أَوْرَجْتَجْ طَاقَاتِ نَيْمٍ كَسَا كَوِجُورِ فِي مِجَلِّ سَكَا أَوْرَا سِ كِي
 وَتَنْصَلِتْ فِي سَبَلِهَا وَسِكْكَهَا، وَمَا فِيكَ إِلَّا حُمَّةٌ لِاسِعٍ، لَا حَمِيمٍ فَهَمِّ
 نَنَگ رَاهُورِ فِي مِجَلِّ سَكَا أَوْرَجْتَجْ فِي مِجَلِّ سَكَا أَوْرَجْتَجْ نِشْ نِشْ زَنْدَه هَا أَوْرَا يَكْ قَطْرَه بَهِ عِلْمٍ وَسَبْجِ كَا مِينَه فِي سَا تِيرَه
 وَاسِعٍ، فَلَا تَفْجُسُ وَلَا تَعْلُ يَا أَسْفَلَ السَّافِلِينَ. أَنْتَ مَعَ جَهْلِكَ هَذَا
 پَا سِ نَيْمٍ هَا پَسِ تَوَا سَفْلَ السَّافِلِينَ بَرْگِ مَشِي مَت دَكَلَا۔ كِيَا تَوَا بَوِجُودِ پَا سِ نَادَانِي كَا قَرَانِ فِي جَرْجِ قَدْرِجِ
 تَقْدَحِ فِي الْقُرْآنِ، وَتَزْرِي عَلِي كِتَابِ فَاقِ فَصَاحْتِهِ نَوْعِ الْإِنْسَانِ، وَلَا
 كَرْتَا هَا أَوْرَا سِ كِتَابِ كَا عَيْبِ دُھُونْدُتَا هَا جِسِ كِي فَصَاحْتِ نَوْعِ إِنْسَانِ كِي فَصَاحْتِوْرِ پَرِ غَالِبِ آگِي اَوْرِ
 تَرِي صُورَتِكَ وَلَا تَنْظُرِ إِلَى مَبْلَغِ عِلْمِكَ يَا مُضِيْعَ الْعَقْلِ وَالذِّينِ؟ وَإِنْ
 اِپْنِي شَكْلِ كُوْنِيْمِ دِيكْهَتَا اَوْرَا پِنَا اَمْدَازَه عِلْمِ كِي طَرْفِ نَگَا نَيْمِ كَرْتَا اَا دِيْنِ اَوْرِ عَقْلِ كَا دَشْمَنِ رِي تُو كِيَا كَرْتَا هَا۔ اَوْرَا كَرْتُو
 كَنْتَ تَحْسَبُ نَفْسَكَ شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ، وَتَظُنُّ أَنْكَ مِنَ الْأَدْبَاءِ، فَهَا أَنَا
 اِپْنِي نَفْسِ كُو كَچْھِ چِيْزِ سَجْهَتَا هَا اَوْرِ خِيَالِ كَرْتَا هَا كُو تُو بَهِ يَكِ اَدِيُورِ فِي سَا هَا پَسِ خِرْدَارِ هُو جَا كَا تِيرِي پَھْرِي كِي آگِ
 قَمْتُ لَأَسْتَبْرَاءَ زُنْدِكَ، وَاسْتَشْفَافِ فِرْنَدِكَ، وَابْتَدَعْتُ هَذِهِ الرِّسَالَةَ ﴿۱۱۳﴾
 نَكَا لِنَا كَا لِنَا فِي مِجَلِّ كُھْرَا هُو كِيَا هُو اَوْرِ تِيرِي تَلُوَارِ كَا جُوهرِ دِيكْھِنَا كَا لِنَا فِي مِجَلِّ اُٹْھَا هُو اَوْرَا سِ رِسَالَه عَالَمِ كُو
 الْعُجَالَةَ فِي الْعَرَبِيَّةِ لِهَذِهِ الْأَعْرَاضِ الضَّرُورِيَّةِ، وَهِيَ تَحْتَوِي عَلَي غُورِ الْبَيَانِ
 فِي مِجَلِّ عَرَبِيٍّ فِي اِسِي غَرَضِ سَا تَالِيْفِ كِيَا هَا اَوْرِ يَه رِسَالَه نَادِرِ اَوْرِ چَمَكِيلِي بِيَانُوْرِ سَا پُرِ هَا جُو مَوْتِيُوْرِ
 وَدُرْرَه، وَمُلْحِ الْأَدْبِ وَنَوَادِرَه، وَوَشْحَتْهَا بِمَحَاسِنِ الْكِنَايَاتِ وَبِتَرْصِيْعِ لَآلِي
 كِي طَرْحِ هِي اَوْرِ نِيْزِ اَدْبِ كِي نَمَكِيْنِ عِبَارَتُوْرِ پَرِ مَشْتَمَلِ هَا اَوْرِ مِيْنِ نَا اِسِ كُو بَهِتِ عَمْدَه كِنَايَاتِ اَوْرِ نَكَاتِ لَطِيْفَه
 النِّكَاتِ فِي الْعِبَارَاتِ، وَفِيهَا كَثِيرٌ مِنَ الْأَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ، وَاللِّطَائِفِ الْأَدْبِيَّةِ،
 كَا مَوْتِيُوْرِ سَا مَوْشِخِ اَوْرِ مَرِصِجِ كِيَا هَا اَوْرَا سِ فِي مِجَلِّ اَمْثَالِ عَرَبِيَّه بَهِتِ هِي اَوْرِ لَطَائِفِ
 وَالْأَشْعَارِ الْمَبْتَكَّرَةِ، وَالْقَصَائِدِ الْمَحْبَّرَةِ، وَلَمْ أُوْدِعْهَا مِنَ الْأَشْعَارِ
 اَدْبِيَّه بَكْثَرَتِ هِي اَوْرَا سِي طَرْحِ اَشْعَارِ نُو طَرْزِ اَوْرِ خُو لِي صُورَتِ قَصِيْدَه بَهِ اِسِ فِي مِجَلِّ اَشْعَارِ فِي مِجَلِّ اَشْعَارِ

الأجنبية بل كلها نتائج خاطري وثمار شجراء فكرى؛ وما فعلت هذا إلا اجنبية نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہیں اور میں نے یہ اس لئے کیا کہ تا لَأَسْبُرَ بِهِ غُورَ عَقْلِكَ وَمَقْدَارَ فَضْلِكَ، وَأَرَى مَبْلَغَ عِلْمِكَ وَعَذُوبَةَ تِيرِي عَقْلٍ كَا عَمَقِ تِيرِي فَضِيلَتِكَ كَا مَقْدَارِ آزْمَاؤِكَ أَو تِيرَا اِنْدَازَه عِلْمٍ أَو شِيرِينِي كَلَامِ كُو دِيكْهُونِ مَنْطِقِكَ، وَأَرَى الْخَلْقَ أَنَّكَ صَادِقٌ فِي دَعْوَاكَ وَأَهْلٌ لِبَلْوَاكَ، وَهَلْ كِيَا تُو اِنْپَنے دَعْوِي مِيں سچَا اور اِنْپَنے شُور و شَر كَا اَهْل هے اور كِيَا تَجْهے حَق هے كَه تُو لَك حَق أَن تَصُولَ عَلَي كِتَابِ اللّٰهِ الْقُرْآنِ وَبِلَاغَتِهِ وَسِفْرِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ كِتَابِ اللّٰهِ الْقُرْآنِ پَر حَمْلَه كَرے اور خُدَا تَعَالَى كَه صِيْفُوں كِي بِلَاغَتِ اور اِس كَه مِيْدَانِ كَشْتِي گَاه كِي نَسْبَتِ نَكْتَه چِيْنِي كَرے وَرِيَاغَتَه كَمَا أَنْتَ زَعَمْتِ، أَوْ مِنَ الْكَاذِبِينَ الدَّجَالِينَ. وَإِنِّي أَلْهَمْتُ مِنْ رَبِّي سَوْمِيں نَه چَا هَا كَه دِيكْهُونِ كَه تُو اِنْپَنے دَعْوُوں مِيں سچَا هے يَا جَهْوُوں مِيں سَه هے اور مجْه خُدَا تَعَالَى كِي طَرْفِ سَه اِهَامِ أَنْكَ لَا تَقْدِرُ عَلَي هَذَا النِّضَالِ، وَيَبْدَى اللّٰهُ عَجْزَكَ وَيَخْزِيكَ وَيُثْبِتُ هُوَا هے كَه تُو اِس مَقَابَلَه پَر قَادِر نِيں هُوگا اور خُدَا تَعَالَى تِيرَا عَجْزِ نَا ظَا هَر كَر دے گا اور تَجْهے رَسُوَا كَر دے گا اور ثَابِت كَر دے گا كَه تُو أَنْكَ أَسِيرٌ فِي الْجَهْلِ وَالضَّلَالِ، وَلَوْ اجْتَمَعَتْ قَوْمُكَ مَعَكَ عَلَي هَذَا كَر اِهِي مِيں اَسِير هے اور اَكْرَچَه تِيرِي قَوْمِ اِس خِيَالِ مَقَابَلَه مِيں تَجْهے سَه مُتَّفِقِ هُو جَا ئے مَكْرِ آخِر تَمِ الْخِيَالِ، فَتَرْجِعُونَ مَغْلُوبِينَ. هَذَا مَعَ اعْتِرَافِي بِأَنَّ هَذِهِ الرِّسَالَةَ لَيْسَتْ سَبَاقِ مَغْلُوبِ هُو جَاؤْ گے يَه بَا وُجُودِ مِيرے اِس اِقْرَارِ كَه هے كَه يَه رَسَالَه اِنْپَنِي بِلَاغَتِ مِيں كُوْنِي اَعْلَى دَرَجَه كَه الْغَايَاتِ فِي تَوْشِيْحِ الْمَقَالِ، بَلِ اقْتَضَبْتُهَا عَلَي جَنَاحِ الْاِسْتَعْجَالِ، وَأَعْلَمُ كَمَالِ پَر نِيں بَلْكَ مِيں نَه جَلْدِ جَلْدِ اِس كُو گْهِيْثِ دِيَا هے اور مِيں جَانْتَا هُونِ أَنَّ الْاِيْتِيَانِ بِمِثْلِهَا أَمْرٌ هَيِّنٌ عَلَي الْأَدْبَاءِ، بَلِ يَكْفِي فِي هَذَا أَدْنَى النِّفَاتِ كَه اِس كِي نَظِيرِ بِنَا اِدِيُوں پَر بَهْتِ هِي آسَانِ هے بَلْكَ اُنْ كِي اِدْنِي التَّفَاتِ اِس كِي الْبَلْغَاءِ. فَإِنِ اتَّسَعَتْ فِي الْأَدَبِ فَلَيسَ مِنَ التَّعْجَبِ أَنْ تَقُولَ أَحَلِي نَظِيرِ بِنَانَه كَه لَه كَانِي هے پَس اَكْر تَوْفَنِ اِدَبِ مِيں وَسِيْعِ مَهَارَتِ رَكْهْتَا هے تُو كَجْه تَعْجَبِ نِيں كَه اِس سَه زِيَادَه تَر شِيرِيں

و أفصح مما قلتُ إلى أسبوع مع أنك تؤلف بتأييدِ جموع، لأنك لست
 اور زیادہ تر فصیح بنا لیوے اور تجھ کو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ مل کر لکھے کیونکہ ہماری طرف سے
 من إعانتهم بممنوع وإنی ما اتخذت معینا فی رسالتی هذه، وقلتُ ما قلتُ
 ان سے مدد لینے کی تجھ کو ممانعت نہیں اور میں نے اس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ
 من عند نفسي من فضل ربی فی آیام معدودة كالمقتضیین. ومع ذلك إنی
 میں نے کہا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور
 أمهلك وإخوانك وجميع خلا نك وقومك وأعوانك الذين يقولون
 باوجود اس کے میں تجھے اور تیرے بھائیوں اور تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو
 إنا نحن المولویون، إلى شهرین کاملین من یوم الإشاعة، لتُری کمال
 جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور یہ مہلت اشاعت
 البراعة، فإن أتیتم بمثلها فی هذه المدة التي هی أقل الآجال، وتوازنتم فی
 کی تاریخ سے ہے تاکہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت میں جو بڑی
 كل أنواع المقال، ونری أن قولكم تحاذی حدو النعال، فلکم خمسة
 وسیع مدت ہے تم نے ہر یک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہم نے دیکھ لیا کہ نعل نعل تم نے
 آلافٍ روية إنعاماً منّا وعدداً مؤکداً بقسم الله ذی الجلال وإن لم تطمنن
 مقابلہ کر دکھلایا تو اس صورت ہم تمہیں پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے یہ وعدہ اللہ جل شانہ کی قسم کے ساتھ موکد ہے
 بالأیمان الإیمانية فنجمع ذهب الشرط فی خزينة الحكومة البريطانية
 اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دیں گے
 لتكون من المطمئنین. ونُعاهد الله بحلفه أن نعطي العدو حقه عند ظهور
 تاکہ تجھے اطمینان ہو۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو
 غلبة، ولو تخلفنا فکنا کاذبین ونجعل الحكومة البريطانية
 اس کا حق اس کے غلبہ کے وقت فی الفور دے دیں گے اور اگر ہم نے تکلف کیا تو پھر جھوٹے ٹھہریں گے اور ہم حکومت انگریزی

حَكَمًا لِهَذِهِ الْقَضِيَّةِ، وَمَخِيرًا فِي هَذِهِ الْخَطَّةِ، وَلَهَا أَنْ تَعْطَىٰ إِنْعَامًا كُلَّ
 كُوَاسٍ مَقْدَمَةٍ كَيْفَ يُفَصِّلُ كَرْنَةَ كَيْفَ مَقْرَرِ كَرْتِي هِي اَوْر حَكُوْمَتِ اَنْگَرِيْزِيْ كُو اِخْتِيَارِ هُوْگَا كِه هِمَارَا اِنْعَامِ اِس كُو دِي دِي جُو
 مَن بَارِي كَلَامَنَا وَاَرَىٰ بُوْفُقِ شَرْطِنَا نَشْرًا كَنْشَرًا وَنَظْمًا كَنْظْمًا فِي الْقَدْرِ
 مَقَابِلَهْ كِي وَقْتِ پُورَا اَتْرَا وِي اَوْر اِس كِي شَرْطِ كِي مَوَافِقِ نَظْمِ اَوْر نَشْرِ بِنَا لِي وِي۔ نَظْمِ اِسِي قَدْرَا وُر بِلَاغَتِ اَوْر اَلْتِزَامِ حَقِّ
 وَ الْعِدَّةِ وَ الْبَلَاغَةِ وَ الْفَصَاحَةِ وَ اَلْتِزَامِ الْجَدِّ وَ الْحِكْمَةِ، هَذَا عَهْدُ مَنَا،
 اَوْر حَكْمَتِ مِي نَظْمِ كِي مَانْدِ هُو اَوْر نَشْرِ كِي مَانْدِ هُو اَوْر خُدَا كِي لَعْنَتِ اُنْ پَر جُو عَهْدِ پُورَا نَهْ كَرِيں۔
 وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى النَّاكِثِيْنَ. وَلِلنَّصَارَىٰ اَنْ يَّتَعَاوَنُوْا لِهَذِهِ الْمَقَابِلَةِ وَيَقُوْمُوْا
 اَوْر نَصَارِيْ كَا اِخْتِيَارِ هُوْگَا كِه اِس مَقَابِلَهْ مِي اِيكِ دُو سَرِي كُو مَدَدِ دِي وِي اَوْر سَبِّ مُتَّفِقِ هُو كَر اِس مَعْرَكِهْ كِي لِي اُتْھِيں اَوْر
 مُتَّفَقِيْنَ لِتِلْكَ الْمَعْرَكَةِ، وَيَكُوْنُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا، وَ لِيَسْتَفْسِرَ
 بَعْضُ بَعْضٍ كِي پِشْتِ پِنَاهِ بَنِ جَانِيں اَوْر اِيكِ جَاهِلِ بَاخْرِ آدَمِي سِي پُوچھ لِي اَوْر دُوْر وَزْدِيكِ سِي هَرِيكِ مَدَدْگَارِ
 الْجَاهِلِ خَبِيْرًا، وَ لِيَطْلُبُوْا لِاَنْفُسِهِمْ كَلَّ نَصِيْرٍ وَ مَعِيْنٍ، وَ بَعِيْدِ وَ قَرِيْنٍ،
 اَوْر مَعِيْنِ اِسِي لِي بَلَا لِيں اَوْر مَسِيحِ سِي بِي مَد لِيں جُو اُنْ كِي نَظَرِ مِي خُدَا هِي اَوْر كُوْنِيْ خُدَا نَبِيْ جُو اِس كِي
 وَ مَسِيْحِهِمُ الَّذِي هُو رَبُّ فِيْ اَعْيُنِهِمْ وَ لَا رَبَّ اِلَّا اللّٰهُ قِيَوْمِ الْعَالَمِيْنَ،
 جُو قِيَوْمِ الْعَالَمِيْنَ هِي اَوْر چَپِيئِي كِه اِسِي اِس رُوْحِ الْقُدْسِ سِي بِي مَد لِيں جُو بُولِيَاں سَكْھَاتَا تْھَا
 وَ لِيَسْتَمِدُّوْا مِّنْ رُّوْحِهِمُ الَّذِي كَانِ يَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ اِنْ كَانُوْا صَادِقِيْنَ.
 اَگَرِي سِيچِي ہيں۔

هَذَا مَا رَضِيْنَا عَلَيْهِ مِنْ طَيِّبِ نَفْسِنَا وَ اِنْشَرَا حِ صَدْرِنَا، وَ رَضِيْنَا

يِي دِي بَاتِ هِي جِسِ پَر ہيں اِسِي دِلِ كِي خُوْشِي اَوْر اِنْشَرَا حِ صَدْرِ سِي رَاضِي هُو گِي اَوْر ہيں اِس بَاتِ پَر
 بِالْحَكُوْمَةِ الْبَرِيْطَانِيَّةِ اَنْ تَكُوْنُ حَكَمًا بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ، فَاِنْ تَجَدَّ هُوْ لَاءِ الَّذِيْنَ
 بِي رَاضِي هُو گِي كِه گُوْر نَمُنْثِ اَنْگَرِيْزِيْ ہيں مِيں اَوْر ہمارے مَخَالِفُوں مِيں حَكَمِ بَنِ جَائِي پَسِ اَگَر گُوْر نَمُنْثِ اِن لُوْگُوں كُو اِسِي
 يَصُوْلُوْنَ عَلٰى بِلَاغَةِ الْقُرْآنِ وَ فِصَاحَتِهِ، وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَحْنُ الْمَوْلُوْیُوْنَ
 قُوْلُوں مِيں صَادِقِ پَاوِي جُو قُرْآنِ شَرِيْفِ كِي فِصَاحَتِ اَوْر بِلَاغَتِ پَر حَمْلَهْ كَرْتِي ہيں اَوْر كِيئِي ہيں كِه ہيں بِي مَسْلَمَانُوں كِي

كعلماء المسلمين ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولی فی تنقید علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کرنے کے لئے جَدَّ القول وهزله وتنقيح رقيق اللفظ وجزله - صادقین فی هذا ہم میں مادہ ہے اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان میں درحقیقت پیش دستی لے جانے والے ہیں الامتحان وسابقین فی هذا الميدان، فلتعطيهم انعامنا، وليكذب پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا انعام ان کو لے دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور ان کے کمال کلامنا، وليشع كمال علمهم فی الديار والبلدان، وليشتهر فضائلهم علم کو ملکوں اور ولایتوں میں مشہور کرے اور دنیا کے کناروں تک ان کے فضائل مشہور کر دے إلی أفاصي البلدان، ولتكتب أسماءهم فی الفاضلين. وإن لم تجدهم اور ان کے نام فاضلوں میں لکھ لے اور اگر گورنمنٹ ان کو ایسا نہ پاوے بلکہ من العلماء الأدباء، بل وجدتهم معشر الجهلاء والسفهاء، بعيدین ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پائے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں من هذا الزلال مُبعدين عن مثل هذا الكمال، فرجو من عدل الحكومة پس ہم حکومت برطانیہ کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اس کے البریطانية أن تمنع بعد هؤلاء الكذابين من أن يسموا أنفسهم مولويين، ان کذابوں کو اس بات سے منع کرے کہ اپنے تئیں مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونے کے قرآن ویصولوا علی بلاغة كلام الله مع كونهم جاهلين.

کریم کی بلاغت پر حملہ کریں۔

وأول مخاطبنا فی هذه الدعوة، ومدعونا لهذه المعركة، صاحب التوزين اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری عماد الدین ہے عماد الدين، فإنه ينكر بلاغة القرآن وفصاحته، ويبري في كل كتاب وقاحته کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب میں بے حیائی

و یقول انی عالم جلیل ذہین، وإن القرآن لیس بفصیح بل لیس دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور میں اس میں کوئی بصحیح، وما أرى فيه بلاغةً، ولا أجد براعةً، کما هو زعم الزاعمین۔ بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر و یقول انی سأکتب تفسیرہ، و كذلك نسمع تقاريرہ، فهو يدعی شائع کروں گا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اس کی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت کمالہ فی العربیة، ویسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکمال صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث بے شرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کی الوقاحة والفریة، ویتزرّی علی کتاب اللہ وعلی فصاحتہ، كأنه عم امرء ایسے دعویٰ سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ گویا وہ امرأ القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام القیس أو ابن خالته، ویسمی نفسه مولویاً ویمشی کالمستکبرین۔ مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کی طرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذلك نخطب كل متنصر ملقب بالمولوی، الذی کتبنا

پھر اس کے بعد ہم ہر ایک کرشناں کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب کرتے ہیں اور ان سب

اسمہ فی الہامش ☆ و ندعو کلہم للمقابلة ولہم خمسة آلاف إنعاماً منّا

کے نام ہم نے حاشیہ میں لکھ دیئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کے لئے بلا تے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بناویں تو ہماری طرف سے

إذا أتوا بکتاب کمثل هذا الکتاب، کما کتبنا من قبل فی هذا الباب،

ان کو پانچ ہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالقابل کتاب تالیف کرنے والوں کے لئے ہماری طرف سے

☆ مولوی کرم الدین۔ مولوی نظام الدین۔ مولوی الہی بخش۔ مولوی حمید اللہ خان۔ مولوی نور الدین۔

مولوی سید علی۔ مولوی عبداللہ بیگ۔ مولوی حسام الدین بہمنی۔ مولوی حسام الدین۔ مولوی نظام الدین۔

مولوی قاضی صفدر علی۔ مولوی عبدالرحمن۔ مولوی حسن علی وغیرہ وغیرہ۔

والمهله منّا ثلاثة أشهر للمعارضين، فإن لم يبارزوا، ولن يبارزوا،
تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آویں گے
فاعلموا أنهم كانوا من الكاذبين.

پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے ہیں۔

واعلموا أن هذا الإنعام في صورة إذا أتوا برسالة كمثل رسالتنا،

اور یاد رکھنا چاہیے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہمارے اس رسالہ کے

وعُجالة كمثل عجالتنا، وأثبتوا أنفسهم كمثلنا و مشابہین، وأما إذا

مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بنانے سے انکار کریں

أبوا و ولّوا الدبر كالثعالب، وما استطاعوا على هذه المطالب، وما تركوا

اور لومڑیوں کی طرح پیٹھیں دکھلاویں اور ان مطالب پر قدرت نہ پائیں اور نہ توہین قرآن شریف کی

عادة توهين القرآن، وما امتنعوا من قَدْحِ كتاب الله الفرقان، وما تابوا من أن

عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں

يسمّوا أنفسهم مولويين، وما ازدجروا من سب رسول الله صلى الله عليه

اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں

وسلم خاتم النبيين، وما ازدجروا من قولهم أن القرآن ليس بفصح، وما تركوا

روکیں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ

سبيل التحقير والتوهين، فعليهم من الله ألف لعنة فليقل القوم كلهم آمين.

کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

﴿۱۳﴾

وَأَشْهَدُ الْأَحْرَارَ وَالْأَسَارَى، أَنِّي أَضَعُ الْبَرَكَهَ وَاللَّعْنَةَ أَمَامَ
 اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج برکت اور لعنت نصاریٰ
 النصراری، أما البركة فينالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وینالون
 کے آگے رکھتا ہوں برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت ان کو حاصل ہوگی اور
 إنعاما كثيراً مع الفتح والغلاب، أو ينالهم بركة الآخرة عند التوبة
 وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ
 وترک توهين القرآن وترک صفة السرحان، وأما اللعنة فلا يرد
 اور ترک توہین قرآن سے ان کو ملے گی مگر لعنت ان پر صرف اس حالت
 عليهم إلا عند إعراضهم عن الجواب، ومع ذلك عدم امتناعهم عن
 میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں اور باوجود اس کے
 الشتم والسبّ والقدح في كتاب رب الأرباب رب العالمين.
 قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

واعلم أنّ كل من هو من وُلدِ الحلال، وليس من ذرية البغايا
 اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں
 ونسل الدجال، فيفعل أمراً من أمرين إما كَفُّ اللِّسَانِ بَعْدُ وَتَرْكُ
 اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغوں کی
 الافتراء والمين، وإما تأليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة كمقالتنا،
 اور افتراء سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا
 ولكن الذي ما ازدجر من القدح في بلاغة القرآن، وما امتنع من الإنكار
 مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا
 من فصاحة الفرقان، فعليه كل ما قلنا وكتبنا في هذا القرطاس، وعليه
 اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بچا کرنے سے اپنے تئیں روکا پس اس پر وہ سب باتیں وارد ہوں گی جو ہم اس رسالہ

لعنة الله والملائكة والناس أجمعين.

میں کہہ چکے ہیں اور اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت اور نیز اس کے تمام فرشتوں اور آدمیوں کی ہے۔

فَلْيَقُلْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ آمِينَ آمِينَ.

پس چاہیے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

الْقَصِيدَةُ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَشَأْنِ كِتَابِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

﴿۱۳۳﴾

قصیدہ قرآن کے فضائل اور کتاب اللہ کی شان میں

مَنْ كَانَ نَابِعَ وَقْتِهِ جَاءَ الْمَوَاطِنَ أَلْتَعَا

جو شخص اپنے وقت کا نسیج اور جلد گوتھا وہ گند زبان ہو کر میدان میں آیا

فَدَرَى الْمَعَارِضُ أَنَّهُ أَلْعَا الْفَصَاحَةُ أَوْ لَعَا

تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معارضہ میں فصاحت بلاغت سے دور ہے اور لغو تک رہا ہے

إِلَّا الَّذِي مِنْ جَهْلِهِ أَبْغَى الضَّلَالَةَ أَوْ بَغَى

ہاں وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور علم اختیار کیا

لَا يُنْبِئَنَّ بِبَحْرِهِ الدُّ ذَخَارَ كَلْبًا مَوْلَعَا

اور اس کے بحرِ زخار سے اس کے کوئی نہیں دی جاتی جس کو تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے

وَاتَّبَعْ هِدَاةً أَوْ اعْصِهْ إِنْ كُنْتَ مُلْغَى مُتَّبَعَا

اور اس کی ہدایت کا فرمانبردار ہو جایا اگر تو احقِ فتنش گواوردین کو تباہ کرنے والا ہے تو نافرمان بن جا

قَتَلَ الْعِدَارِعْبًا وَإِنْ بَارَى الْعِدْوَّ مُسْبَعَا

دشمنوں کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہن کر آیا

حَتَّى انْشَنُوا كَالْحَائِبِيبِ ن وَأَضْرَمُوا نَارَ الْوُغَى

یہاں تک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

لَمَّا أَرَى الْفِرْقَانُ مِي سَمَهُ تَرْدَى مَنْ طَعَى

جب قرآن نے اپنی شکل دکھائی تو ہر ایک طاعنی نیچے گر گیا

وَإِذَا أَرَى وَجْهًا بَانَفٍ وَارِ الْجَمَالَ مَصْبَعَا

اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوارِ جمال سے رنگین تھا

مَنْ كَانَ ذَا عَيْنِ النَّهْيِ فِإِلَى مَحَاسِنِهِ صَفَى

جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف مائل ہو گیا

عَيْنُ الْمَعَارِفِ كَلَّهَا آتَاهُ حِبُّ مُبْتَعَى

تمام معارف کا چشمہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو دیا

أَقْبَلُ عِيُونََ عِلْمِهِ أَوْ أَعْرَضْنَ مُسْتَوْلَعَا

اس کے علموں کے چشمے قبول کر یا بے حیاء کی طرح کنارہ کر

مَا غَادَرَ الْقُرْآنُ فِي الْ مِيدَانِ شَابَابًا بُرُزَعَا

قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی میں بھرا ہوا تھا

قَدْ أَنْكَرُوا جَهْلًا وَمَا بَلَّغُوهُ عِلْمًا مَبْلَعَا

مخالفوں نے جہل سے انکار کیا اور اس کے مقام بلند تک ان کا علم نہ پہنچ سکا

نورٌ علی نورِ هُدًی یوماً فیوماً فی الثغَا

اس کی ہدایتیں نور علی نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے

فیہا العلوم جمیعہا وحلیبہا لمن ارتغا

اس میں تمام علم ہیں اور اس میں علوم کا دودھ ہے اسی کے لئے جو لپکا حصہ کھا رہا ہے

أعطی الوری بدلائہ ماءً معیناً سیعاً

اس نے اپنے بولوں کے ساتھ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

مَنْ جَاءَهُ مَبْخِرًا وَأَرَى مَدًى أَوْ مَبْرَغًا

جو شخص اس کے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اپنی کار دیں اور نشتر دکھلائے

سِیْفٌ یَکْسِرُ ضَرْسٌ مِّنْ بَارِی وَجَاءَ مُتَغَشِّغًا

وہ ایک تلوار ہے جو اس کے دانت توڑتی ہے جو اس کے مقابل پر آیا

وَبِلِّ لِكْفَارٍ لَدِيدٍ غٍ لَا یفَارِقُ مَلَدَغًا

اس کا فرما گزیدہ پروا دیا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا

مَنْ فَرَّ مِنْ فِیضَانِهِ أَلْ أَعْلَى وَمِمَّا أَفْرَغًا

جو شخص اس کے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا

مَنْ كَانَ مُنْكَرَ نورهٍ قَدْ جِئْتَهُ مَتَفَرِّغًا

اور جو شخص اس کے نور کا منکر ہے میں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں

فِیہَا الْمَعَارِفُ كُلُّهَا وَقَلْبُهَا بَلْ أَبْلَغًا

اور اس میں تمام معارف اور ان کا کونساں بلکہ اس سے زیادہ ہے

أُرْوَى الْخَلَائِقُ كُلُّهُمْ إِلَّا لَئِيمًا أَبْدَغًا

اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اس کے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تھا

فَتَرَاهُ مَغْلُوبًا عَلٰی تَرْبِ الْهَوَانِ مَمْرَغًا

پس تو اس کو دیکھے گا کہ وہ مغلوب ہو گیا اور ذلت کی خاک پر لیٹا

أَسْدٌ یَمْزُقُ صَوْلُهُ إِنْ رَاعَ جَمَلٌ أَوْ رَغًا

وہ ایک شیر ہے جو اس کا حمل اس اونٹ کو کھڑے کھڑے کرتا ہے جس نے اس کی طرف منہ کیا یا آواز کی

وَبِلْ لِمَنْ بَرَعَتْ لَهُ شَمْسٌ فَعَادَى مَبْرَغًا

اس شخص پر داؤ دیا ہے جس کے لئے سورج چکا اور پھر وہ مطلع اقبس سے دشمنی کرنے لگا

مَا كَانَ قَلْبًا تَائِبًا بَلْ كَانَ لِحَمًّا أُسْلَغًا

وہ رجوع کرنے والا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

وَأَمَّا قَوْلُ الْمَعْرُضِ الْفِتَانِ أَنْ ذِي مِرَّةٍ اسْمُ الشَّيْطَانِ، وَقَالَ أَنْ

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مِرَّةِ شیطاں کا نام ہے اور جو اس نے کہا کہ

الْمِرَّةُ هِيَ مَادَّةُ الصَّفْرَاءِ، وَبَاطِلٌ كُلُّ مَا یُخَالِفُهُ مِنَ الْآرَاءِ، فَهَذَا كَلَّمَهُ

مِرَّہ مادہ صفر کو کہتے ہیں اور اس کے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہے پس یہ اس کا تمام

کذب و دجل و تسلیس، و نعوذ باللہ من الدجالین المفتنین. بل الأمر

کذب اور دجل اور تسلیس ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ بلکہ وہ امر

الصَّحِیحُ الَّذِیْ یُوجَدُ نِظَائِرُهُ فِی کَلِمَاتِ بَلْغَاءِ لِسَانِ الْعَرَبِ وَنَوَائِغِ

صحیح جس کی نظیریں اہل زبان کے بلیغوں اور فصیحوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ

ذوی الأدب، أن أصل المِرَّةِ إحكامُ الفتلِّ وإدارة الخيوط عند الوصل،
تاگہ کو جب بٹ دے کر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنے کا نام مِرَّہ ہے اور مِرَّہ کے معنوں کا اصل یہ ہے کہ اس قدر تاگہ
کما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس، ثم نقلوا هذا اللفظ من
کو بٹ چڑھایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنی صاحب تاج العروس شارح القاموس نے کئے
الإحكام والإدارة إلى نتيجته أعني إلى القوة والطاقة، فإن الحبل إذا
ہیں پھر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑھانے سے منتقل کر کے اس کے نتیجے کی طرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کی
أَحْكَمَ فَتْلَهُ فَلَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَتَّقَوِيَ بَعْدَ أَنْ يُشَدَّ وَيُسَوَّى، وَيَكُونُ كَشْيءٍ
طرف جو بٹ چڑھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑھایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ
قَوِيَ مَتِينًا. ثُمَّ نَقَلَ مِنْهُ إِلَى الْعَقْلِ كَنَقْلِ الْحَقْلِ إِلَى الْحَقْلِ، لِأَنَّ الْعَقْلَ
چڑھانے کے بعد اس میں قوت اور طاقت پیدا ہو جائے اور ایک شے قوی متین ہو جائے۔ پھر یہ لفظ عقل کے معنوں کی
طَاقَةٌ تَحْصُلُ بَعْدَ إِمْرَارِ مَقْدِمَاتٍ وَإِحْكَامِ مَشَاهِدَاتٍ تَجَلِّيَهَا الْحَسُّ
طرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنی زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنی کھیت نوسبزہ کی طرف منتقل ہو گیا کیونکہ
المشترك من الحواسِّ بإذن ربِّ الناس وأحسن الخالقين. ثم نُقِلَ
عقل بھی ایک طاقت ہے جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک
هذا اللفظ في المرتبة الرابعة إلى مزاج من الأمزجة أعني الصفراء
ان مشاہدات کو حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے۔ پھر یہ لفظ بمرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کی طرف منتقل کیا
التي هي إحدى الطبائع الأربعة، لشدة قوتها ولطافة مادتها، ولكونها
گیا یعنی صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی
مصدر أفعال قویة وموجباً لجراحة وشجاعة وكل أمر يخالف عادات
اخلاط سے بڑھ کر ہے اسی واسطے صاحب اس کا مصدر افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے
الجبان ويوافق سير الشجعان، فتفكر إن كنت من الطالبين.

امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے۔

وَأَمَّا نَظِيرُهُ فِي أَشْعَارِ بُلْغَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ وَبِنِغَاءِ الْأَزْمِنَةِ الْمَاضِيَّةِ،
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعراء اور فصحاء کے اشعار میں سے اس کی نظیر طلب کرے پس تیرے لئے ایک

فكفاك ما قال امرؤ القيس في قصيدته اللامية

شعر امرء القيس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اس نے کہا ہے۔

دَرِيرٌ كَخُدْرُو فِ الْوَلِيدِ امْرَأَةٌ تَسَابِعُ كَفَيْهِ بِخَيْطٍ مُوَصَّلِ

امرؤ یعنی بٹ دیا اور مروڑ دیا

وَكذَلِكَ بَيْتُ لِعَمْرُو بْنِ كَلْثُومِ التَّغْلِبِيِّ الَّذِي هُوَ نَابِعٌ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ، وَقَالَ

اور اسی طرح عمرو بن کثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بھی اپنے وقت کا بدیہہ گوشا عر تھا اور اس نے یہ
فی القصيدة الخامسة من السبع المعلقة، ونحن نكتبه نظيراً للمعنى الإدارية، وهو هذا.

شعر قصیدہ خامسہ سبعمعلقہ میں کہا ہے کہ
تَرَى اللَّحْزَ الشَّحِيحَ إِذَا امْرَأَتْ عَلَيْهِ لِمَالِهِ فِيهَا مَهِينًا

امرؤ یعنی چکر دیا جائے اور پھرایا جائے

وَمِنْ عَجَائِبِ لَفْظِ الْمِرَّةِ اشْتِرَاكُهُ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَالْهِنْدِيَّةِ فِي مَعْنَى الْإِدَارَةِ

اور لفظ امرؤ کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے

وَإِحْكَامِ الْفَتْلِ بِالسَّمَالِغَةِ، فَإِنَّ الْهِنْدِيِّينَ يَقُولُونَ لِلْإِمْرَارِ مَرُورًا كَمَا لَا

کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ

يَخْفَى عَلَى الْهِنْدِيِّينَ. وَهَذَا ثَبُوتُ صَّرِيحٍ مِنْ غَيْرِ شَائِبَةِ الْمَيْنِ لِاسْتِخْرَاجِ

ہندیوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور یہ صریح ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج

أَصْلُ حَقِيقَةِ الَّذِي هُوَ دَائِرُ بَيْنِ اللِّسَانَيْنِ، وَفِيهِ نَكْتَةٌ تَسْرُّ الْمُحَقِّقِينَ.

اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اس میں ایک نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے۔

وَأَمَّا لَفْظُ ذِي مِرَّةٍ بِمَعْنَى الْعَقْلِ، فَإِنَّ كُنْتَ تَطْلُبُ مَنَا نَظِيرَهُ مَعَ

لیکن لفظ ذی مِرّہ جو بمعنی عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اس کی نظیر معلوم کرنا ہو

تصحیح النقل، فاعلم أنّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسر لفظ پس جاننا چاہیے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مِرّة بمعنی ذی الدہاء، وقال يُقال إنه لَذُو مِرّةٍ أى عقلٍ فى مَثَلِ ذی مِرّةٍ کو بمعنی ذی عقل تفسیر کیا ہے اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذو مِرّة اور العرب العرباء وإن لم یکفک هذا المثل مع أنه هو الأصل، وتطلب منّا مراد اس سے انہ لذو عقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو نظیراً آخر من الأيام الجاهلیة والأزمنة الماضیة، فاقراً هذا البيت من ایامِ جاہلیت کا کوئی شعر اس کی تائید میں طلب کرے تو یہ بیت غور سے پڑھ صاحب القصیدۃ الرابعۃ من السبع المعلقة، وکان من نبغاء الزمان وفى جو سبہ معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان البلاغۃ امام الأقران، وزاد عمره على مئة وخمسين، وهو هذا اور فصحاء اقران میں سے تھا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا۔

رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا إِلَى ذِي مِرَّةٍ حَصِيدٍ وَنَجْحُ صَرِيمَةٍ إِبْرَاهِمًا

وہ دونوں ذی مِرّہ کی طرف یعنی ذی عقل کی طرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنے سے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے واعلم أن هذه القصائد معروفة بغاية الاشتهار كالشمس فى نصف النهار، ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کے وقت وقد أجمع كافة الأدباء وجهابذ الشعراء على فضلها وكمال براعتها، اور تمام جماعت فصیح شعراء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور واتفق عامة البلغاء على حسنهما ونباهتها، واختارها الحكومة الإنكليزية اس کے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں لطلباء مدارسها وسُبقاء كوالجها وشرّاء كيالجهاتكتميل القارئین كالجوں کے پڑھنے والوں اور علوم ادبیہ کے پیالے پینے والوں کے لئے ان کی تکمیل تعلیم کی غرض سے

ولا ینکرھا إلا الذی مثلک غیبی و شقی کعمین .

داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ بجز اس شخص کے جو تیرے جیسا غیبی اور شقی اور اندھوں کی طرح ہو۔

هذا ما أوردنا لإلزامک وإفحامک من نظائر المتقدمین

یہ وہ نظائر شعراء متقدمین ہیں جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے

و کلام المشهورین المقبولین . وأما ما یظهر من سیاق کلام اللہ و سباقه

مگر وہ امر جو کلام الہی کے سیاق سباق اور اس کے

ومن عقد در حقائقه، فهو طریق أقرب من ذلك للمستترشدين . فإنه

موتیوں کی لڑیوں کے حقد سے معلوم ہوتا ہے تو وہ طریق ہدایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ،

تعالیٰ کما وصف روح القدس بقوله ذومرّة،^۱ كذلك وصفه فی

نے جیسا کہ روح القدس کو ذی مرہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام میں ذی قوہ کے ساتھ منسوب

مقام آخر بذی قوہ فقال ذی قوہ عند ذی العرش مکین،^۲ فقوله فی مقام ذو

کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوہ عند ذی العرش مکین۔ پس خدا تعالیٰ کا ایک مقام میں جبرئیل کو ذو مرہ کہنا اور دوسرے

مرّة و فی مقام ذوقوہ شرح لطیف بأفانین البیان، و كذلك جرت سُنّة

مقام میں ذومرہ کی جگہ ذو قوہ کہہ دینا یہ ذومرہ کے معنی کی ایک شرح لطیف ہے جو تبدیل بیان سے کی گئی ہے اور

اللہ فی القرآن، فإنه یفسر بعض مقاماته ببعض آخر لیزید الاطمئنان،

اسی طرح قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن اس کے بعض آخر کے لئے بطور

ولیعصم کتابه من تحریف الخائنین .

تفسیر ہیں تاکہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچاوے۔

ولقد ذکر اللہ تعالیٰ فی کتابه المحکم و سفره المکرم صفات

اور خدا تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات بھی

أخری للروح الأمين، و بین عبارته و صدقه و أمانته و قربه من رب العالمین

بیان کئے ہیں اور اس کی پاکیزگی اور اس کی سچائی اور اس کی امانت اور اس کے قرب کا ذکر کیا ہے

فلا يحسبه شيطانا إلا الذي هو شيطان لعين.

پس اس کو شیطان وہی سمجھے گا جو خود شیطان ہے۔

ومن اعتراضات هذا العاصي الغافل عن يوم يؤخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے ایک یہ ہے کہ وہ گمان

بِالنواصي، أنه يظنّ كأنّ القرآن أخطأ في بيان مذهب النصارى

کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاریٰ کے بیان کرنے اور انکے عقیدوں کی تفسیر میں غلطی کی ہے

وعقائدهم، وما فهم مقصد عمائدہم، وعزا إليهم ما يخالف عقيدة

اور گویا قرآن شریف نے نصاریٰ کے عمائد کے مطلب کو نہیں سمجھا اور ان کی طرف وہ امر منسوب کیا جو ان کے عقائد کے

المسيحيين. فاعلم أنّ بيانه هذا بهتان عظيم وكذب مبين، والحق أن

مخالف ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ یہ بیان اس کا سراسر بہتان اور صریح جھوٹ ہے اور

القرآن لما جاء كانت النصارى فرقا متفرقين، فبعضهم كانوا يعبدون

حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو نصاریٰ کئی فرقے تھے اور بعض حضرت مسیح

المسيح، وبعضهم معه أمّه، وبعضهم كانوا يسجدون لتصاويرهما

اور ان کی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض ان کی تصویروں کے بھی پجاری تھے اور ان کی ایسی پرستش کرتے تھے

ويعبدونهما كعبادة رب العالمين. وكان اللجاج بينهم قد احتدّ والحجاج

جیسی خدا تعالیٰ کی کرنی چاہیے اور ان میں باہم لڑائیاں اور جھگڑے بہت تیز ہوئے ہی تھے اور وہ سب کے سب

قد اشتدّ، وكان كلهم قوماً ضالّين، إلا قليلا منهم كانوا موحدّين مع

گمراہ تھے۔ مگر تھوڑے ان میں سے موحد بھی تھے مگر انہوں نے اور اور بدعات ساتھ ملا رکھی تھیں اور انہوں کی

بدعات أخرى وكانوا كالعَمِين. فبين القرآن ما رأى وبكتهم وسكتهم

طرح تھے سو قرآن نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے ان کو ملزم اور لاجواب کیا اور اپنے لفظوں

بيان أجلى، وقال أنتم تعبدون إنسانا من دون الله الأغنى، وما تعبدون

میں فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلیٰ کی تم پرستش نہیں کرتے

ربکم الأعلى، فما برءوا أنفسهم بل سکتوا کالمفحمن الموقرین۔

پس وہ لوگ اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جس پر الزام وارد ہوتا ہے یا

فوقعت علیہم الحجة وقام البرهان وثبت أنهم كانوا يعتقدون كما بین

اقراری ہو جاتا ہے جس ان پر حجت واقع ہوئی اور دلیل قائم ہو گئی اور ان کی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن

القرآن و كانوا مشرکین۔ ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصراری

نے فرمایا اور درحقیقت مشرک تھے۔ پھر ان لوگوں کے گزر جانے کے بعد دوسرے نصاریٰ دنیا میں ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادوں کے آثار

و قرأوا کتب الفلسفة فبھتوا و صاروا کالسکاری، و رأوا أنفسهم فی

پر قائم تھے جس انہوں نے فلسفہ کی کتابیں پڑھیں اور ان کے مسائل سے عادت پڑی اور اس کے کوچوں سے خُو پذیر ہو گئے اور اپنے تئیں

الشِرک کالأساری، فأتأسفوا علی مذہبهم متندمین۔ ففکروا لإصلاح

دیکھا کہ اپنے مذہب میں خطا کی بلکہ نافرمانی کی سرکشی کی پس وہ مہوت ہو گئے اور ایسے ہو گئے جیسا کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے

ما فسد و ترویج ما کسد، فقتلوا کیف فکروا و ذکروا و ما بدّلوا إلا

اپنے تئیں شرک میں مبتلا ایسا دیکھا جیسا کہ کوئی قیدی ہوتا ہے جس ان کو اپنے مذہب پر نہایت تاسف ہوا جو شرمندگی سے ملا تھا جس وہ اس سوچ

حُلّ المَقال مع اتحاد المآل، فتعسّا لقوم ظالمین۔ و غشیہم ما

میں لگے کہ کسی طرح اپنے ناپاک مذہب کی اصلاح کریں اور اس متاع کم قدر کو رواج دیں مگر خدا نے ان پر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح

غشیہم من آفات الضلال، و تلاقوا فی مآل الأقوال، و ما كانوا

کے لئے صرف مکارانہ تدبیریں سوچیں اور ناپاک عقائد میں سے کچھ بھی نہ بدلایا صرف تقریر کا پیرا یہ بدلا دیا باوجودیکہ مآل ایک ہی تھا

مستشفین۔ أسخطوا المولی لیرضوا عبیدہ، و نسوا و عیدہ و مواعیدہ،

سونا مصلحتوں کی ہلاکی ہو۔ کیسی گمراہیوں کی آفتوں نے ان کو گھیر لیا اور مآل قول میں اپنے پہلے بھائیوں میں متحد ہو گئے اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا۔

و نبذوا وراء ظهورهم تعلیم النبیین۔ ولا شک أنهم اتخذوا عیسیٰ الها

مولیٰ کو ناراض کر دیا تاکہ اس کے بندوں کو راضی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعید بھلا دیے اور نبیوں کی تعلیموں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک

من دون رب العالمین۔ وهو عندهم مالک یوم الدین و یقولون

دیا۔ اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنا لیا ہے۔ اور وہی ان کے نزدیک سزا جزا کا مالک ہے اور کہتے ہیں

لا أثر يومئذ معه من البشريّة، مع كونه مجسّمًا ومركبًا من العظم
 قیامت کے دن اس کے ساتھ بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سرسراہہ خدا ہی ہوگا باوجود
 واللحم كالآدميين. هذه عقيدتهم وعقيدة الذين غلّسوا قبلهم في
 اس کے جو اس کے ساتھ جسم بھی ہوگا اور ہڈیاں اور گوشت بھی۔ جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ ان کا عقیدہ ہے
 مبادئ الأيام أمام أعين الإسلام، ثم في هذا الزمن انفتحت أعينهم
 اور ان لوگوں کا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک میں چلے اور اسلام کی آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر
 وقلّت ظلمتهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحكم الفلسفية،
 جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس زمانہ میں ان کی آنکھیں کھلیں اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم عقلیہ
 فرأوا سوءة مذهبهم واستحالة مطلبهم، فبادروا إلى التأويلات
 اور حکم فلسفیہ شائع ہو گئے سو انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ
 مخافة من الملامات والتشنيعات، وتخوفًا من كلمات
 تاویلات کی طرف دوڑے تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے
 المستهزئين، لأنّ الفطرة الإنسانية تأبى من قبول هذه العقيدة
 اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ
 الدنيّة، والخرافات الرديّة التي هي بديهة البطلان عند الرجال
 اور خرافات رڈیہ کے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردوں اور عورتوں کے
 والنسوان، خصوصًا في هذه الأيام التي مالت العقول السليمة إلى
 نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ
 التوحيد، وهبّت من كل طرف رياح التنزيه لله الوحيد، وكسدت
 توحید کی طرف مائل ہو گئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہ الہی کی ہوا چل رہی ہے اور مشرکوں کے
 سوق المشركين. فأنّى لهم أن يخفوها بعد إظهارها ونشرها وإزاحة
 بازار کسمپرسوں کا مصداق ہو گئے ہیں۔ مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقائد کو ان کے شائع ہونے کے بعد پوشیدہ

قشرها؟ أيخفون أمراً أشيعَ في البلاد والأرضين؟ ومثلُ الذين بدّلوا
 کر سکیں کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہو گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے
 الطّيبات بالخبيثات وترکوا الحسنات وبادروا إلى السيئات ولا
 طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیوں کی طرف دوڑے اور
 يتقون الله في إخفاء العثرات وتأويل الخرافات، کمثل رجلٍ كان
 اپنی لغزشوں کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل میں خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان کی مثال
 يأكل البرازَ من مدةٍ مديدة، وبحسبه من أغذيةٍ لطيفةٍ جديدةٍ، ولا
 ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اس کا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ
 يتنبّه على أنه رجس وقدر لا من أطعمة الآدميين، فلاقاه رجل لطيف
 میں سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا
 نظيف ومع ذلك زكى وظريف، فرآه يأكل الغائط فأنبه كما يؤنب
 اس کو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور نیز زریک اور ظریف بھی تھا پس اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا
 الحکم المايط، وقال ما تفعل ذلك؟ أتأكل البراز يا براز الخيشين؟
 جو گوہ کھا رہا ہے تب اس نے اس کو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم عالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر کیا تو گوہ
 فتندّم وفكرَ في نفسه كيف يزيح برص هذه الملامة، وكيف ينجو
 کھاتا ہے اے خبیثوں کے گوہ۔ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کروں
 من شناعة الندامة، فنحت جوابا كالذين يرون أجاهم كماء معين،
 اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور
 وقال إني ما آكل البراز، وما كنتُ أن أحتاز فما أبالي الإفزاز، وما
 بیٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں ایک جواب گھڑا اور کہا کہ میں گوہ نہیں کھاتا اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں سو میں کسی کے ڈرانے
 أوعزتُ إلى هذا الأمر الذي هو أكبر المكروهات، وإن هو
 کی پرواہ نہیں رکھتا اور میں نے اس امر کی طرف جو اکبر المکر وہات ہے ہرگز پیش قدمی نہیں کی اور یہ صرف

إلا تهمةٌ مَدَّاعٍ ذی البهتانات وإنی من المبرّئین. وإن العدو ما
 ایک دروغ گو بہتان تراش کی تہمت ہے اور میں اس سے بری ہوں۔ اور دشمن معترض نے
 عرف الحقیقة ونسی الطریقة، فإنی آکل أجزاءً غذائیةً التي
 حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ میں ان اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں
 تنفصل من الهضم المَعْدی باذن خالق الأشياء ، وتدفعها الطبیعة
 جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں اور پھر طبیعت ان کو
 إلى بعض الأمعاء ، فتخرج من المبرز المعلوم مع قليل من
 بعض امعاء کی طرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں اور تھوڑا سا صفراء ان کے ساتھ
 الصفراء ، فهذا شیء آخر وليس ببراز كما هو زعم الأعداء ، بل
 ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے
 هو غذاءٌ أعدُّ لمثلنا الطیبین .
 پاکوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

فاتقوا هذا المثل وفگروا فی سوانح المسیح و فیما قال . وکل

پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں اور جو کچھ عیسیٰ نبی

ما قال عیسیٰ نبی اللہ فهو طیب، ولكن تعسًا للذی لا یفہم الأقوال

اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر واویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو

وإننا نبکی علی حال الظالمین والمؤذین الکالمین، بل ندعو اللہ أن یهدیہم

بدل دیا اور ہم ظالموں کے حال پر اور دکھ دینے والوں اور دل خستہ کرنے والوں پر روتے ہیں بلکہ دعا

ویرحمہم وهو خیر الرّاحمین. وواللہ إننا لا نضحک بل نبکی علی

کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے اور ان کے حال پر رحم کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

حالکم أنکم تسترون الأمر وتکلفون أیها الجائرون. ما لکم لا تفہمون؟

اے ظالمو! تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں

وإنّا نرىكم فلا تنظرون، ونعطیکم فلا تأخذون، وتفترون الکذب ولا اورہم تمہیں دکھاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور ہم تمہیں دیتے ہیں اور تم لیتے نہیں اور تم جھوٹ باندھتے ہو اور شرم نہیں تستحیون، وأیظکم الموقظون فلا تستیقظون. ألا تتقون الذی إلیہ کرتے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اس سے ڈرتے نہیں جس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے یا ترجعون، أو ظننتم أنکم من المتروکین؟
تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جائے گا۔

وقد قلتُ آفنا إن القرآن ما بین حال النصرای علی نهج واحد، بل اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصرائی کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا جعل بعضهم علی بعض کشاهد، وقال إن بعضهم یعدون المسیح بلکہ بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اس کو عمداً خدا ویتخذونه إلهاً عمداً، وبعضهم یعدون معه أمه ویحمدونہا حمداً، وفیہم بنا رکھا ہے اور بعض اس کے ساتھ اس کی ماں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور اس کی حمد میں مشغول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ فرقة قليلة یعدون اللہ ویحسبونه رحیماً ورحماناً، ویحسبون المسیح ایسا بھی ہے جو موجد ہے اور خدا تعالیٰ کو رحیم ورحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور بشرًا وإنساناً، وهذه الفرق الثلاثة كانوا فی عهد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ اور موجودین، والقرآن قرء علیہم إلی قرون ومین، فما قال أحد منهم أن القرآن صد ہا سال ان پر قرآن پڑھا گیا مگر کوئی ان میں سے معترض نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کرتا ہے یعزو إلینا ما یخالف عقائدنا وتعالیم عمائدنا، ولا یفہم سرّ أقانیمنا، ویخطی جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں اور کسی نے نہ کہا کہ قرآن ہمارے اتنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور فی بیان تعالیمنا و إن كنت تظن أنه قال أحد کمثل هذه الأقوال، أو وجدت ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی

کتابا شاہدا علیٰ هذا المقال، فأخرج لنا کتابک إن كنت من کتاب دیکھی ہے جو ان باتوں پر شاہد ہو تو تیرے پر واجب ہے کہ ہمارے روبرو وہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے۔
الصادقین. وإن لم تستطع فاتق الله ولا تتبع آراء قوم فاسقین.
اور اگر تو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقوں کی راؤں کی پیروی مت کر۔

واعلموا أنکم قد فهمتم فی أنفسکم فی هذا الزمان الذی هو زمان اور تم خوب یاد رکھو کہ تم نے اس زمانہ میں جو تدبر اور ایمان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں سمجھ لیا ہے
التدبر والإیمان، أن عقائدکم خرافات وفيها آفات، وتضحک علیکم کہ تمہارے عقائد محض خرافات ہیں اور ان میں ایسے آفات ہیں جن پر
الصبيان والنسوان، فتریدون أن تلقوا علیہا رداء التأویلات لعلکم لڑکے اور عورتیں بھی بنتی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ ان پر تاویلوں کی چادر ڈال دو
تخلصون من الملامات، ومن لعن اللاعنین؛ فزیتم الباطل لتدحضوا بہ تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے بچ جاؤ۔ پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم
الحق وکنتم قوماً مسرفین. وأما حُبث عقائدکم فلیس شیء یخفی علی حق کو اس کے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے نکلنے والی قوم ہو۔ اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے
الناس، أو یخفی من عین کیس ذی الفہم والقیاس. أستم تعبدون عیسیٰ جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی
فی هذا الزمان کما کنتم تعبدون فی أيام نزول القرآن؟ أستم تمجدونہ اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کے وقت پرستش کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اس کی
وتقدسونہ وتعظمونہ کمثل إله العالمین؟ أستم تقولون إن کل أمر فوض تجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک امر
إلی عیسیٰ، وهو اللہ فی الأولى والأخریٰ، وهو الذی ترجعون إلیہ عیسیٰ کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اور اس جہان میں ہے اور وہی ہے جس کی طرف رجوع دیے جاؤ گے

وتحضرون لديه، ويحكم بينكم كملكٍ اكرم وأعظم، وتعرفونه اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کی طرح فیصلہ کرے گا اور تم اس کو اس کی صورت کے ساتھ پہچان بصورتہ أنه ابن مریم؟ فموتوا ندامةً یا معشر المشرکین۔ وکیف لو گے کہ یہ ابن مریم ہے سوائے مشرکوں! شرمندگی سے مر جاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے تُخفون شرککم وقد ظهرت الأسرار و بدت الأخبار، وأشعثم عقائدکم اور خبریں آشکارا ہو گئیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقائد شائع کر دیے اور ایسے دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور بالاستعجال وزفتم زيف الال و إنا عرفناکم و عرفنا الکيد والفن، ہم نے تم کو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں بعد اس کے جو ہم شناسا ہو گئے۔ تم وہ فكيف نحسن بکم الظن، بعدما كنا عارفين؟ إنکم قوم تُضلون الناس قوم ہو جنہوں نے ضلقت اللہ کو کروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تاکہ تمہاری باطل باتوں کی طرف وہ میل کریں اور تمہاری خرافات بتلیساتکم ليميلوا إلى جهلا تکم، و يقبلوا خز عبلا تکم و يجيئوکم کو قبول کریں اور جاووزدہ لوگوں کی طرح تمہارے پاس آجائیں۔ اور ہم نے تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیاں سنیں اور کمسحورين. و إنا سمعنا منکم سبَّ نبينا مع الافتراء والمين، وأحرفنا افتراء اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلانے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افتراء سو ہم کسی کے پاس شکایت نہیں بالنارین، وما نشکو إلا إلى الله وهو خير الناصرين.

کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں اور وہ خیر الناصرين ہے۔

القصيدۃ الفريدة التي يهتد الأحقاف، ويزيل غين العين
ويأخذ الصاد ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جو ربیت کے تو دوں کو دیران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ وہ قاف پر چڑھ جاوے

ترکتہم أيہا النوكی طریق الرشید تزویرا
اے نادانو تم نے رشید کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا
علی عیسیٰ افتريتہم من ضلالتکم دقاریرا
اور علی علیہ السلام پر تم نے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

﴿۱۳۵﴾

هو الله الذي قد قد دَر الأشياء تقديرا وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کیں	فقلتم إنه المختار ر إحياء وتدميرا پس تم نے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنے کا مختار ہے
فما نفعُ نصائحه فقبل الابن تعزيرا مگر بیٹے کی نصیحت نے اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے نکالیف کو منظور کیا	قد اغناط الأب الحاضی فقام الابن تذکيرا باپ نے اپنے غصہ کو فروخت کیا پس بیٹا نصیحت دینے کے لئے اٹھا
فجاء الابن كالمُنجى وناذی الخلق تبشيرا پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اس نے لوگوں کو خوشخبری سنائی	أحبُّ الوالدُ المُغتال إهلاكا وتحسيرا باپ خوبی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا
كأن أباه قد شاخا وناب الابن تخيرا گویا اس کا باپ بوڑھا ہو گیا اور بیٹے کو اپنا قائم مقام کر دیا	وقلتم إنه ردُّ الُ أمورٍ إليه توقيرا اور تم نے کہا کہ سب اختیارات اس کو دیے گئے
وهذا كله شركٌ فدع كذبا وتسحيرا اور یہ سب شرک ہے پس جھوٹ اور دھوکا دینے کو چھوڑ دو	وقلتم إنه الحامی ونبغى منه تخفيرا اور تم نے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں
فهل حُرٌّ يخاف اللَّهَ لما جنث تحذيرا اور کیا تم میں کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ میں ڈرانے کے لئے آیا	وما فى نور ناريب ولن تخفوه تغييرا اور ہمارے نور میں کوئی دغا نہیں پس تم ان کو ایسا پوشیدہ نہیں کر سکتے جیسے کہ ایک شے پوشیدہ کی جاتی ہے
ولكن النصارى آ ثروا حُبثًا وخنزيرا مگر نصاریٰ نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے	وهذا قولنا حقٌّ وطهرناه تطهيرا اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے
وقد بانث ضلالتهم ولو ألقوا المعاذيرا اور ان کی گمراہی ظاہر ہو چکی اگرچہ اب عذر پیش کریں	ومن تلبسهم قد حرُّ رفوا الألفاظ تفسيرا اور ان کی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

الإعلان تنبيها لكل من صال على القرآن

من النصارى وغيرهم من أهل العدوان

قد كتبنا من غير مرة أن القرآن الكريم قد جمع التعاليم وأكمل التفهيم، وأنه مشتمل على علوم الأولين والآخرين، وهو بعُلوه كأبحرٍ لا كحياضٍ، وفاق كلُّ لُجةٍ بذليلٍ

﴿۱۳۶﴾

فضفاض، وفيه نور أصفى من نور العين، ونقى من الدرن والشين. صحف مطهرة فيها كتب قيّمة وحكم معجبة، مع حسن بيان وبلاغة ذي شان تسر الناظرين. وهو إعجاز عظيم بفصاحة كلماته، وبلاغة عباراته، ورفعة معارفه، وباكورة نكاته، ولكن النصارى وأتباعهم أنكروا هذا الكمال، ونحتوا الشكوك وزينوا الأقوال، وجاءوا بمكر مبین. فقال بعضهم إن القرآن فصيح ولا ننكر الفصاحة ولا نختار الوقاحة، ولكن تعليمه ليس بطيب ونظيف، ولا يوجد فيه من وعظ لطيف، بل هو يأمر بالمنكر وينهى عن المعروف، وكل ما علم فهو سقط كالمریض المّؤوف، ولا يصلح للصالحين. أقول كل ما هو قاتم فهو كذب صريح، ولا يقول كمثلته إلا الذى هو وقیح، أو من المفتيرين. إنكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد، ولا تسلكون إلا مسالك العناد، وما تعلمون إلا طرق الاعتساف، وما غديتم بلبان الإنصاف، وما أراكم إلا ظالمين. أعرّفتكم حقيقة القرآن، مع كونكم محرومين من علم اللسان، ومبّعدين من سكك العرفان؟ أتظنّتم البحر سراباً مستوراً، مع كونكم عمياً وغوراً؟ لا تعلمون حرفاً من العلوم العربية، ولا تملكون فتیلاً من البساتين الأدبية، بل أراكم كأخى عیلة، الماشين فى ظلام ليلة، ثم تلك الدعاوى مع مفاقر الجهل والضلال، والإنكار من شمس العلوم بأنواع المكائد والاحتیال، كبر عظیم وفسق قديم، فسبحان ربنا كيف يمهل الفاسقين

أيها الجهلاء أنتم تصولون على كلامٍ قد أودعت سرّ المعارف أسرته، ومأثورة سمعته وشهرته، ومشهورة عصمته وطهارته، ومسلم نضاره ونصرتة، واشتهر تأثيره وقوته، فلا يُنكره إلا من فسدت فطرته. ألا ترون إلى قصر شادّه القرآن، وإلى علوم أكملها الفرقان، وإلى أنوار أترع فيه الرحمن

ووالله لا نظير له في إحياء الأموات ونفخ الروح في العظام الرفات جاء في وقت انقراض حيل الصلحاء، وظهر بعد اكفهار الليلة الليلية، ووجد الخلق كمعروق العظم وأخ العيلة، أو كنائم في الليلة، فنور وجه الناس ولا كإنارة النهار، وناولهم مالا كثيرا من دُرر العلم وأنواع الأنوار فانظر هل ترى مثله في تأثير؟ ثم ارجع البصر هل ترى من نظير؟ أنسيّت ظلمة أيام الإنجيل؟ أما جاء ك خبر من ذلك الجيل؟ كيف كانت إحاطة الضلالات على كل زمان ومكان؟ أما لاحظت أو ما سمعت من ذى عرفان؟ كأنهم كانوا انحطوا إلى اللحد، ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد، وأكلتهم ضلالاتهم كميت أكلته الدود، ورُمَّ إيمانهم كمثل ما يُنخر العود.

أما قرأت أحوال تلك الأزمان؟ أَلست تذكرها وعيناك تهملان؟ فأى شىء نُورَ الزمان بعد الظلام، وذكر الله بعد ذكر الأصنام، وجاء بشر من تسنيم بعد حميمٍ داعٍ إلى الحمام؟ فاعلم أنه هو القرآن المبارك الذى نجى الخلق من موت الاجترام، وأنشر الأموات من الرّجام، وأنزل الجود بعد أيام الجهم. فمن هنا نفهم وجوه ضرورة القرآن ومنافعه لنوع الإنسان وإن كنت لا تترك الإدلال بإنجيلك والاعتزاز بصحة عليك، ولا تتوب من أقاويلك، فهذا أنا أدعوك للنضال، وللتفريق بين الهدى والضلال، مستعيذاً بالله من شرّ الدجال؛ فهل لك أن تتصدى لهذا المضممار، ليتبدى حقيقة الأسرار؟ إنك تريد أن تقوِّض مجد القرآن وبنياته، ونريد أن نُمزّق الإنجيل ونُريك أدرانه، ووالله إننا من الصادقين، ولسنا من الكاذبين المزورين ووالله إن إنجيلكم الموجودة غبار وتباب ودمار، وليس بمُعلِّم الحكمة بل سامرٌ ومُهذّر، فتنزيهه ومدحه عارٌ، وجرحه جبار. وإننا لا نجد فيه خيراً، بل شرّاً وضيراً، ونعوذ بالله من شرّه

وكمال ضرره، ونحولت على غفل المادحين. كتاب مُضِلُّ يدعو الناس إلى المحظورات بل المهلكات، ويفتح عليهم أبواب الهنات والسيئات والإباحات وعبادة الأموات، ويجعلهم من المشركين. وأشأم في بعض المقالات، وأيمن في الأخرى، وما تمالك أن يقصد في مشيه ويختار وسطاً كذوى النهى، ولأجل ذلك طعنوا فيه فلاسفة القوم، ووخرّوه بأسنة اللوم، وقالوا لا حاجة إلى رده، فإنه كافٍ لردِّ نفسه، وناهم قائمين على فوهتهم، وهم من النصارى ومن أكابر عصبتهم، بل من حكمائهم لا كمثل هؤلاء من جهلتهم، وتجد كثيرا منهم مُلبِّين داعى الإسلام أفضل الرسل وخير الأنام وخاتم النبيين.

فيا أيها الأعداء من النصارى وفي الشرك كالأسارى، لم تتكلمون كالسكارى، وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذى بارى؟ بارزوا للنضال إن كنتم من أهل الكمال ومن الصادقين. واعلموا أن تحقيق الحق من كرم الطبع، والصول من غير حق من سير السبع، فعُدّوا عن اللذع والقدع، وهلمّوا إلى التناضل والثّلع. ونحن نُحْكَمُ بعض حُكْمائكم فى هذا الأمر، ونعاهد الله أنا نقبل كل ما حكموا من غير العذر فهل لكم أن تبرزوا لنا تعاليم الإنجيل، وكل ما هو فيه من لطائف الأقاويل؟ وكذلك نكتب لكم معارف القرآن ودقائق صحف الله الرحمن، فيزنيهما الحكم بميزان العقل والدهاء، ويحكم بين الخصماء، فإن كنا نحن المغلوبين، فنقبل لأنفسنا أن نُعذّب كالمجرمين، ونقتل كالفاسقين الكاذبين؛ وإن كنا من الغالبيين، فلا نطلب من المنتصرين إلا أن يكونوا من المسلمين.

فيا عدوّ الحق إنك مدحت الإنجيل فهِرَفْتِ، ونَحَتِ الفريّة فأغربت وأطرفت، فهل بعد الدعاوى فرار، وبعد الإقرار إنكار؟ فأين تفرّ وقد جاء وقت

افتضحك، فلا تستر وجهك بوشاحك، ولك من الورق ألفين، إن كنت تُثبِتُ فضل الإنجيل بغير الميّن. وأنّى لك هذا يا رئيس المزوّرين؟ أيها النصارى ما تنصّرتم لتنوير العين، بل لجمّع العين وجذبات الأجوّفين، وتركتم تكاليف الصلاح لمطائب الجفان ولذاتِ الراح، وتمدحون في قلوبكم مريع اللذات لا تعليم عيسى وطريق النجاة، وتستوكفون الأكفّ بدمّ الطيّبين، ليرشح على يديكم إناء قسيسين. ويلكم إنكم تركتم من عظم وجلّ، وأعرضتم عن الوبّل واستسقيتم الطلّ، وما فكّرتم في عيسى وصرّتم العمر بعسى ولعلّ. أرؤنى كتابا تعلقتم بأهدابه، أو اسمعوا منى محاسن الفرقان ونخب عجايبه، وتوبوا من ذكر محاسن الإنجيل ولطائف آدابه. أهو يشابه الفرقان في بيان النكات، أو يتحاذى في الدرجات، أو يتوازن في دقائق الكلمات؟ كلا. إن القرآن قد انفرد في كمال الصفات ومعارف الإلهيات، وإراءة الوسط الذي هو من أعظم الحسنات فما للبدر التام وجنح الظلام؟ أتعظّمون الكتاب الذي مملوّ من المنكرات، وجاز عن القصد ودعا إلى السيئات؟ أاعتزرتم بزخرفة محاله، ومدحتموه قبل اختبار حاله؟ مع أنكم رأيتم أنه لا يُعلّم طرق الكمالات، ولا سبل المجاهدات الموصلة إلى رب الكائنات، ولا يُفضّل أحكام الربّ ولا يُرغّب في العبادات، بل يدعو الناس إلى التّنعّم والراح والراحة، وينهب حرارة الإيمان ويغادر بيتهم أنقى من الراحة. فاذكروا الموت أيها الغافلون، وشمّروا أيها المقصّرون، وحقّقوا ولا تتبعوا الظنون، وتدبّروا وأمّعنوا كأهل الأنظار، ولا تخالساو كتحالّس الطّرار، وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفّار، ولا تنصلتوا انصالات الفرار، ولا تُؤثّروا حرّ الظهيرة على بردِ الصبح وسير الحديقة وأكل الثمار. قوموا لاستثمار السعادة، وأتونى بصدق الإرادة، واعلموا أن الله يعلم ما تأتمرون وما تُظهرون

وما تتخافتون، وقد غمرتكم مواهبه في الدنيا فلم تنسون الآخرة كالمتمردين؟
 أتخيّرتكم الدنيا وما هي إلا دار فانية، وعجوزة زانية، وسترجعون إلى الله رب
 العالمين، فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر لللبّ، وتُحرقون بنار الحسرة
 والحبّ، وتدخلون في غيابة الحبّ مخذولين. وما كتبتُ إلا لاستبراء زُندِكُم
 واستشفافِ فِرْنِدِكُم، لأكشف ما التبس على الناس، وأنجّي الخلق من
 الوسواس الخناس. فانزعوا عن الغي، وارجعوا منشركم إلى الطي، فإن العاقل
 يقبل الحق ولا يتأخر كمن عصي، ولا يحتاج إلى العصا. أتريدون أن تُمسكوا
 رمق الإنجيل، وقد مزقه سيفُ الله الجليل؟ فلا تعرضوا كالضنين البخيل،
 ولا تعثوا في الأرض مفسدين. أتريدون أن ترفعوا ما هوى، وترقعوا ما مزق
 الله وأوهي؟ فلا تحاربوا الله كالمجانين، وغلّسوا في صباح الله وبادروا إلى
 الحق كأهل الصلاح وكالعباد السابقين. وادخلوا البستان واتركوا النيران،
 وانظروا الرّوح والريحان، واقتطفوا واتقوا الشوك والشيطان إنكم لا
 تمهلون كما لم تمهلوا آباؤكم، فلم قست قلوبكم، وطاغت أهواءكم؟
 وسينصر الله عبده ودينه، ولن تضرّوه شيئا، ولن تستطيعوا أن تطفئوا نور الله
 ولو مُتّمّ جهداً وسعياً وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان أقلامنا، وكفاك إن
 كنت من أهل الثقة ومن الطالبين. والحمد لله أولاً وآخراً، وظاهراً
 وباطناً وهو نعم المولى ونعم النصير.

فكّر في قولي يا من أنكرني، وحرّك قدمك لله

الواحد، ودع التذکر للمعاهد

أيها العزيز أفصّ عليك قصتي إن استمعت، وحبّذا أنت لو اتّبعْتَ. قد سمعت
 كلام الذين بادروا إلى تكفيرى، فأوضح لك الآن معاذيرى، وإن شئت فكنّ عذيرى
 أو من اللائمين. إنى امرؤ من المسلمين، أو من بالله وكتبه ورسله وخير خلقه

خاتم النبیین. لستُ من الذین یجترئون علی خلاف المأثور من خیر الكائنات، بل من الذین یخافون ربهم ویطهّرون الخطرات. بید اُنّی أُعطیت مقامات الرجال، وعلّمنی ربّی فهدانی الی أحسن المقال، وجعلنی مهديّ الوقت ومن المجددین. فما فهم المكفّرون كلامی، وكفّرونی قبل التدبّر فی مرامی، فقلتُ واللّٰه لستُ بكافر ویعلم ربّی اسلامی، فما تركوا قول التكفير، بل أصرّوا علی ما فعلوا وظلموا فی التقریر والتحریر، وقالوا كافر كذاب، وتربّص علیه العذاب. واللّٰه یعلم أنهم من الكاذبین المفتّرين، أو الجاهلین المستعجلین. أفتریت علی اللّٰه بعدما أفنیثُ عمری فی مساعی الدّین، حتی جاوزت الخمسین؟ وحماني مُقلّة ربّی من سُبُل الشیاطین، وما كانت مُنیّتی فی مدّة عمری إلا حماية دین خیر الأنام وإعلاء كلمة الإسلام، وكفی باللّٰه شهيدا وهو خیر الشاهدين.

یا ربّ یا ربّ الضعفاء والمضطرّین، ألسْتُ منک؟ فقلّ وإنک خیر القائلین. کثر اللعنُ والتکفیر، ونُسبتُ الی التزویر، وسمعت کله ورأیت یا قدیر، فافتح بیننا بالحق وأنت خیر الفاتحین. ونجّنی من علماء السوء وأقوالهم، وکبرهم ودلالهم، ونجّنی من قوم ظالمین. وأنزل نصراً من السماء، وأدرک عبدک عند البلاء، ونزل رجسک علی الکافرین. وصرتُ كأذلة مطرود القوم ومورد اللوم، فانصرنا کما نصرت رسولک بیدر فی ذلک الیوم، واحفظنا یا خیر الحافظین. إنک ربّ الرحیم، کتبت علی نفسک الرحمة، فاجعل لنا حظاً منها وأرنا النصرة، وارحمنا وتبّ علینا وأنت أرحم الراحمین. ربّ نجّنی مما یقصدون، واحفظنی مما یریدون، وأدخِلنی فی المنصورین. ربّ فرّج کربی، وأحسِن منقلبی

وَأظْفِرُنِي بِقُصْوَى طَلْبِي، وَأَرِنِي أَيَّامَ طَرَبِي، وَكُنْ لِي يَا رَبِّي، يَا عَالِمَ هَمِّي
وَأَرْبِي، وَصَافِنِي وَعَافِنِي يَا إِلَهَ الْمُسْتَضْعَفِينَ. كَذَّبَنِي كُلُّ أَخِ التَّرَهَاتِ،
وَكَفَّرَنِي كُلُّ أَسِيرِ الْجَهْلَاتِ، وَمَا بَقِيَ لِي إِلَّا أَنْ أَتَجَعَ حَضْرَتَكَ،
وَاطْلُبْ عَوْنَكَ وَنَصْرَتَكَ، يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، لَعَلَّكَ تَرُدُّ نَهَارِي بَعْدَ
أَنْ صَعْتُ شَمْسِي لِلْغُرُوبِ، وَضَجَرَ الْقَلْبِ مِنَ الْكُرُوبِ. وَوَاللَّهِ مَا تَأْوُهُي
لِفَوْتِ أَيَّامِ السَّرُورِ وَلَا لِمُنْعَمِ وَالْحَبُورِ، بَلْ لِلْإِسْلَامِ الَّذِي صَالَ عَلَيْهِ
الْأَعْدَاءُ، وَأَفَلَتُ شَمُوسُهُ وَطَالَتِ اللَّيْلَةُ اللَّيْلَاءُ، وَظَهَرَتِ الْمَدَاجَاةُ فِي
فِرْقِ الْإِسْلَامِ وَالتَّفْرِقَةُ فِي أُمَّةِ خَيْرِ الْأَنَامِ. وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَأَحْزَابُ الْيَوْمِ، فَقَدْ
انْتَضَمُوا فِي سَبَلِكِ الْإِلْتِيَامِ. وَالْحَسْرَةُ الثَّانِيَةُ أَنْ فِينَا الْعُلَمَاءُ وَالْفُقَهَاءُ
وَالْأَدْبَاءُ، وَلَكِنْهُمْ فَسَدُوا كُلَّهُمْ وَأَحَاطَتْ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ، إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ.
رَبِّ فَارْحَمْ وَتَقَبَّلْ مِنَّا دَعَاءَنَا، وَإِلَيْكَ الشُّكُورُ وَالتَّجَاءُ. يَقُولُونَ إِنَّا
نَحْنُ أَعْلَامُ الدِّينِ وَعِمَائِدُ الشَّرْعِ الْمَتِينِ، وَلَكِنِّي مَا أَرَى فِيهِمْ أَحَدًا كَذَى
مِقْوَلِ جَرِيٍّ، خَادِمِ دِينِ نَبِيِّنَا كَمُحِبِّ وَلِيِّ، بَلْ سَقَطُوا فِي الشَّهَوَاتِ
وَالْأَهْوَاءِ وَالدَّعَاوَى وَالرِّيَاءِ، وَمَا أَجَدَ أَكْثَرَهُمْ إِلَّا فَاسِقِينَ. وَكُنْتُ أَحَالَ
فِي رَيْقِ زَمَانِي أَنَّهُمْ أَوْ أَكْثَرَهُمْ مِنْ أَعْوَانِي، وَلَكِنْهُمْ وَلَّوْا دُبْرَهُمْ عِنْدَ
الْإِبْتِلَاءِ، وَكَانَ هَذَا قَدْرًا مَقْدَرًا مِنْ حَضْرَةِ الْكِبْرِيَاءِ، فَالآنَ أُفْرِدُ
كَإِفْرَادِ الَّذِي يَبِيْتُ فِي الْبَيْدَاءِ، أَوْ كَالَّذِي يَقْعُدُ فِي أَهْلِ الْوَبْرِ وَسُكَّانِ
الصَّحْرَاءِ، فَالآنَ قَلَّتْ حِيلَتِي وَضَعُفَتْ قُوَّتِي، وَظَهَرَ هَوَانِي عَلَى قَوْمِي
وَعَشِيرَتِي، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. إِلَيْكَ أُنَبِّئُ،
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ رَضِيْتُ. رَبِّ فَاسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي،
وَلَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. بِيَدِكَ الْبَدَلُ وَالْعَطَاءُ، وَالْعَزُّ وَالْعِلَاءُ

وَإِذَا أَتَيْتَ فَلَا يَأْتِي الْبَلَاءَ، وَإِذَا نَزَلْتَ فَلَا يَنْزِلُ الضَّرَاءَ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا رَافِعَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا دَافِعَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِحَضْرَتِكَ سَقَطْتُ، وَأَنْتَ كَهْفُ الْمُتَوَكِّلِينَ. أَحْسِنُ إِلَيَّ يَا مُحْسِنِي، وَلَا أَعْلَمُ غَيْرَكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ رَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَظْمُ شَأْنِهِ، وَأَرِ الْخَلْقَ بَرَهَانَهُ، إِنَّا جَنَّاتِكَ لَدِينَهُ بَاكِينَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِنَا، وَتَنْظُرُ مَا فِي صُدُورِنَا، وَإِنَّا مَعَكَ طَوْعًا، وَمَا نَدَّخِرُ عَنْكَ صَدَقًا وَرُوعًا، وَمَا كُنَّا أَنْ نَهْتَدِيَ

لَوْلَا أَنْ هَدَيْتَنَا، وَمَا وَجَدْنَا إِلَّا مَا أَعْطَيْتَنَا، فَلَا حَمْدَ إِلَّا لَكَ

وَيَرْجِعُ إِلَيْكَ كُلُّ حَمْدِ الْحَامِدِينَ. إِنَّكَ رَبُّ رَحِيمٍ

وَمَلِكٌ كَرِيمٌ، فَمَنْ جَاءَكَ وَوَالَاكَ وَأَحْبَبَكَ

وَصَافَاكَ، فَلَا تَجْعَلْهُ مِنَ الْخَائِبِينَ. فَبَشِّرْ

لِعِبَادِكَ أَنْتَ رَبُّهُمْ، وَقَوْمِ أَنْتَ مَوْلَاهُمْ

سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ، وَلَا تُضَيِّعْ

عِبَادَكَ الْمُتَخَلِّصِينَ، فَالْحَمْدُ لَكَ

أَوَّلًا وَآخِرًا وَفِي

كُلِّ حِينٍ

=====

ان اظهر سنه اهل ام مسالك هداة ولم اخل بتناهي نصر الله الكريم وعون
 قوله وارى بعض الآيات وافهم للنكرين والمنكرات فارت
 الخجل الذي اجزل لنا طوله وانجز وقده واتم

الله الرحيم الى ان ظهرت آية **الحسنو والكسوف** لله الرحمن الرؤف فالق في روعي ان ارف رسالة
 في هذا البياض اية للطلاب فالفتها الله الاحب الاحق وجعلتها حصنة من حصتي **نور الحق** ومهما
 انعام خمسة الاف للذين يلغون لغواً والذين يكدون القران ويتبعون الشيطان ويتكلمون
 في **بلاغة القران** ولا يحسبون به من الله الرحمان وامرت بتأليف هذه الرسالة **حصنة الاوحي**
 ان اظهر جملة النوك وضلال تلك المحقق والكشف خديعتهم على اولي النهى وارى الحق لمن يرى
 وبعد ما ازمنت تأليف هذا الكتاب المهمت من ريب اليابان الكافرين المكفريين بقدر ان يؤلفوا
 كتاباً مثل هذا في نشرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامى فليأت مثيل كلامي
 فان المهدي يهدى الى امر لا يهدى اليها غيره ولا يدركه معاندة ولو كان على الهوا سيرة وهذا الكتاب الذي هو **الطفح**

سنة الحصنة الثانية من

نور الحق

هذه رسالة كالعضب الجراز لا فحام كل من فحس للبراز اول مخاطبيننا بالاطلاع في الانعام المتصورك الذين
 هم كالانعام وعما هم الذي يرى عنقه كالانعام واخوانه الذين يقولون اناعن الملو يوين الماهر في العربية
 والعلوم الادبية ثم البطاوى الشيخ **محمد حسين** مفضل العلوم بكلمات كالمسرب او كالمهم ثم بعد هؤلاء
 كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني ارضعت ثدى الادب حوت معرفتي من علوم الغيب مع خلافة في الملة
 والمشرقي لان تنظروهم هل يقومون في الميدان كقيامهم على منبر الازالة
 والعدوان او يولون الدبر ويشهدون على انفسهم انهم **العلمانيون**

طبع في المطبع مؤيدكم في بلد اهر في سنة ١٣١٥ هـ

بیتے جمع کرالین اور اگر بالمقابل کتاب کیلئے تیار ہوں اور نامی روپیہ میں کرنا
 ان اظهر سنه اهل ام مسالك هداة ولم اخل بتناهي نصر الله الكريم وعون
 قوله وارى بعض الآيات وافهم للنكرين والمنكرات فارت
 الخجل الذي اجزل لنا طوله وانجز وقده واتم
 الله الرحيم الى ان ظهرت آية الحسنو والكسوف لله الرحمن الرؤف فالق في روعي ان ارف رسالة
 في هذا البياض اية للطلاب فالفتها الله الاحب الاحق وجعلتها حصنة من حصتي نور الحق ومهما
 انعام خمسة الاف للذين يلغون لغواً والذين يكدون القران ويتبعون الشيطان ويتكلمون
 في بلاغة القران ولا يحسبون به من الله الرحمان وامرت بتأليف هذه الرسالة حصنة الاوحي
 ان اظهر جملة النوك وضلال تلك المحقق والكشف خديعتهم على اولي النهى وارى الحق لمن يرى
 وبعد ما ازمنت تأليف هذا الكتاب المهمت من ريب اليابان الكافرين المكفريين بقدر ان يؤلفوا
 كتاباً مثل هذا في نشرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامى فليأت مثيل كلامي
 فان المهدي يهدى الى امر لا يهدى اليها غيره ولا يدركه معاندة ولو كان على الهوا سيرة وهذا الكتاب الذي هو الطفح
 سنة الحصنة الثانية من
 نور الحق
 هذه رسالة كالعضب الجراز لا فحام كل من فحس للبراز اول مخاطبيننا بالاطلاع في الانعام المتصورك الذين
 هم كالانعام وعما هم الذي يرى عنقه كالانعام واخوانه الذين يقولون اناعن الملو يوين الماهر في العربية
 والعلوم الادبية ثم البطاوى الشيخ محمد حسين مفضل العلوم بكلمات كالمسرب او كالمهم ثم بعد هؤلاء
 كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني ارضعت ثدى الادب حوت معرفتي من علوم الغيب مع خلافة في الملة
 والمشرقي لان تنظروهم هل يقومون في الميدان كقيامهم على منبر الازالة
 والعدوان او يولون الدبر ويشهدون على انفسهم انهم العلمانيون
 طبع في المطبع مؤيدكم في بلد اهر في سنة ١٣١٥ هـ
 تعداد جلد ٣٠٠٠ قیمت فی جلد ٦

الْحَصَّةُ الثَّانِيَّةُ مِنْ نُورِ الْحَقِّ

نور الحق کا دوسرا حصہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آیة الخسوف والكسوف مِنْ آيَاتِ اللَّهِ الرَّحِيمِ الرَّؤُوفِ

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُحْسِنِ الْمَنَّانِ جَالِي الْأَحْزَانِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ

اس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنے والا اور غموں کو دور کرنے والا ہے اور اس کے رسول پر درود اور

رسولہ امام الإنس والجنّ، طَيِّبِ الْجَنَانِ، الْقَائِدِ إِلَى الْجَنَانِ، وَالسَّلَامُ عَلَيَّ

سلام جو انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے اور اس کے ان اصحاب پر سلام

أَصْحَابِهِ الَّذِينَ سَعَوْا إِلَى عَيُونِ الْإِيمَانِ كَالظَّمَانِ، وَنُورُوا فِي وَقْتِ تَرْوِيقِ

جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسے کی طرح دوڑے اور گراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی

الْيَالِي بِنِيرَى إِكْمَالِ الْعَمَلِ وَتَكْمِيلِ الْعِرْفَانِ، وَآلِهِ الَّذِينَ هُمْ لِشَجَرَةِ النَّبُوَّةِ

کمال سے روشن کئے گئے۔ اور اس کی آل پر درود جو نبوت کے درخت کی

كَالْأَغْصَانِ وَلِشَامَةِ النَّبِيِّ كَالرِّيحَانِ. أَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْإِخْوَانِ وَصَفْوَةِ

شاخیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں۔ اس کے بعد اے بھائیو!

الْخِلَافِ، أَنَّ أَيَّامَ اللَّهِ قَدْ قَرُبَتْ، وَكَلِمَاتُ اللَّهِ تَجَلَّتْ وَبَدَتْ، وَظَهَرَتْ

اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آ گئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہو گیا اور روشن ہو گیا

الآیتان المتظاهرتان، وانخسف النیران فی رمضان، وجاء الماء لإطفاء اور دو ایسے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف رمضان میں واقع ہو گیا النیران، فطوبیٰ لکم یا معشر المسلمین، وبُشریٰ لکم یا طوائف المؤمنین۔ اور آگ کے بجھانے کے لئے پانی آ گیا سوائے مسلمانوں تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے ٹوکوں تمہیں بشارت ہو۔

القصيدة فی الخسوف و الکسوف و اقتضبتہا لقتل

خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو میں نے بھیڑیے کے قتل کرنے

السّرْحان و تنجیة الخروف

اور بڑھ کے بچانے کے لئے بے تامل کہہ دیا ہے۔

يَقُولَانِ لَا تَتْرُكْ هُدًى وَ تَدِينِ

اور بڑبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑو اور راستبازی اختیار کر

هِمَا الْعَدْلُ قَدْ قَامَا فَهَلْ مِنْ مَوْمِنٍ

وہی کلام صادق ہیں جو شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو گئے پس کیا کوئی ایماندار ہے جو حق کرے

وَ أَيْنَ الْمَفْرَرِ مِنَ الدَّلِيلِ الْبَيِّنِ

مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

فَسَادًا وَ كِبْرًا مَعَ دَعَاوِي التَّسَنُّنِ

اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا اور جو اس کے جوابل سنت ہونے کا دعویٰ کرتے تھے

وَ إِنِّي أُرَاهِمُ كَالْأَسِيرِ الْمَقْرَرِ

میں ان کو اس قیدی کی طرح دیکھتا ہوں جو پا بزنخیر ہو

وَأَلْهَتْهُمْ الدُّنْيَا عَنِ الْمَوْلَى الْغَنِيِّ

اور دنیا نے ان کو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیا

يَذْكُرْنَا أَيَّامَ نَصْرِ الْمُهَيَّمِنِ

جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

غَسَا النَّيِّرَانِ هَدَايَةً لِلْكَوْدِنِ

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کے لئے تاریک ہو گئے

وَ إِنَّهُمَا كَالشَّاهِدِينَ تَظَاهَرَا

اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں

وَ قَدْ فَرَّقَ قَوْمِي نَخْوَةً وَ تَعْصَبًا

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی

وَ تَرَكُوا حَدِيثَ الْمُصْطَفَى خَيْرِ الْوَرَى

اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا

وَ مَا بَقِيَ لِلنُّوْكَى مُفَرِّقًا بَعْدَهُ

اور اس کے بعد نادانوں کے لئے کوئی گریز گاہ باقی نہ رہا

وَ قَدْ نَبَذُوا التَّقْوَى وَ رَاءَ ظُهُورِهِمْ

اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا

وَ وَاللَّهِ إِنْ الْيَوْمَ يَوْمَ مَبَارَكٍ

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے

﴿ ۳ ﴾

وَفَضَّلَ مِنَ اللَّهِ النَّصِيرَ الْمَهْوُونَ

اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنے والا ہے

إِذَا مَا رَأَيْتُ حَنَانَ رَبِّ مُحْسِنٍ

جبکہ میں نے خدائے محسن کی یہ بخشائش دیکھی

لِيُظَهِّرَ ضَوْءَ ذُكَاؤِنَا عِنْدَ مُمَعِنٍ

تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

وَلَمَّاتِهَا كَأَنَّهَا أَرْضٌ مَخْزَنٌ

اور ایسا ہی اس کے اس حادثہ میں جو اس پر پڑ رہا ہے اور وہ ایسا دیرانہ سا ہو گیا ہے جیسا کہ وہ دیرانہ زمین ہوتی ہے جس کے نیچے خزانہ ہو

بَلْ أَحْمَرُّ وَجْهَ الشَّمْسِ غَضَبًا عَلَى الدُّنْيَا

بلکہ ایک مکینہ پر غصہ کرنے کی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

عَلَى جَهْلَاتِ الْقَوْمِ فَاَنْظُرْ وَامْعِنِ

اور یہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہے پس دیکھ اور غور سے دیکھ

وَيَسْقِي عَطَاشَ الْحَقِّ كَأْسَ التَّيْقِنِ

اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

لَهْدِي إِلَى الْأَسْرَارِ قَبْلَ التَّفَكُّنِ

تو شرمندہ ہونے سے پہلے حقانی بھیدوں کو پا لیتا

فَقُلْنَا أَهْلَكُنْ فِي جَهْلِكَ الْمَتَمَكِّنِ

سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مر جا

وَذِي لَوْثَةٍ يَعْوِي لَوْجَعِ التَّسْكِنِ

اور ایک غمی آدمی جو عقل کی دولت سے محروم ہے اسی ناداری کے درد سے بھیڑیے کی طرح آواز کر رہا ہے

وَإِنْ كُنْتَ تَبْغِي النُّحْرَ فِي الْحَجِّ فَاْمَتْنِ

اور اگر تو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منیٰ میں جا

وَهَذَا عَطَاءٌ مِّنْ قَدِيرٍ مُّكُونٍ

اور یہ اس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنے والا ہے

فَفَاضَتْ دُمُوعَ الْعَيْنِ مَنَى تَأْتُرًا

سو متاثر ہونے کی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے

قَدْ انْكَسَفَتْ شَمْسُ الضُّحَى لَضِيَانِنَا

سورج ہماری روشنی کے لئے کسوف پذیر ہوا

تَرَى أَنْوَارَ الدِّينِ فِي ظِلْمَاتِهَا

تو اس کی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے

وَلَيْسَ كُضُوفًا مَا تَرَى مِثْلَ عَنَدَمٍ

اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کی طرح تجھے نظر آتا ہے

وَحُمْرُهَا غِيْظٌ تَرَى فِي خَدِّهَا

اور اس کی سرخی ایک غصہ ہے جو اس کے رخساروں میں نمودار ہے

ظَلَامٌ مُنِيرٌ يَمَلَأُ الْعَيْنَ قَرَّةً

ایک روشن کرنے والا اندھیرا ہے جو آنکھ کو ٹھنڈک کے ساتھ پرکرتا ہے

وَلَوْ قَبْلَ رُؤْيَتِهِ أَنْابٌ مَخَالِفِي

اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کی طرف رجوع کرتا

وَلَكِنَّهُ عَادِيٌّ وَقَفَلَ قَلْبَهُ

مگر اس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا

رَأَيْتُ ذَوِي الْأَرَاءِ لَا يُنْكَرُونِي

میں نے اہل الرائے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہیں کرتے

فَإِنْ كُنْتَ تَبْغِي اللَّهَ فَاطْلُبْ رِضَاءَهُ

سو اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اس کی رضا ڈھونڈ

يَقِي خَاطِبُ الدُّنْيَا الدُّنْيَا مَالَهَا

دنیا ناپاکار کا طالب دنیا کے مال کو نگاہ رکھتا ہے

وَقَدْ ظَهَرَ الْحَقُّ الصَّرِيحُ وَنُورُهُ

حق صریح اور اس کا نور ظاہر ہو چکا

وَمَنْ أَزْمَعَ الْعَقْبَى فَلِلَّهِ يَقْتَنِي

اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کے لئے ذخیرہ اکٹھا کرتا ہے

فَلَا تَتَّبِعُوا جَهْلًا عَمَايَاتِ ضَيَّرَنِي

سو تم اپنی جہالت سے دشمن کی باطل باتوں کی پیروی مت کرو

﴿۴﴾

أَيْضًا فِي الْخُسُوفِ وَالْكَسُوفِ لِدَعْوَةِ الضَّالِّينَ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ

ظَهَرَ الْخُسُوفُ وَفِيهِ نُورٌ وَالْهُدَى

خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے

هَبَّتْ رِيَّاحُ النَّصْرِ مِنْ مَحْبُوبِنَا

مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں

فِي لَيْلَةٍ قُدَّتْ ثِيَابُ غَمَامِهَا

اس رات میں خسوف ہوا جس کے بادل کے پٹے پھاڑے گئے

قَمَرٌ مُعِينٌ الصَّادِقِينَ مَبَارَكٌ

ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے

رَدِفَ الْكُسُوفُ خُسُوفَهُ مِنْ رَبَّنَا

خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

شَمْسُ الضُّحَىٰ بَرَزَتْ بِرَعْبٍ مُبَارِزٍ

سورج ایک رعب ناک شکل میں سپاہیوں کی طرح ظاہر ہوا

سَقَطَتْ عَلَى رَأْسِ الْمُخَالَفِ صَخْرَةٌ

مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

إِنَّا صَفَحْنَا عَنْ تَفَاخُشِ قَوْلِهِ

ہم نے اس کی بدگوئی سے اعراض کیا

خَيْرٌ لَنَا وَلِخَيْرِنَا أَمْرٌ بَدَأَ

یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کے لئے ایک امر ظاہر ہوا ہے

مَشْمُولَةٌ قَدْ بَرَدَتْ حَرَّ الْعِدَا

یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

بَرْقُ الرِّوَاعِدِ كَانَ فِيهَا مُرْجِدًا

اور بادلوں کی چمک جو ان میں تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی

حَاكَمَ مُهَيِّنُ الْكَاذِبِينَ تَهْدُدًا

ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھکی دے کر رسوا کر رہا ہے

لِيُهَيِّنَ فَتَانًا شَرِيرًا مُفْسِدًا

تاکہ خدا تعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

أَفْتَلِكِ أُمَّ سَيْفٍ مَبِيدٌ جُرْدًا

کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی

كَالسَّمْهَرِيَّةِ شَجَّةٍ أَوْ كَالْمُدَىٰ

جس نے نیزے کی طرح یا کاردوں کی طرح اس کے سر کو توڑ دیا

قَلْنَا جَهْلُولٌ قَدْ هَدَىٰ مَتَجَلِّدًا

ہم نے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو کتاب کاری سے بک رہا ہے

لكن مُؤَيَّدُنَا الَّذِي هُوَ نَاطِرٌ

مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے
نصر من اللہ القریب بفضلہ

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے
قُضِيَ النَّزَاعُ وَشَاهِدَانِ تَظَاهَرَا

فیصلہ ہو گیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں
قَمَرٌ كَمِثْلِ حَمَامَةٍ بَدَلَالِهِ

چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے
قُطِعَاتُهَا تَهْدِي الْقُلُوبَ كَأَنَّهَا

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ
أَوْ مِثْلُ وَاشْمَةِ أُسْفَ نَوُورُهَا

یا اس عورت نگار بند کی طرح جس کا نقش کرنے کا دھواں
يَا أَيُّهَا الْمَتَجَرِّمُونَ بِعَجَلَةٍ

اے وہ لوگو جو شتاکاری اور حسد سے باطل الزام لگاتے ہو
كِنَّا نَرَى أَسْفًا تَأْجَلُ بِهِمْكُمْ

ہم افسوس سے تمہارے بزغالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے
وَقَدْ اسْتَبَاحَ الْغُولُ جَوْهَرَ عَقْلِهِ

اور ایک دیو نے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا
إِنَّ السَّعِيدَ يَجِيءُ مُلْتَقِطًا النَّهْيَ

سعید آدمی عقل حاصل کرنے کے لئے آتا ہے
إِنَّا سَلَخْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

مَا شَاءَ أَنْ يُؤْذِيَ الْعَبِيْطَ مُؤَيَّدَا

اس نے نہ چاہا جو ایک دروغ گواہ کے تائید یافتہ کو دکھ دیوے
إِنَّ الْمُهَيِّمِينَ لَا يُؤْخِرُ مَوْعِدَا

خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا
لِيَبْكَتَ الْمَوْلَى الْأَدَا أَسْمَدَا

تا خدا تعالیٰ ایک بڑے جھگڑالو اور منکبر کو ملزم کرے
شَمْسٌ بِتَبْشِيرٍ تُشَابِهُهُ هُدَاهَا

آفتاب بشارت دینے میں ہد سے مشابہ ہے
زُبُرٌ تَجَدَّدَ نَقُوشَ شَمْسٍ مُّقْتَدَا

کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشوں کو تازہ کرتے ہیں
خَدَا كَمَخْدُودٍ وَوَجْهًا أَعْيَدَا

اس رخسار پر نہر کا گیا جو بوجہ نشان نقش داغ دار رخسار کی طرح ہوا اور زم منہ پر نہر کا گیا
حَسَدًا تَجْرَمَ غَيْمُكُمْ وَتَقَدَّدَا

تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
فَالْيَوْمَ صَفُّ الْمَفْسِدِينَ تَبَدَّدَا

پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں
حَتَّى انْشَى مِنْ أَمْرِهِ مُتَرَدِّدَا

یہاں تک کہ وہ اپنے مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا
وَلِقِيْطَةَ الشَّيْطَانِ يَزْرِي مُلْحَدَا

اور شیطان کا پروردہ لحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے
فِيهِ الْخُسُوفُ مَعَ الْكُسُوفِ تَفَرَّدَا

جس کا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

القمرُ ساریةٌ ومثلُ عشیةٍ

رمضان کا چاند اس بادل کی طرح ہے جو مرثام آتا ہے اور تیزرات کے بادل کی طرح

هذا من الله المهيمین آيةٌ

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے

فاسعوا زرافاتٍ ووحداً لهُ

پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اس کی طرف دوڑو

ظهرت خطایا کم وحصص صدقنا

تمہاری خطا ظاہر ہو گئی اور ہمارا سچ کھل گیا

صارت ديار الهند أرض ظهورها

ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونے کا مقام قرار پائی

فأذیبة الأوهام قُص جناحها

پس وہموں کی مکھیوں کے پر کاٹ دیئے

فتجاف عن أيامٍ فيج أعوج

پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو

كانت شریعتنا كزرعٍ معجب

ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی تھی

العینُ بآکیة علی اطلالها

آنکھ اس کی آثار عمارت پر رو رہی ہے

والشمس غادٍ مُدجنٍ قَطَرَ الندَا

اور سورج اس بادل کی طرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہوتا ہے جو بخشش کا بادل ہے

لِيُبَيِّدَ مَنْ تَرَكَ الْهُدَى مُتَمَدِّمًا

تاکہ اس کو ہلاک کرے جو عمداً ہدایت کو چھوڑتا ہے

مُتَنَدِّمِينَ وَبَادِرِينَ إِلَى الْهُدَى

اور پیچھے کہتے ہارادوڑنا شرمندگی کی حالت میں ہو اور ہدایت کی طرف جلدی قدم اٹھتے

فابكوا كثكلىٰ فى الزوايا سجدًا

پس اس عورت کی طرح جس کا لڑکا مر جاتا ہے گوشوں میں تہجد کرتے ہوئے آہ و نالہ کرو

لِيَسْكُتَ الرَّحْمَنُ غَوْلًا مُفْنِدًا

تاکہ خدا تعالیٰ دروغ گو کو ملزم کرے

رُحْمًا عَلَىٰ قَوْمٍ أَطَاعُوا أَحْمَدًا

اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

حِجَجٌ خَلَوْنَ تَغَافِلًا وَتَمَرُّدًا

وہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گذر گئے

فِيهَا تَعَرَّتْ مِثْلَ أَرْعَرَ أَرْبَدًا

مگر ان برسوں میں ایسی برنگی اس کی ظاہر ہوئی جیسے وہ جانور جس پر بال نہ ہوں اور خاک رنگ ہو

يَارَبِّ فاعمرْ خربها متوحدا

اے میرے رب اب تو ہی اس کے ویرانہ کو پھر آباد کر

وَأَمَّا تَفْصِيلُ الْكَلَامِ فِي هَذَا الْمَقَامِ، فَاعْلَمُوا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ

اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اے اہل اسلام

وَأَتَّبِعْ خَيْرَ الْأَنَامِ، أَنْ الْآيَةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعَلَامِ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآن کریم میں تم وعدہ دیے گئے تھے

وَتُبَشِّرُونَ مِنْ سَيِّدِ الرِّسْلِ نُوْرِ اللّٰهِ مُزِيْلِ الظَّلَامِ اَعْنٰى خُسُوْفِ النَّسِيْرِيْنَ
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی
 فی شہر رمضان الذی اُنزل فیہ القرآن، قد ظہر فی بلادنا بفضل اللہ
 رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان
 السمّان، وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الآیتان، فاشکروا اللہ
 ہمارے ملک میں بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے
 وخرّوا له ساجدين۔

پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔

وإنکم قد عرفتم أن اللّٰه تعالیٰ قد أخبر عن هذا النبأ

اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس واقعہ عظیمہ کے بارے میں

العظیم فی کتابہ الکریم، وقال للتعلیم والتفہیم فَاِذَا بَرِقَ الْبَصْرُ

اپنی کتاب کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور بتلانے کے لئے فرمایا ہے پس جس وقت آنکھیں پتھر جانیں گی اور

وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفْرُ

چاند گرہن ہو گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز

فَتَفَكَّرُوا فِي هَذِهِ الْاٰیَةِ بِقَلْبِ اَسْلَمٍ وَاَطْهَرٍ، فَاِنَّهٗ مِنْ اَثَارِ الْقِيَامَةِ لَا

انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ سو اس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے ساتھ فکر کرو

مِنْ اَخْبَارِ الْقِيَامَةِ كَمَا هُوَ اَجْلٰى وَاظْهَرُ عِنْدَ الْعَاقِلِيْنَ. فَاِنَّ الْقِيَامَةَ

کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیسا کہ عقلمندوں کے نزدیک نہایت

عِبَارَةٌ عَنِ فِسَادِ نِظَامِ هَذَا الْعَالَمِ الْاَصْغَرِ وَخَلْقِ الْعَالَمِ الْاَكْبَرِ،

صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر

فَكَيْفَ يَقَعُ فِي حَالَةِ الْفَكِّ الْخُسُوْفِ الَّذِي تَعْرِفُوْنَ

پیدا کیا جائے پس کیونکر فک نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے علل اور

بالیقین لا بالشک، علله وأسبابه، وتفهمون مواقعه وأبوابه؟ وكيف يظهر اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اس کے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں امرٌ لازم للنظام بعد فك النظام والفساد التام؟ فإنکم تعلمون أن اور وہ امر جو نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکہ بعد فك نظام اور فك تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ الخسوف والكسوف ينشآن من أشكال نظامية وأوضاعٍ مقرّرة منتظمة، خسوف اور كسوف اشكال نظامية سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقرّرة على أوقات معينة وأيام معروفة مبيّنة، فكيف يُعزى وقوعها إلى ساعةٍ لا منتظمة پر موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن بیت میں بیان کئے گئے ہیں پس کیونکہ أنساب فيها ولا أسباب، ولا نظام ولا إحكام؟ فانظروا إن كنتم ناظرين ثم ان کو اس گھڑی کی طرف منسوب کیا جائے جس میں نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو من لوازم الكسوف والخسوف أن يرجع القمر والشمس إلى وضعهما اگر کچھ سوچ سکتے ہو پھر لوازم خسوف اور كسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور المعروف، ويعودا إلى سيرتهما الأولى، وفي هويتهما داخل هذا چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آویں اور خسوف كسوف کی تعریف میں المعنى، وأما تكوير الشمس والقمر في يوم القيامة فهي حقيقة أخرى، ولا یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں مگر تکویر شمس و قمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے يُردُّ فيهما نورهما إلى حالة أولى، بل لا يكون وقوعه إلا بعد فك النظام اور تکویر کے وقت نور شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئے گا بلکہ تکویر کا وقوع فك نظام والفساد التام وهدم هذا المقام، وما سماه الله خسوفا وكسوفا بل سماه اور فساد تام اور انہدام کلی کے وقت ہو گا اور اس کا نام خدا تعالیٰ نے خسوف كسوف نہیں رکھا بلکہ تكويرا أو كشط الأجرام، كما أنتم تقرؤون في كلام الله العلام فثبت اس کا نام تکویر اور كشط رکھا ہے جیسا کہ تم خدا تعالیٰ کے کلام میں پڑھتے ہو۔ پس

من هذا الكلام عند الخواص والعوام، أن ما ذكر من الآية في هذه الآية فهو اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں یعنی اس يتعلق بالدنيا لا بالآخرة، وَعَزُوهُ إِلَى الْقِيَامَةِ بِنَاءً عَلَى الرِّوَايَةِ خَطَأٌ فِي آيَةٍ مِثْلِ لِكْهَاءِ وَهَدْيَا سَعَةَ تَعْلُقُ رَكْتًا هِيَ نَهْ آخِرَتِ سَعَةَ قِيَامَتِ كِي طَرَفِ اس كُو مَسُوب كَرْنَا اور كِي رَوَايَتِ كُو مِش كَرْنَا الدَّرَايَةِ، بَلْ هُوَ خَبْرٌ مِّنْ أَخْبَارِ آخِرِ الزَّمَانِ وَقُرْبِ السَّاعَةِ وَاقْتِرَابِ الْأَوَانِ خَطَأٌ فِي الدَّرَايَةِ هِيَ بَلْ كِه وَهْ آخِرِ زَمَانِهْ اور قُرْبِ قِيَامَتِ كِي خَبْرُوں مِثْلِ سَعَةَ اِيكِ خَبْرِ هِيَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى الْمَتَدَبِّرِينَ. وَيُؤَيِّدُهُ مَا جَاءَ فِي الدَّارِقُطِيِّ عَنِ مُحَمَّدٍ جَيْسَا كِه تَدْبِيرِ كَرْنِهْ وَالْوَلُوں پَرِ پُوشِيْدِهْ نَيْسِن۔ اور اس كِي تَابِيْدِهْ وَهْ حَدِيثِ كَرْتِي هِيَ جُو دَارِ قَطِي نِي اِمَامِ مُحَمَّدِ بِنِ عَلِي سَعَةَ الْبَاقِرِ بِنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ قَالَ إِنْ لَمْ هِدِينَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مِنْذُ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ رَوَايَتِ كِي هِيَ كِهَا هَمَارِ مَهْدِي كِه لَيْسَ دُو فَشَانِ هِيْنِ وَهْ كِهِي نَيْسِنِ هُوْنِي عِنِّي كِهِي كِي دُوسَرِ كِه لَيْسَ نَيْسِنِ هُوْنِي جَبِ وَالْأَرْضِ، يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي سَعَةَ كِه زَمِيْنِ آسْمَانِ پِيْدَا كِيَا كِيَا اور وَهْ يِهْ هِيَ كِه رَمَضَانَ كِي رَاتِ كِه اَوَّلِ مِثْلِ هِي چَانْدُ كُو كَرْنِهْ بِنِ لَغْنَا شُرُوعِ هُو كَا اور اِي سَمِيْنِهْ النِّصْفِ مِنْهُ وَأَخْرَجَ مِثْلَهُ الْبِيهْقِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمَحْدِّثِينَ. وَقَالَ صَاحِبُ كِه نِصْفِ بَاقِي مِثْلِ سُوْرَجِ كَرْنِهْ هُو كَا اور اِي كِي مَانْدَرِ بِيهْقِي اِيْنِي كِتَابِ مِثْلِ اِيكِ حَدِيثِ لَا يَاهُ اور اِي سَمِيْنِ بَعْضِ دُوسَرِ الرِّسَالَةِ الْحَشْرِيَّةِ شَاهِ رَفِيعِ الدِّينِ الدَّهْلَوِيِّ الَّذِي هُوَ جَلِيلُ الشَّانِ مِنْ مَحْدِّثِ بِيْجِي اور صَاحِبِ رِسَالَةِ حَشْرِيَّةِ شَاهِ رَفِيعِ الدِّينِ صَاحِبِ دَهْلَوِي بِيْجِي جُو عُلَمَاءِ اِسْلَامِ سَعَةَ اِيكِ جَلِيْلِ الشَّانِ عَالَمِ هِيَ اسِ عُلَمَاءِ الْمَلَّةِ إِنْ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَعْرِفُونَ الْمَهْدِيَّ بِالتَّفَرُّسِ التَّامِّ، وَهُوَ نِي كِهَا هِيَ كِه اِيكِ جَمَاعَتِ اَهْلِ مَكَّةِ مِثْلِ سَعَةَ مَهْدِي كُو اِيْنِي فَرَا سَتِ سَعَةَ پِيچَانِ لِي كِي اور وَهْ اسِ وَقْتِ رَكْنِ اور مَقَامِ مِثْلِ يَطُوفِ بَيْنِ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبَايِعُونَهُ وَهُوَ كَارَةٌ مِنْ بَيْعَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَهِيَ هَذِهِ طَوَافُ كَرْتَا هُو كَا تَبِ اسِ حَالَتِ مِثْلِ اسِ كِي بَيْعَتِ كَرِيْنِ كِي اور وَهْ كَرَاهَتِ كَرْتَا هُو كَا كِه كُوْنِي اسِ سَعَةَ بَيْعَتِ كَرِيْنِ اور اسِ الْقِصَّةِ عِنْدَ مَحْدِّثِي الْمَلَّةِ أَنَّ الْقَمَرَ وَالشَّمْسَ يَنْكَسِفَانِ فِي رَمَضَانَ خَلَا قَبْلَ قِصَّةِ كِي عِلَامَتِ جَيْسَا كِه مَحْدِّثِيْنِ مِلْتِ نِي رَوَايَتِ كِي هِيَ يِهْ هِيَ كِه چَانْدُ اور سُوْرَجِ كُو اسِ رَمَضَانَ مِثْلِ كَرْنِهْ لِي كِي كَا جُو

تلك الواقعة واما نحن فما اطلعنا على مسانيد تلك الآثار، وطرق توثيق

اس واقعہ سے پہلے گذر چکا ہو مگر ہم نے ان روایتوں کے اسانید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق کے

ہذہ الأخبار، إلا على القدر المشترك الذي عرفناه بتواتر الرواية وحسن

طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے جس کو ہم نے

الدراية ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان، وقد وافقه نصوص القرآن ولو

تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قائم ہونے سے دریافت کیا ہے اور نصوص قرآن کریم اس کے

بإجمال البيان ومع ذلك نرى هذه الآثار وقد ظهر في أهل مكة غلبي

موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اس کے ہم ان نشانوں کو دیکھ رہے ہیں اور اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا

يُصَدِّقُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ وَقَرَأْتُ فِي مَكْتُوبٍ أَنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَ الْخَسُوفَ

ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور میں نے ایک خط میں پڑھا ہے کہ وہ خسوف اور کسوف کے سخت انتظار کر

والكسوف بالانتظار الشديد، ويرقبونهما رقبّة هلال العيد. وما بقى فيها

رہے ہیں اور اس کی ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے اور

بيت إلا وأهله ينامون ويستيقظون في هذه الأذكار، فهذا تحريك من

مکہ میں کوئی ایسا گھرتی نہیں رہا جس گھر کے باشندے سوتے جاگتے بھی ذکر نہ کرتے ہوں سو یہ اس خدا کی طرف سے

الله الذي أراد إشاعة هذه الأنوار. وإني أرى أن أهل مكة يدخلون أفواجا

تحریک ہے جس نے ان نوروں کا پھیلنا ارادہ فرمایا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ

في حزب الله القادر المختار، وهذا من رب السماء وعجيب في أعين

میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں

أهل الأرضين. وذكر بعض المتأخرين أن القمر ينخسف في الثالث

عجیب اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ میں رات کو

عشر من ليلة رمضان، والشمس في السابع والعشرين، ولا منافاة بينه

ہو گا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہو گا اور باوجود اس کے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اس میں

و بین ما روی الدارقطنی إلا قليلا عند المتفكرين فإن عبارة الدارقطنی اور دارقطنی کے بیان میں سوچنے والوں کی نگاہ میں کچھ زیادہ فرق نہیں کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک تدل بدلالة صريحة وقرينة واضحة صحيحة، على أن خسوف القمر لا صرح بیان اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گریہن رمضان کی پہلی یكون في أول ليلة رمضان أصلاً، ولا سبيل إليه جزماً وقطعاً، فإن عبارته تاریخ میں ہرگز نہیں ہو گا اور کوئی صورت نہیں کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت میں مقيدة بلفظ القمر، ولا يُطلق اسم القمر على هذا النَّسْرِ إلا بعد ثلاث قمر کا لفظ موجود ہے اور اس نیز پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر ليال إلى آخر الشهر، وسمي قمرًا في تلك الأيام لبياضه التام، وقبل مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے۔ اور قمر اس واسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے الثلث هلال وليس فيه مقال، وهذا أمرٌ اتفق عليه العرب كلهم وجُلهم ضرور ہلال کہلاتا ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں اور یہ وہ امر ہے جس پر تمام اہل عرب کا إلى هذا الزمان، وما خالفه أحد من أهل اللسان، ولا ينكره إلا من فقدت اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان میں سے اس کا مخالف نہیں اور نہ انکاری مگر وہ شخص جس کی بصيرته وماتت معرفته، ولا يخرج كلمةً خلاف ذلك من فمٍ إلا من فمٍ بصيرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مر گئی ہے اور ایسا کلمہ کسی مومنہ سے نہیں نکلے گا بجز اس کے جو نبی غمراً جاهل، أو ذی غمراً متجاهل، ولا تسمعها من أفواه العاقلين. جاہل ہو یا وہ جو کینہ وراوردیدہ دانستہ اپنے تئیں جاہل بناتا ہو اور عقلمندوں کے مومنہ سے تو ایسا کلمہ نہیں سنے گا۔

☆ قال صاحب تاج العروس يُسمى القمر لليلتين من أول الشهر هلالاً وفي الصحاح القمر بعد ثلاث إلى آخر الشهر وقال بعضهم الهلال إلى سبع وقال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يُسمى هلالاً ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبين ضوءه - منه

فإن كنت في شك فارجع إلى القاموس وتاج العروس والصحاح وكتاب اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب ضخیم المسمی لسان العرب، وجميع كتب اللغة والأدب، وأشعار الشعراء مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے شعر اور وقصائد النبغاء، ولك من ألف من الورق المروّج إنعاماً إن ثبت خلاف قدام کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دیں گے اگر تو اس کے برخلاف ثابت ذلک کلاماً فلا تحرف کلام سید الأنبياء وإمام البلغاء والفصحاء، و اتق کر سکے پس تو سید الانبياء کے کلام اور امام البلغاء کے کلموں کو ان کے اصل معنوں سے مت پھیر۔

اللّٰهُ يا مسكين، ولا تجترء في شأن أفصح العجم والعرب ومقبول الشرق اور اے مسکین خدا تعالیٰ سے ڈر اور اس کامل کی شان میں دلیری مت کر جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق و الغرب أيفتى قلبك ويرضى سربك بأن الأعراف الأفصح الذي أعطى له غرب میں مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتویٰ دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر راضی ہے کہ وہ اعراف اور فصیح جس کو الجوامع والكلام الجامع، وجعلت كلماته كلها مملوءة من غرر الفصاحة کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اس کو ملا اور تمام کلمات اس کی فصاحت اور بلاغت کے موتیوں سے ودرر البلاغة والنوادر العربية، واللطائف الأدبية، واللُّبُّوب اللغوية، والحقائق اور عربی کے نادر مضمونوں سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مغزوں سے اور حقائق حکمیہ سے پُر تھے

الحكمية، هو يتلى بهذا العثار، ويترك جزل اللفظ ويختار رقيقاً سقطاً وہی اس لغزش میں مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ اور رڈی اور غلط لفظ غلطاً غیر المختار، بل يخالف مُسَلِّماتِ القوم ومقبولاتِ بلغاء الديار، ويصير استعمال کرے بلکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے زمانہ کے مقبول لفظوں کو چھوڑ دے اور

ضحكة الضاحكين؟ ووالله ما يصدر هذا الخطأ المبين والعتار المهين ﴿۱۲﴾

ہنسنے والوں کے لئے ہنسی کی جگہ ہو جائے۔ اور بخدا یہ خطا مبین اور لغزش ذلیل کرنے والی کسی نہج عقل اور سطحی رائے

من فطنة خامة وروية ناضبة، فكيف يصدر من فارس ذلك الميدان، سے بھی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت کے میدان کا سوار ہے بل سید الفرسان؟ ما لكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہو گیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے دلیری کرنے والوں المجترئين؟ أبخلكم أحب إليكم وأعز لديكم من خاتم النبيين؟ ألا کے گروہ ہو کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیار نہیں۔ کیا تعرفون أن هذا اللفظ في هذا المحل منكر مجهول لا يعرف استعماله تم نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اس کا استعمال ثابت فی کلمات أهل اللسان، وما أوردہ قطّ بليغ ولا غير بليغ في موارد نہیں اور کسی بليغ غير بليغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یا بس جمع البیان، وما أخذه عند اضطرارٍ غبی حاطب لیل، فكيف سلطان الفصاحة کرنے والے نے بھی اضطرار کے وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اس کی زبان پر جاری ہوتا جو وسيّد خيل؟ وقد سبّر بذلك غورُ عقلكم ومقدار نقلكم ومبلغ علمكم سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل وفضلکم وحقیقة أدبکم وحادیقة حدبکم، فإنکم عزوتم إلى سيد الأنبياء کا اندازہ ہو گیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے باغ کی حقیقت سب کھل ما لا تُعزى إلى جهول من الجهلاء، تكاد السماوات تنشق من هذا گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کی طرف منسوب نہیں کر سکتے الاجتراء، فاتقوا الله ذا الكبرياء، ولبوا دعوة الحق تلبية أهل الاهتداء، قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدائے بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو قد وقع واقع فلا تميلوا إلى المراء واتبعوا قول النبي الذي إشارته حُكمٌ جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہوتا تھا ہو چکا اب تم بھگڑنے کی طرف مت جھکوا اور اس نبی صلعم کی

وطاعته غنم، ولا تكونوا من الأشقياء، ولا يفرط وهمكم إلى الألفاظ من
 پیروی کرو جن کی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری ان کی نیت ہے اور بدبختوں میں سے مت بنا اور چاہے کہ تمہارے
 غیر دواعِ کاشفۃ الخفاء، بل فتشوا الحقیقة و اعرفوا الطریقة بحسن
 وہم الفاظ کی طرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جا پڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت
 النیات، ولا تلاعبوا كالصبيان بالأمر الدينيات وأيّ حرج عليكم أن
 کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچوں کی طرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج
 تقبلوا ما بان كالبدیهات وتترکوا طرق الأکاذیب والتمویہات؟ وانی
 وارد ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کر لو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو اور میں تمہارے لئے
 ناصح أمين، ویرانی ربی عالم المخفیات، عارف الصادقین والکاذبین۔

ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم المخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ صادقوں اور کاذبوں کو پہچانتا ہے۔

عَلَىٰ أَنِّي رَاضٍ بِأَنْ أَظْهَرَ الْهُدَىٰ وَالْحَقَّ بِالذُّجَالِ ظُلْمًا مِنَ الْعِدَىٰ

اور ان سب باتوں کے ساتھ میں راضی ہوں کہ ہدایت کو ظاہر کروں اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کے ساتھ ملایا جاؤں

فالتأويل الصحيح والمعنى الحق الصريح أن المراد من خسوف أول

پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان

ليلة رمضان أن ينخسف القمر في ليلة أولى من ليال ثلاث يكمل نور القمر فيها

میں ہوگا اس کے معنی یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا

وتعرف أيام البيض، ولا حاجة إلى البيان ومع ذلك إشارة إلى أن القمر إذا

اور ایام بیض کو ٹوٹو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے اس بات کی طرف بھی اشارت ہے کہ جب

خسوف في الليلة القمرية الأولى فينخسف في أول وقتها لا بعد مرور زمان☆

چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو

☆ جاء في بعض الروايات من بعض قليل الدرايات ان الشمس تنكسف في أول ليلة رمضان ولا يخفى

بعض کم فہم نے بعض روایات میں لکھ دیا ہے کہ سورج گرہن پہلی رات رمضان میں ہوگا حالانکہ

كما هو الظاهر عند زكيّ ذى عرفان. وكذلك خُسِفَ القمر وراآه
جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتوں نے اس
کثیر من اهل هذه البلدان. وحسبک ما رأيت، بل برؤيته صليت،
ملک کے لوگوں میں سے دیکھا اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے
وتبين الحق المنير، وتقطعت المعاذير، فلا تكن من المرتابين.

اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر۔

<p>إِلَى مَا تُؤْتِرُنَّ وَعَثًا وَوَهْمًا کب تک تو وہم اور بھولنے کی جگہ کو اختیار کرے گا أَتَجْعَلُ سَهْمَ قَهْرِ اللَّهِ سَهْمًا کیا تو خدا تعالیٰ کے تیرے کو ایک حصہ خیال کرتا ہے</p>	<p>أَيَا مَنْ يَدْعِي عَقْلًا وَفَهْمًا اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعویٰ کرتا ہے أَتَحْسَبُ نَارَ غَضَبِ اللَّهِ رِزْقًا کیا تو خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے</p>
---	---

لا يُقال إن الخسوف في أول وقت ليلة رمضان ما ظهر إلا في

یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اس کے قرب و جوار

البنجاب وما يليه من البلدان، وما رُئِيَ أثرُه في غير هذه الأماكن فما تمّ البرهان
کے ملکوں میں ظاہر ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ
لأننا نقول إن المقصد أيضا محدود في هذه البلدان، فإنها هي المظهر
ہم کہتے ہیں کہ اس پیش گوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے اس لئے کہ یہی ملک

بقية حاشية

ان هذا امر بدیهی البطلان واعجبني شان تلك الرواة الم يكن لهم نظرا الى البديهيات الم يعلموه
یہ امر بدیہی البطلان ہے اور ان راویوں کے حال سے مجھے تعجب آتا ہے کیا بدیہیات کی طرف بھی انہیں نظر نہیں تھی کیا وہ
ان خسوف الشمس لا يكون في الليل بل في النهار واذا طلعت الشمس فاین الليل يا ذوی الابصار. منه
جانے نہیں تھے کہ سورج گرہن رات کو نہیں ہوا کرتا بلکہ دن کو ہوتا ہے اور جب سورج چڑھا تو پھر رات کہاں ہے آنکھوں والو۔

للمسیح الموعود وللمهدي المسعود، وأما الديار الأخرى فلا مهدي فيها
 مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کے لئے محدود ہے مگر دوسری ولایتیں پس اُن میں نہ مہدی ہے
 ولا عیسیٰ، ولأجل ذلك ما ظهر الخسوف ولا الكسوف في ديار العرب
 نہ عیسیٰ اور اسی جہت سے خسوف اور کسوف ديار عرب اور
 وبلاد الشام، ليزيل الله ظنون العوام، ويُبطل خيالات المبطلين. والسرّ في
 بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا تا کہ خدا تعالیٰ عوام کے ظنون کو دور کر دے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرماوے
 ذلك أن مُلْكنا البنجاب كان في علم الله مؤلداً للمسيح الموعود
 اور اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں مسیح موعود اور
 والمهدي المسعود، فأراد الله أن يهدي الخلق إليه بتخصيص الإمارات
 مہدی مسعود کا مولد تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کر کے خلقت کو اس کی
 وتعيين العلامات، ليعرفوا المدّعي بالآيات والداعي بالكرامات. وأما إذا
 طرف رہنمائی کرے تا کہ لوگ مسیحیت اور مہدویت کے مدعی کو اس کے نشانوں اور کرامات سے شناخت کر لیں لیکن اگر
 فرضنا ظهور آيات المهدي في مُلْكنا هذا وظهور المهدي في بلادٍ أُخرى،
 ہم یہ فرض کر لیں کہ مہدی کا نشان تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال
 فهذا ليس من المعقول، وليس له أثر في المنقول، ومع ذلك لا يوجد
 معقول نہیں ہے اور منقول میں اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اس کے دوسرے ملکوں میں ایسے
 فيها من ادّعى أنه مهدي الزمان ومرسل الرحمن، فتعينَ بدليل الخلف
 شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور مرسل الرحمن ہونے کا دعویٰ کیا ہو پس دلیل خلف کے رو سے
 صدقنا عند ذوى العرفان فيما مُتَّبِعَ العثرات والمعائب أمعن في هذا
 اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشوں اور عیبوں کے پیروی کرنے والے اس کلام میں
 بالفكر الصائب، لعل الله يخلّصك من شبكة الشياطين، ويسقيك
 اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالیٰ تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشنے اور یقین کے پیالے

كأس اليقين. ولا تركزن إلى أخلاء دنياك، فإنهم يعادونك إذ الله
پلا دے اور اپنے دنیا کے دوستوں کی طرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھے دشمن
عاداک، فتبقى مخذولا مردودا وتصير من الملوين.

قرار دے گا تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کریں گے تو پھر تو مخذول مردود رہ جائے گا اور ملامت زدہ ہوگا۔

وَكَمْ مِنْ نَدَامَى أَدَارُوا الْكُؤُوسَا وَفِي آخِرِ الْأَمْرِ شَجُوا الرُّؤُوسَا

اور بہت سے حریفان شراب ہیں جو آپس میں پیالے پھیرتے تھے اور آخر میں ایک دوسرے کے سر توڑے

إِلَى مَا تَدَاجَى شَرِيرًا عَمُوسَا فَدَعَّ وَادَّكَّرَنَّ قَمَطْرِيرًا عَبُوسَا

کہاں تک تو شریر ظالم سے مدارات کرے گا۔ سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر جو قاطریرا اور عبوس ہے

وَلَا تَخْشَ قَوْمًا يُبِيدُونَ جِسْمًا وَخَفَّ قَهْرَ رَبِّ يُبِيدُ النُّفُوسَا

اور ان لوگوں سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس رب سے ڈر جو جانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

فثبت من هذا التحقيق اللطيف أن لفظ النصف الذي جاء في

سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث

حدیث الإمام التقى العفيف، ليس المراد منه كسوف الشمس في نصف

امام باقر میں آیا ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا

ذلك الشهر الشريف كما فهمه بعض من ذوى رأى الضعيف وأصروا

جیسا کہ بعض ضعیف الرائے آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی

عليه كالغبي السخيف والمعاند العتريف، وما فكروا كالعاقلين المنصفين،

اصرار کیا کہ جیسے ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہے اور عقلمندوں اور منصفوں کی طرح نہیں سوچا

بل المراد من قوله وتنكسف الشمس في النصف منه أن يظهر كسوف

بلکہ اس کا یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن

الشمس منصفًا أيام الانكساف، ولا يُجاوز نصف النهار من يوم ثان

ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفاً نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے

﴿۱۲﴾

فإنه هو حدّ الإنصاف فكما قدر الله انخساف القمر في أول ليلة من أيام تجاؤز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات الخسوف، كذلك قدر انكساف الشمس في نصف من أيام الكسوف، ووقع میں چاند گرہن ہوا ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اس میں كما قدر كما أخبر خير المخبرين. فَلَا يُظْهِرُ عَلَيَّ غَيْبَةَ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ غَرَهَن هُو سَو مُطَابِق خَبْر وَاقِع هُو اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے رَسُوْلٍ. وَهَذَا نَبَأٌ عَظِيمٌ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ وَأَرْفَعُ مِنْ مَبْلَغِ الْعُقُولِ، فَلَا شَكَّ أَنَّهُ بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر حدیث من خیر المرسلین، وله طرق أخرى تشهد على صحته ☆ وصدقه المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اس کی صحت پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے القرآن، فلا يُنكره إلا الملحد الفتنان، ولا يكذبه إلا من كان من الظالمين. اس کی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کرے گا اور بجز ظالم کے

☆ الحاشية: قد عرفت ان خبر اجتماع الخسوف والكسوف موجود في القرآن الكريم تجھے معلوم ہے کہ اجتماع خسوف و کسوف کی خبر قرآن میں موجود ہے وجعله الله من امارات النبأ العظيم ويوجد هذا الحديث في كتب اهل التشيع كما يوجد اور خدا تعالیٰ نے قیامت کی نشانیوں میں سے اس کو ٹھہرایا ہے اور شیعہ کی کتابوں میں خبر ایسی ہی فی كتب اهل السنة ووجدنا كل حزب عليه متفقين وكذلك جاء في صحف اشعيا النبي في الاصحاح پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ سنت و جماعت کی کتابوں میں اور ہم نے ہر ایک گروہ کو اس پر متفق پایا اور اشعیا نبی کی کتاب الثالث عشر وفي كتاب يوثيل النبي في الاصحاح الثاني وفي انجيل متي في الاصحاح الرابع ۱۳ باب اور يوثيل نبی کی کتاب کے دوسرے باب اور انجيل متی کے ۲۴ باب میں یہ خبر موجود ہے والعشرين ولا حاجة الى التفصيل فان الكتب موجودة فافرقها كالمتمدبرين. منه تفصيل کی حاجت نہیں کتاب میں موجود ہیں سو تدبر سے دیکھو۔ منہ

وقال المعاندون والعلماء المتعصبون إن هذا الحديث ليس بصحيح، بل هو
کوئی مذب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
قول کذاب و قیح و ما لهم بذلك من علم، کُبرْتُ کلمةً تخرج من
کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولویوں کے پاس اس تلمذ پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
أفواہهم، إن يقولون إلا کذبا، و کذبوا ما أظهر الله صدقه و جلی، ما کان
ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تلمذ پر کوئی دلیل نہیں جس کی خدا تعالیٰ نے سچائی
حديثاً یفتري، ولكن عمیت علیهم و طبع علی قلوبهم طبعاً. یا حسرة علیهم
ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے لیکن ان کی بینائی جاتی رہی اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی
لم ینکرون الحق معاندين؟ ما لهم لا یتقون يوم الدين؟ ما لهم لا یفکرون فی
ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بن کر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا سزا کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے
أنفسهم أنه حدیث قد أثار صدقه، ولا یصدق الله قول الكذابين؟ و ما کان
کہ یہ ایک حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے
الله لیطلع علی غیبه کاذباً دجالاً عدو الصادقین، وقد علمت ما جاء فی
دجال کو جو پتوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر مطلع فرما دے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے
کتاب مبین و کیف یکذبونه وإن ظهرو صدقه یشهد بشهادة واضحة أنه
اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیش گوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین
کلام رسول صدوق امین. و کان الإمام محمد بن الباقر من أئمة المهتدين
کی ہے۔ اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے اور
وقلدة الإمام الكامل زین العابدین. و فی سلسلة الحديث رجال من الصادقین ﴿۱۷﴾
امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچے آدمی موجود ہیں
الذین کانوا یعرفون الکاذبین و کذبهم و ما کانوا مستعجلین. و ما کان
ایسے آدمی جو جھوٹوں اور ان کے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے اور یہ ان سے

لهم أن يكتبوا حديثاً في صحاحهم وهم يعلمون أنه لا أصل له، بل في روايته
بغيره تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے
رجل من الكذابين الدجالين. أخلطوا الخبيث بالطيب بعد ما كانوا على خبثه
اور اس کے بعض راوی کذاب اور دجال ہیں کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے
مستیقین؟ وإن كان هذا هو الحق فما بال الذين خلطوا قدرًا بالماء المَعِين
خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ
متعمدين وهم كانوا أول عالم بأحوال الرواة المفترين. أهُمُّ صلحاء عندكم؟
ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں
كلا بل هم أول الفاسقين. وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَانَ
نہیں بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے یا
مُعِين روايات الكاذبين؟ أفأنت تشهد أن الدارقطني وجميع روايات هذا
جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث کے
الحديث وناقלוه في كتبهم وخالطوه في الأحاديث من أول الزمان إلى هذا
اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ
الأوان كانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين؟ وأنت تجد
سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گزرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور
كُتِبَ القوم مملوءة من الحديث الذي سمّيته موضوعاً في مقالک مع
تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث سے پُر پائے گا جس کا نام تو موضوع رکھتا ہے
زيادة علمهم منك ومن أمثالك، ومع زيادة اطلاعهم على حقيقة
باوجود اس کے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر
اشتبهُت على خيالك، فلا تتبع جذبات نفسك وفكر كالمتمقين.
اصل حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو اور نیک بخت بن جا۔

أفأنت تشكّ في حديثٍ صحّحت صحّته وتبيّنت طهارته أنه ضعيف
 کیا تو اس حدیث میں شک کرتا ہے جس کا صحیح ہونا کھل گیا اور جس کی پاکیزگی ظاہر ہو گئی ہے کہ وہ
 فی أعین القوم، أو هو مورد اللؤم، أو فی رواته أحد من المطعونین؟
 قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اس کے راویوں میں سے کون مطعون ہے۔ کیا یہ
 أفذلك مقام الشکّ أو كنت من المجنونین؟ وقد صدّقه الله وأثار
 مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے
 الدلیل، وبرّاً الرواة مما قیل، وأرى نور صدقه أجلي وأصفي، فهل بقي
 اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کی سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں۔
 شک بعد إمارات عظمی؟ أتشکون فی شمس الضحی؟ أتجعلون النور
 پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے
 كالذّجی؟ أتعامیتم أو كنتم من العمین؟ أتقبلون شهادة الإنسان ولا تقبلون
 کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف نابینا بننے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو
 شهادة الرحمن وتسعون معتدین؟ أنت تعتقد أن الله يظهر علی غیبه
 اور رحمان کی قبول نہیں کرتے اور حد سے بڑھ کر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے
 الكذّابین المفترین المزورین؟ أتشکّ فی الأخبار بعد ظهور صدقها؟
 لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور مزور ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جس کا صدق ظاہر ہو گیا
 وإذا صحّص الصدق فلا يشک إلا من كان من قوم عادین. وهذا أمر لا
 اور جب صدق ظاہر ہو گیا تو صرف وہی لوگ شک کریں گے جو حد سے بڑھتے ہیں۔ اور یہ وہ امر ہے جو
 یحتاج إلى التوضیح والتعریف، ولا یخفی علی الزکّی الحنیف، وعلی کل
 توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو
 من أمعن كالتدبرین. ثم اعلم یا ذا العینین أن لفظ النصف لفظ ذو معینین
 امعان نظر اور تدبر سے دیکھے۔ پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذومعینین ہے

فكما أن لفظ الأوّل يدلّ على أوّل وقت الليلة بالمعنى المعروف، ومع

پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہے معنی معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے

ذَٰلِكَ عَلَى لَيْلَةٍ أُولَىٰ مِنْ أَيَّامِ الْخُسُوفِ، فَكَذَٰلِكَ لَفْظُ النِّصْفِ يَدُلُّ عَلَى

اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے۔ سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ ہے جو

نصف ثان من نصفی الشهر الموصوف، ومع ذلك على وقت منصفٍ لأيام

دوسرے نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے سورج گرہن کے

الكسوف، وهو أوّل نصفی النهار فی الثامن والعشرين. وأما أيام الكسوف

اس وقت منصف پر دلالت کرتا ہے جس نے کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سے

﴿۱۹﴾

مِن مَوْلَىٰ عَلامٍ فَاعْلَم أَنهَا عِنْدَ أَهْلِ النُّجُومِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَهِيَ مِنَ السَّابِعِ

نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ دوپہر تک تھی اور کسوف کے دنوں کی بابت

والعشرين من الشهر القمري إلى التاسع والعشرين، وتكسف الشمس في

اگر سوال ہو تو جاننا چاہیے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک اور کسوف یعنی سورج

أحد منها عند اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقّق اختصاص، كما

گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اس وقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ نجومیوں کے

شهدت عليه تجارب المنجمين. فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الأنام

تجارب اس پر گواہی دیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی

أن الشمس تنكسف عند ظهور المهدى في النصف من هذه الأيام، یعنی الثامن

کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی

والعشرين قبل نصف النهار، وكذلك ظهر كما لا يخفى على أولى الأبصار.

اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔

فانظر كيف تمت كلمة نبينا صدقاً وعدلاً، فاتق الله ولا تكن من الممترين.

پس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہو گئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنے والوں

ومن ههنا بان أن الذي خالف هذا البيان، وزعم أن الشمس تنكسف في
 میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس شخص نے اس کے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ
 السابع والعشرين أو في نصف رمضان فقد مان، وما فهم قول رسول الله صلعم
 مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرہویں رمضان میں ہو اس نے بڑی غلطی کھائی ہے اور جھوٹ
 وما مسّ العرفان، بل أخطأ فيه من قلة البضاعة والعيلة، كما أخطأ في الخسوف
 بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو
 في أول الليلة، وما كان من المصيبين. وما قلت من نفسي بل هذا إلهام من ربّ
 چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا اور یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام
 العالمين. وذلك عصرٌ مجموعٌ فيه الناسُ كما جمع القمر والشمس وقرب
 سے کہا ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائیں گے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت
 البأس، فقوموا متبهيين أيها الأناس. ما لكم لا يترككم العاس؟ ومن كان من عند
 نزدیک کیا گیا۔ پس اے لوگو خبردار ہو کر اٹھو کیا سب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس
 الله فما له الزوال، فامكروا كل المكر ولن تنزل منكم الجبال، ولن تُعجزوا
 کے لئے زوال نہیں ہے۔ پس تم ہر ایک مکر کرو اور تمہارے مکروں سے پہاڑ دور نہیں ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹے
 الله يا أبناء الضلال. إنه عزيز ذو الجلال، جعل على قلوبكم أكنةً فلا تفقهون
 خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب اور صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر اس نے پردے ڈال دیئے اس لئے تم اس
 أسراره، وكنتم قومًا محجوبين. إنما استزلكم الشيطان ببعض
 کے بھیدوں کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں شیطان نے تم کو تمہارے بعض
 كسبتم، فما فهمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بسئ القرين. وإن كنتم
 گناہوں کی وجہ سے گرا دیا سو تم نے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے۔ اور جو امر ثابت اور
 لا تقبلون ما ظهر كمُنكرٍ وقيح، وتظنون أنه حديث غير صحيح،
 ظاہر ہو گیا تم اس کو ایک بے حیا کی طرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے

وأنه ليس من خير المرسلين، فأتوا بنظير من مثله في حجج خلون من قبل
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اس کی نظیر لاؤ
زماننا إلى أو اننا إن كنتم صادقين. وأرونا كتابا فيه ذكر رجل ادعى أنه من
اگر تم سچے ہو اور ہم کو کوئی ایسی کتاب دکلاؤ جس میں ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اس نے
اللہ الرحمن وأنه المهدي المسعود القائم من المحسن المنان، وأنه
دعویٰ کیا ہو جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور
المسيح الموعود لإطفاء نائرة أهل العدوان، وأنه أرسل لإصلاح الزمان
اہل ظلم کا شعلہ دور کرنے کے لئے آیا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تادین کو
ليجدد الدين ويعلم طرق الإيمان، ثم كان دعواه مقارن هذه الآية من
زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھلاؤں۔ پس اس کا دعویٰ اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ
الحكيم الحنان، وجمع الله في أيام ادعائه الخسوفين في رمضان، صادقاً
اس کے زمانہ میں سورج گرہن کر دے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔ اور اگر تم اس کی مثل
كان أو من الكاذبين. وإن لم تأتوا بمثله، ولن تأتوا أبداً، ولا تملكون إلا
پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ پس جانو کہ وہ میرے
زبداً، فاعلموا أنه آية لي من الله الولي، هو ربّي أبدي من عنده وعلمني
لئے خدا کے قریب سے ایک نشان ہے۔ وہ میرا رب ہے۔ اس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور
من لدنه وتولاني، وفتح علي أبواب علوم الذين خلوا من قبل وجعلني من
اس نے مجھ پر ان راستبازوں کے علوم کھول دیئے جو پہلے گزرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا۔ خبردار تم نے خدا
الوارثين. ها أنتم كذبتم بآية الله وما استطعتم أن تأتوا بمثله. ومنكم قوم
تعالیٰ کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکے بعض تم میں
صدقوا بعدما أمعنوا وصدقوا، فأى الفريقين أحق بالأمن يا معشر
سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنے کے بعد تصدیق کی پس اے جلد بازو سوچو اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے

المستعجلین؟ ألا تخافون أنکم کذبتُم حدیث المصطفیٰ وقد ظهر

قریب تر بائین کونسا گروہ ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اس کا

صدقہ کشمس الضحیٰ؟ أُنستطیعون أن تُخرِجوا لنا مثله فی قرون

صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا

أولیٰ؟ أُنقرأون فی کتاب اسم رجل ادّعی وقال إنی من اللّٰه الأعلى،

تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان

وانخسف فی عصره القمرُ والشمس فی رمضان کما رأیتُم الآن؟ فإن

میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو

کنتم تعرفونه فبینوا یا معشر المنکرین، ولکم ألف روبيّة من الورق

اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملے گا اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو

المروّج إنعاماً منی، فخذوا إن تثبتوا، وأشهد اللّٰه علی عهدی هذا،

اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے

واشهدوا وهو خیر الشاہدین. وإن لم تثبتوا، ولن تثبتوا، فاتقوا النار

بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں

التي أُعدّت للمفسدین.

کے لئے تیار کی گئی ہے۔

وَأَطْفَاءُ لظى الطغوى وفارق حاضیا

اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بجڑکانے والا ہو اس سے جدا ہو جا

ولا تذکرن یسراً وعسراً ماضیا

اور گزشتہ تنگلی فراخی کو یاد مت کر

وبادرن إلى الرحمن واطلب تراضیا

اور رحمان کی طرف جلد قدم اٹھاؤ اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اس سے راضی

قضى بیننا المولى فلا تعص قاضیا

خدا تعالیٰ نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کرنے والے کی نافرمانی مت کر

وودّع وجود الظالمین وجودهم

اور ظالموں کے وجود اور ان کی بخشش کو رخصت کر دے یعنی چھوڑ دے

وغادر ذری أهل الهوى ورضاءهم

اور اہل ہوا کی پناہ اور رضا مندی کو چھوڑ دے

وَلَا تَشْطَبْنَ مِثْلَ الشَّدَىٰ أَوْ ضَالِعٍ | وَكُنْ فِي شَوَارِعِهِ ضَلِيلًا نَاضِيًا

اور چلنے سے مت عاری ہو جیسے کتے کی کبھی اور وہ گھوڑا جو بیر میں لگ رکھتا ہے | اور خدا تعالیٰ کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے والا بن جا

وَإِنْ لَعَنَكَ السَّفَهَاءُ مِنْ طَلَبِ الْهُدَىٰ

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فَكُنْ فِي مَرَاضِي اللَّهِ بِاللَّعْنِ رَاضِيًا

سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے لعنت پر راضی ہو جا

ثم إذا كانت حقيقة الكسوف بالتعريف المعروف أنه هيئة

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس ہیئت حاصل کا نام ہے

حاصلة من حول القمر بين الشمس والأرض في أواخر أيام الشهر،

کہ جب سورج اور زمین میں چاند حائل ہو جائے اور یہ حائل ہو جانا مہینہ کے آخری ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ

فكيف يمكن أن يتكلم أفصح العجم والعرب بلفظٍ يخالف محاورات

وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے اور وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے

القوم واللغة والأدب؟ وكيف يجوز أن يتلفظ بلفظٍ وضع لمعنى عند

بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے

أهل اللسان، ثم يصرفه عن ذلك المعنى من غير إقامة القرينة وتفصيل

موضوع ہے پھر اس کو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ

البيان؟ فإن صرف اللفظ عن المحاورة ومعانيه المرادة عند أهل الفن

اور معنی مراد مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں

وأهل اللغة لا يجوز لأحد إلا بإقامة قرينة موصلة إلى الجزم واليقين. وقد

کہ کوئی قرینہ یقینی قائم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے

ذكرنا أن القرآن يصدق هذا البيان، ولو كان الخسوف والكسوف في أيام

ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اگر خسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اس

غیر الأيام المعتادة بالتقليل أو الزيادة، لما سَمَّاه القرآن خسوفاً ولا كسوفاً، کے لئے سنت قدیمہ میں نہیں ہے تو قرآن اس کا نام خسوف کسوف بل ذکرہ بلفظ آخر وبتینہ بیان أظهر، ولكن القرآن ما فعل كذا كما أنت نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ سے بیان کرتا لیکن قرآن نے ایسا نہیں کیا تری، بل سَمَّى الخسوف خسوفاً لِيُفْهَمَ النَّاسَ أَمْرًا مَعْرُوفًا. نعم، ما ذكر جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اس کا نام خسوف ہی رکھا تاکہ لوگوں کو سمجھاوے کہ یہ خسوف معروف ہے الكسوف باسم الكسوف، ليشير إلى أمر زائد على المعتاد المعروف، فإن کوئی اور چیز نہیں ہاں قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ هذا الكسوف الذي ظهر بعد خسوف القمر كان غريباً ونادرة الصور، وإن کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی كنت تطلب على هذا شاهداً أو تبغى مُشَاهِدًا فقد شاهدت صورَه الغريبة اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہ طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے وأشكاله العجيبه إن كنت من ذوى العينين. ثم كفاك فى شهادته ما طبع پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر فى الجريدتين المشهورتين المقبولتين. أعنى الجريدة الإنكليزية بانير، کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار وسول ملتری گزت، المشاعتين فى مارچ سنة ۱۸۹۴ء والمشتهرتين. یعنی پانیر اور سول ملٹری گزت میں لکھی گئی ہے اور وہ دونوں پرچے مارچ ۱۸۹۴ء وأما تفصيل الشهادتين فهو أن هذا الكسوف الواقع فى ۶ / إبريل کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ان کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونوں پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے سنة ۱۸۹۴ء متفرّد بطوائفه، ولم ير مثله من قبل فى كوائفه، وأشكاله عجائبات میں متفرّد اور غیر معمولی ہے یعنی وہ ایک ایسا کسوف ہے جو اس کی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اس کی شکلیں

عجیبہ و اوضاعہ غریبہ، وهو خارق للعادة ومخالف للمعمول والسنة، عجیب ہیں اور اس کی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے۔ فثبت ما جاء في القرآن وحديث خاتم النبيين. ولا شك أن اجتماع پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جس کا بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیاء میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں الخسوف والكسوف في شهر رمضان مع هذه الغرابة أمر خارق للعادة.

کہ خسوف خسوف اس مہینہ رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے وإذا نظرت معه رجلا يقول إني أنا المسيح الموعود والمهدى المسعود اور جب کہ اس کے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسیح موعود اور مہدی ہوں اور خسوف والملهم المرسل من الحضرة، وكان ظهوره مقارناً بهذه الآية، فلا شك خسوف کے ساتھ اس کا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے أنها أمور ما سُمِع اجتماعها في أول الزمان، ومن ادعى فعلية أن يثبت ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہوئے جو انکار کرے اور ثابت کر کے دکھلاوے کہ کسی

﴿۲۳﴾

وقوعه في حين من الأحيان. ثم لما ظهرت هذه الآية في هذه الديار وهذا وقت پہلے اس سے یہ خسوف مع مدعی مہدویت کے وقوع میں آچکا ہے۔ پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک المقام، ولم يظهر أثر منها في بلاد العرب والشام، فهذه شهادة من الله اور اسی مقام میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اس کا نشان العلام لصدق دعوانا يا أهل الإسلام، فقوموا فرادى، فرادى، واتركوا من نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صدق دعویٰ پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو بخل وعادى، ثم تفكروا ودعوا عنادا، ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة ولا شخص بخیل اور دشمن ہو اس کو چھوڑ دو پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک مت کرو تفسدوا إفسادا، ولا تعرضوا مستعجلين. يا عباد الله رحمكم الله اور جلدی سے کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا

اتقوا اللّٰه ولا تتكبروا، وفگروا وتدبروا، أيجوز عندكم أن يكون فكر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو المہدی فی بلاد العرب أو الشام، وآيته تظہر فی هذا المقام؟ وأنتم بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو تعلمون أن الحكمة الإلهية لا تُبعَدُ الآیة من أهلها وصاحبها ومحلها، کہ حکمت الہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی فكيف يمكن أن يكون المهدى فی مغرب الأرض وآيته تظہر فی پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان مشرقها؟ فكفناكم هذا إن كنتم من الطالبين۔
مشرق میں ظاہر ہوا اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلك لا يخفى عليكم أن بلاد العرب والشام خالية عن أهل پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے هذه الادعاء، ولن تسمع أثراً منه في تلك الأرجاء، ولكنكم تعلمون أنني مدعی کے وجود سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں کئی أقول من بضع سنين بأمر رب العالمين، إني أنا المسيح الموعود والمهدى برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی المسعود، وأنتم تكفرونني وتلعنونني وتكذبونني، وجاء تكلم البيئات وأزيلت مسعود ہوں اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھڑلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس پہنچیں اور تمہارے الشبهات، ثم كنتم على التكفير مصرين. أعجبتكم أن جاءكم منكم على شہات دور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے۔ کیا تم نے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک ڈرانے والا صدی رأس المائة في وقت نزول المصائب على الملة واشتداد العلة، وكنتم کے سر پر آیا اور اس وقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی اور

تنتظرون من قبل كانتظار الأهلّة، وقد جاءكم في أيام إحاطة تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظاری کی جاتی تھی اور آنے والا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ الضلالات وتغییر الحالات، بعدما ترک الناس الحقیقة، وفارقوا جب گمراہی میں محیط ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اس وقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت الطریقة؟ ألا تنظرون أو صرتم كالعمین؟ ألا تذکرون ما قال عالم سے دور جا پڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کی طرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اس الغیب وهو أصدق القائلین، وبشرکم بامام آتٍ فی کتابہ المبین، نے تمہیں ایک آنے والے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے۔ اور کہا کہ ایک گروہ وقال ثلثة من الأولین وثلثة من الآخرین^۱ ولكل ثلثة إمام، فانظروا اہل پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا۔ اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچو کیا اس میں فیہ کلام، فأین تفرّون من إمام الآخرین۔

کوئی کلام ہے سو تم امام الآخین سے کہاں بھاگتے ہو۔

القصيدة

طوبى لكم يا مَجْمَعِ الخَلانِ

تمہیں اے جماعت دوستان مبارک ہو

وبدا الصراط لمن له العينانِ

اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اس کے لئے راہ کھل گیا

خُسِفًا بِإِذْنِ اللّٰهِ فِي رَمَضَانَ

بإذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا

بُشْرَى لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الإِخْوَانِ

تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو

ظَهَرَتْ بُرُوقُ عِنَايَةِ الحَنَانِ

خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی

النَّيِّرَانِ بِهَذِهِ البُلْدَانِ

سورج اور چاند کو ان ملکوں میں

ظهرت مُطَهَّرَةً مِنَ الْأَدْرَانِ
 ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اس کے ساتھ نہیں
 وَتَشْدُرُّ كَتَشْدُرُّ الْفَرَسَانِ
 اور سواروں کی طرح ایک رعب ناک گردن کشی ہے
 قَدَمَاتِ كُلِّ مَكْذِبٍ فَتَانِ
 اور ہر ایک کذب فتنہ انگیز مر گیا
 مَتَذَكِّرًا لِمَرَا حِمِ الرَّحْمَنِ
 اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے
 وَمِعْظَمًا لِمَوَاهِبِ الْمَنَّانِ
 اور بخشائیش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں
 اَزْدَادِ اِيْمَانِ اَعْلَى اِيْمَانِ
 اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہو گیا کہ گویا نیا ایمان پایا
 وَالتَّاحِ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّيْرَانِ
 اور اس کا آگ میں ٹھکانا ہونا ظاہر ہو گیا
 قَدْ شَدَّ رِبْطُ جَنَانِهِ بِجَنَانِي
 اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کر لیا
 اَوْ كَالْخِيُولِ الصَّافِنَاتِ بِشَانِ
 یا اپنی شان میں ان گھوڑوں کی طرح جب قدم کے مقابل پران کا قدم پڑتا ہے
 وَالحَقِّ بَانَ كَصَارِمٍ عَرِيَانِ
 اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ نکئی تلوار
 كَشَفَ الْغَطَا بِاِنَارَةِ الْبِرْهَانِ
 برہان کو روشن کر کے پردہ کو کھول دیا

وَ بَشَارَةً مِنْ سَيِّدِ خَيْرِ الْوَرَى
 اور ایک بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
 وَلَهَا كَصَاعِقَةِ السَّمَاءِ مَهَابَةٌ
 اور ان میں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے
 الْيَوْمَ يَوْمٍ فِيهِ حَصْحَصَ صَدَقْنَا
 آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہو گیا
 الْيَوْمَ يَبْكِي كُلُّ أَهْلِ بَصِيرَةٍ
 آج ہر ایک اہل بصیرت رو رہا ہے
 وَمَصْدَقًا أَنْوَارَ نَبَأِ نَبِيِّنَا
 اور دوسرے یہ سبب کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہیں
 الْيَوْمَ كُلُّ مَبَايِعِ ذِي فَطْنَةٍ
 آج ہر ایک دانا بیعت کرنے والا
 الْيَوْمَ مَنْ عَادَى رَأَى خُسْرَانَهُ
 آج ہر ایک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا
 الْيَوْمَ كُلُّ مُوَافِقِ ذِي قَرْبَةٍ
 آج ہر ایک موافق ذی قربت نے
 ظَهَرَتْ كَمَثَلِ الشَّمْسِ حَجَّةُ صَدَقْنَا
 آفتاب کی طرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی
 مَاتِ الْعِدَا بَتَفَكُّنٍ وَتَنْدُمٍ
 دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے
 اللَّهُ أَكْبَرُ كَيْفَ أَبَدَى آيَةً
 کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اس نے نشان کو ظاہر کیا

هَلْ كَانَ هَذَا فَعَلَ رَبٌّ قَادِرٌ
 کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے
 هَذَا نَجْوَمٌ أَوْ مِنَ الْجَفْرِ الَّذِي
 کیا یہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے
 فَارْجِعْ إِلَى الْحَقِّ الَّذِي أَخْزَى الْعَدَا
 سوا اس خدا کی طرف رجوع کر جس نے دشمنوں کو رسوا کیا
 الْيَوْمَ بَعْدَ مَرُورِ شَهْرِ صِيَامِنَا
 آج رمضان کے گزرنے کے بعد
 الْيَوْمَ يَوْمٌ طَيِّبٌ وَمُبَارَكٌ
 آج دن پاک اور مبارک ہے
 مَنْ حَارَبَ الْمَقْبُولَ حَارَبَ رَبَّهُ
 جس نے مقبول سے جنگ کیا اس نے اپنے رب سے جنگ کیا
 مَنْ كَانَ فِي حِفْظِ الْإِلَهِ وَعَوْنِهِ
 جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت اور مدد میں ہو
 كِيدُوا جَمِيعًا كُلُّكُمْ لِإِهَانَتِي
 تم سب مل کر میری اہانت کے لئے کوشش کرو
 قَوْمُوا لِتَحْقِيقِي بَعْزِمٍ وَاحِدٍ
 تم میرے حقیر کرنے کے لئے ایک ہی قصد کے ساتھ اٹھ کھڑے ہو
 كُونُوا كَذِبٌ ثُمَّ صُولُوا بِالْمُدَى
 تم بھیڑیے ہو جاؤ پھر کاروں کے ساتھ حملہ کرو
 هَلْ يَسْتَوِي أَهْلُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَا
 کیا سعید اور بدبخت برابر ہو سکتا ہے

أَمْ هَلْ تَرَاهُ مَكَائِدَ الْإِنْسَانِ
 یا تو اس کو انسان کا فریب سمجھتا ہے
 فَكَّرَتْ فِيهِ كَمَفْتَرٍ فَتَّانٍ
 جس میں تو نے مفتریوں فقرا انگیزوں کی طرح فکر سے کام لیا ہے
 وَأَهَانَ كُلَّ مَكْفُرٍ لَعَّانٍ
 اور ہر ایک کافر ٹھہرانے والے لعنت کرنے والے کو بے عزت کر دیا
 عِيدٌ لِأَقْوَامٍ لَنَا عِيدَانِ
 اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں
 يُخْزِي بِآيَتِهِ ذَوِي الطَّغْيَانِ
 اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا ہے
 فَهَوَى شَقًّا فِي هُوَّةِ الْخُسْرَانِ
 سو وہ بدبختی سے زیاں کاری کے گڑھے میں گرا
 مَنْ يُهْلِكُنْهُ وَإِنْ سَعَى الثَّقَلَانِ
 اس کو کون ہلاک کر سکتا ہے اگرچہ جن وانس کوشش کریں
 ثُمَّ انظُرُوا إِكْرَامَ مَنْ صَافَانِي
 پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جس نے مجھے اپنی دوستی کیلئے خالص کیا ہے
 ثُمَّ انظُرُوا إِعْظَامَ مَنْ وَالَانِي
 پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جس نے مجھے دوست پڑا ہے
 ثُمَّ انظُرُوا إِقْدَامَ مَنْ نَاجَانِي
 پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہماراز ہے
 أَفَأَنْتَ أَعْمَى أَوْ أَخُ الشَّيْطَانِ
 کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

فَارْنُوا بِنَظَرٍ طَاهِرٍ وَجَنَانٍ

سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

أَفَأَنْتَ تُنْكَرُ مَوْعِدَ الْفِرْقَانِ

کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

كُنُونَا لَوَجْهِ اللَّهِ مِنْ أَعْوَانِي

اور خالصاً اللہ میرے انصار میں سے بن جاؤ

تُوبُوا مِنَ الْإِفْسَادِ وَالطَّغْيَانِ

فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

وَكَخَائِفِ خِرْوَا عَلَى الْأَذْقَانِ

اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

وَالشَّمْسِ تَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِيمَانِ

اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے

فِي مُلْكِكُمْ لِمَوْيِدِ سُبْحَانِي

وہ تمہارے ہی ملک میں موید سجانی کے لئے ظاہر ہوئے

أَوْ آيَةِ عَظْمِي عَظِيمِ الشَّانِ

یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

كَهْفِ الْأَنْبَاءِ وَسَيِّدِ الشَّجْعَانِ

پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

وَتَبَيَّنَتْ طَرِيقَ الْهُدَى وَمَكَانِي

اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

وَيَلِّمْ لِمَجْتَرٍ مُصِرِّ جَانِي

اس شخص پر داویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنے والا گنہگار ہو

الوقت يدعو مصلحاً ومجدداً

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے

أَتَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يَخْلَفُ وَعَدَهُ

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرے گا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتْرُكُوا طَرِيقَ الْإِبَابِ

اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو

يَا أَيُّهَا الْعَادُونَ فِي جَهْلَاتِهِمْ

اے وہ لوگو جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو

لَا تُغْضِبُوا الْمَوْلَى وَتُوبُوا وَاتَّقُوا

اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو

الْقَمَرِ يَهْدِيكُمْ إِلَى نَوْرِ الْهُدَى

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے

ظَهَرَتْ لَكُمْ آيَاتُ خَلْقِ الْوَرَى

تمہارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہو گئے

هَلْ هَذِهِ مِنْ قَسَمِ عَمَلٍ مُنْجِمٍ

کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے

هَذَا حَدِيثٌ مِنْ نَبِيِّ مُصْطَفَى

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

جَلَّتِ الْفَتْوحُ وَبَانَ صَدَقُ كَلَامِنَا

فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا

أَفْبَعْدَ مَا كُشِفَ الْغَطَا بَقِي الْإِبَابِ

کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی

ما كان قَطُّ ولا يكون كمثلِه
 اس مہینے کی طرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا
 شهدت يد المولى فهل منكم فتى
 خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دے دی پس کیا کوئی مرد ہے
 وأراد ربى أن يرى آياته
 اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے
 إني أرى كالميت من آذاني
 جس نے مجھے دکھ دیا میں اس کو مردے کی طرح دیکھ رہا ہوں
 هذا زمان قد سمعتم ذكره
 یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو
 من فاته هذا الزمان فقد هوى
 جس کو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا
 كم من عدو يشتمون تعصبا
 بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں
 وخیالہم یطفو کحوت میت
 اور ان کا خیال مردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے
 شهدت لهم شمس السماء ومثلها
 ان کے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی
 خرجوا من التقوى وترکوا طرقه
 تقویٰ سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی
 يا مُكْفِرِیْ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَالْهَدَى
 اے وہ لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو

شهرٌ بهذا الوصف فى الأزمان
 اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا
 يُبْدِي المحبّة بعد ما عادانى
 جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے
 ويمزق الدجال ذا الهديان
 اور دجال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے
 لا تسمعن أصواته آذاني
 اور میرے کان اس کی آواز نہیں سنتے
 من خير خلق الله والقرآن
 کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے
 واختار جهلا وادى الخذلان
 اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اس نے پسند کر لیا
 ويرون آياتى ونور بيانى
 اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں
 لا ينظرون مواقع الإمان
 غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے
 قمر فيرتابون بعد عيان
 اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں
 بوساوس دخلت من الشيطان
 باعث ان دوسوں کے جو شیطان کی طرف سے اس میں داخل ہوئے
 اليوم أنزلتم بدار هوان
 آج تم ذلت کے گھر میں اتارے گئے

وَاللّٰهُ بَرٌّ وَّاسِعُ الْغَفْرَانِ

اور خدا تعالیٰ نکلوکار وسیع المغفرت ہے

فَاسْعُوا بِصَدَقِ الْقَلْبِ يَا فِتْيَانِي

سو اے میرے جوانوں دلی صدق سے کوشش کرو

نورٌ يَرَى الدَانِي فَهَلْ مِنْ دَانِي

ایک نور ہے جو نزدیک آنے والا اس کو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنے والا ہے

مَا عَذَرَ كَمْ فِي حَضْرَةِ السُّلْطَانِ

اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

ذِي مُصْمِيَاتٍ مُّبَوِّقِ الْفَتَّانِ

جس کے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

رَعَبَ الْعَدَا مِنْ عَسْكَرٍ رُوحَانِي

لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

وَبَدَا الْهُدَى كَالدَّرْرِ فِي اللَّمْعَانِ

اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کی طرح ظاہر ہو گئی

رَجُلًا حَرِيصَ السَّفْكِ وَالْإِثْحَانِ

ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو جو خریزی کا حریص اور بہت خویز ہو

فَتَلَعِبُوا بِالذِّينِ كَالصَّبِيَانِ

سو بچوں کی طرح دین کے ساتھ کھیلتے رہو

تَتَلَوْنَ أَلْفَاظًا بَغَيْرِ مَعَانِي

اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

حَقٌّ وَرَبِّي يَسْمَعُنْ وَيُرَانِي

یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

توبوا من الهفوات يغفر ذنبكم

اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں

قد جاء مَهْدِيكُمْ وَظَهَرَتْ آيَةٌ

تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا

عندي شهادات فهل من مؤمن

میرے پاس گواہیاں ہیں پس کوئی ایمان لانے والا ہے

ظَهَرَتْ شَهَادَاتٍ فَبَعْدَ ظَهْوَرِهَا

گواہیاں ظاہر ہو گئیں سو ان کے ظہور کے بعد

هَذَا أَوَانِ النَّصْرِ مِنْ رَبِّ السَّمَاءِ

یہ رب السماء کی طرف سے مدد کا وقت ہے

نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ لِنَصْرِنَا

ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے

دَخَلَتْ بَرُوقُ الدِّينِ فِي أَرْضِ الْعَدَا

دین کی روشنی دشمنوں کی زمین میں داخل ہو گئی

أَفْتَرَقِبُونَ كِظَالِ الْمِينِ جِهَالَةً

کیا تم ظالموں کی طرح محض اپنی جہالت سے

لَسْتُمْ بِأَهْلِ لِلْمَعَارِفِ وَالْهُدَى

تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو

لَا تَعْرِفُونَ نَكَاتِ صَحْفِ الْهِنَا

تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں ان کو پہچانتے نہیں

قَدْ جِئْتُمْ مِثْلَ ابْنِ مَرْيَمَ غُرْبَةً

میں ابن مریم کی طرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں

السيفُ أنفاسی ورُمحی کلمتی

میرے انفاس میری تلوار ہیں اور میرے کلمات میرے نیزے ہیں

حَقُّ فَلَإِيسَعُ الْوَرَىٰ اِنْكَارُهُ

یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جا سکتا

يَا طَالِبَ الرَّحْمَنِ ذِي الْاِحْسَانِ

اے خدا ذوالاحسان کے طلب کرنے والے

بَادِرُ اِلَىٰ سَاخِرِنَاكَ مَشْفِقًا

میری طرف دوڑ کہ میں تجھے شفقت کی راہ سے خبر دوں گا

اَحْرَقَ قِرَاطِيسَ الْبِغَاوَةِ وَالْاِبَا

بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلا دے

اَعْطَيْتُ نُوْرًا مِّنْ ذُكَاةٍ مَّهِمْنِي

مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے

بَارِزْتُ لِّلّٰهِ الْمَهِيْمِنِ غَيْرَةً

میں اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت کی راہ سے میدان میں نکلا ہوں

وَاللّٰهُ اِنِّىْ اَوَّلُ الشَّجْعَانِ

اور بخدا میں سب بہادروں سے پہلے ہوں

مَنْ كَانَ خَصْمِيْ كَانَ رَبِّيْ خَصْمَهُ

جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا

اِنِّىْ رَاَيْتُ يَدَ الْمَهِيْمِنِ حَافِظِيْ

میں نے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا

مِنْ فَضْلِهِ اِنِّىْ كَتَبْتُ مَعَارِفَا

یہ اس کے فضل سے ہے جو میں نے معارف لکھے

مَا جِئْتَكُمْ كَمَحَارِبٍ بِسِنَانٍ

اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

فَاتْرُكْ مِرَاءَ الْجَهْلِ وَالْكَفْرَانِ

سو جہالت اور ناپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

قُمْ وَالْهَاءِ وَاطْلُبْهُ كَالظَّمَانِ

شیفتہ کی طرح اٹھ اور پیاسے کی طرح اس کو ڈھونڈ

عَنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ الَّذِيْ اَصْبَانِيْ

اس منہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

وَارْكَنْ اِلَى الْاِيْقَانِ وَالْاِذْعَانِ

اور یقین کی طرف جھک جا

لِاَنْبِيْرٍ وَجْهَ الْبِرِّ وَالْعِمْرَانِ

تاکہ میں جنگوں اور آبادیوں کو روشن کروں

اَدْعُوْا عَدُوَّ الدِّيْنِ فِي الْمِيْدَانِ

اور دشمن دین کو میدان میں بلاتا ہوں

وَسَتَعْرِفُنَّ اِذَا التَّقَى الْجَمْعَانِ

اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونوں لشکر ملیں گے

قَدْ بَارَزَ الْمَوْلَى لِمَنْ بَارَانِيْ

خدا اس کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

وَمَوْيِّدِيْ فِي سَائِرِ الْاَحْيَانِ

اور ہر ایک وقت میں اپنا مؤید پایا

اَدْخَلْتُ بَحْرَ الْعِلْمِ فِي الْكِيْزَانِ

اور علم کا دریا کوزہ میں داخل کر دیا

من رَبَّنَا الرَّحْمَنِ وَالِدَيَّانِ

خدائے رحمان اور جزاء دہندہ سے

حَسَفَ الْقَمَرُ وَتَجَافَ عَنِ عِدْوَانِ

اور وہ آیت یہ ہے حسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

شرح لما يتلى مِنَ الْفُرْقَانِ

قرآن شریف کی آیات کی شرح میں

فَافْرَعُ إِلَيْهِ وَخَلَّ ذِكْرَ أَدَانِي

پس اس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دے

مِنْ وَقَعَ سَيْفٍ قَاطِعٍ وَسِنَانِ

تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

يُهْدِي وَلَا يَصْفِي إِلَىٰ بَهْتَانِ

ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کی طرف کان نہیں دھرتا

عَنْ مُرْسَلٍ يَهْدِي إِلَىٰ الْفُرْقَانِ

کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

فَتَرَكْتُهُمْ مَعَ لَوْعَةِ الْهَجْرَانِ

پس میں نے باوجود سوزش جدائی انہیں چھوڑ دیا

حَالًا كَحَالَةِ مُرْسَلٍ كُنْعَانِي

وہ حالت دیکھی جو یقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

فَرَجَعْتُ مَجْلُوءًا مِنَ الْأَحْزَانِ

پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا

وَيَكْذِبُونَ الْحَقَّ كَالنَّشْوَانِ

اور مستوں کی طرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

یا قوم فی رمضان ظہرت آیتی

اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا

فَاقْرَأْ إِذَا مَا شِئْتَ آيَةَ رَبَّنَا

پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیت کو پڑھ

ثم الحديث حديث آل محمد

پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

هذا كلامُ نبينا وحبينا

یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے

هذا أشدُّ على العدا وجموعهم

یہ پیشگوئی دشمنوں پر بہت سخت ہے

وَالْحُرُّ بَعْدَ ثَبُوتِ أَمْرِ قَاطِعٍ

اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد

لا تُعْرِضُوا عَنِّي وَكَيْفَ صَدُودِ كَمْ

تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے بھیجے ہوئے سے

ما جاءني قومي شقًا وتباعدوا

میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہو گئی

إني رأيت بهجر قوم فارقوا

میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہو گئی

وسألتُ ربِّي فاستجاب لي الدُّعَا

اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی

إنَّ العدا لا يفهمون معارفِي

دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے

وَتَأْبَطُوا الْأَوْهَامَ كَالْأَوْثَانِ

اور وہموں کو بتوں کی طرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

تَحْتَاجُ أَثْقَالَ إِلَى مِيزَانِ

بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

وَنَرَى بَرِيقَ الْحَقِّ بِالْبِرْهَانِ

اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

فَالْيَوْمَ لَيْسَ لَهُمْ بَذَاكَ يَدَانِ

پس آج ان کو اس کے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

وَاللَّهِ إِنِّي مُسْلِمٌ ذُو شَانِ

اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

شَهِدْتُ سَمَاءَ اللَّهِ وَالْمَلَوَانَ

آسمان اور رات دن نے گواہی دے دی

وَتَرَكْتُ دُنْيَاكُمْ بَعْطَفِ عِنَانِي

اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وَتَبَرَّأْتُ مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانِي

اور ہر ایک مال فانی سے بیزار ہو گیا

وَالْعَقْلُ كُلُّ الْعَقْلِ فِي الْإِمْعَانِ

اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

فَأَضْرَرَنِي بِجَوَارِحِ وَلِسَانِ

سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

مَتَوَارِثٌ مِنْ قَادِمِ الْأَزْمَانِ

قدیم زمانہ سے لوگوں کی ورثہ چلی آئی ہے

لَا يَنْظُرُونَ تَدَبُّرًا وَتَفَكُّرًا

اور تدبیر اور تفکر سے نہیں سوچتے

إِنَّ الْعُقُولَ عَلَى النُّقُولِ شَوَاهِدٌ

عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں

إِنَّ النَّهْيَ مَلَكَتْ يَدَاهُ قُلُوبَنَا

عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں

إِنَّ الْعِدَاءَ يَسُؤُوا إِذَا كُشِفَ الْهَدْيُ

دشمن نومیڈ ہو گئے جب کہ ہدایت کھل گئی

يَا لِعَيْنِي خَفَ فَهَرَبَ رَبِّ قَادِرٍ

اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ کے تہر سے ڈر

وَاللَّهِ إِنِّي صَادِقٌ لَا كَاذِبٌ

اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب

وَدَّعْتُ أَهْوَائِي لِحُبِّ مَهْمِنِي

حرص و ہوا کو میں نے خدا تعالیٰ کے لئے رخصت کر دیا

وَتَعَلَّقْتُ نَفْسِي بِحَضْرَةِ مَلْجَأِي

اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا

لَا تَعْجَلُوا وَتَفَكَّرُوا وَتَدَبَّرُوا

مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو

إِنْ كُنْتَ لَا تَبْغِي الْهَدْيَ وَتُكْذِبُ

اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہے

وَالْعَنْ وَلِعْنُ الصَّادِقِينَ وَسُبُّهُمْ

اور لعنت کرتا رہ اور بچوں کو لعنت کرنا

لِلَّهِ سُلْطَانٌ عَلَى السُّلْطَانِ

خدا تعالیٰ کا تسلط ہریک تسلط پر غالب ہے
ہَذَا لِلْكَذَّابِ يَنْخَسِفَانِ؟

کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا
وَيُرِيكَ آيَاتٍ مِنَ الْإِحْسَانِ

اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے
خُسْفًا وَأَنْتَ تَصُولُ كَالسَّرْحَانِ

اور تو ابھی بھیڑیے کی طرح حملہ کر رہا ہے
ہَذَا قَدْ جَاءَ أَكْ كَالْعُنْوَانِ

یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں
فَاسْتَيْقِظُوا مِنْ رَقْدَةِ الْعَصِيَانِ

سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ
لَا يُنْصَرْنَ بَلْ يُهْلَكُنْ كَالْعَانِي

اس کو مدد نہیں دی جاوے گی بلکہ وہ قیدی کی طرح مرے گا
عَذَبَ الْمَوَارِدِ مِثْمَرَ الْأَغْصَانِ

جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں
وَتَبَاعَدُوا عَنِ ذَلِكَ اللَّهْبَانِ

اور اس لہبان سے دور رہو
وَاحْشُوا الْمَلِيكَ وَسَاعَةَ اللَّقِيَانِ

اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے
بُشْرَى لَتَوَابٍ إِذَا لَاقَانِي

اس توبہ کرنے والے کو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

لَنْ تُعْجِزُوا بِمَكَائِدِ رَبِّ السَّمَاءِ

تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے
أَنْظُرُ ذُكَاةً ثُمَّ قَمَرًا مُنْصَفًا

سورج اور چاند کو منصف ہونے کی حالت میں دیکھ
يَا لَاعْنَى خَفِّ قَهْرٍ رَبِّ شَاهِدٍ

اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ سے جو گواہ ہے خوف کر
قَمَرَ الْقَدِيرِ وَشَمْسَهُ بِقَضَائِهِ

چاند اور سورج کو گرہن لگا
لِلَّهِ آيَاتٌ يُرِيهَا بَعْدَهَا

ان دونوں کسوٹیوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں
هَذَا مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ الْمُحْسِنِ

یہ خدائے کریم محسن کی طرف سے ہے
مَنْ كَانَ فِي بَسْرِ الشَّقَا مَتَهَافِتًا

جو شخص بدبختی کے کنوئیں میں گرنے والا ہو
لَا تَحْسَبُوا بَرَّ الْفَسَادِ حَدِيقَةً

تم ایسے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو
لَا تَظْلَمُوا لَا تَعْتَدُوا لَا تَجْرُؤُوا

ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو
لَا تُكْفِرُوا يَا قَوْمَ نَاصِرَ دِينِكُمْ

اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ
قَدْ جِئْتَكُمْ يَا قَوْمَ مِنْ رَبِّ الْوَرَى

اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں

فاسعوا إلى بستانه الرّيانِ

پس خدا تعالیٰ کے تر و تازہ باغ کی طرف دوڑو

قد خصّکم بعنايةٍ وحنانِ

تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

وتباعدوا من معتدٍ لَعانِ

اور اس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنے والا اور لعنت کرنے والا ہے

وتستروا بملاحف الإیمانِ

اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

عن ربکم یا معشرَ الحدّثانِ

اے نو عمر لوگو

کالدرر أو کسبیکة العقیانِ

موتی کی طرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

دُرٌّ من المولیٰ ونظمُ بنانی

موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میرے ہاتھوں نے پروئے ہیں

ریق الکرام ونخبة الاعیانِ

جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں سے برگزیدہ ہے

أرسلتُ من ربّ الأنام فجئتکم

میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا

هذا مقام الشکر إن مُغیثکم

یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریاد رس نے

یا قوم قوموا طاعةً لإمامکم

اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبرداری بن کر کھڑے ہو جاؤ

قد جاء یومُ اللّٰه فارنّوا واتقوا

خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو

لا یلھکم غولٌ دنیّ مفسدٌ

تمہیں کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے

قد قلتُ مرتجلاً فجاءت هذه

میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ

ما قلتها من قوتی لکنها

میں ☆ اس کو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ

یا ربّ بارکها بوجه محمّدٍ

اے خدا محمد صلعم کے منہ کے لئے اس میں برکت ڈال

ثم اعلم أن اللّٰه نفث فی روعی أن هذا الخسوف وکسوف فی

پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک

رمضان آیتان مخوفتان لقوم اتبعوا الشیطان و آثروا الظلم والطغیان و هیجوا

نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو

الفتن وأحبوا الافتنان وما كانوا منتہین. فخوفهم اللّٰه بهما و کلّ من تبع هواه

اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے اور ہر ایک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا

و خَانَ، وَ تَرَكَ الصَّدَقَ وَمَانَ، وَعَصَى اللَّهَ الرَّحْمَنَ؛ فَيَتَأَذَّنُ اللَّهُ لِنِ
 كَا بِيْرُو هُوَا اُوْر سَبْحٍ كُو چھوڑا اور چھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
 اسْتَعْفَرُوا لِيَغْفِرَنَّ لَهُمْ وَيُرِي الْمَنَّ وَالْإِحْسَانَ، وَلِنِ أَبْوَا فَإِن الْعَذَابَ قَدْ
 معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا
 حَانَ. وَ فِيهِمَا إِذْخَارٌ لِلَّذِينَ اخْتَصَمُوا مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ وَمَا اتَّقُوا الرَّبَّ الدِّيَانَ،
 وقت تو آ گیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور
 وَ تَهْدِيْدٌ لِّلذِيْ اَبْلَى وَ اسْتَكْبَرَ وَمَا تَرَكَ الْحِرَانَ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَعْتُوا فِي
 ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر
 الْأَرْضِ مَفْسِدِينَ. وَمَا لَكُمْ لَا تَخَافُوْنَهُ وَقَدْ ظَهَرَتْ آيَةُ التَّخْوِيفِ مِنْ رَبِّ
 فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہو گئے
 الْعَالَمِينَ. وَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحِيْنَ عَنِ نَبِيِّ الثَّقَلَيْنِ وَإِمَامِ الْكُوْنِيْنَ صَلَّى اللَّهُ
 اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّارِيْنَ، أَنَّهُ قَالَ لَتَفْهِيْمِ أَهْلِ الْإِيْمَانِ اِنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے
 آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكُسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّمَا آيَاتَانِ مِنْ
 نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ
 آيَاتِهِ يَخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ، فَانظُرْ كَيْفَ
 کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو
 أَوْصَى سَيِّدُ السَّادَاتِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ. وَفِي الْحَدِيثِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ تَلَكَ
 تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت صلعم نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث
 الْآيَتَيْنِ مِنَ الرَّحْمَنِ مَخْصُوصَتَانِ لَتَخْوِيفِ عَصَاةِ الزَّمَانِ، وَلَا يَظْهَرَانِ إِلَّا عِنْدَ
 میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر

كثرة المعاصي وغلوّ الخلق في العصيان، وكثرة الخيئات والخبثين،

ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور

ولأجل ذلك أمر صلعم عند رؤيتهما لفعل الخيرات والمبادرة إلى

اسی غرض سے رسول اللہ صلعم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں

الصالحات من الصلوات والصدقات بإمحاء النيات والدعاء والبكاء

اور نیک کاموں کی طرف جلدی کریں جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور

كالقانتين والقانتات، والرجوع إلى الله والذكر والتضرعات، والقيام

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام اور رکوع

والركوع والسجادات، والتوبة والإنابة والاستغفار، وطلب المغفرة من

اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور

الغفار، والخشوع والابتهاج والانكسار، ومثل ذلك على حسب الطاقة

خشوع اور ابتهال اور انکسار اور ایسا ہی حسب طاقت

من الإحسان وفكّ الرقبة والعناقة ومواساة اليتامى والغرباء، والتذلل كل

احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غم خواری اور جناب الہی میں

التذلل في حضرة الكبرياء، ربّ السّموات والأرضين. فكان السرّ في

تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتهال ہے یہی بھید

هذه الأعمال والخشوع والابتهاج أن الشمس والقمر لا تنكسفان إلا عند

ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ

آفة نازلة وداھية منزلة، وعند قرب أيام البأس وانعقاد أسباب الشر الذي

جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے

ھی مخفية عن أعين الناس، ويعلمها ربّ العالمين. ففتقضى رحمة الله تعالى

جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف ان کو خدا تعالیٰ جانتا ہے پس خدا تعالیٰ کی رحمت

و حکمتہ التي ترى اللطف والجمال أن يعلم الناس عند كسوفٍ طرقاً
اور اس کی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلا دے جو کسوف کے
ہی تدفع موجباتہ و تزیل سیئاتہ، فعلمهم هذه الطرق علی لسان خیر
موجبات کو دور کر دیں اور اس کی بدیوں کو ہٹا دیں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریقے سکھلا دیئے۔
المرسلین. ولا شک أن الحسنات یذهبن السيئات، وتطفی نيراناً
اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں۔
دموعُ المستغفرین. وإذا عمل عبداً صالحاً بماحاض النية
اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے
و کمال الطاعة، وأرضى به ربه بتحمّل الأذیة، فيعارض هذا العمل
پس وہ نیک عمل اس کی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جس کے اسباب مہیا ہو گئے ہیں
الذی کسبه الشرّ الذی انعقد سببه، فيجعله الله من المحفوظین. وهذا
پس خدا تعالیٰ اس عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ
من سنة الله أن الدعاء یردّ البلاء، ولا يلتقی دعاء وبلاء إلا وإنّ الدعاء
بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونوں جمع نہیں ہوتیں مگر دعا باذن الہی بلا پر غالب آتی ہے جب
یغلب بإذن الله إذا ما خرج من شفّتی الأوابین، فطوبی للدّاعین.
ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں سو دعا کرنے والوں کو خوشخبری ہو۔

وَإِذَا كَانَ كَسُوفٍ أَحَدٍ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ دَالًّا عَلَى آفَاتِ الزَّمَانِ،

اور جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جس میں
وَمُوجِبَ أَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْخُسْرَانِ، فَمَا بَالُ زَمَانٍ اجْتَمَعَ فِيهِ كَسُوفَانِ، فَاتَّقُوا
دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں سو خدائے تعالیٰ سے ڈرو
اللّٰهُ يَا مَعْشَرَ الْإِخْوَانِ، وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْغَافِلِينَ. لَا يَقَالُ إِنَّ النِّسْرَيْنِ يَنْكَسِفَانِ
اور غافل مت ہو۔ یہ کہنا بے جا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن

من أسباب أثبتت بالبرهان، وفصلت في الكتب بتفصيل البيان، فما لها ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں درج ہیں۔ پس ان کو ان آفات سے و آفات تتوجه إلى نوع الإنسان، عند كثرة العصيان؟ لأن الأمر الذي کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات مُثَبَّتٌ عند أولى العرفان هو أن الله خلق الإنسان ليُدخله في المحبوبين مسلم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کو محبوبوں میں یا مردودوں المقبولين أو المردودين المطرودين. وجعل تغيرات العالم دالة على خيره میں داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شر اور نفع اور ضرر و شرہ، ونفعه وضره، وجعل العالم له كمثل المبشرين والمنذرين؛ وكلما پر دلالت کرنے والے پیدا کئے ہیں اور اس کے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کی طرح بنا دیا ہے اور ہر یک أراد الله من عذاب وتعذيب أهل الزمان، فلا ينزل إلا بعدما أذنبت أيدي وہ عذاب جو خدا تعالیٰ نے انسانوں کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا ہے وہ قبل اس کے جو انسان گناہ کرے الإنسان، وأصرّ عليه كإصرار أهل الطغيان، واعتدى كالمجتريين. وقد اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے گذر جائے نازل نہیں ہوتا۔ جعل لكل شيء سبباً في العالمين، وجعل كل آية مخوفة في الزمان تنبيهاً اور خدا تعالیٰ نے عالم میں ہر یک شے کے لئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر یک ڈرانے والا نشان بدبختوں اور لأهل الشقاوة والخسران، وإنذاراً للمسرفين. ومبشرةً للذين نزلوا زیادتی کرنے والوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہ نشان ان کے لئے مبشر ہے جو بحضرة الوفاء، وحلوا محلّ الصفاء والاصطفاء منقطعین. وهذه سنة وفا کے آستانہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے۔ اور یہ ایک سنت مستمرة، وعادة قديمة، تجد آثارها في قرون خالية، من حضرة متعالية قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پائے گا۔

فكذلك جاء في كتب الأولين. وإن كنت في شك فانظر الإصحاح

اور اسی طرح پہلی کتابوں میں آیا ہے۔ اور اگر تجھے شک ہے پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی

الثانی من صحف یوئیل والثلاثین من حزقیل، واتق اللہ ولا

کتاب کا اور بتیں ۳۲ باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ

تتبع سبل المجرمین.

کی پیروی مت کر۔

وحاصل الکلام أن الخسوف والكسوف آیتان مخوّفتان، وإذا

اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ

اجتماعاً فهو تهديد شديد من الرحمن، وإشارة إلى أن العذاب قد تقرّر وأكّد من

کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت

اللہ لأهل العدوان. ومع ذلك من خواصهما أنهما إذا ظهرا في زمان وتجلياً

نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں مل کر کسی زمانہ میں

لبلدان، فينصر الله أهلها المظلومين. ويقوى المستضعفين المغلوبين، ويرحم

ظاہر ہوں اور کسی ملک پر ان کا ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں ان کی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں

قوماً أو ذوا وکفّروا ولعنوا من غير حق، فينزل لهم آيات من السماء،

کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دینے گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سوان کی تائید کے

وحمايات من حضرة الكبرياء، ويخزي المنكرين المعادين، ويحكم بالحق

لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر

وهو أحكم الحاكمين. ويقضى بين المتشاجرين، ويقطع دابر المعتدين.

دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے تجاوز کرنے والوں کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ سوان کو

فتصيبهم خجالة وإحجام، وتندّم وانهمزام، وكذلك يجزى الكاذبين.

ایک شرمندگی اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ جھوٹوں کو سزا دیتا ہے

يحبّ الضعفاء الأتقياء ، ويُجِيع أصلَ المفسدين الذين يتركون وصايا
 كزوروں اور نیک بختوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخ کنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح اور ان کے
 الحق و مواقعہا، و يقفون ما ليس لهم به علم، و يقولون آمنا بالقرآن
 موقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جن کا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر
 و ماہم بمؤمنين . يصرون على أمور لا يعلمون حقيقتها، وأمروا بالتزام
 ایمان لائے حالانکہ انہیں ایمان لائے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جن کی حقیقت کی انہیں خبر نہیں
 طرق التقوى فتركوها، و كفروا إخوانهم المؤمنين . أولئك يسوا من
 اور حکم تھا کہ تقویٰ کے طریقوں کو لازم پکڑو سو انہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو
 أيام الله وبشاراتها ونبذوها وراء أبعَدِ المُبْعَدِينَ، و سيعلمون كيف
 کافر ٹھہرایا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دنوں اور ان کی بشارتوں سے نا امید ہو گئے اور ان کو بہت دور ڈال دیا۔
 يكون مآل المفتنين الخائنين .

پس عنقریب جان لیں گے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے۔

ومن خواص هذين الكسوفين أنهما إذا اجتمعا في رمضان
 اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان
 الذى أنزل الله فيه القرآن . فيُشيع الله بعدها العلوم الصادقة الصحيحة،
 جس میں قرآن نازل ہوا۔ سوان کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلانے کا اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور
 وَيُطِلُّ البدعاتِ الباطلة القبيحة، ويهوى الناس إلى إمامهم باستعدادات
 خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلّی دکھلانے کا وہ نہایت مہربانی کی تجلّی ہوگی اور زمین میں اس کی
 شتى، و تجرى من العلوم الحقة أنهارٌ عظمتي، و يتوجه الخلق من القشر
 مثل نہ پائی جائے گی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں کے ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں
 إلى اللب، و من البغض إلى الحب، و من المجاز إلى الحقيقة
 جاری ہوں گی اور لوگ چھلکے سے مغز کی طرف توجہ کریں گے اور بغض سے حب کی طرف پھریں گے اور

وَمِنَ النَّبِيِّهِ إِلَى الطَّرِيقَةِ، وَيَتَّبِعُهُ الَّذِينَ أخطأوا مشربهم من الحق والصواب، مجاز سے حقیقت کی طرف آئیں گے اور آوارہ گردی سے راہ راست کی طرف رخ کریں گے اور جنہوں نے اپنے ويرجع الذين سرّحوا أفكارهم في مرعى التباب، ويتندم الذين ضاع من مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائیں گے اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں أيدیهم تعظیم الإمام، ويتطهّر الذين تلطّخوا من أنواع الآثام، ويهيج تلك سے امام کی تعظیم ضائع ہوگئی وہ شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اٹھائیں گے اور جو لوگ التأثيرات في قوى الأفلاك بحكم مالک الإحياء والإهلاك، فيمتلاءً گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قوی میں جوش میں آئیں گی اس مالک کے العالم من الوحداية وأنوار العرفان، ويخزي الله حُماة الشرك والكذب حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس یہ عالم توحید اور معرفت کے نور سے بھر جائے گا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ والعدوان، وتأتي أيام جذبات الله بعد أيام الضلال، وتجد كل نفس ما اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جذبات الہی کے دن آئیں گے اور ہر ایک نفس تليق بها من الكمال، فمن كان حرياً بمعارف التوحيد يعطى له غصّ طرياً اس کمال کو پالے گا جو اس کی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اس کو تازہ بہ تازہ من حقائق الكتاب المجيد، ومن كان مستعداً للعبادات، يُعطى له توفيق حقائق قرآن شریف عطا ہوں گے اور جو شخص عبادت کے لئے مستعد ہوگا اس کو حسنات کی الحسنات والطاعات، ويجعل الله مقام المجدد مركز البلاد ومرجع توفيق دی جائے گی اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کرے گا اور مرجع عباد ٹھہرائے گا العباد، ويبلغ أثره إلى أقصى الأرضين۔ اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل أن من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق إلى الله المطاع
پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف

وَعُسْرَ الْمُتَكَبِّرِينَ وَيُسْرَ الْمُنْكَسِرِينَ. وَلِلَّهِ فِيهَا تَجَلِيَّاتٌ جَمَالِيَّةٌ وَجَلَالِيَّةٌ،
لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہوں گے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کو اس کسوف خسوف میں
فلا تعجب فإن الحضرة متعالية. فتقديم القمر على الشمس إشارة إلى
تجلیات جمالی اور جلالی ہیں پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے
تقديم التجلی الجمالی، وانكساف الشمس بعده إشارة إلى التجلی
اور پھر اس کے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کی طرف اشارہ ہے
الجلالی، فاتقوه إن كنتم متقين. وفي هذا التجلی الجلالی والجمالی
اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
إشارة إلى أن مهدي آخر الزمان ومسيح تلك الأوان يوصف بكل نوع
مسح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہریک سعادت میں سے
فقر وسيادة، وبعطي نصيباً معتداً به من كل سعادة، وَيُصْبَغُ بِصَبْغِ الْقَمَرِيِّينَ
اس کو نصیب ہوگا قمریوں اور شمسوں
وَالشَّمْسِيِّينَ، وَالْجَمَالِيِّينَ وَالْجَلَالِيِّينَ، بِإِذْنِ أَحْسَنِ الْخَالِقِينَ. فلا تبهوا
اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائے گا۔ پس تم وسوسوں کے جنگلوں
فِي بَوَادِي الْوَسْوَاسِ، وَاَعْلَمُوا أَنَّ مَقْتَ اللَّهِ أَكْبَرَ مِنْ مَقْتِ النَّاسِ، فلا تتبعوا
میں آوارہ مت پھرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے پس تم
خَطَوَاتِ الْخَنَاسِ، وَأَتُونِي مُؤْمِنِينَ. وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَهَبَ لَكُمْ فَهْمًا وَبَصْرًا
خناس کی پیروی مت کرو اور مؤمن بن کر میرے پاس آ جاؤ۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ اور
وَلِسَانًا وَقَلْبًا وَأُذُنًا وَوَجْدَانًا، وَيَهْدِيكُمْ وَيَجْعَلْكُمْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ.
زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کر دے
اعلموا يا معشر الغافلين أن الله لا يضيع الدين، وقد جرت سنته
اے غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت

واستمرت عاداته، أنه إذا جاء زمان الظلام وجعل دين الإسلام غرض
 اور عادت اسی طرح پر جاری ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجائے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جاوے
 السهام، وطال عليه ألسنة الخواص والعوام، واختار الناس طرق
 اور اس پر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کر لیں
 الارتداد، وأفسدوا في الأرض غاية الإفساد، فتوجه القيومية الإلهية
 اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈال دیں پس قیومیت الہیہ توجہ فرماتی ہے کہ تادین کی حفاظت کرے
 إلى حفظه وصيانته، ويبعث عبداً لإعانتته، فيجدد دين الله بعلمه
 اور کوئی بندہ اس کی اعانت کے لئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق اور امانت کے ساتھ
 وصدقه وأمانته، ويجعل الله ذلك المبعوث زكياً وبالفيوض حريئاً،
 تازہ کر دیتا ہے اور خدا اس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اس کی آنکھ کھولتا ہے اور اس کو تازہ بتازہ
 ويكشف عينه ويهب له علماً غصاً طريئاً، ويجعله لعلوم الأنبياء من
 علم بخشا ہے اور نبیوں کے علوم کا اس کو وارث ٹھہراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرایوں میں
 الوارثين. فيأتي في حُللٍ تُقابلُ حُللَ فساد الزمان، وما يقول إلا ما علمه
 آتا ہے جو فساد زمانہ کے پیرایوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اسے سکھایا ہو اور
 لسان الرحمن، وتُعطي له فنون من مبدأ الفيضان، على مناسبات فساد
 مبدء فيضان سے کئی قسم کے علم اس کو دیئے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق
 أهل البلدان. ثم لا تعجب من أن روحانية القمر تقبل بعض أنوار الله
 ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت حالت انخساف میں کچھ انوار الہی قبول کر لیتی ہے
 في حالة الانخساف، وروحانية الشمس في وقت الانكساف، فإن هذا
 ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں اور
 من أسرار إلهية، وعجائب ربانية، فلا تكن من المرتابين.

عجائبات میں سے ہے پس اس میں شک مت کر۔

وربما یختلج فی قلبک أنّ القرآن لا یشیر إلی رمضان، فأعلم

اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گزرے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان

﴿۳۲﴾

أَنَّ الفرقان ذکره علی الطریق المَجْمَلِ المَطْوِيِّ، وهو کاف للبصیر

کہ قرآن نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے

الزکّی، ولا حاجة إلی تفصیل وتبیین.

اور کسی تفصیل کی حاجت نہیں۔

وأما إذا سألت شیئاً عن تفصیله، فأعلمک أقلّ من قلبه،

لیکن اگر تو کچھ اس کی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تجھے بتلاتا ہوں سو جان کہ

فأعلم أنّ الله تبارک وتعالی أسّس نظام الدین من رمضان، فإنه أنزل

خدا تعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں

فیہ القرآن، فلما ثبتت خصوصية هذا الشهر المبارک بنظام الدین،

قرآن نازل کیا ہے پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے میں

وفیه لیلۃ القدر وهو مبدأ لأنوار الدین المتین، وثبت أن العنایة

لیلة القدر ہے اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الہیہ

الإلهیة قد توجهت إلی نظام الخیر فی رمضان وأجرت الفیضان، فبان

رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداء فیضان کا اسی مہینے سے

أن الله لا یتوجه إلی إعانة النظام فی آخر أيام الظلام إلا فی ذلك

ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت

الشهر المبارک للإسلام. وقد عرفت أن الانخساف والانکساف

صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف اور کسوف

توجه جمالی و تجلّ جلالی، وفیه أنوارٌ لنشأة ثانیة، وتبدلات روحانیة

جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشأة ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کے لئے ہے

وہو لبسنة أولى لتأسيس نظام الخير و تعمیر المساجد و تخریب الدیر، اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور دیر کی خرابی کے لئے اور و تغلب فيه القوى السماوية على القوى الأرضية، و الأنوان المسيحية اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آ جائیں گی اور مسیحی نور على الحیل الدجالية، و يرى الله خلقه سراجاً و هاجاً، فيدخلون في دجالی حیلوں سے بڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا پس وہ دين الله أفواجاً، و كان قدراً مقضياً من رب العالمين . فوج در فوج دین الہی میں داخل ہوں گی۔

القصة

﴿ ۴۳ ﴾

بُشْرَى لَدَى رُشْدٍ يَقُومُ وَيَطْلُبُ
اس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اس کو ڈھونڈتا ہے
فَتَسْرَى الْعَدُوَّ النَّكْسَ كَيْفَ يُتْرَبُ
پس تو دشمن ضعیف کو دیکھے گا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے
قَدْ جَاءَكَ الْمَهْدَى وَأَنْتَ تُكْذِبُ
تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے
أَمْ لَا تَسْرَى الْإِسْلَامَ كَيْفَ يُذَوَّبُ
یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے
وَخَبِيثُهُمْ يُوذَى النَّبِيِّ وَيَأْشِبُ
اور ان میں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دکھ دیتا اور عیب نکالتا ہے

قَدْ جَاءَ يَوْمُ اللَّهِ يَوْمٌ أَطِيبُ
خدا کا دن آ گیا جو پاک دن ہے
سَبَقْتُ يَدَا جَبَّارِنَا سَيْفَ الْعَدَا
ہمارے جبار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے
وَأَنَا الْمَسِيحُ فَلَا تَظَنَّ غَيْرَهُ
اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر
هَلْ غَادَرَ الْكُفَّارُ مِنْ نَوْعِ الْأَذَى
کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے
حَلَّتْ بِأَرْضِ الْمُسْلِمِينَ جَمُوعُهُمْ
مسلمانوں کی زمین میں ان کے گروہ نازل ہوئے

إِنِّي أَرَىٰ إِيْدَاءَهُمْ وَفَسَادَهُمْ
میں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں
عَيْنٌ جَرَتْ مِنْ قَطْرِ دَمْعٍ عَيْنُهَا
آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے
مِنْ كُلِّ فَنَاتٍ وَجِبِلٍّ شَاهِقٍ
تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے
وَعَلَىٰ قِنَانِ الشَّامِخَاتِ مَصِيبَةٌ
اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے
رِيحِ الْمَصَائِفِ قَدْ أَطَالَتْ لَهَبَهَا
گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دیئے
مَا بَقِيَ مِنْ سَبَبٍ وَلَا مِنْ رُفْمَةٍ
کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا
شَبَّوْا لَطْفِي الطَّغْوَىٰ فَبَعْدَ ضَرَامِهِ
انہوں نے حد سے بڑھنے کی آگ کو بھڑکایا سواں کے بھڑکنے کے بعد
حَرَقَ كَجِبِلٍ سَاطِعٍ أَسْنَامُهُ
یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اس کی چوٹی ہے
إِنِّي أَرَىٰ أَقْوَالَهُمْ كَأَسِنَّةٍ
میں ان کی باتوں کو برچھیوں کی طرح دیکھتا ہوں
أَوْ كَابِنِ عَمِّ الْمَرْهَفَاتِ كَاللَّالَةِ
یا وہ دور کے رشتہ سے تلواروں کے چھیرے بھائی ہیں
ظَلَعُوا إِلَىٰ ظَلَمٍ وَزَيْغٍ حَشْنَةً
کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کی طرف مائل ہو گئے

وَيَذُوبُ رَوْحِي وَالْوَجُودُ يُثَقَّبُ
اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے
قَلْبٌ عَلَىٰ جُمْرِ الْغَضَا يَتَقَلَّبُ
دل افروختہ کو ٹیلوں پر جو غصا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے
وَشَوَامِخٍ نَسَلُوا وَوُطِئَ الْمِجْنَبُ
اور اونچے پہاڑوں سے دشمن دوڑے اور عرب کی سرحد تک پہنچ گئے
عُظْمَىٰ فَأَيْنَ الْوَهْدِ مِنْهُمْ تَهْرُبُ
پس نشیب ان کے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں
مِنْ سَوْمِهَا وَسَهَامِهَا نَتَعَجَّبُ
اس کے چلنے اور اس کی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں
إِلَّا الَّذِي هُوَ قَادِرٌ وَمَسْبَبُ
مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے
هَاجَ الدَّخَانَ وَكُلَّ طَرَفٍ يَشْغَبُ
دھواں اٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی
فِتْنٌ تَبِيدُ الْكَائِنَاتِ وَتَنْهَبُ
یہ وہ فتنے ہیں جو ہلاک کرتے جاتے اور لوٹتے جاتے ہیں
تَوْذِي الْقُلُوبِ جَرَوْحُهَا وَتَعَذُّبُ
دلوں کو ان کے زخم دکھ دیتے ہیں اور عذاب پہنچاتے ہیں
أَوْ كَالسَّهَامِ الْمُصْمِيَاتِ تُتَبَّبُ
یا وہ ان تیروں کی طرح جو خطا نہیں کرتے ہلاک کرنے والے ہیں
وَالِي كَلَامٍ يُؤْذِينَ وَيَحْرَبُ
اور اس کلام کی طرف مائل ہوئے جو دکھ دیتی اور غصہ دلاتی ہے

وَأَرَى الدُّنْيَى الغُولَ يَهُوَى نَحْوَهُمْ
اور میں کہینہ دیو کو دیکھتا ہوں جو ان کی طرف جھکتا ہے
إِبْلٌ مِنَ الفَاقَاتِ أَحْقَقُ صَلْبُهَا
ایک اونٹ ہے جو فاقوں سے اس کی کمر دہلی ہو گئی
لِيسُوا مِنَ الأسرارِ فِي شَيْءٍ هُدًى
اسرار ہدایت میں سے ان کو کچھ بھی حصہ نہیں
مَا آمَنُوا حَتَّى إِذَا خَسَفَ القَمَرُ
ایمان نہ لائے یہاں تک کہ چاند گرہن ہوا
يَسْتَسُوا مِنَ الرَّحْمَنِ وَالكَلِمِ التِّي
خدا تعالیٰ سے نومید ہو گئے اور نیز ان کلموں سے
أَوْلَم تَكُنْ تَدْرِى قُلُوبُ عِدَا الهُدَى
کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہیں ان کے دل نہیں جانتے
أَوْلَم تَكُنْ عَيْنُ البصيرِ رَقِيبَنَا
کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاڑ نہیں رہی
ظَهَرَتْ عِلَامَاتِ الخسوفِ بَلِيلَةَ
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما میں
مَتَفَرَّقُ غَيْمِ السَّمَاءِ وَزَجَلُهُ
بادل الگ الگ ہیں اور ان کی جماعتیں سفید ہیں
طَوْرًا يُرَى مِثْلَ الطَّبَاءِ بِحَسَنِهَا
بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہرنوں کی طرح اپنے حسن میں ظاہر ہوتے ہیں
قَمَرٌ كَطُغْنٍ وَالسَّحَابُ قِرَامُهَا
چاند ہورج نشین ہوتوں کی طرح ہے اور بادل اس ہودہ کا موٹا پردہ ہے

وَالِى أَشَائِبِ قومِهِم يَتَأَشَّبُ
اور ان جماعتوں میں ملتا ہے
فَاخْتَارَ أَدِيَارًا لِقُوتِ يَكْسِبُ
سو اس نے گر جا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے
مَا إِنْ أَرَى مَنَ بِالدَّقَائِقِ يَأْرُبُ
میں ان میں کوئی نہیں دیکھتا جو باریک باتوں کو شناخت کرنے والا ہو
عَلِيهَتْ قُلُوبُ المُنكَرِينَ وَأَنبُوا
منکروں کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کئے گئے
كَانُوا عَلِيهَا قَائِمِينَ وَتُرَّبُوا
جن پر قائم تھے اور سرزنش کئے گئے
أَنَّ المهيمنِ يُخزِينَ مَن يَنْكِبُ
کہ خدا تعالیٰ راہ سے پھرنے والے کو رسوا کرتا ہے
هَل يَسْتَوِي الأتقى وَرَجُلٌ أَحُوبُ
کیا پرہیزگار اور گنہ گار دونوں برابر ہو سکتے ہیں
طَلِقِ لذيذِ وَالرِوَاعِدُ تَصْحَبُ
ظاہر ہو گئیں اور بادل آواز کر رہے ہیں
بِيضٌ كَأَنَّ نَعَاجَ وَادٍ تَسْرُبُ
گویا جنگل کی بھیڑیں ایک طرف چلی جاتی ہیں
أُخْرَى كَأَرَامِ تَمِيسُ وَتَهْرُبُ
اور کبھی کم عمر ہرنوں کی طرح ناز سے چلتے اور بھاگتے ہیں
وَالرِيحُ كَلَّتْهَا لِيُنْهَى الأَجْنَبُ
اور ہوا اس کا باریک پردہ ہے تاکہ اجنبی کو روکا جاوے

صَبَّتْ عَلَى قَمَرِ السَّمَاءِ مَصِيبَةً
 آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی
 إِنِّي أَرَى قَطْرًا لَدَيْهِ كَأَنَّهُ
 میں مینہ اس کے پاس دیکھتا ہوں گویا کہ وہ
 يَا قَمَرَ زَاوِيَةَ السَّمَاءِ تَصْبِرُنْ
 اے گوشہ آسمان کے چاند
 أَبْشِرْ سَيَنْحَسِرُ الظَّلَامُ بِفَضْلِهِ
 خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائے گی
 إِنَّ الْمَهِيْمْنَ لَا يُضَيِّعُ ضِيَاءَهُ
 خدا اپنی روشنی کو دور نہیں کرتا
 هَذَا ظِلَامُ السَّاعَتَيْنِ وَإِنِّي
 یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور میں
 تَلِجُ السَّحَابَ لَتَبْكِيَنَّ تَأَلَّمًا
 توبادل میں داخل ہوتا ہے تاکہ درد دل سے رودے
 ذَرَفَتْ عَيْوُنُكَ وَالدَّمُوعُ تَحَدَّرَتْ
 تیرے آنسو جاری ہو گئے
 هَلَّا سَأَلْتَ مَجْرِبًا عِنْدَ الْأَذَى
 تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پوچھا
 تَبْكِي عَلَى هَذَا الْقَلِيلِ مِنَ الدُّجَى
 تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے
 أَتُنِي عَلَى رَبِّ الْأَنْامِ فَإِنَّهُ
 میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں

وَكَمَثَلْنَا بَزْوَالِ نَوْرِ يُرْعَبُ
 اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے
 يَيْكِي كَرَجَلٍ يُنْهَبُنْ وَيُخَيَّبُ
 اس شخص کی طرح روتا ہے جو لوٹا جائے اور نومید کیا جائے
 مَثَلِي فَيَدْرِكُكَ النَّصِيرُ الْأَقْرَبُ
 میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کرے گا
 إِنَّ الْبَلِيَّةَ لَا تَدُومُ وَتَذْهَبُ
 مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور چلی جاتی ہے
 فَلِكُلِّ نَوْرٍ حَافِظٌ وَمُؤَرَّبُ
 اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنے والا
 مِنْ بُرْهَةٍ أَرْنُو الدُّجَى وَأُعَذِّبُ
 ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہوں اور دکھ اٹھا رہا ہوں
 وَالصَّبْرُ خَيْرٌ لِلْمَصَابِ وَأَصُوبُ
 اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے
 مِنْ مَثَلِكِ الْأَوَابِ هَذَا أَعْجَبُ
 اور یہ تیرے جیسے اواب سے عجیب ہے
 وَلِكُلِّ أَمْرٍ عَقْدَةٌ وَمُجْرَبُ
 اور ہر ایک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک تجربہ کار
 سَرْنَا بِجَوْفِ اللَّيْلِ يَا مُتَأَوِّبُ
 ہم تو رات کی وسط میں پھر رہے ہیں اے رات کے ابتدا میں آنے والے
 أَبَدِي نَظِيرِي فِي السَّمَاءِ فَأَطْرُبُ
 جو اس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

كَطْلِيحِ أَسْفَارِ السَّرَى يَنْطَرِبُ

اس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے خوش ہے

فَاطْلُبْ هِدَاةَ وَمَا أَخَالِكَ تَطْلُبُ

سو اس کی ہدایت کو ڈھونڈو اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے

آيَاتُهُ الْعَظْمَى فَتُوبُوا وَارْهَبُوا

ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اس سے ڈرو

شَاقَتْكَ جَلُوتُهُ وَفِيهَا تَرَعَبُ

اس کا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

إِرْزَامُهَا فِي كُلِّ حِينٍ يُعْجَبُ

ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

رَعْدٌ كَمَثَلِ الصَّالِحِينَ يُؤْوِبُ

اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

وَجَهٌ كَغَضَبَانِ يَهُوَلُ وَيُرْعَبُ

غصہ والوں کی طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے

كِفْفٌ عَلَى أَيْدِي النَّبِيِّ هِيَ تَعْصِبُ

سوئی کے نقش کے دائرے ہیں اس عورت کے ہاتھ میں جو غصہ میں ہو

لَيْلٌ مَنِيرٌ كَأَفْرِ فَتَعْجَبُوا

چاندنی رات اندھیری رات بن گئی پس تعجب کرو

لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَثَلٌ طَلَلٍ يَشْجَبُ

صرف نشان کی طرح باقی رہ گیا ہے جو غمگین کرتا ہے

إِنِّي أَرَاهَا مَثَلِ دَارٍ تُخْرَبُ

اور میں اس کو دیکھتا ہوں جیسا کہ گھر خراب شدہ

قَمَرُ السَّمَاءِ مِثَابَةٌ بِقَرِيحَتِي

آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے

نَصَعْتُ مَقَاصِدُ رَبَّنَا بِخَسُوفِهِ

اس کے گرہن سے ہمارے خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے

ظَهَرْتُ بِفَضْلِ اللَّهِ فِي بِلْدَانِنَا

خدا کے فضل سے اس کے بڑے نشان

قَمَرٌ كَمَثَلِ ظَعِينَةٍ فِي ظَعْنِهَا

چاند ایسا ہے جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت

وَدَقُّ الرِّوَاعِدِ قَدْ تَعَرَّضَ حَوْلَهُ

بادلوں کا بینہ اس کے گردا گرد ہے

غَيْمٌ كَأَطْبَاقٍ تَصِيرُ خِيَامَهُ

بادل طبق بر طبق سے اس کے خیموں کی آواز آرہی ہے

قَمَرٌ بِحَالِيَتِهِ مُشَاكِهَةٌ الدَّمِ

چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے

فِي جَلْهَتَيْهِ بَدَا السَّحَابُ كَأَنَّهُ

اس کے دونوں کناروں میں اس طور سے بادل ہے گویا وہ

قَدْ صَارَ قَمَرُ اللَّهِ مَطْعُونَ الدُّجَى

خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

إِنِّي أَرَاهُ كَنُؤْيِ دَارٍ خَرَبَةٍ

میں اس کو خراب شدہ گھر کی خندق کی طرح دیکھتا ہوں

كَسِفَتْ ذُكَاةُ اللَّهِ بَعْدَ خَسُوفِهِ

پھر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

عَفَتِ الْإِنَارَةَ مِثْلَ مَاءٍ يَنْصَبُ

اور روشنی اس طرح دور ہوگئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاتا ہے

ضَاهَتْ نَذِيرًا يُكْفَرُنَّ وَيُكَذَّبُ

اس نذیر سے مشابہ ہوا جس کو کافر ٹھہرایا گیا

أَلْقَتْ يَدًا فِي اللَّيْلِ أَوْ هِيَ كَوْكَبُ

اپنا ہاتھ رات میں ڈال دیا یا وہ ایک ستارہ ہے

قَامَا كَشَهَادَةٍ وَزَالَ الْهَيْدَبُ

اور گواہوں کی طرح کھڑے ہو گئے اور شک کا بادل دور ہو گیا

وَأَنَارَ وَجْهَهُمَا وَزَالَ الْغَيْهَبُ

اور پھر دیکھا کہ ان دونوں کا منہ روشن ہو گیا اور تاریکی جاتی رہی

أَنَّ السَّنَابِعَ الدَّجَى مُتْرَقِبُ

کہ اندھیرے کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

غَرَبًا وَنَيْرُ دِينَ نَا لَا يَغْرُبُ

وہ دونوں غروب ہو گئے اور ہمارے دین کا نیر غروب نہیں ہوگا

وَاللَّهِ إِنِّي مُرْسَلٌ وَمُقَرَّبُ

اور بخدا میں بھیجا گیا ہوں اور قریب کیا گیا ہوں

فَاتُوا بِمِثْلِ قَصِيدَتِي وَتَعَرَّبُوا

تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بن کر دکھاؤ

كُسِفَتْ وَظَهَرَ الْكَذْرُ فِي أَجْزَاعِهَا

گرہن لگا اور اس کے تمام کناروں میں گرہن ظاہر ہو گیا

حَتَّى انشنت في الساعيتين ككافرٍ

یہاں تک کہ دو گھنٹہ میں شب تاریک سے مشابہ ہو گیا

وَتَبَيَّنَتْ صُورُ الظلام كأنها

اور اندھیرے کی کئی صورتیں ظاہر ہوئیں گویا کہ سورج نے

النَّيِّرَانِ تَجَاوَبَا فِي أَمْرِنَا

سورج اور چاند ہمارے امر میں متفق ہو گئے

لَمَا رَأَيْتُ النَّيِّرِينَ تَكْسَفَا

جبکہ میں نے دیکھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

فَفَهَمْتُ مِنْ لُطْفِ الْكَرِيمِ بِخَطَّتِي

پس میں خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام میں سمجھ گیا

النَّيِّرَانِ يُبَشِّرَانِ بِنَصْرِنَا

سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہیں

يَا مَعْشَرَ الْأَعْدَاءِ تَوَبُّوا وَاتَّقُوا

اے دشمنوں کے گروہو توبہ کرو اور بچو

إِنَّ كَانَ زَعْمُ الْعِلْمِ عِلَّةَ كِبْرِكُمْ

اگر تمہارے تکبر کا سبب علم کا زعم ہو

هَذَا مَا أَرَدْنَا لِإِزَالَةِ أَوْهَامِكُمْ وَتَسْكِينِكُمْ وَإِفْحَامِكُمْ، فَاقْطَعُوا

یہ وہ ہے جو ہم نے تمہارے وہموں کے دور کرنے کے لئے اور تمہارے سہمت کرنے کے لئے ارادہ کیا ہے

خَصَامِكُمْ وَاجْتَنِبُوا آثَامَكُمْ، وَفَكَّرُوا عَلَى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ، وَاحْشُوا

پس اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالیٰ کے

جلال اللہ لا قولَ الشیخ والحدّثِ. وایہا الشیخ ضعیف النظر، تُب فإنک عن

جلال سے ڈرونہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے پاس آ کہ الحق تمیل، وتعالُ اعالجُ عینک و عندی الکحلُ والمیل، ویزیل اللہ بلبالک،

میں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس سرمہ اور سلانی بھی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بے قراری کو دور کر دے گا اور تیرے ویصلح ما عری بالک، إن کنت من الطالبین. ولا تقلُ انی أعلم علوماً کذا

دل کو درست کر دے گا بشرطیکہ تو طالب حق بنے گا۔ اور یہ بات مت کہہ کہ میں فلاں فلاں علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تجھے جانتے و کذا، فإننا نعرفک ونعلم من أنت ولا تخفی، وعہدی بک سفیہا، فمتی

ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کب سے عالم فاضل صرت فقیہا؟ ألا تترك فضولک ولا تغادر غولک؟ ألسنت من المستحین؟

ہو گیا۔ کیا تو اپنی فضولیوں کو نہیں چھوڑے گا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہوگا کیا تو حیا کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ وقد طویتُ ذکر أخبار المہدی فی هذا الكتاب، فإنی فصلتہ فی کتب

اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اس کو دوسری کتابوں میں مفصل طور

آخری للأحباب، إلا أنسی ذکرْتُ فی هذا آیةً عظیمةً ہی أوّلُ علامۃٍ لظہورہ پر لکھ دیا ہے خبر دار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کے لئے ایک پہلی نشانی ہے اور مامور کی مدد

و أوّلُ سهمٍ من اللہ لتائید مأمورہ، فإن النبرین قد خسفا، وراهما کل ذی عینین، کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے کیونکہ سورج اور چاند کا گرہ بن ہو گیا اور ہر ایک آنکھوں والے نے ان کو دیکھ

فنابا مناب عدلین، فتوبوا واذکروا قولَ سید الثقلین، وقد حصحص الصدق لیا پس وہ دونوں دو عادل گواہ کے قائم مقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس سے کوئی انکار نہیں

فلا ینکرہ إلا متبع المین. فلا تفرحوا بما لذبکم، ولا تصفقوا بیدیکم، ولا تمشوا کرے گا بجز اس شخص کے جو جھوٹ کا بیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیاں مت بجاؤ اور ناز میں خوش

مزهوین مرحین متغامزین بعینیکم، ولا تغردوا بملاً شدقیکم، ولا ترقصوا ہوتے ہوئے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے مت چلو اور باچھیں چیر چیر کر سرود مت لگاؤ اور مت ناچو

ولا تخالفوا بين رجليكم، فإن الله قد أخزاكم وأراكم جزاء اشتطاطكم،
 کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رسوا کیا اور تمہارے تجاوز کا بدلہ تمہیں دیا اور
 وعاداکم فلا تحاربوا اللہ إن كنتم متقين. وإن كنتم تظنون أن المهدى
 تمہیں دشمن پکڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیزگار ہو۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور
 والمسيح يخرجان بالسيف والسنان ويصبغون الأرض بالسفك والإثخان،
 مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلیں گے اور زمین کو خون ریزیوں سے پُر کر دیں گے
 فما نشأ هذا الوهم إلا من سوء جهلاتكم وزيف خيالاتكم، وما كان الله
 سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے اور تمہارے کچے خیال اس کا موجب ہیں اور خدا تعالیٰ ایسا
 مُهْلِكٌ أَهْلَ الْأَرْضِ قَبْلَ إِتْمَامِ الْحِجَّةِ وَتَكْمِيلِ الْمَوْعِظَةِ. أَيَهْلِكُ عِبَادَهُ
 نہیں ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دے۔ کیا وہ بے خبر بندوں کو ہلاک کرے گا۔
 وهم كانوا غافلين غير مطلعين؟ ألا ترون المَغربيين من الأقباط الإنكليزية
 کیا تم انگریزوں کی قوم کو نہیں دیکھتے
 والمملل النصرانية. ما بلغهم شيء من معارف القرآن ودقائق الفرقان، وتالله
 کہ قرآن اب تک ان تک نہیں پہنچا اور دقائق فرقان سے بے خبر ہیں اور بخدا وہ بچوں کی
 إِنَّهُمْ كَالصَّيَّانِ غَافِلُونَ مِنْ أَسْرَارِ دِينِ الرَّحْمَنِ. أَيْ جُوزَ قَتْلِ الصَّيَّانِ عِنْدَكُمْ؟
 طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھیدوں سے غافل ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اس کا
 بَيْنُوا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قَوَانِينِ الدِّينِ الْمَتِينِ. سَتَقُولُونَ هَذَا دَجَالٌ يَخَالِفُ عَقَائِدَنَا
 جواب دو اگر تم شریعت کے قانونوں سے واقف ہو۔ عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ ہمارے عقائد قدیمہ کی
 الْقَدِيمَةِ وَيَبْدُلُ الْأَصُولَ الْعَظِيمَةَ، فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يُنْزِلُ آيَاتِهِ لِتَأْيِيدِ الدَّجَالِ،
 مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو بدلاتا ہے۔ سو تم جان لو کہ خدا تعالیٰ دجال کی تائید میں نشان ظاہر
 وَلَا يُؤَيِّدُ مَنْ كَانَ أَهْلَ الضَّلَالِ. فَاعْلَمُوا أَنِّي لَسْتُ بِكَذَّابٍ وَلَا أَتَّبِعُ طَرِيقَ
 نہیں کرتا اور گمراہوں کی مدد نہیں کرتا سو میں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی

تباب، ولكنکم کنتم قومًا عمین. واللّٰهُ یعلم ما فی قلبی وقلبکم وبعلم الکاذبین.

پیروی کرتا ہوں بلکہ تم اندھوں کی طرح ہو گئے ہو اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہارے دل میں ہے اور نیز یؤخر الذین عصوا لِأجلٍ معدود، فإِذَا تَمَّتِ الْحِجَّةُ وَاُنْكَشَفَتِ الْمَحْجَّةُ، ﴿۵۰﴾

جھوٹوں کو جانتا ہے۔ نافرمانوں کو ایک مدت تک تاخیر دیتا ہے پس جب حجت پوری ہوگئی اور راہ کھل گیا تب اس کا عذاب ان کی فیتوجہ رجز اللّٰہ الی العادین. سنّةٌ قد خلت من قبل، ألا ترون سوانح

طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتے ہیں۔ یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ کیا تم رسولوں کی سوانح نہیں دیکھتے؟ پھر تم یہ

المرسلین؟ ثم إنکم تعلمون أنّ الذین جعلهم اللّٰہ حاکمین فی دیارکم لا ترون بھی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے انگریزوں کو تمہاری ولایت میں حاکم ٹھہرا دیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے ان سے کچھ نہیں دیکھتے اور

منہم إلا کرم الطبع، ولا یؤذونکم باللذع والقذع، وإِذَا تَحَكَّمُوا فَمِنْهُمْ فِیَعْدِلُونَ،

دل دکھانے اور گالیاں دینے سے وہ تمہیں ستاتے نہیں اور جب تم ان کو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں اور ظلم نہیں

ویحققون ولا یعدلون، ویحافظون ولا ینہبون، وإِذَا سَأَلْتُمُوهُمْ فِیَعطون ولا

کرتے اور تمہاری ناہمانی کرتے ہیں اور مال کو نہیں لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ احسان کرتے

یمنعون. ولا شکّ أنّهم یحسنون ولا یظلمون، ولا یمنعوننا من شعائر دیننا

ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور ہمارے دین کے شعائر سے اس قدر مدت تک بھی ہمیں منع نہیں کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو

أینما یُعقد شُعبٌ أو یُشدُّ نِسعٌ، ولا ییطشون جبارین. فأحسنوا الی الذین أحسنوا

گرہ دی جاوے یا گھوڑے کے تنگ کو کھینچا جاوے اور ظالموں کی طرح حملہ نہیں کرتے سو تم ان سے احسان کرو جو تم سے احسان

إلیکم، واللّٰہ یحبّ المحسنین. واشکروا اللّٰہ أنه أعطاکم حکامًا لا یؤذونکم فی

کرتے ہیں اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تم کو ایسے حاکم دیئے جو تمہیں تمہارے

دینکم، ولا یزجرونکم من إشاعة براہینکم، ففکروا ولا تعثوا فی الأرض

دین میں دکھ نہیں دیتے اور دلائل دین کے شائع کرنے سے تم کو نہیں روکنے سو تم سوچو اور زمین میں فساد کرتے مت پھرو۔ اور اگر تم

مفسدین. وإن کنتم تبکون من صفر یدیکم ومرقع نعلیکم، فعسی أن یغنیکم اللّٰہ

اس لئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھ خالی ہیں اور تمہارا جوتا پھٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے

من فضله ويعطيكم من مننه، فتوبوا إليه وأصلحوا فإنه يتولى الصالحين. تم کو غنی کر دے۔ اس کی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحوں کو دوست رکھتا ہے۔

قَوْمُوا لِإِشَاعَةِ الْقُرْآنِ وَسَيَرُوا فِي الْبُلْدَانِ، وَلَا تَصْبُوا إِلَى الْأَوْطَانِ، وَفِي قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور البلاد الإنكليزية قلوب ينتظرون إعانتكم، وجعل الله راحتهم في معانائكم، انگریزی ولایتوں میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج میں ان کے رنج میں

فَلَا تَصْمَتُوا صَمَوْتُ مَنْ رَأَى وَتَعَامَى، وَدُعَى وَتَحَامَى. أَلَا تَرُونَ بَكَاءِ راحت لکھی ہے ☆ پس تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا

الإخوان في تلك البلدان وأصوات الخلان في تلك العمران؟ أصرتم تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح

كالعليل وصار كسلّمكم كالداء الدخيل، ونسيتم أخلاق الإسلام ورفق ہو گئے اور تمہاری سستی اندرونی بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اور تم نے

خير الأنام، وصارت عادتكم سُهُومَةُ الْمُحْيَا، وَسُهُوكَةُ الرِّيَا، وَيُبْرِحُ حَكْمُ السَّيْرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تم نے مومنوں کا

المطوّح من البنات والبنين. فُوموا لتخليص العانين وهداية الضالين، ولا تكبوا خلق بھلا دیا۔ اے لوگو قیدیوں کے چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور تلو اور

على سيفكم وسانكم، واعرّفوا أسلحة زمانكم، فإن لكل زمان سلاح آخر نیزوں پر فروخت ہو کر مت گرو اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ

و حرب آخر، فلا تجادلوا فيما هو أجلي وأظهر. ولا شك أن زماننا هذا يحتاج کے لئے ایک الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ

إلى أسلحة الدليل والحجة والبرهان، لا إلى القوس والسهم والسنان، فأعدوا دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج نہیں۔ پس تم

لأعداء ما ترون نافعاً عند العقلاء . ولن يمكن أن يكون لكم الفتح إلا
 دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار طیار کر و جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت قائم کرنے
 بإقامة الحجّة وإزالة الشبهة، وقد تحركت الأرواح لطلب صداقة الإسلام،
 اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو۔ اور بلاشبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے حرکت
 فادخلوا الأمر من أبوابه ولا تتيهوا كالمستهام. فإن كنتم صادقين وفي
 میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کے لئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور
 الصالحات راغبين، فابعثوا رجالاً من زمرة العلماء ليسيروا إلى البلاد
 صلاحیت کی طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بن کر انگریزی
 الإنكليزية كالوعضاء، ليتموا على الكفرة حُجَجَ الشريعة الغراء، ويؤيدوا
 ملکوں کی طرف جائیں اور تا کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں
 زُمَرَ الْأَصْدِقَاءِ، ويقوموا لهمّ معاونين. والأمر الذي أراه خيراً وأنسب
 اور ان کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جس طریق کو میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ
 وأصلح وأصوب، فهو أن يُنتخب لهذا المهم رجل شريف عارف لسان
 یہ ہے کہ اس مہم کے لئے کوئی آدمی ماہر زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ
 الإنكليزية كحبيّ في الله المولوى حسن على، فإنه من ذوى الهمة وإنه
 جی نبی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے
 صالح لهذا الخطة، ومع ذلك تقى زكى وجري لإشاعة الملة. ولكن هذه
 اور باوجود اس کے نیک بخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی
 المنيّة لا تتم إلا بهمم رجال ذوى مال، الذين يبذلون جهدهم لخدمة القوم
 ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں
 ولا ينظرون إلى اللائم واللؤم. وتعلمون أن هذا السفر يحتاج إلى زاد
 اور کسی کی ملامت کی پروا نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد

یکفی، ورفیقِ یعلّم العربیة ویدری، فعاونوا بأموالکم وأنفسکم إن کنتم کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اور اگر تم تحبون اللہ ورسوله، ولا تفعدوا مع القاعدین. واعلموا أن الإسلام مرکزُ اللہ اور رسول کے محب ہو اور نکلے ہو کر مت بیٹھو۔ اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام وعمود للعالم الإنسانی، لأن المُلک الجسمانی ظلُّ للمُلک عالم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی الروحانی، وجعل اللہ سلامته فی سلامته وکرامته فی کرامته، وکذلک ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سنت اللہ جرت سنة رب العالمین. وإن اللہ إذا أراد أن یعلیٰ قوماً فیجعل لهم واقع ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے تو ان کو دین میں عالی همماً فی الدین، وغیرةً للصرّاط المتین، فقوموا للأعداء، ولكن لا ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بے وقوفوں کی طرح بلکہ کالسّفهاء، بل کالعقلاء والحکماء. ولا تتخیروا ظلماً ولا یخطر فی عقلمندوں اور حکیموں کی طرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل میں اس کا خیال ہی نہ آوے بالکم ہوا، بل أطيعوا اللہ وأشیعوا ہداه، واللہ یحب الطاہرین. فالرجاء بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس تمہاری

﴿۵۳﴾ من حمیتکم الإسلامیة وغیرتکم الدینیة أن أعدوا الأسباب کالعاقلین لا حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے کہ عقلمندوں کی طرح اسباب تیار کرو نہ جاہلوں اور مجنونوں کی طرح کالجاهلین والمجانین. ولا شک أن تفہیم الضالین الغافلین واجب اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھانا عالموں پر علی العلماء العارفین، فقوموا للہ وأشیعوا ہداه، ولا تؤمّلوا علیہا جزاءً فرض ہے پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور اس پر کسی اور کے

من سواہ. وأرسلوا فی تلك الدیار وبلادِ أهل الإنكار رُجلین عارِفین، وإن بدله کی امید مت رکھو اور ان ولایتوں میں دو باخبر آدمی بھیجو اور کنتم تشاوروننی وتسألوننی فقد قلتُ وبيّنت لكم اسم رجل رأيتُ فضله اگر مجھ سے مشورہ طلب کرو سو میں ایسے آدمی کا نام بیان کر چکا ہوں جس کا میں ☆ وعلمہ ومانتہ وحلمہ برأى العين. نعم إنه يحتاج إلى رفيق آخر أو رفيقين من فضل اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہاں وہ ایک یا دو ایسے رفیقوں کا الذين كانوا في لسان العرب ماهرين، وفي علم القان ❁ متبحرين، فأعينوه في محتاج ہے جو لسان عرب میں ماہر اور علم قرآن میں بہت وافر حصہ هذا يا معشر المسلمين. فإن فعلتُم وكما قلتُ عمليتم، فتبقي لكم مآثر الخير رکھتا ❁ ہوں سوائے مسلمانوں کو اس بارہ میں مدد دو پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا إلى آخر الزمان، وتبعثون مع أحبباء الرحمن، وتحشرون في عباد الله تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری باقی رہے گی اور تم مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے سو المجاهدين، فاستمحووا رحمكم الله، وقوموا لله قانتين. أقول لكم مثلاً جو انوردی دکھلاؤ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور فرمانبردار بن کر اٹھ کھڑے ہو میں ایک مثال کہتا ہوں فاستمعوا له كالمنصفين. كلُّ رجل يرضى أن يبذل كلَّ ما يملكه لينجو مثلاً منصفوں کی ❁ اس کو سنو۔ ہر ایک انسان اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کر کے مثلاً جس ریح من مرض احتباس الصّراط، فما له لا يرضى لإعانة الدّين والصّراط؟ أليس کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح ہوا خارج ہو جاوے پھر اس پر کیا پردہ پڑا ہے کہ دین کی عنده قدر الصّراط كقدر الصّراط؟ فتفكروا كالمستحيين. ثم إعانة الدّين من اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہیں ہوتا کیا دین اس کے نزدیک اس بدبودار ہوا کے بھی أعظم وسائل الفلاح وذرائع الصّلاح، مع جميل الذّكر وطيب الثناء برابر نہیں جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بھاری ذریعہ صلاح و فلاح ہے

﴿۵۴﴾

☆ سہو کتابت ہے ”میں نے“ ہونا چاہیے۔ (ناشر) ❁ سہو والصحيح ”القرآن“۔ (الناشر)

❁ سہو کتابت ہے ”رکھتے“ ہونا چاہیے۔ (ناشر) ❁ سہو کتابت ہے ”کی طرح“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

واللحوق بالأولیاء . لیس من البرّ أن یکفر بعضکم بعضاً، وبعثدی لوگوں کی تعریف اور اولیاء میں داخل ہو جانا اس کے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم میں سے کذوی العدوان، ویتراک أعداء خیر الإنس والجان، ولكن البرّ من بعض کو کافر ٹھہراویں اور ظالموں کی طرح زیادتی کریں اور رسول اللہ صلعم کے دشمنوں کو چھوڑ دیں مگر جاہد فی سبیل اللہ بجہاد یناسب طورَ الزمان، فاطلبوا عملاً مبروراً نیکی کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی کوشش کریں جو مناسب زمانہ ہے سو تم عمل مبرور کے عند اللہ إن کنتم تطلبون مرضاة الرحمن، وخذوا سبیل الصالحین . طالب بن جاؤ اگر تم خدائے تعالیٰ کی رضا مندی کے طالب ہو اور نیکیوں کی سیرتیں اختیار کرو۔

یا معشر الإخوان قد ضعف دیننا الذی ما یسبغہ النیران، بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھ کر تھا ضعیف ہو گیا اور وكثرت المفسد فی الزمان، وهذا أمر لا یختلف به اثنان، ولا تنطق مفسد زمانہ میں بہت پھیل گئے اور یہ وہ بات ہے جس میں دو آدمی بھی اختلاف نہیں کرتے بما یخالفہ شفتان، وترون أنّ القوم قد وقعوا فی أنیب غول الضلال اور اس کے مخالف دو لبیں نہیں بولتیں اور تم دیکھتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کے شیطان کے وبدت الوجوه علی أقبح المآل، وقد ضعفنا فی کلباتنا وجزئیاتنا، دانتوں کے نیچے ہے اور بری شکلیں ظاہر ہو گئی ہیں اور ہم اپنے کلیات جزئیات میں کمزور فالعیاذ باللہ من شر المآل . ولیس لنا وسیلة لرفع هذه الغوائل والوبال، ہو گئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤں سے نجات پانے کے لئے بجز دعا من غیر رفع کفّ الابتہال، فقد جاء وقت بذل الہمة و صرف الحمیة کے اور کوئی وسیلہ نہیں سو وہ وقت آ گیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردوں کی طرح والغیرة کالرجال، وإن لم تسمعوا فعلیکم ذنب الغافلین . کام میں لاویں اور اگر تم اب بھی نہ سنو تو غافلوں کا گناہ تمہاری گردن پر۔

ألا ترون إلى شيوننا المنتزلة، وآيامنا المُدبِرة، ومصائبنا اللاحقة؟ ما نزلت
 کیا تم تنزیلی حالتوں اور ادبار کے دنوں کو نہیں دیکھتے اور ان مصیبتوں کو نہیں دیکھتے جو لاحق
 هذه البلياء إلا لغفلتنا وتغافلنا في ملتنا، وعسى أن يرحم الله إن كنتم
 ہیں یہ بلائیں صرف ہماری غفلت کی وجہ سے اتری ہیں اور عنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے
 تائبين. ومن ذهب إلى البلاد الإنكليزية خالصاً لله فهو أحد من الأصفياء،
 اگر تم توبہ کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرو۔ اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً اللہ جائے گا پس وہ
 وإن تدركه الوفاة فهو من الشهداء. فيا حُمَاة المَلَّة، ويا أهل الغيرة
 برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اس کو موت آجائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سوائے حامیان ملت
 والحمية، ويا نصراء الشريعة المحمدية، اعرفوا الزمان فإن الحين قد
 اور اے صاحبان غیرت اور حمیت اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو
 حان، وهذا هو الزمان الذي كنتم تؤملونه، وهذا هو الأوان الذي ما زلتم
 کیونکہ وقت آ گیا اور یہ وہی زمانہ ہے جس کے آنے کے تم امیدوار تھے اور یہ وہی وقت ہے
 ترجوناه، وهذا هو المهدي الذي تنتظرونه. إن القمر والشمس ينخسفان،
 جس کی امیدیں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے دیکھو چاند اور سورج کو
 والليل والنهار يشهدان، فهل أنتم تأتونني يا معشر الإخوان أو تولون
 گرہن ہو گیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں
 مُدبرين؟ ها أنتم وجدتم ما كنتم فقدتم، فبادروا إلى الفضل الذي نزل
 خبردار تم نے وہ زمانہ پا لیا جو کھویا تھا۔ سو اس فضل کی طرف دوڑو جو تم پر
 إليكم، والمجدد الذي بُعث لديكم، فلا تشكوا ولا ترتابوا وقوموا بهم
 اترا اور اس مجدد کی طرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اور ان ہمتوں کے ساتھ اٹھو
 تنزل بها الجبال وتهرب الأفيال. ولا تحقروا أيام الله فيحلّ بكم غضبه
 جن سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور اگر ایسا کیا تو تم پر غضب

و یتوجه إلیکم لهبہ۔ فاتقوا مقت اللہ ولا تتکلموا مجترئین۔

نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔

وإنی سمعت أنّ بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء یقولون إنّ

اور میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ چاند گرہن

الخشوف والكسوف فی رمضان، وإن کنا نجد مؤیدہ الفرقان، ومع ذلك

اور سورج گرہن رمضان میں ہو گیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا مؤید بھی پاتے ہیں اور اخبار

یوجد فی الأخبار ویُتلی فی الآثار، ولكننا لسنا بمطمئنین وعالمین بأنه ما وقع

اور آثار میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہم کو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا

فی أول الزمان، وما ثبت غرابته عند أهل الأديان، فكيف نكون مستیقین؟

اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں۔

أما الجواب فاعلموا أيها الجهلاء والسفهاء أن هذا حدیث من

مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانوں اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء

خاتم النبیین وخیر المرسلین، وقد کُتب فی الدارقطنی الذی مرّ علی تألیفه

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر

أزید من ألف سنة فاسألوا المنکرین. فإن کنتم من المرتابین فأخْرِجوا لنا کتاباً

ہزار برس سے زیادہ گزرا پس پوچھ لو ان سے اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو

أو جريدة یوجد فیہ دعواکم ببرهان مبین. وأتوا بقائل یقول إنی رأیت کمثل

جس میں تمہارا دعویٰ صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قائل پیش کرو کہ اس قسم کا

هذا الخسوف والكسوف قبل هذا إن کنتم صادقین. ولن تستطيعوا ولن

خسوف اور کسوف اس نے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور تمہیں ہرگز

تقدروا علی ذلك، فلا تتبعوا الکاذبین. ألم تعلموا أن علماء السلف

قدرت نہیں ہوگی کہ اس کی نظیر پیش کر سکو پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف

كانوا منتظرين لهذه الآیة وراقبى هذه الحجة قرناً بعد قرنٍ وجبلةً بعد جبلة؟

اس نشان کے منتظر تھے اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بعد پشت فلو وجدوها فى قرن لكانوا أوّل الذّاكرين فى كتبهم وما كانوا متناسين.

پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اس کو کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے۔

فإنهم كانوا يعظّمون هذا الخبر المأثور، ويحصّون فى رقبته الأيام والشهور،

کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے اور اسکے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اس کی

وينتظرونه كالمغرمين، وكانوا يُحَنّون إلى رؤية هذه الآیة، ويحسبون رؤيتها

انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے پس انہوں نے اپنے زمانوں میں

من أعظم السعادة. فما رأوها مع مساعى كثيرة وأنظار متتابعة أثيرة، ولو رأوها

اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

لذكروها عند ذكر هذه الأخبار وتلدوين هذه الآثار. وأنت تعلم أن

تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور تمہیں معلوم ہے کہ ان کی کتابیں

تأليفاتهم سلسلة متتابعة لا يغادر قرناً من القرون إلى زماننا الموجود المقرون،

مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہیں

ومع ذلك لا تجد فيها أثراً من ذكر وقوع هذه الآیة. أفأنت تظن أنهم ما

مگر ان میں اس نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے

ذكروها من حجب الغفلة؟ وإن كنت تزعم كذلك فهذا بهتان مبين.

غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تو نے بہتان باندھا اور کس طرح تو ظن کرتا ہے

وكيف تظن هذا وأنت تعلم أنهم كانوا حريصين على جمع حوادث

اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے اور جو کچھ چاہنا اور سورج پر

الزمان، ومجهشين بتدوين ما لحقها النيران، فمن زعم أنه وقع فى وقتٍ من

امور عارض ہوتے ان کے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے۔ پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہے کہ یہ خوف کسوف

الأوقات، فقد تبع المفتریات، وآثر علی قول رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی بات پر پہلے بھی واقع ہو گیا ہے اس نے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کی بات پر علیہ وسلم أراجیف الكاذبین. وها أنا أقول علی رؤوس الأشهاد جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو میں گواہوں کے روبرو کہتا ہوں کہ جو شخص اس لجميع أهل البلاد، أنه من أنکر هذه الآیة من ذوی شنآن، فلیس عنده نشان کا انکار کرے تو اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور من برهان، ولا یتکلم إلا من ظلم وعدوان، فإن عندنا شهادة کل زمان. ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں موجود ہیں اور جو عذر کئے گئے ہیں وہ الكتب موجودة، والمعاذیر مردودة، وقد کتبنا هذا لإیقاظ النائمین. مردود ہیں اور یہ رسالہ ہم نے سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے لکھا ہے۔

أيها الناس اقبلوا أو لا تقبلوا، إن الآیة قد ظهرت، والحجة قد تمت، اے لوگو تم قبول کرو یا نہ کرو بے شک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت پوری ہو گئی

﴿۵۸﴾

ولن تستطيعوا أن تخرجوا لنا نظیراً آخر لهذا الخسوف والكسوف، فلا اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس خسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو پس تُعرضوا عن آیة الله الرحیم الرؤوف. وهذا آخر کلامنا فی هذا الباب، خدا تعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے ونشکر الله علی تألیف هذا الكتاب، ونصلی علی رسولہ خاتم النبیین.

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی الله علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین.

اور آخری دعایہ ہے کہ الحمد لله رب العالمین۔

القصيدۃ

رأینا نورَ نَبِّکِ فی الظلامِ

ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

وتشفی الغافلین من السّقامِ

اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

قد انخسفا لتنویر الأنامِ

بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

شریگیّ مَحَنِ آیامِ الصّیامِ

اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

وبعدَ مرورِ مُدَّةِ ألفِ عامِ

تیرہ سو برس گزرنے کے بعد آئی

ولایُبقی شکوکَ ذوی الخِصامِ

اور جھگڑنے والوں کے شکوک کو باقی نہیں رکھتا

ویضرب بالصّوارمِ والسّہامِ

اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

سوی التّسویل زوراً کالحرّامی

سوا اس کے جو چوروں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

وتنجیة الخلائق من أثمِ

اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

فَدَتَكَ النَفْسُ یا خیرَ الأنامِ

تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات

رأینا آیةً تسقی وتروی

ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے

رأینا النّیّرینِ کما أشرتّا

ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا

بحمد اللّٰه قد خسفا وکانا

شکر خدا تعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا

أتانا النصر بعد ثلاثِ مئةٍ

ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد

بدا أمرٌ یُعین الصّادقینا

وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے

بدا بطلٌ یحارب کلَّ خصمٍ

وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر ایک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

فلیس لمنکر عذرٌ صحیح

پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہیں ہے

فہذا یومٌ تہنیةٍ وفتحٍ

پس یہ دن مبارک بادِی اور فتح کا ہے

إِذَا مَا عَى قَوْمِي مِنْ جَوَابٍ
 جس وقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئی
 وَقَالُوا آيَةٌ لِبَنِي حُسَيْنٍ
 اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کے لئے ہے
 فَقُلْتُ اخْشَوْا إِلَهًا ذَا جَلَالٍ
 پس میں نے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو
 وَلَا يَدْرِي الْخَفَايَا غَيْرَ رَبِّي
 اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا
 وَأَيُّ ثَبُوتٍ نَسَبٍ عِنْدَ قَوْمٍ
 اور کس قوم کے پاس اپنی نسب کا ثبوت ہے
 وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ كَمَا كُنَّا
 اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں
 فَتُوبُوا وَاتَّقُوا رَبًّا قَدِيرًا
 پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو
 وَمَنْ رَامَا فَايُنْ يَفِرُّ مِنَّا
 اور جو شخص ہم سے تیر اندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا
 وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوًا غَيْرَ كَدِرٍ
 ہم پانی میں وارد ہو گئے جو مصفا اور غیر مکدر ہے
 أَتَانِي الصَّالِحُونَ فَبَايَعُونِي
 نیک لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی
 وَأَمَّا الطَّالِحُونَ فَأَكْفَرُونِي
 جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا
 وَأَفْتُوا بِالْهَوَىٰ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ
 اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتویٰ لکھا

فَمَالُوا نَحْوَهُ هَذِي كَالْجَهَامِ
 سو کھواس کی طرف مائل ہو گئی جیسے وہ بادل جس میں پانی نہ ہو
 وَمِنْهُمْ نَرَقُبُنَّ بَعْثَ الْإِمَامِ
 اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے
 وَفَرَّوْا نَحْوَ عَيْنِي بِالْأَوَامِ
 اور میرے چشمہ کی طرف پیاس کے ساتھ دوڑو
 وَمَا الْأَقْوَامُ إِلَّا كَالْأَسَامِي
 اور قومیں صرف نام ہیں
 سَوَى الدَّعْوَى كَأَوْهَامِ الْمَنَامِ
 بجز دعویٰ کے جو خواب کے وہم کی طرح ہے
 وَرَثْنَا كُلَّ أَمْوَالِ الْكِرَامِ
 اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہو گئے
 مَلِيكَ الْخَلْقِ وَالرَّسْلِ الْعِظَامِ
 جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے
 وَإِنَّا النَّازِلُونَ بِأَرْضِ رَامِي
 کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اتریں گے
 وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا وَشَلَّ الْإِجَامِ
 اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں
 وَخَافُوا رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ
 اور خدا تعالیٰ سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے
 وَلَعَنُونِي وَمَا فَهِمُوا كَلَامِي
 اور میرے پر لعنتیں کیں اور میرے کلام کو نہ سمجھا
 وَقَالُوا كَافِرٌ لِّلْكَفْرِ كَامِي
 اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

﴿۶۰﴾

وَإِنَّ اللَّهَ لِلصّٰدِقِ حَامِي

اور راستبازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنے والا ہے

وَلِلشَّيْطَانِ صَارُوا كَالْغَلَامِ

اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فَدَثَ نَفْسِي نَبِيًّا ذَا الْمَقَامِ

میری جان اُس نبی پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے

أَرَىٰ قَلْبِي لَهُ كَالْمُسْتَهَامِ

میں اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں

وَصَارَ لِمُهْجَتِي مِثْلَ الطَّعَامِ

اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

وَيَأْمَنُ مَكْرَ رَبِّ ذِي الْاِنْتِقَامِ

اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذوا انتقام ہے اپنے تئیں امن میں سمجھتا ہے

وَقَلْنَا الْحَقِّ مِنْ غَيْرِ اِحْتِشَامِ

اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کرنے کے سچی بات کہی ہے

يَبْشُرُ ذُو الْعَجَابِ مِنْ قُدَامِي

اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دے رہا ہے

عَلِيمٌ قَادِرٌ كَهْفِي مَرَامِي

اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

أَأَنْتَ تُعَادِيَنُ سَبَلَ السَّلَامِ

کیا تو اسلام کی راہوں کا دشمن ہے

وَصَالُوا كَالْاَفَاعِي اَوْ ذِيَابٍ

اور سانپوں کی طرح انہوں نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کی طرح

لَقَدْ كَذَبُوا وَخَلَقِي يِرَاهِمِ

انہوں نے جھوٹ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے

فَلَا وَاللّٰهِ لَسْتُ كَكَاْفِرِيْنَا

پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں

وَأَصْبَانِي النَّبِيُّ بِحَسَنِ وَجْهِ

اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وَذَكَرُ الْمُصْطَفَىٰ رَوْحَ لِقَلْبِي

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کے لئے آرام ہے

وَخَصْمِي يَجْلَعُنُ مِنْ غَيْرِ حَقِّ

اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے

سِيَّكِي حِينَ يُضْحِكُنَا الْقَدِيرُ

سو وہ اس دن رونے کا جس دن خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائے گا

يَخِيْنِي عَدُوِّي مِنْ وِرَائِي

میرے پیچھے سے دشمن مجھے نوید کرتا ہے

وَإِنِّي سَوْفَ يَدْرِكُنِي اِلٰهُ

اور عنقریب خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا

أَأَنْتَ تُكَذِّبُنُ آيَاتِ رَبِّي

کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے

لَنَا مِنْ رَبِّنَا نُوْرٌ عَظِيْمٌ

ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے نور عظیم ہے

نُورِيْكَ كَمَا يُرِيْ بَرْقُ الْحُسَامِ

ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الآشْتِهَار

لَتَبُكَيْتِ النَّصَارَىٰ وَتَسْكُيْتِ كُلَّ مَنْ بَارَىٰ

قالت النصارى إنّ لنا نصاباً تامّاً ونصيياً عامّاً من العربية، وقد لِحِقْتُ بنا من المسلمين جماعةً سابقون في العلوم الأدبية، وجمٌّ غفير من أهل الفنون الإسلامية. وقالوا إنّ القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح، وكنا على عيوبه مُطَّلَعِينَ. وألّفوا كُتُباً وأشاعوا في البلاد، ليضلّوا الناس ويكثروا فساد الارتداد. وقالوا إنا نحن كُنا من فحول علماء الإسلام وأفاضل الكرام العظام، وفكّرنا في القرآن ونظرنا إلى الكلام، فما وجدنا بلاغته وفصاحته على مرتبة الحسن التام وملاحة النظام، كما هو مشهور عند العوام، بل وجدناه مملوّاً من أغلاط كثيرة وألفاظ ركيكة وحشية، وليس في دعواه من صادقين. وكذلك حقّروا كتاب الله المبين، وكانوا في سبّهم وطعنهم معتدين. فألهمني ربّي لأتمّ حُجّة الله عليهم، وأرى الخلق جهل الفاسقين.

فألقت هذه الرسالة وجعلتها حصّتين حصّة في ردّ كلماتهم، وحصّة في آية الكسوفين. وأقسم بالذي أنزل الفرقان وأكمل القرآن، لقد كان كلّهم جهلاء، وما مسّوا العلم والعرفان، ومن قال إنني عالم فقد مان. فمن ادّعى منهم أن له دخل في العربية، ويد طولى في العلوم الأدبية، فأحسن الطرق لإثبات براعته وتحقيق صناعته

ووزن بضاعته، أن يتصدّى ذلك المدعى لتأليف مثل ذلك الكتاب وإنشاء نظير هذا العُجاب، بالتزام الارتجال والاقتضاب. وإنى أمهل النصارى من يوم الطبع إلى شهرين كاملين، فليُبادر من كان من ذوى العلم والعينين. وقد ألهمت من ربّى أنّهم كلّهم كالأعمى، ولن يأتوا بمثل هذا، وإنهم كانوا فى دعاويهم كاذبين. فهل منهم من يُبارز برسالة، ويجلّى فى هيجاء البلاغة عن بسالة، ويكذب إلهامى ويأخذ إنعامى، ويتحامى اللعنة ويُعين القوم والملة، ويجتنب طعن الطاعنين؟ وإنى فرضتُ لهم خمسة آلاف من الدراهم المروّجة بعهد مؤكّد من الحلف بكل حال من الضيق والسعة، بشرط أن يأتوا بمثلها فردى فردى، أو بإعانة كلّ من عادى، وإن لم يفعلوا، ولن يفعلوا، فاعلموا أنّهم جاهلون كذّابون، وفاسقون خبّابون. إذا ما غلبوا خلبوا، لا يعلمون شيئاً من علوم هذه الملة ومعارف تلك الشريعة. يؤذون المسلمين من غير حقّ، ولا يرتاعون قهر ربّ العالمين.

مالوا الى اموالهم وعلاء
مولى ودوداً حاسم اللاء
اهل السماح واهل كل عطاء

مال للعدا مالوا الى الاهواء
عادوا الله واسع الآلاء
ملك العلى ومطهر الاسماء

الراقم

ميرزا غلام احمد القاديانى عفى عنه

۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعہ



الحاشية المتعلقة بصفحة نمبر ۷۱

اعلم ان للمخالفين اعتراضات و شبهات في هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر و شدة الخصام كاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح في الروات و اما الجواب فاعلم اننا لا نسلم جرح الجارحين و قدح القادحين وهو غير ثابت عند المحققين. قال الله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تَصِيدُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۗ فالاية تدل على ان شهادة الفاسقين لا يجوز ان تُقبل الا بعد تحقيق يجعل المحقق كالمطمئنين. فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحكام القرانية والتاكيدات الفرقانية ان نحسن الظن في مومن و نقول ان الدارقطنى ما اخذ هذا الحديث من هذه الروات الا بعد تحقيق يكفى للاثبات والا فكيف يمكن ان يروى الدارقطنى من فاسق كذاب عمدا و يجعل نفسه من الفاسقين. فلا شك انه بنى امره على الخبر والسبر فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من الزائغين. وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله في اهل الفسق والعدوان و يجترء على سب اهل الصلاح والايمان و يحسبه من الخائنين المفسدين. فالامر الحق الذى لا بد من قبوله والنور الذى يرحل الشك من حلولة ان الدارقطنى ما وجد في الروات شيئا يعزى الى الهنات و روى شهرة الحديث بالعينين فتاب العيان مناب العدلين.

واما اذا فرضنا ان الدارقطنى رأى روات هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير تحقيق كالمفتريين الملحدين فهذا امر يجعله اول المتلطفين بالسيات و يثبت انه كان خارجا من دائرة الصلاح والتقاة بل كان شرّا مكانا من الروات فانه اخذ رواية رجل كان زائغا كذابا وراوى الموضوعات و كان يضع للروافض و كان دجّالاً و اكدب زمانه و ناسج المفتريات و كان من المشهورين المعروفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس

من الغزنويين. فما ظنك اتحسب الدارقطني رجلاً فاسقاً و خارجاً من الديانة والدين.

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعا ان نقبل شهادة الفاسقين. بل يقول إنَّ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا^۱ يعنى اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين. فمن حسن الظن ان نُقِرَّ بان الدارقطني ما أخذ هذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر وراهم كالثقات وصار من المطمئنين و ﴿ب﴾ تجدد في البخارى بعض الرواة مطعونين بزيغ المذهب وانواع السيئات وللحديث طرقت اخرى من الثقات فلتنظر ما اخرجه نعيم بن حماد و ابوالحسن الخيري في الجزئيات روايتا عن على بن عبدالله بن عباس فتفكر كذوى الدرايات و اخرج مثله المحافظ ابوبكر بن احمد بن الحسن وكذلك عن كثير بن مرة الحضرمي و البيهقي و القرآن مهيمن على كلها بالبيئات المحكمات فمن ينكره الا من قسى قلبه و هو في هوة التعصبات و ما تلمظ طعم التحقيق و ما غاص في لجة الادراكات و ما استخراج خبايا النكات و ما يمم الحق كالمسترشدين. و شهرة الحديث مع كثرة طرقه تدل على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك فهم كل من علم و تعلم. و الالفائى حاجة الجأت الى ارتضاع كأس الاغيار الم تكن يكاف احاديث خير الرسل لهداية الابرار فلم جمعوا اقوالاً ما كانت من خاتم النبيين و ما اخذت من رسول امين و هل هذا الا دجل و تليس و فعل الشياطين. و لا يفعل هكذا الا الذى سعى فى الارض ليفسد فيها و يهلك اهلها كالدجالين. و اما الذى اعطى حظ من الايمان و رزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف و يستحى من الله و لا يضع غير الوحى فى موضع وحى الله و لا قول الانسان فى مقام قول الرحمان كالمجتريين و تجد كثيراً من المرسلات فى اثار افضل الرسل خير الكائنات و ما قال الراوون انهم القائلون و هى اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل الصلاح و الثقات بل

ذکروها بيقين تام وتعظيم واکرام لا ينبغي لقول احد من الصلحاء الا لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين.

فهذا دليل اكبر و برهان اعظم على انهم ما ذكروا حديثا من قسم المرسل الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين. وان سبب الارسال شهرة الخبر التي حد الكمال وكل ما هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع اثار من الاحاد ليزول ظنّة التحريف والالحد وخطأ الراويين. وكأين من الاخبار المشهورة المسلمة لا نشك فيها ولا نحسبها من الفرية بل نحسبها يقيناً من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين.

﴿ج﴾

ثم اعلم ان الاحاديث التي مشتملة على الامور الغيبية والاخبار المستقبلية ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكمّلها الراويون بل المعيار الحقيقي الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات مقصودة و اموراً موعودة معهودة ولا يبقى فرق عند المتدبرين. ومن الغي هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثاراً ظنية ويتبع اخباراً ضعيفة شكية ولا يُهدى الى طرق المهتمدين. وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه بالمشاهدة كالانبياء المستقبلية اذا بان صدقها بالمعينة وثبت انها من احسن الخالقين. وهم يقرءون حديث خير البرية ان الخبر ليس كالمعينة ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايد المنقولات بالمعينات وقال تنبيهاً للمعرض المائن ليس المخبر كالمعائن فرغب السامعين في ان يقدموا شهادة المعانيين.

ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة و

اوقاتھا المقدرة ليس ببعيد من الله خالق السموات والارضين. وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمن فكيف لا تنكسف في آخر الزمان باذن رب العالمين. ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح و من كلمات المفترين.

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدي فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدي ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعاً وقول القائل ان الشمس كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال في عشرين ثم مع ذلك قد شهد الاستقراء الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينخسف الا في ايام كمال النور والشمس لا تنكسف الا في اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنت رب العالمين.

وكذلك ظهر بناء الخسوف والكسوف على هذه السنة القديمة والعادة المستمرة الظاهرة فاي ضرورة اشتدت لكي نحرف المعنى الصحيح المعلوم واي مصيبة نزلت لكي نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التي اراد الله ظهورها فلا تكذبوا بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاین المشهود وقد بسطنا كلامنا دعوة للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل ممن رجل يتق الله ويتخير سبل الصالحين.

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد المصطفى بل هو قول الامام الباقر ولا نجد فيه اسم سيد الورى واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شان النبيين. وما قال الامام الباقر رضي الله عنه انه قولى وما عزاه الى نفسه فهذا هو الدليل القطعى على انه قول خير المرسلين والدليل

عليه انه من عادة السلف انهم اذا نطقوا في الدين بقول وما نسبوا القول المنطوق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المؤمنين. وما بحثوا فيه كالمستدلين بل نطقوا كالمقلدين فيعنون من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه مرسلًا اشارة الى شهرته التي تغني عن الاضطرار الى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجة عماد آخر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين.

ومن اعظم اوهامهم الذي نشأ من اتباع الظن والهوا وما مص ثدى الصدق مصاصة النوى بل يتضاغى من الطوى انهم يقولون ان للمهدى كانت علامات قريبة من المأتين فلا تقبلك ولا نصدق دعواك ابدا الا بعد ان نرى كلها برأى العين واما قبل ظهورها فلا نظنك إلا مفتريا وناحت المين ومن الكاذبين وهيات ان تراجعك مقتنا وتعلق بك ثقتنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن نتقبل قبلها ما يخرج من فيك بل نحسبك من المفسدين. اما الجواب فاعلم ان هذه كلها اوهام كالسراب اختلب بها اولئك الملاء واستعدبوا عين العذاب وقام العلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق و كذبوا كلام الصادق الصادع و قلبوا الحق كالدجال الفتان واغربوا في الافتنان و جاؤا بتبليس مبين. والحق الذي يلمع كذكاء وينير القلوب بضياء فهو ان الآثار المشتملة على الانباء المستقبلية ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها كبينات ومنها كمتشابهات فالخبر الذي حصصت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره و بان صدقه و حقيقته و انكشفت سكه و طريقته و عرفه عقول الاكياس و شهد عليه شهداء القياس فظهر ان له سمًا حسنةً من حلية الصداقة و قد فتشت و حققت على حسب الطاقة و ما بقى كسر ملغز او كلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدق و جمع كلما يشفى العليل و يروى الغليل و راه حزب من المعانين. فهذا الخبر قد دخل في

سلسلة البينات ولا يتطرق ضعف اليه ولو خالفه الوف من الروات وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات لا تزيف بالنظريات مثلاً ان كنت تعلم انك حي وبقيد الحيات فكيف تصدق موتك بكثرة الشهادات فكذلك اذا حصص امر وبان فلا يقال ان راويه كان كاذبا فكذب ومان و اذا بلغت الانباء الى مرتبة البينات فلا تحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الروات بل هذه حيل وُضعت لاختبار ماخوذة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الى هذا العماد وصدق البينات بين كالشمس في نصف النهار ولا يكذبها الا من كان جاهلاً او من الاشرار واما الاخبار التي ما بلغت الى هذه المرتبة فهي لا تطفئ نور البينات المشهورة البديهة ولو كانت مائة الف في العدة فانها ليست بيّنة الانوار بل في حجب الاستتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الروات فلا تزول منها الحقائق الثابتة كالمريّيات بل نُؤولها ونحتاج حينئذ الى التأويلات فان الاحاد من الاخبار ما بلغت الى حدّ التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقية كالمجرّبة فانا لا نعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ والمعرفة ونسبت هذه القاعدة الى تحقيقات مبينة على المعانئة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذى فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقية كاشفة للغطاء او من الهامات صحيحة صريحة منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لا يتوجه الى ما يخالفه ولا يؤثر الظن على اليقين وانتم يا متبعي الظنون قد نسيتم الحق عمداً وتخيرتم الظنيات معتمدين او دأ ونسيتم الذي يعلم رشداً وقد قال ان الظن لا يغنى من الحق شيئاً والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات الفرقان والامر الذي لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القران فالذين في قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البينات ومن لم

يبلغ كلامه الى يقين تام مملو من انوار فما هو الا كسمار فمن الديانة ان نجعل
المتشابهات تابعة للبيّنات فاذا وجدنا ان واقعة من الوقعات قد تبينّت و انوار صدقه
ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله تحتها بحسن النيّات ومن لم
يقتد بهذه القاعدة فلم تنزل نفسه في غيّ حتى تهلكه غيّه بمدى الجهالات والعامل
المتدبر ينظر في كيفية تحقق الاخبار في صور كثيرة الاثار فاذا رأى خبرا من الاخبار
المستقبلية والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالأمر البديهية المحسوسة فلا يبالي
آثاراً ما ثبتت الى هذه المرتبة ولو كانت رواها كلهم ثقافتا ومن الزمر المسلمّة بل
يعرض عن كل ما خالف طرق الامور الثابتة ويحسبه كالأمتعة الرديّة ولا يشتري
الاحتمالات الضعيفة بالامور البيّنة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر ليس كالمعاينة
وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلّة فان الامر الذي ثبت بالدلائل القاطعة كيف
يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعائن عند المحققين. انسيت قول خاتم
النبين او كنت من المجانين. والذين يجوزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة
المشهودة. اعجبنى كيف ساغ لهم ذلك بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف
قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وتجلت انوار اليقين. هذا وقد امرنا النظر على
آثارهم وامننا في اخبارهم فما وجدنا في ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفي روايات المهدي
كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذي ذكرته والمعيار الذي قررته خير
ومبارك للذين يريدون تنقيح الامور والتفصي من الزور والمحدور وهو انفع واطيب
في اعين المحققين وقول فصل للمتنازعين. فعليك ان تحقق امراً من الامور حتى
يظهر كالبيّنات ولا يبقى فيه رائحة من المتشابهات فاذا رئت انه حصص وما بقي فيه
ظلام الخفاء وظهّر كظهور الضياء فاجعله قيماً وبعلا للمتشابهات التي ما انكشفت

كاليّنات فان انتظم بينهما الوفاق والا فالطلاق والتبرّي والانطلاق و عليك ان تؤمن باليّنات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقتداء وترد علم حقيقة المتشابهات الثابتة الى حضرة الكبرياء مع ايمانك المجمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطأ او المنجى من بلية تشاجر الأراء و اذا رأينا بناء الكسوف والخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلك النبا ثابتا ولا معا كالدر المكنون فكلما رأينا من رواية لا توافقه ولا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القيادة او كاو ابد كثيرة الشراذ فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات و تب مما فات كالصالحين واما قولك ان الحديث يدل على خسوف القمر في أوّل الليلة فهذا جهل وحمق ونبكى على عجزك وعلى هذه العيلة يا مسكين انظر في الكتاب المسمى لِسَانُ الْعَرَبِ الذي لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهّل الناس في غرة الشهر وقيل يسمّى هلالاً ليلتين من الشهر ثم لا يسمّى به الى ان يعود في الشهر الثاني وقيل يسمّى به ثلاث ليال ثم يسمّى قمرًا وقيل يسمّاه حتى يحجر وقيل يسمّى هلالًا الى ان يبهر ضوءه سواد الليل وهذا لا يكون الا في الليلة السابعة قال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الا اكثر ان يسمّى هلالًا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبيّن ضوءه فانظر يا ذى العينين ان كنت من الطالبين.

وَالآن نرسم لك جدولاً ونريك ان رسول الله صلعم ما سمي القمر في ليلة اولى من الشهر قمرًا بل سماه هلالًا فان كنت تنكره فاخرج لنا خلاف ذلك والا فاقبل ما ثبت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت من المؤمنين.

حصة من متن الاحاديث	المطبع	في اى مقام	الصفحة	اسم الكتاب	التعداد
قال ثنى عقيل و يونس لهلال رمضان الخ	احمدى	كتاب الصوم باب رؤية الهلال	۲۵۵	صحيح البخارى	۱
قول النبى صلعم اذا رأيتم الهلال فصوموا	//	//	//	//	۲
لا تصوموا حتى تروا الهلال الخ	//	//	۲۵۶	//	۳
عن ابن عمر عن النبى صلعم انه ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال	انصارى	كتاب الصيام باب وجود صوم رمضان لرؤية الهلال	۳۳۷	صحيح مسلم	۴
قال رسول الله صلعم الشهر تسع وعشرون فاذا رأيتم الهلال	//	//	//	//	۵
قال رسول الله صلعم اذا رأيتم الهلال	//	//	//	//	۶
ذكر رسول الله صلعم الهلال	//	//	۳۳۸	//	۷
واستهل على رمضان وانا بالشام فرأيت الهلال	//	باب بيان ان لكل بلد الخ	//	//	۸
ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال	//	//	//	//	۹
فقال ترائنا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال الخ	//	//	//	//	۱۰
انا رأينا الهلال فقال بعض القوم الخ	//	//	//	//	۱۱
قال اهلنا رمضان	//	باب معنى قوله صلى الله الخ	۳۳۹	//	۱۲
فقال من رأى الهلال	فاروقى	كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال	۲۳۲	سنن دارقطنى	۱۳
وانهما اهلاه بالامس	//	//	//	//	۱۴
ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رأيتم الهلال	//	//	//	//	۱۵
اذا رأيتم الهلال	//	//	//	//	۱۶
ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رأيتم الهلال	//	//	//	//	۱۷
راى الهلال	//	//	//	//	۱۸
ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رأيتم الهلال	//	//	۲۳۳	//	۱۹
انهما اهلاه	//	//	//	//	۲۰
ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رأيتم الهلال	//	//	//	//	۲۱
انهما اهلاه بالامس	//	//	//	//	۲۲
فشهدا عند النبى صلعم بالله لا هلا الهلال امس	//	//	//	//	۲۳

التعداد	اسم الكتاب	الصفحة	في اى مقام	المطبع	حصّة من متن الاحاديث
۲۳	سنن دارقطني	۲۳۲	كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال	فساروقى دهلى	انهم رأوا الهلال
۲۵	//	//	//	//	فشهدوا انهم رأوا الهلال بالامس
۲۶	//	//	//	//	ان رجلا شهد عند على بن ابى طالب على رؤية هلال رمضان
۲۷	//	//	//	//	قال الشافعى فان لم تر العامة هلال رمضان
۲۸	//	//	//	//	قال الشافعى من رأى هلال رمضان وحده فليصمه و من رأى هلال شوال
۲۹	//	//	//	//	وقال مالك فى الذى يرى هلال رمضان
۳۰	//	//	//	//	ومن رأى هلال شوال
۳۱	//	//	//	//	قد رأينا الهلال
۳۲	//	//	//	//	قال اهللنا هلال ذى الحجة
۳۳	//	//	//	//	رأينا الهلال فقال بعضهم هو لثلاث وقال بعضهم لليلتين
۳۴	//	//	//	//	انا رأينا الهلال
۳۵	//	۲۳۲	//	//	قال اهللنا هلال رمضان
۳۶	//	//	//	//	واستهل على رمضان انا بالشام فرأيت الهلال
۳۷	//	//	//	//	ذكر الهلال متى رأيت الهلال
۳۸	//	//	//	//	رجلان يشهدان عند النبى صلى الله عليه وسلم انهما اهلاه بالامس
۳۹	//	۲۳۵	//	//	اصبح رسول الله صلعم صائما صبح ثلثين يوما فرأى هلال شوال
۴۰	//	//	//	//	قال رأى هلال شوال
۴۱	//	//	//	//	حتى تروا الهلال
۴۲	//	//	//	//	سالت الزهرى عن هلال شوال
۴۳	ترمذى	۱۲۱	ابواب الصوم باب ما جاء فى احصاء هلال	فخر المطبع دهلى	احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۴	مشكوة	۱۶۶	كتاب الصوم باب رؤية الهلال	بمبئى	قال رسول الله صلعم لا تصوموا حتى تروا الهلال
۴۵	//	//	//	//	قال رسول الله صلعم احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۶	//	//	//	//	انى رأيت الهلال يعنى هلال رمضان
۴۷	//	//	//	//	قال ترى الناس الهلال
۴۸	//	۱۶۷	//	//	تروا هلال الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث
۴۹	//	//	//	//	وقال بعض القوم هو ابن ليلتين اهللنا رمضان

الكلامُ الكُلِّي

فِي تَنْبِيهِ الْمُكْفِرِينَ الْمُجْتَرِّئِينَ وَإِتْمَامِ الْحُجَّةِ عَلَى الْمَزُورِينَ الْمَكْدُبِينَ
اعلموا أن هذا الكتاب يؤدّب كلّ من اجترأ على أولياء الرحمن، وغفل عن
مراتب أهل العرفان، وقد ألفتُ حصّتيه بفضل الله المنّان، فهما كرامتان لعبدٍ لا يعلم
شيئاً إلا ما علّمه إلهامُ القدير الحنان. وإن الله يؤيّد قوماً بلغوا في الإخلاص مقاما لم
يلبغه أحد من أهل الزمان، ويُعطى لهم ما لم يُعطَ أحد من نوع الإنسان، ويجعل بركة
في أفعالهم وأقوالهم، ونوراً في أنظارهم وأفكارهم، ويُرى الخلق أنهم كانوا من
المؤيّدين المقبولين. وكذلك جرت سنّته واستمرت عادته أنه يُكرم المتّقين، ويُهين
الفاستقين، ولا يضيّع عباده المخلصين. وإذا أعطاهم أمراً لإظهار كراماتهم وإعلاء
مقاماتهم، فالمخالفون لا يقدرّون أن يأتوا بمثله ولو أفنوا أعمارهم في الأفكار،
وأهلكوا أنفسهم في الإنظار، وما كان لعبد أن يبارز الله وعباده المنصورين. فإن العلم
المأخوذ عن المحدثات لا يساوي علماً حصل من ربّ الكائنات، وهل يستوى البصير
والذي كان من العميين؟ وهل يستوى الذين يتمتعون ببركات السماء والذين هم أهل
الأرضين؟ كلا بل يجعل الله لأوليائه فرقاناً، ويزيدهم علماً وعرفاناً، ويعينهم في طرقهم
كلها رحمةً منه وحناناً، ويُبطل كيد المفسدين. وإذا أراد الله أن يُخزي عبداً من العباد،
فيجعله من أعداء أوليائه ومن أهل العناد، فيتكلم فيه ويؤذيه، وتخرُج كلمات الشر من
فيه، وربما يُمهله ربُّه لقلّة فهمه وكثرة وهمه، وعجزه عن إدراك السرّ ومبانيه لعلو
معانيه، فإذا فهم الحقيقة وما اختار الطريقة فيسقط من عين رعاية الرحمن، وينزع الله
منه نور الإيمان، ويلحقه بالخاسرين. وهذا نوع من أنواع كرامات الأولياء، فإن الله
يُخزي لإكرامهم كلّ أهل الدعاوى والرياء. فالذين يرمونى بالكفر والزندقة،
ويحسبونى من الكفرة الفجرة، كالشيخ البطالوى ذى النخوة والبطالة، وكلّ من
أفتى بكفرى ونسبني إلى الفسق والضلالة، وما حمّل كلماتي على المحامل
الحسنة، فهذا أنا أدعوهم كلهم كدعوتى لالنصارى لهذه المقابلة وأناديهم

لهذه المناضلة، إن كانوا من الصادقين، وعُلمت من ربّي أنهم من المغلوبين. ووالله إنى لست من العلماء ولا من أهل الفضل والدهاء، وكلّ ما أقول من أنواع حسن البيان أو من تفسير القرآن، فهو من الله الرحمن. وكل ما أخطأت فيه فهو منّي، وكل ما هو حق فهو من ربّي. وإن ربّي أروانى من كأس العرفان، ومع ذلك ما أبرّء نفسى من السهو والنسيان، وإن الله لا يتركنى على خطأ طرفة عين، ويعصمنى من كلّ مین، ويحفظنى من سبل الشياطين. فيا أهل الأهواء والدعاوى والرياء، إن كنتم تحسبون أنفسكم من أولى العلم والفضل والدهاء، أو من الصلحاء والأولياء والأتقياء، أو من الذين يُسمع دعاؤهم كالأحباب، فأتوا بمثل ذلك الكتاب فى جميع الأنحاء، وأزرونى علمكم وقدركم فى حضرة الكبرياء. وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا يا معشر السفهاء، فتأدّبوا مع أهل الحق والنور والضياء، ولا تعتدوا كل الاعتداء، وما هذا إلا صنعة الربّ القوى، لا فعل الغرباء والضعفاء. وإن الكرامات تظهر فى وقت توهين الأعداء، وإن عباد الله ينصرون عند انتهاء الجور من أهل الجفاء، وإذا بلغ الظلم غايته فيدركهم رب السماء. فتوبوا من المعائب والعثرات، وبادروا إلى الحسنات والصلحات، وإن الحزامة كل الحزامة فى قبول الكرامة، فاقبلوها قبل الندامة، واتقوا سواد الخزى والملامة ونكال القيامة، فطوبى لكم إن جنتم كالتائبين المتندمين. وهذا خاتمة النصيحة وخاتمة إفحام العدا وإتمام الحجة، والسلام على من قبلنا قبل المذلة، وترك سبيل المجرمين. وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

المرآة الحقيقية

المفتقر إلى الله الصمد غلام أحمد عافاه الله وأيد

وكان هذا مكتوباً فى ذى القعدة سنة ۱۳۱۱ من

هجرة نبيّ العهد ومقبول الأحد صلى الله عليه وسلم

من الأزل إلى الأبد

ٹائٹل بار اول

الحمد لله الذي وفقنا لتأليف رسالتنا هذه التي ألفت
لأخامام الملوي رسل بابا الأهرتسري وتبكيته وفُضِّل فيه
كل امرئ تسكيته وسميت

اتمام الحجة

على الذي ليج وزاغ

عز الحجة

وطبعت في مطبع كلزار محمد في بلدة لاهور سنة ١٣٤٥ هـ

قيمت في حدود ٣ روپيا

تعداد جلد ٤٠٠

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿۲﴾

الحمد لله الذى يقيم حجته فى كل زمان، ويجدد ملته فى كل أوان،
ويبعث مصلحا عند كل فساد، وينتاب الخلق منه هادٍ بعد هادٍ، ويمنّ على
عباده بإراءة طرق سداد، ويسوى الصراط للمتأهبين. يهدى الخلق بكتابه
إلى أسرارِهِ، ولا يُسمَح عقل بكشف أستاره، يُلقى الروح على من يشاء من
عباده، ويفتح على من يشاء أبواب إرشاده، فلا يغشاه درنٌ ولا ينتطحه قرنٌ،
ويُدخله فى الطيبين. يدعو من يشاء، ويطرد من يشاء، ويُخَيِّب من يشاء،
ويعطى من يشاء من نعماء عظمى، ويجعل رسالاته حيث يشاء، ويعلم مَنْ بها
أحقّ وأولى. الناس كلهم ضالّون إلا من هداه، وكلهم ميّتون إلا من أحياه،
وكلهم عُمىّ إلا من أراه، وكلهم جياع إلا من غدّاه، وكلهم عطاش إلا من
سقاها، ومن لم يهده فلا يكون من المهتدين. والصلاة والسلام على رسوله
ومقبوله محمد خير الرسل وخاتم النبيين، الذى جاء بالنور المنير، ونجّى
الخلق من الظلام المبير، وخلّص السالكين من اعتياص المسير، وهياً لهم
زاداً غير اليسير، وآتى صُحُفاً مُطَهَّرة كشجرة طيبة، اغتذى كل طالب بجنى
عُودها، ورغبت كل فطرة سليمة فى استشارة سعوودها، وما بقى إلا الذى
كان شقىّ الأزل ومن المحرومين. والسلام على آله الطيبين الطاهرين،
الذين أشرقوا الأرض بنورهم، وظهر الحق بظهورهم، ولا شك أنهم كانوا
بُدورَ الإمامة، وجبال طرق الاستقامة، ولا يُعاديهم إلا من كان مورد اللعنة،
وزائغاً عن المحجّة، ورحم الله رجلاً جمع خبهم مع حبّ الصُحبة أجمعين.
وعلى أصحابه وصفوة أحبابه الذين كانوا له أتبع من ظلّه، وأطوع من

نعله . تركوا بروق الدنيا وزينتها برؤية لَعْلِهِ؛ ونهضوا إلى ما أمروا بإذعان القلب وسعادة السيرة، وجاهدوا في الله على ضعف من الميريرة، وما كانوا قاعدين . تبتّلوا إلى الله تبتيلاً، وجمعوا خزائن الآخرة وما ملكوا من الدنيا فتبيلاً، وما مالوا إلى امتراء الميريرة، وبدلوا أنفسهم لإشاعة الملة، وقفوا ظلال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صاروا من الفانيين . شرّوا أنفسهم ابتغاء مرضاة الربّ اللطيف، ورضوا لمرضاته بمفارقة المألّف والأليف، وأنحوا أبصارهم عن الدنيا وما فيها، وأخذتهم جذبة عظيمة فجذبوا إلى الله رب العالمين .

أما بعد فاعلم أن أخوة الإسلام يقتضى النصح وصدق الكلام، ومن أعطى علماً من علوم فأخفاه كسرٍ مكتوم فهو أحد من الخائنين . وإن العلوم لا تنتهى دقائقها، ولا تُحصى حقائقها، ولا مانع لظهورها، ولا محاق لبدورها، وكم من علم ترك لآخرين . وقد علمنى ربّي من أسرار، وأخبرنى من أخبار، وجعلنى مجدّد هذه المائة، وخصّنى فى علومه بالبسطة والسعة، وجعلنى لرسله من الوارثين . وكان من منائح تعليمه، وعطايا تفهيمه، أن المسيح عيسى بن مريم قد مات بموته الطبعي وتوفّي كإخوانه من المرسلين . وبشّرني وقال إن المسيح الموعود الذى يرقبونه والمهدى المسعود الذى ينتظرونه هو أنت، نفعل ما نشاء فلا تكونن من الممترين . وقال إنّنا جعلناك المسيح ابن مريم، ففصّ ختم سرّه وجعلنى على دقائق الأمر من المطلعين . وتواترت هذه الإلهامات، وتتابعت البشارات، حتى صرّ من المطمئنين . ثم تخيرت طريق الحزامة، ورجعت إلى كتاب الله خفير طرق السلامة، فوجدته عليه أوّل الشاهدين . و أئى بيان يكون اوضح من بيانه يا عيسى إننى متوفّيكَ؟ فانظر، هداك الله قبل توفّيكَ وجعلك من المستبصرين .

وأكدّه الله بقوله فلَمَّا تَوَفَّيْتَنى ، ففكّر فيه يا من آذيتنى، وحسبتنى من الكافرين . وهذا نص لا يردّه قولٌ مُبارٍ بآثار، ولا يجرحه سهمٌ مُمارٍ فى مضمار، ولا

ينكره إلا من كان من الظالمين. والذين غاض دُرُ أفكارهم، وضعفت جوازل أنظارهم، لا ينظرون إلى كتاب الله وبيّناته، ويتيهون كرجل اتبع جهلا ته، ويتكلمون كمجانين. يقولون إن لفظ التوفّي ما وُضع لمعنى خاص بل عمّت معانيه، وما أُحكمتُ مبانيه، وكذلك يكيدون كالمفتريين. وإذا قيل لهم إن هذا اللفظ ما جاء في القرآن كتاب الله الرحمن إلا للإماتة وقبض الأرواح المرجوعة، لا لقبض الأجسام العنصرية، فكيف تصرّون على معنى ما ثبت من كتاب الله وبيان خير المرسلين صلى الله عليه وسلم؟ قالوا إنا ألفينا آباءنا على عقيدتنا ولسنا بتاركيها إلى أبد الأبد.

ثم إذا قيل لهم إن خاتم النبيين وأصدق المفسرين فسّر هكذا لفظ التوفّي في تفسير هذه الآية؛ أعني توفّيْتَنِي، كما لا يخفى على أهل الدراية، وتبعه ابن عباس ليقطع عرق الوسواس، وقال متوفّيكَ مميتُكَ، فلم تتركون المعنى الذي ثبت من نبيّ كان أوّل المعصومين، ومن ابن عمّه الذي كان من الراشدين المهديين؟ قالوا كيف نقبل ولم يعتقد بهذا آباؤنا الأوّلون؟ وما قالوا إلا ظلماً وزوراً ومن الفرية ولم يحيطوا آراء سلف الأمة إلا الذين قربوا منهم من المخطين، وما تبعوا إلا الذين ضلّوا من قبل من فبيح أعوج ومن قوم محجوبين. فما زالوا آخذين بآثارهم حتى حصحص الحق، فرجع بعضهم متندّمين. وأما الذين طبع الله على قلوبهم فما كانوا أن يقبلوا الحق وما نفعهم وعظ الواعظين. والعلماء الراسخون يبكون عليهم ويجدونهم على شفا حفرة نائمين.

يا حسرة عليهم! لم لا يفكّرون في أنفسهم أن لفظ التوفّي لفظ قد اتضح معناه من سلسلة شواهد القرآن، ثم من تفسير نبيّ الإنس ونبيّ الجن، ثم من تفسير صحابيّ جليل الشأن، ومن فسّر القرآن برأيه فهو ليس بمؤمن بل هو أخ الشيطان، فأى حجة أوضح من هذا إن كانوا مؤمنين؟ ولو جاز صرف ألفاظ تحكّمًا من المعاني المرادة المتواترة، لارتفع الأمان عن اللغة والشرع بالكلية، وفسدت العقائد كلها، ونزلت آفات على الملة

والدّين. وكل ما وقع في كلام العرب من ألفاظ وجب علينا أن لا ننحت معانيها من عند أنفسنا، ولا نقدم الأقلّ على الأكثر إلا عند قرينة يوجب تقديمه عند أهل المعرفة، وكذلك كانت سنن المجتهدين.

ولما تفرقت الأمة على ثلاث وسبعين فرقة من الملة، وكلّ زعم أنه من أهل السنة، فأئى مخرج من هذه الاختلافات، وأئى طريق الخلاص من الآفات من غير أن نعتصم بحبل الله المتين؟ فعليكم معاشر المؤمنين باتباع الفرقان، ومن تبعه فقد نجا من طرق الخسران. ففكروا الآن، إن القرآن يتوفى المسيح ويكمل فيه البيان، وما خالفه حديث فى هذا المعنى بل فسّره وزاد العرفان، وتقرأ فى البخارى والعينى وفضل البارى أن التوفى هو الإمامة، كما شهد ابن عباس بتوضيح البيان، وسيئدنا الذى إمام الإنس ونبى الجنّ، فأئى أمرٍ بقى بعده يا معشر الإخوان وطوائف المسلمين؟

وقد أقرّ المسيح فى القرآن أن فساد أمتة ما كان إلا بعد موته، فإن كان عيسى لم يمت إلى الآن، فلزمك أن تقول إن النصارى ما أفسدوا مذهبهم إلى هذا الزمان. والذين نحتوا معنى آخر للتوفى فهو بعيد عن التشفى، وإن هو إلا من أهوائهم، وفساد آرائهم، ما أنزل الله به من سلطان، كما لا يخفى على أهل الخبرة وقلب يقظان. وإن لم ينتهوا حقداً، وأصروا على الكذب عمداً، فليخرجوا لنا على معناهم سنداً، وليأتوا من الله ورسوله بشرح مستند إن كانوا صادقين. وقد عرفتم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تكلم بلفظ التوفى إلا فى معنى الإمامة، وكان أعمق الناس علماً وأول المبصرين. وما جاء فى القرآن إلا لهذا المعنى، فلا تحرفوا كلمات الله بخيال أدنى، ولا تقولوا لما تصف ألسنتكم الكذب ذلك حق وهذا باطل، واتفقوا الله إن كنتم متقين.

لَمْ تَتَّبِعُونَ غُلُطًا وَرَجْمًا بِالْغَيْبِ، وَلَا تَبْغُونَ تَفْسِيرَ مَنْ هُوَ مِنْزَهُ مِنَ الْعَيْبِ

وكان سيّد المعصومين؟ فاجتنبوا مثل هذه التعصّبات، واذكروا الموت يا دُودَ السمات، أتركون في الدنيا فرحين؟ فاذكروا يوماً يتوفّاكم الله ثم تُرجعون إليه فُرَادَى فُرَادَى، ولا ينصركم مَنْ خالف الحق وعادى، وتُسألون كالمجرمين.

وأما قول بعض الناس من الحمقى أن الإجماع قد انعقد على رفع عيسى إلى السماوات العُلى بحياته الجسماني لا بحياته الروحاني، فاعلم أن هذا القول فاسد ومتاع كاسد، لا يشتريه إلا من كان من الجاهلين. فإنّ المراد من الإجماع إجماع الصحابة، وهو ليس بثابت في هذه العقيدة، وقد قال ابن عباس متوفّيكم مميتكم، فالموت ثابت وإن لم يقبل عفريتكم. وقد سمعت يا من آذيتني أن آية فلماً توفّيتني تدل بدلالة قطعية وعبارة واضحة أن الإمامة التي ثبتت من تفسير ابن عباس، قد وقعت وتمت وليس بواقع كما ظن بعض الناس. أفأنت تظن أن النصارى ما أشركوا بربهم وليسوا في شُرْك كالأسارى؟ وإن أقررت بأنهم قد ضلوا وأضلوا، فلزمك الإقرار بأن المسيح قد مات وفات، فإنّ ضلالتهم كانت موقوفة على وفاة المسيح، فتنفّر ولا تُجادل كالوقيح. وهذا أمر قد ثبت من القرآن، ومن حديث إمام الإنس ونبىّ الجنّ، فلا تسمع رواية تخالفها، وإن الحقيقة قد انكشفت فلا تلتفت إلى من خالفها، ولا تلتفت بعدها إلى رواية الراوى، ولا تُهلك نفسك من الدعاوى، وفكّر كالمتواضعين. هذا ما ذكرناك من النبى والصحابة لنزيل عنك غشاوة الاسترابة، وأما حقيقة إجماع الذين جاءوا بعدهم، فنذكرك شيئاً من كلمهم، وإن كنت من قبل من الغافلين.

فاعلم أن الإمام البخارى، الذى كان رئيس المحدثين من فضل البارى، كان أول المقرّين بوفاة المسيح، كما أشار إليه فى الصحيح، فإنه جمع الآيتين لهذا المراد، ليتظاهرا ويحصل القوة للاجتهاد. وإن كنت تزعم أنه ما جمع الآيتين المتباعدتين لهذه النية، وما كان له غرض لإثبات هذه العقيدة، فبين لم جمع

الآيتين إن كنتَ من ذوى العيين؟ وإن لم تبين، ولن تبين، فاتق الله ولا تُصِرَّ على طرق الفاسقين.

ثم بعد البخارى انظروا يا ذوى الأبصار، إلى كتابكم المسلمم ”مجمع البحار“، فإنه ذكر اختلافات فى أمر عيسى عليه السلام، وقدم الحياة ثم قال: وقال مالك مات. فانظروا ”المجمع“ يا أهل الآراء، وخذوا حظًا من الحياء، هذا هو القول الذى تكفرون به وتقطعون ما أمر الله به أن يوصل وباعدتم عن مقام الاتّقاء، أليس منكم رجل رشيد يا معشر المفتتين؟ وجاء فى الطبرانى والمستدرک عن عائشة قالت قال رسول الله صلعم إن عيسى بن مريم عاش عشرين ومائة سنة. ثم بعد هذه الشهادات، انظروا إلى ابن القيم المحدث المشهود له بالتدقيقات، فإنه قال فى ”مدارج السالكين“ إن موسى وعيسى لو كانا حيّين ما وسعهم إلا اقتداء خاتم النبيين. ثم بعد ذلك انظروا فى الرسالة ”الفوز الكبير وفتح الخبير“ التى هى تفسير القرآن بأقوال خير البرية، وهى من ولى الله الدهلوى حكيم الملة، قال متوفيك مميّتك. ولم يقل غيرها من الكلمة، ولم يذكر معنى سواها أتباعا لمعنى خرج من مشكاة النبوة. ثم انظر فى ”الكشاف“، واتق الله ولا تختَر طرق الاعتساف كمجتريين.

ثم بعد ذلك تعلمون عقيدة الفرق المعتزلة، فإنهم لا يعتقدون بحيات عيسى، بل أقرّوا بموته وأدخلوه فى العقيدة. ولا شك أنهم من المذاهب الإسلامية، فإن الأمة قد افتترقت بعد القرون الثلاثة، ولا ينكر افتراق هذه الملة، والمعتزلة أحد من الطوائف المتفرقة. وقال الإمام عبد الوهاب الشعرانى المقبول عند الثقات، فى كتابه المعروف باسم ”الطبقات“ وكان سيدى أفضل الدين رحمه الله يقول كثير من كلام الصوفية لا يتمشى ظاهره إلا على قواعد المعتزلة والفلاسفة، فالعاقل لا يبادر إلى الإنكار بمجرد عزاء ذلك الكلام إليهم، بل ينظر ويتأمل فى أدلتهم.

ثم قال ورأيت في رسالة سيدي الشيخ محمد المغربي الشاذلي اعلم أن طريق القوم مبني على شهود الإثبات، وعلى ما يقرب من طريق المعتزلة في بعض الحالات. هذا ما نقلنا من لوائح الأنوار، فتدبر كالأخيار، ولا تعرض كالأشرار، ولا تختبر سبيل المعتدين.

وإن قلت إن الإجماع قد انعقد على عدم العمل بالمذاهب المخالفة للأئمة الأربعة، فقد بينّا لك حقيقة الإجماع، فلا تصل كالسباع، وفكر كأولى التقوى والارتياح، وذكر قول الإمام أحمد الذي خاف الله وأطاع، قال من ادعى الإجماع فهو من الكاذبين. ومع ذلك نجد كثيرا من الاختلافات الجزئية في الأئمة الأربعة، ونجدها خارجة من إجماع الأئمة، فما تقول في تلك المسائل وفي قائلها؟ أنت تقر بغوائلها، أو أنت تجوز العمل عليها والتمسك بها ولا تحسبها من خيالات المتبدّعين؟ وأنت تعلم أن الإجماع ليس معها ومع أهلها، وكل ما هو خارج من الإجماع فهو عندك فاسد ومتاع كاسد، وتحسب قائلها من الملحدين الدجالين. وإن كنت تزعم أن الإجماع قد انعقد على حيات عيسى المسيح بالسند الصحيح والبيان الصريح، فهذا افتراء منك ومن أمثالك، ألا لعنة الله على الكاذبين المفترين. أيها المستعجلون لم تسعون مكذبين؟ ومن أعظم المهالك تكذيب قوم كشف عليهم ما لم يكشف على غيرهم من دقائق سبيل الحق واليقين. وكم من أناس ما أهلكهم إلا ظنونهم، وما أراهم إلا سب الصادقين. دخلوا حضرة أهل الله مجترئين، وما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين.

وإن المنكرين رموا كل سهم وتبعوا كل وهم، فما وجدوا مقاما في هذا الميدان، وجاهدوا كل جهد فما بقى عندهم سوى الهذيان، فلما انثلت الكنائس، ونفدت الخزائن، ولم يبق مفر ولا مآب، ولا ثنية ولا ناب، مالوا إلى السب والتكفير، والمكر

والتزوير، لعلهم يغلبون بهذا التدبير، حتى اجترأ بعض الناس من وساوس الوسواس الخناس على أن يخدع بعض العوام بصريير الأقلام، فألّف كتابا لهذا المرام، وقبض القدر لهتك ستره أنه أشاع الكتاب بشرط الإنعام، وزعم أنه سكتنا وبكتنا وأدى مراتب الإفحام، وصار من الغالبيين. فنهضنا لنعجم عود دعواه، وماء سقياه، ونمزق الكذاب وبلواه، ونرى جنوده ما كانوا عنه غافلين.

فإن إنعامه أوحش الذين هم كالأنعام، وإعلامه أدهش بعض العيلام، وما علموا حيث قوله وضعف صوله، وحسبوا سرا به كماء معين. وكنت آليت أن لا أتوجه إلا إلى أمر ذي بال، ولا أضيع الوقت لكل مناضل ونضال، ورأيت تأليفه مملوا من الجهلات، ومشحونا من الخزعبلات، ومجموعا من ديدن الغباوة، وموضوعا من قريحة الشقاوة، فممنعتني عزّة وقتي وجلالة همّتي أن ألتخ يدى بدم هذا الدود، وأبعد عن أمر المقصود، ولكنى رأيت أنه يخدع كل غمر جاهل بإراءة إنعامه وترهات كلامه، ولو صممتنا فلا شك أنه يزيد في اجترامه، ويخدع الناس بتزوير إفحامه، وإنه ولج الفخ فبرى أن نأخذه ثم نذبحه للجائعين. وإنه يطير طيران الجراد، ليأكل زرع ربّ العباد، فرأينا لتائيد عين الحقيقة ومجاربها، أن نصطاد هذه الجراد مع ذراربها، ونسج الخلق من كيد الخائنين. فوالذى حباننا بمحبته، ودعانا إلى تائيد أحبته، إننا لا نرغب في عطاء هذا الرجل وإنعامه، بل نحسبه فضولا كفضول كلامه، وما نريد إلا أن نريه جزاء اجترامه، لئلا يعتر بعض الجهلة من المتعصّبين.

فاعلم يا من ألّف الكتاب ويطلب مناّ الجواب، إنا جنناك راغبين في استماع دلائلك، لننجيك من غوائلك، ونجيج أصل رذائلك، ونريك أنك من الخاطئين. وأنت تعلم أن حمل الإثبات ليس علينا بل على الذى ادعى الحياة ويقول إن عيسى ما مات وليس من السميتين. فإن حقيقة الادعاء اختيار طرق

الاستثناء بغير أدلة دالة على هذه الآراء ، أعنى إدخال أشياء كثيرة في حكم واحد ، ثم إخراج شيء منه بغير وجه الإخراج وسبب شاهد ، وهذا تعريف لا ينكره صبي ولا غبي ، إلا الذي كان من تعصّبه كالمجنونين .

فإذا تقرّر هذا فنقول إنّنا إذا نظرنا إلى زمان بُعث فيه المسيح ، فشهد النظر الصحيح أنه كل من كان في زمانه من أعدائه وأحبائه وجيرانه وإخوانه وخلانه وخالاته وأمّهاته وعمّاته وأخواته ، وكل من كان في تلك البلدان والديار والعمران ، كلهم ماتوا وما نرى أحدا منهم في هذا الزمان ؛ فمن ادّعى أنّ عيسى بقي منهم حيّا وما دخل في الموتى فقد استثنى ، فعليه أن يُثبت هذا الدعوى . وأنت تعلم أن الأدلة عند الحنفيين لإثبات ادعاء المدّعين اربعة انواع كما لا يخفى على المتفقيين . الأوّل قطعيّ الثبوت والدلالة وليس فيها شيء من الضعف والكلالة ، كآيات القرآنية الصريحة ، والأحاديث المتواترة الصحيحة ، بشرط كونها مستغنية من تأويلات المؤولين ، ومنزّهة عن تعارض وتناقض يوجب الضعف عند المحققين . الثاني قطعيّ الثبوت ظنيّ الدلالة ، كآيات والأحاديث المأولة مع تحقّق الصحّة والأصالة . الثالث ظنيّ الثبوت قطعيّ الدلالة ، كالأخبار الآحاد الصريحة مع قلة القوّة وشيء من الكلالة . الرابع ظنيّ الثبوت والدلالة ، كالأخبار الآحاد المحتملة المعاني والمشتبهة .

ولا يخفى أن الدليل القاطع القوي هو النوع الأول من الدلائل ، ولا يمكن من دونه اطمينان السائل . فإنّ الظنّ لا يُغني من الحقّ شيئاً ، ولا سبيل له إلى يقين أصلا . ولم أزل أرقّب رجلا يدعى اليقين في هذا الميدان ، وأتشفّ إلى خبره في أهل العدوان ، فما قام أحد إلى هذا الزمان ، بل فرّوا مني كالجبان ، فأودعتهم كاليائسين وانطلقت كالمترّدين ، إلى أن جاءني بعد تراخي الأمد ، تلك رسالتك يا ضعيف البصر شديد الرمد ، ونظرت إليه نظرة وأمعنت فيه طرفه ، فعرفت أنه من سقط المتاع ، ومما يستوجب أن يُخفى ولا يُعرض كالبعاع . ولو غشيك نور

العرفان، وأمعنت كرجل له عينان، لسترت عوارك، وما دعوت إليه جارك، ولكن الله أراد أن يُخزيك، ويُرى الخلق خزيك، فبارزت وأقبلت، وفعلت ما فعلت، وزوّرت وسوّلت، وكتبت في كتابك الإنعام، لتُرضى به الأنعام، ولكن رتقت وما فتقت، وخذعت في كل ما نطقت، وأنا نعلم أنك لست من المتمولين.

ومع ذلك لا نعرف أنك صادق الوعد ومن المتقين، بل نرى خيانتك في قولك كالفاسقين. فما الثقة بأنك حين تُغلب وترتعد ستفي بما تعد؟ وقد صار الغدر كالتحجيل في حلية هذا الجيل، فإن وردت غدِير الغدر، فمن أين نأخذ العين يا ضيق الصدر؟ وما نريد أن تُرجع الأمر إلى القضاة ونحتاج إلى عون الولاة، ونكون عرضة للمخاطرات. ونعلم أنك أنت من بنى غرباء، لا تملك بيضاء ولا صفراء، فمن أين يخرج العين مع خصاستك وإقلالك وقلة مالِك؟ ومع ذلك للعزائم بدوات، وللعادات معقبات، وبيننا وبين النجز عقبات، ولا نأمن وعدكم يا حزب المبطلين. فإن كنت من الصادقين لا من الكاذبين الغدارين، وصدقت في عهد إنعامك وما نويت حنثاً في إقامك، فالأمر الأحسن الذي يسرد غواشي الخطرات، ويجيح أصل الشبهات، ويهدى طريقاً قاطع الخصومات، أن تجمع مال الإنعام عند رئيس من الشرفاء الكرام، ونحن راضون أن تجمع عند الشيخ غلام حسن أو الخواجه يوسف شاه أو المير محمود شاه قطعاً للخصام، ونأخذ منهم سنداً في هذا المرام، فهل لك أن تجمع عينك عند رجلٍ سواء بيني وبينك، أو لا تقصد سبيل المنصفين؟ وأنا لا نعلم مكنون طويتك، فإن كنت كتبت الرسالة من صحة نيتك، لا من فساد طبيعتك، فقم غير وان ولا لاو إلى عدوان، واعمل كما أمرنا إن كنت من الصادقين. وأنا جئناك مستعدين ولسنا من المعرضين ولا من الخائفين، بل نسرُّ بالإقدام ولو على الصرغام، ولا نخاف أمثالك من الناس، بل نحسبهم كالثعالب عند البأس. وأزمعنا أن نفتش خباءك،

ونستنفض حقيبتك، ونحسر اللثام عن قربتك، وقَلِّمًا خَلص كَذَابٍ أَوْ بورك له
اختلاب، وقد بقينا عامًا لا نخشّن كلامًا، ولا نجيب مكفّرًا ولوأمًا، وصبرنا ورأينا
اجلِخمامًا، حتى ألجأتنا مرارة الكلمات إلى جزاء السيئات بالسيئات، وعلاج
الحيات بالعصيّ والصفاء، فقمنا لنهتك أستار الكاذبين.

فلا نلتفت إلى القول العريض، ونريد أن تبرز إلينا بالصفّر والبيض، وتجمع
مبلغك عند أحدٍ من الرجال الموصوفين، وتأمرهم ليعطوني مبلغك
عندما رأوك من المغلوبين. فإن لم تفعل فكذبك واضح، وعذرك فاضح، ألا
لعنة الله على الكاذبين، ألا لعنة الله على الغادرين الناكثين، الذين
يقولون ولا يفعلون، ويعاهدون ولا ينجزون، ولا يتكلمون إلا كالحادعين
المزورين، فعليهم لعنة الله والملائكة والناس أجمعين. فاتقِ لعنة الله وأنجز
ما وعدت كالصادقين. وإن كنت لا تقدر على الإيفاء، وليس عندك مال كالأمراء،
فاطلب لعونك قوما يأسون جراحك ويريشون جناحك، فإن كانوا من
المصدقين المعتقدين، فيعينونك كالمرئيين، مع أن دين القوم جبر الكسير وفك
الأسير، واحترام العلماء واستنصاح النصحاء. على أنك لن تطالب بدرهم إلا بعد
شهادة حكم، وأما الحكم فلا بد من الحكمين بعد جمع العين. ووكنا إليك هذا
الخطب، ولك كل ما تختار اليابس أو الرطب، فإن جعلت حكّمين كاذبين،
فنقبلهما بالرأس والعين، ولا ننظر إلى الكذب والمين، بيد أننا نستفسرهما بيمين
الله ذي الجلال، وعليهما أن يحلفوا إظهارًا لصدق المقال، ثم نمهلها إلى عام،
ونمدّ يد المسألة إلى خبير علام، فإن لم تتبين إلى تلك المدة أمانة الاستجابة،
فنشهد الله أنا نقرّ بصدقك من دون الاسترابة، ونحسبك من الصادقين.

وأعجبنى لم تصديت لتأليف الكتاب، وأي أمر كتبت كالنادر العجاب، بل
جمعت فضلة أهل الفضول، واتبعت جهلات الجهول، وما قلت إلا قولًا قيل

من قبلك، ونُسج بجهل أكبر من جهلك، وما نطقت بل سرقت بضاعة الجاهلين .
وما نرى في كلامك إلا عبارتك التي نجد ريحه كسَهْك الحيتان المتعفنة، وتنن
الجيفة المنتنة، ونراه مملوًا من تكلفات باردة ركيكة، وضحكة الضاحكين . وفعلت
كل ذلك لرُغفان المساجد، وابتغاء مرضاة الخلق كالواجد، لا لله رب العالمين .
يامن ترك الصدق ومان، قد نبذت الفرقان، ولا تعلم إلا الهذيان، وتمشى كالعمين،
لا تعلم إلا الاختراق في مسالك الزور، والانصلات في سلك الشرور، ولا تتقى
برائث الأسد وتسعى كالعمى والعور، وإنّا كشفنا ظلامك، ومزّقنا كلامك،
وستعرف بعد حين . أتؤمن بحياة المسيح كالجھول الوقیح، وتحسبه كأنه استثنى
من الأموات، وما أقمت عليه دليلا من البيّنات والمحكمات، ولا من الأحاديث
المتواترة من خير الكائنات، فكذبت في دعوى الإثبات، وباعدت عن أصول الفقه يا
أخا السرّهات . أيها الجھول العجول، المخطئ المعذول، قِفْ وفكّر برزائة الحصاة،
ما أوردت دليلا على دعوى الحياة، وما اتبعت إلا الظنيات، بل الوهميات . ونتيجة
الإشكال لا يزيد على المقدمات، فإذا كانت المقدمتان ظنيتين فالنتيجة ظنية، كما
لا يخفى على ذوى العيينين . وإن كنت لا تفهم هذه الدقائق، ولا تدرك هذه
الحقائق، فسَلِ الذين من أولى الأبصار الرامقة، والبصائر الرائقة، وانظر بعين
غيرك إن كنت لا تنظر بعينك في سيرك، واستنزل الرى من سحاب الأغيار،
إن كنت محرومًا من درّ الأمطار . ألا تعلم يا مسكين أن قولك يُعارض بيّنات
القرآن، ويخالف مُحكمات الفرقان؟ وقد تبين معنى التوفى من لسان سيّد الإنس
ونبىّ الجنّ، وصحابته ذوى الفهم والعرفان . وأى فضل لمعنى العوام، بعد ما
حصص المعنى من خير الأنام، ومَن يأباه إلا من كان من الفاسقين؟

فتندّم على ما فرطت في جنب الله وبيّناته، واتبعت المتشابهات وأعرضت عن
محكماته، ووثبت كخليع الرسن، وتركت الحق كعبدة الوثن . وإنى نظرتُ رسالتك

الفينة بعد الفينة، فما وجدتها إلا راقصة كالقينة، ووالله إنها خالية عن صدق المقال، ومملوّة من أباطيل الدجال، فعليك أن تنقذ المبلغ في الحال، لئريك كذبك ونوصلك إلى دار النكال. وعليك أن تجمع مالك عند أمين الذي كان ضمينا بيقين، وإلا فكيف نوقن أننا نقطف جناك إذا أبطنا دعواك، وأربناك شقاك؟ ياأسير المّتربة، لست من أهل الثروة، بل من عجزة الجهلة، فاترك شيشنة القحة، واجمع المال وجانب طرق الفرية والنعلة، فواها لك إن كنت من الصادقين الطالبين، وآها منك إن كنت من المعرضين المحتالين. وقد أوصينا واستقصينا، ونقحنا تنقيح من يدعو أحا الرشد ويكشف طرق السدد، وأكملنا التبليغ لله الأحد، وننظر الآن أتجمع المال وتري العهد والإيمان، أو ترى الغدر وتتبع الشيطان كالمفسدين.

ووالله الذي ينزل المطر من الغمام، ويخرج الثمر من الأكمام، إنى ما نهضت لطمع في الإنعام، بل لإخزاء اللئام، ليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين، وإن الله مع المتقين. ووالله الذي أعطى الإنسان عقلاً وفكراً، لقد جئت شيئاً نكراً، وأبقيت لك في المخزيات ذكراً. وقد كتبنا من قبل اشتهاراً، وواعدنا للمجيبين إنعاماً، وأقررنا إقراراً، فما قام أحدٌ للجواب، وسكتوا كالبهائم والدواب، وطارت نفوسهم شعاعاً، وأرعدت فرائصهم ارتياعاً، وأكبوا على وجوههم متندمين.

أفأنت أعلم منهم أو أنت من المجانين؟ إنهم كانوا أشدّ كيداً منك في الكلام، بل أنت لهم كالتلام، فكان آخر أمرهم خزي وخذلان وقهر رب العالمين. وإن الله إذا أراد خزي قوم فيعادون أولياءه، ويؤذون أحبائه، ويلعنون أصفياه، فيبارزهم الله للحرب، ويصرف وجههم بالضرب، ويجعلهم من المخذولين. ألا تفكرون في أنفسهم أنّ الله ينزل نصرته لنا بجميع أصنافها، ويأتى الأرض ينقصها من أطرافها، ويحفظنا بأيدي العناية، ويسترننا بملاحف الحماية، فلا يضرننا كيد المفسدين؟ يعلم من كان له ومن كان لغيره، وينظر كل ماش في سيره، ولا يهدى قوما مسرفين، ويبيّر الفاسقين

و يمحوا أسماء المفترين من أديم الأرضين. هو الغيور المنتقم، ويعلم عمل المفسد الفتان، ويأخذ المفترين بأقرب الأزمان، فيُنزل رجزه أسرع من تصافح الأجنان. فتوبوا كالذين خافوا قهر الرحمن، وأنابوا قبل مجيء يوم الخسران، وغيروا ما في أنفسهم ابتغاء لمرضات الله، يا معشر أهل العدوان. اطلبوا الرحم وهو أرحم الراحمين. فتندّم يا مغرور على جهلاتك، واعتذر من فرطاتك، وفكّر في خسرک وانحطاط عرضک وانكشاف سترک، وازدجر كالخائفين.

واعلم أنه من نهض ليستقرى أثر حياة عيسى، فما هو إلا كجادع مارن أنه بموسى، فإن الفساد كل الفساد ظهر من ظنّ حياة المسيح، واسودت الأرض من هذا الاعتقاد القبيح، ومع ذلك لا تقدرون على إيراد دليل على الحياة، وتأخذون بأقوال الناس ولا تقبلون قول الله وسيد الكائنات. وتعلمون أنه من فسّر القرآن برأيه وأصاب فقد أخطأ، ثم تتبعون أهواءكم ولا تتقون من ذرأ وبرأ، وتكلمون كالمجتريين. وإذا قرء عليكم آيات الفرقان فلا تقبلونها، وإن قرء نصف القرآن، وإن غرض غيره، فتقبلونه مستبشرين.

﴿١٢﴾ لا تالفتون إلى كتاب الله الرحمن، وتسعون إلى غيره فرحين. وليت شعري كيف يجوز الاتكاء على غير القرآن بعد ما رأينا بينات الفرقان؟ أتوصلكم غير القرآن إلى اليقين والإذعان؟ فاتوا بدليل إن كنتم صادقين. يا حسرة على أعدائنا إنهم صرفوا النظر عن صحف الله الرحمن، وما طلبوا معارفها كطلاب العرفان، وأفنوا زمانهم وعمرهم في أقوال لا توصلهم إلى روضات الإذعان، ولا تسقيهم من ينابيع مطهرة للإيمان، وما نرى أقوالهم إلا كصواغين باللسان. فيامعشر العمى والعمور. اتقوا الله ولا تجترءوا على المعاصي والفجور، وتخيروا طريقا لا تخشون فيه مس حيف ولا ضرب سيف، ولا حمة لاسع ولا آفة واد واسع، وقوموا لله قانتين. وفكروا في قولي. هل صدقت فيما نطقت، أو ملت فيما قلت، وتفكروا كالأخاشعين. ما لكم لا تستعدون

لقبول الحجّة وتزيغون عن المحجّة، تركضون في امتراء الميرة، ولها تتركون أقارب العشيرة. وما أرى فيكم مَنْ تَرَكَ لِلَّهِ الْأَقْرَابَ وَالْأَحْبَابَ، وَجَدَّ فِي الدِّينِ وَدَأْبَ. لِمَ لَا تَتَأَدَّبُونَ بِآدَابِ الصُّلَحَاءِ، وَلَا تَقْتَدُونَ بِطُرُقِ الْأَتْقِيَاءِ؟ أَنْكُرْتُمْ الْحَقَّ وَمَا رَأَيْتُمْ سُقْيَاهُ، وَمَا وَطَأْتُمْ حِصَاهُ، وَمَا اسْتَشْرَفْتُمْ أَقْصَاهُ، وَتَرَكْتُمْ الْفِرْقَانَ وَهَدَاهُ، وَكُنْتُمْ قَوْمًا عَادِينَ.

يا أهل الفساد والعناد. اتقوا الله ربّ العباد. أين ذهب تقاكم؟ وأضلّكم علمكم وما وقاكم. لا تفهمون القرآن ولا تمسّون الفرقان، فأين غارت مزاياكم، وأين ذهب رباكم؟ ما أجد كلامكم مؤسسًا على التقوى، وأجد قلوبكم متدنسة بالطغوى. فما بال قارب كان لها كمثلكم الملائح، وما بال أرض يحرثها كحزبكم الفلّاح؟ ولا شك أنكم أعداء الدين وعدا الشرع المتين. ونعلم أن قصر الإسلام منكم ومن أيديكم عفا، ولم يبق منه إلا شفا، ولولا رحمة ربّي لأحاطه الدجى، وكان الله حافظه وهو خير الحافظين.

ألا تنظرون أنكم كمّ فجّ سلكتكم، وكم رجلٍ أهلكتم، وكم بدّع ابتدعتكم، وكم قومٍ خدعتكم، وكم عرضٍ اختلستكم، وكم ثعلبٍ افترستم؟ أمّا الآن فالحق قد بان ورحم الربّ الرحيم، واستنار الليل البهيم، وأنار الدين القويم وظهر أمر الله وكنتم كارهين. إن لله في كل يوم نظرة، فنظر الدين رحمةً، ووجده غرضًا لسهام الأعداء، وكالوحيد الطريد في البيداء، فأقامنى برحمة خاصة فى أيام إقلال وخصاصة، ليجعل المسلمين من المنعمين، ويعطيهم ما لم يعط لآبائهم ويرحم الضعفاء، وهو أرحم الراحمين.

وما قمتُ بهذا المقام إلا بأمر قدير، يبعث الإمام ويعلم الأيام، حكيم عليم يرى أيام الغى والضلال، وصراصر الفساد فى النساء والرجال. تناهى الخلق فى التخطى إلى الخطايا، وعقروا مطا المطايا، ودفنوا الحق فى الزوايا، ولمع الباطل كالمرايا، فرأى هذا كلّه ربُّ البرايا، فبعث عبدًا من العباد، عند وقت الفساد، أعجبتهم من فضله يا جمر العناد؟ فلا تتكثروا على الظنون، ولله أسرار كالدّر المكنون

يبلى عباده في كل زمان، وكل يوم هو في شان. وأقسم بعلام المخفّيات، ومُعِين الصادقين والصادقات، أنى من الله رب الكائنات. ترتعد الأرض من عظمته، وتنشق السماء من هيئته، وما كان لكاذب ملعون أن يعيش عمرا مع فريته، فاتقوا الله وجلال حضرته. ألم يبق فيكم ذرّة من التقوى؟ أنسيتم وعظ كَفّ اللسان وخوف العقبي؟ يا أيها الظانّون ظنّ السوء. تعالوا ولا تفرّوا من الضوء. يا قوم إنى من الله. إنى من الله. إنى من الله، وأشهد ربي أنى من الله. أو من بالله وكتابه الفرقان، وبكل ما ثبت من سيّد الإنس ونبيّ الجنّ. وقد بُعثت على رأس المائة، لأجدّد الدين وأنور وجه الملة، والله على ذلك شهيد، ويعلم من هو شقى وسعيد. فاتقوا الله يا معشر المستعجلين. أليس فيكم رجل من الخاشعين؟ أتصلون على الأسود ولا تميّزون المقبول من المردود؟ وفي الأمة قوم يلحقون بالأفراد، ويكلّمهم ربهم بالمحبّة والوداد، ويُعادى من عاداهم ويوالى من والاهم، ويُطعمهم ويسقيهم، ويكون فيهم وعليهم ولهم، ويُحاطون من ربّ العالمين. لهم أسرار من ربهم لا يعلمها غيرهم، ويشرب قلبهم هوى المحبوب ويوصلون إلى المطلوب. ينور باطنهم ويترك ظاهرهم فى الملوّمين، فطوبى لفتى يأتّم بأدابهم، وتنكسر جباير مكره فى جنابهم، ويسرج جواد الصدق لصحبة الصادقين.

هذا ما كتبنا وألفنا لك الكتاب، فإذا وصلك فأملّ الجواب. وحاصل الكلام أنا قائمون للخصام، لنذيقك جزاء السهام، ومن آذى الأحرار فأباد نفسه وأبار. فاسمّع منى المقال، إنى أرقب أن تجمع المال، فإذا جمعت وأتممت السؤال، فاعلم أن أحمد قد صال وأراك الوبال والنكال. يا مسكين إن موت عيسى من البدييات، وإنكاره أكبر الجهلات، ولكن صدى قلبك وغلظ الحجاب، فرددت وتقاذفت بك الأبواب، فلا تصغى إلى العظات، ويؤذيك الحق كالكلم المحفظات، وأرداك

تباہیک بکتابک وهو أصل تباہک. وإنی عرفت سرک ومعماہ، وإن لم یدر القوم معناہ. وما ترید إلا أن تفتتن قلوب السفہاء، وتخدع الجهلاء، لتکون لک عزّة فی الأشقیاء، وتفوز فی الأهواء، وهذا خاتمة الکلام، فتدبر کالعقلاء ولا تقعد کالعمین.

هداک اللہ هل تُرضی العواما لکی تستجلبن منهم خطاما
وهل فی ملة الإسلام أثر من الکلم التي تبری خصاما
أعندک حجة إجماع قوم أضاعوا الحق جهلا واهتضاما
ومثلک أمة قتلت حسینا إذا وجدت کمنفرد إماما

تَمَّت

مولوی رسل بابا صاحب امرتسری کے رسالہ حیات المسیح پر ایک اور نظر اور نیز ہزار روپیہ انعامی جمع کرانے کے لئے درخواست

ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ان دنوں میں مولوی صاحب مندرج العنوان نے ایک کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کرنے کے لئے لکھی ہے جس کا نام حیات المسیح رکھا ہے۔ لیکن اگر یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے باوجود اس قدر محنت اٹھانے اور وقت ضائع کرنے کے ثابت کیا کیا ہے تو ایک مصنف☆ آدمی یہی جواب دے گا کہ کچھ نہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کی نیت بخیر ہوتی اور ان کے اس کاروبار کی علت غائی حق الامر کی تحقیق ہوتی نہ اور کچھ تو وہ اس رسالہ کے لکھنے سے پہلے قرآن شریف کی ان آیات بینات کو غور سے پڑھ لیتے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ایسی صاف طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے فوت ہو گئے اور دفن کئے گئے۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب موصوف محکم اور بین آیات سے آنکھ بند کر کے گزر گئے اور بعض دوسری آیات میں تحریف کر کے اور اپنی طرف سے اور فقرے ان کے ساتھ ملا کر عوام کو یہ دکھانا چاہا کہ گویا ان آیتوں سے حضرت عیسیٰ کی حیات کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب کی اس مفتریانہ کاروائی سے کچھ ثابت ہوتا بھی

ہے تو بس یہی کہ ان کی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ظاہر ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منفک تعلقات کو ایک دوسری سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایک ملحد اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنی اسی صورت میں اس کتاب کے معنی کہلاتے ہیں کہ جب اس کی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق سباق محفوظ رکھ کر کئے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیر و زبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیئے جائیں تو پھر ایسی خود ساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہودیانہ تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سوز اور بندر کہلائے جنہوں نے اسی طرح توریت میں ملحدانہ کاروائیاں کی تھیں۔ اگر ایسے ہی خانانہ تصرفات اور تحریفات سے حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر ہمیں تو اقرار کرنا چاہیے کہ حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو گئی۔ مگر اس بات کا کیا علاج کہ خدا تعالیٰ نے ایسے محرفوں کا نام خنزیر اور بوزنہ رکھا ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کی صحبت سے پرہیز اور اجتناب کرنے کا حکم ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم الہی کلام کی کسی آیت میں تغیر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں مگر صرف اس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذات خود ایسی تغیر اور تبدیل کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی ترصیح اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو عند اللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں۔ اب ناظرین خود مولوی صاحب موصوف کی کتاب کو دیکھ لیں کہ کیا وہ ایسی ہی کارروائیوں سے پُر ہے یا کہیں انہوں نے ایسا بھی کیا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت ایسے طور سے پیش کی ہے کہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ثابت کر کے دکھلا دیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اس

آیت کے معنی حضرت مسیح کی حیات ہی ثابت ہوتی ہے اور تکلفات اور تحریفات سے کام نہیں لیا۔ ہمیں نہ مولوی رسل بابا صاحب سے کچھ ضد اور عناد ہے نہ کسی اور مولوی صاحب سے۔ اگر وہ یہودی یا نہ روش پر نہ چلیں اور صحیح استدلال سے کام لیں تو پھر ثابت شدہ امر کو قبول نہ کرنا بے ایمانی ہے۔ اگر کوئی تعصبات سے الگ ہو کر اس بات میں فکر کرے کہ حقیقتیں کیونکر ثابت ہوتی ہیں اور ان کے ثبوت کے لئے قاعدہ کیا ہے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایسا قاعدہ صرف ایک ہی رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ صاف اور صریح اور بدیہی امور کو نظری امور کے ثابت کرنے کے لئے بطور دلائل کے استعمال کیا جائے اور اگر ایسے امر کو بطور دلیل کے پیش کریں کہ وہ خود نظری اور مشتبہ امر ہے جو تکلفات اور تاویلات اور تحریفات سے گھڑا گیا ہے تو اس کو دلیل نہ کہیں گے بلکہ وہ ایک الگ دعویٰ ہے جو خود دلیل کا محتاج ہے۔ افسوس کہ ہمارے سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ اور اگر کسی دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے تو ایک اور دعویٰ پیش کر دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ وہ خود محتاج ثبوت ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلا دعویٰ۔ ہم نے اپنے مخالف الرائے مولوی صاحبوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ممت کے بارے میں صرف ایک ہی سوال کیا تھا۔ اگر ایمانداری سے اس سوال میں غور کرتے تو ان کی ہدایت کے لئے ایک ہی سوال کافی تھا مگر کسی کو ہدایت پانے کی خواہش ہوتی تو غور بھی کرتا۔ سوال یہ تھا کہ اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت دو جگہ توفی کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ لفظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی قرآن کریم میں آیا ہے اور ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں بھی یہی لفظ اللہ جل شانہ نے ذکر فرمایا ہے اور کتنے اور مقامات میں بھی موجود ہے۔ اور ان تمام مقامات پر نظر ڈالنے سے ایک منصف مزاج آدمی پورے اطمینان سے سمجھ سکتا ہے کہ توفی کے معنی ہر جگہ قبض روح اور مارنے کے ہیں نہ اور کچھ۔ کتب حدیث میں بھی یہی محاورہ بھرا ہوا ہے۔ کتب حدیث میں توفی کے لفظ کو صد ہا جگہ پاؤ گے مگر کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ بجز مارنے کے کسی اور معنی پر بھی استعمال ہوا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر ایک اُمّی آدمی عرب کو کہا جائے کہ تُوْفِی زَیْدٌ تو وہ اس فقرہ سے یہی سمجھے گا کہ زید وفات پا گیا۔ خیر عربوں کا عام محاورہ بھی جانے دو خود آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی صحابی یا آپ کے عزیزوں میں سے فوت ہوتا تو آپؐ توفقی کے لفظ سے ہی اس کی وفات ظاہر کرتے تھے اور جب آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صحابہ نے بھی توفی کے لفظ سے ہی آپ کی وفات ظاہر کی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر کی وفات حضرت عمر کی وفات۔ غرض تمام صحابہ کی وفات توفقی کے لفظ سے ہی تقریراً تحریراً بیان ہوئی اور مسلمانوں کی وفات کے لئے یہ لفظ ایک عزت کا قرار پایا تو پھر جب مسیح پر یہی وارد ہوا تو کیوں اس کے خود تراشیدہ معنی لئے جاتے ہیں۔ اگر یہ عام محاورہ کا فیصلہ منظور نہیں تو دوسرا طریق فیصلہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ جو مسیح کے متعلق قرآنی آیات میں توفقی کا لفظ موجود ہے اس کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیا کئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے یہ تحقیقات بھی کی تو بعد دریافت ثابت ہوا کہ صحیح بخاری میں یعنی کتاب التفسیر میں آیت فلما توفیتنی کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مارنا ہی لکھا ہے [☆] اور پھر اسی موقع پر آیت انسی متوفیک کے معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مہمیتک درج ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اب ان حضرات مولویوں سے کوئی پوچھے کہ پہلا فیصلہ تو تم نے منظور نہ کیا مگر صحابہ کا فیصلہ اور خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قبول نہ کرنا اور پھر بھی کہتے رہنا کہ توفی کے اور معنی ہیں ایمانداری ہے یا بے ایمانی۔ ایسے تعصب پر بھی ہزار حیف کہ ایک لفظ کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے بھی سن کر قبول نہ کریں بلکہ کوئی اور معنی تراشیں اور اس فیصلہ کو منظور نہ رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کر دیا ہے اور اپنی نزاع کو اللہ اور رسول کی طرف رد نہ کریں بلکہ ارسطو اور افلاطون کی منطق سے مدد لیں۔ یہ طریق صلحاء کا نہیں ہے البتہ اشقیاء ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے اور کوئی بڑھ کر شہادت نہیں ہمارا تو اس بات کو سن کر بدن کا نپ جاتا ہے کہ جب ایک شخص کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پیش کیا جائے تو وہ اس کو قبول نہیں کرتا اور دوسری طرف بہکتا پھرتا ہے۔ پھر نہ معلوم ان حضرات

☆ حاشیہ: طبرانی اور مستدرک میں حضرت عائشہ سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی بیماری میں فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم ایک سوئیس برس تک جیتا رہا۔

کے کس قسم کے ایمان ہیں کہ نہ قرآن کریم کا فیصلہ ان کی نظر میں کچھ چیز ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ صحابہ کی تفسیر۔ یہ کیسا زمانہ آ گیا کہ مولوی کہلا کر اللہ رسول کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور اگر بہت تنگ کیا جائے اور کہا جائے کہ جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توفی کے معنے مارنا کر دیئے ہیں تو پھر کیوں آپ لوگ قبول نہیں کرتے تو آخری جواب ان حضرات کا یہ ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی پر اجماع ہو چکا ہے پھر ہم کیونکر قبول کر لیں مگر یہ عذر بھی بدتر از گناہ اور نہایت مکروہ چالاکی اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ جس اجماع میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہیں ہیں بلکہ اس کے صریح مخالف ہیں وہ اجماع کے ساتھ اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ ماسوا اس کے اجماع کا دعویٰ بھی سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ دیکھو کتاب مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۸۶ جو اس میں حگمما کے لفظ کی شرح میں لکھا ہے ینزل (ای ینزل عیسیٰ) حگمما ای حاکما بہذہ الشریعة لا نبیاً والاكثر ان عیسیٰ لم یمت وقال مالک مات وهو ابن ثلاث وثلثین سنة یعنی عیسیٰ ایسی حالت میں نازل ہوگا جو اس شریعت کے مطابق حکم کرے گا نہ نبی ہو کر۔ اور اکثر کا یہ قول ہے کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ اور امام مالک نے کہا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور وہ تینتیس برس کا تھا جب فوت ہوا۔ اب دیکھو کہ امام مالک کس شان اور مرتبہ کا امام اور خیر القرون کے زمانہ کا اور کروڑہا آدمی ان کے پیرو ہیں۔ جب انہیں کا یہ مذہب ہوا تو گویا یہ کہنا چاہئے کہ کروڑہا عالم فاضل اور متقی اور اہل ولایت جو سچے پیرو حضرت امام صاحب کے تھے ان کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ سچا پیرو اپنے امام کی مخالفت کرے خاص کر ایسے امر میں جو نہ صرف امام کا قول بلکہ خدا کا قول رسول کا قول صحابہ کا قول تابعین کا تبع تابعین کا قول ہے۔ اب ذرہ شرم کرنا چاہئے کہ جب ایسا عظیم الشان امام جو تمام ائمہ حدیث سے پہلے ظہور پذیر ہوا اور تمام احادیث نبویہ پر گویا ایک دائرہ کی طرح محیط تھا جب اسی کا یہ مذہب ہو تو کس قدر حیا کے برخلاف ہے کہ ایسے مسئلہ میں اجماع کا نام لیں افسوس کہ حضرات مولوی صاحبان عوام کو دھوکہ تو دیتے ہیں مگر بولنے کے وقت یہ خیال نہیں کرتے کہ دنیا تمام اندھی نہیں کتابوں کو دیکھنے والے اور خیانوں کو ثابت کرنے والے بھی تو اسی قوم میں موجود ہیں۔ یہ نام کے مولوی جب دیکھتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے

پیش کرنے سے عاجز آگئے اور گریز گاہ باقی نہیں رہا اور کوئی حجت ہاتھ میں نہیں تو ناچار ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ ملا آن باشد کہ بند نشود اگرچہ دروغ گوید۔ یہ حضرات یہ بھی جانتے ہیں کہ خود اجماع کے معنوں میں ہی اختلاف ہے۔ بعض صحابہ تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ بعض قرونِ ثلاثہ تک بعض ائمہ اربعہ تک مگر صحابہ اور ائمہ کا حال تو معلوم ہو چکا اور اجماع کے توڑنے کے لئے ایک فرد کا باہر رہنا بھی کافی ہوتا ہے چہ جائے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ جیسا عظیم الشان امام جس کے قول کے کر ڈھکا آدمی تابع ہوں گے حضرت عیسیٰ کی وفات کا صریح قائل ہو۔ اور پھر یہ لوگ کہیں کہ ان کی حیات پر اجماع ہے۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ اور اجماع کے بارے میں امام احمد رضی اللہ عنہ کا قول نہایت تحقیق اور انصاف پڑتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ تنج۔ مگر جو حدیث قرآن کی بینات محکمات کے مخالف ہوگی اور اس کے قصص کے برخلاف کوئی قصہ بیان کرے گی۔ وہ دراصل حدیث نہیں ہوگی کوئی محرف قول ہوگا یا سرے سے موضوع اور جعلی۔ اور ایسی حدیث بلاشبہ رد کے لائق ہوگی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن شریف کی مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی۔ قرآن میں متوفیک آیا ہے حدیث میں ممیتک آ گیا ہے۔ قرآن میں فلما توفیتنی آیا۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی لفظ فلما توفیتنی بغیر تغیر و تبدل کے اپنے پروردگار کے ظاہر فرما دیا کہ اس کے معنی مارنا ہے نہ اور کچھ اور نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں کی تحریف کرے۔ اور ایک آیت قرآن شریف کی جس کے معنی خدا تعالیٰ کے نزدیک زندہ اٹھالینا ہوا سوا اپنی طرف منسوب کر کے اس کے معنی مار دینا کر دیوے یہ تو خیانت اور تحریف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس گندی کارروائی کو منسوب کرنا میرے نزدیک اول درجہ کافق بلکہ کفر کے قریب قریب ہے۔ افسوس کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان خیانت پیشہ مولویوں کی کہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محرف القرآن ٹھہرایا۔ جزا اس کے کیا کہیں کہ لعنة الله على الخائنين الكاذبين یہ بات نہایت سیدھی اور صاف تھی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت فلما توفیتنی کو اسی طرح اپنی

ذات کی نسبت منسوب کر لیا جیسا کہ وہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب تھی اور منسوب کرنے کے وقت یہ نہ فرمایا کہ اس آیت کو جب حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کریں تو اس کے اور معنی ہوں گے اور جب میری طرف منسوب ہو تو اس کے اور معنی ہیں۔ حالانکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت میں کوئی معنوی تغیر و تبدل ہوتی تو رفع فننہ کے لئے یہ عین فرض تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تشبیہ و تمثیل کے موقعہ پر فرمادیتے کہ میرے اس بیان سے کہیں یوں نہ سمجھ لینا کہ جس طرح میں قیامت کے دن فلماً تو فیتنی کہہ کر جناب الہی میں ظاہر کروں گا کہ بگڑنے والے لوگ میری وفات کے بعد بگڑے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی فلماً تو فیتنی کہہ کر یہی کہیں گے کہ میری وفات کے بعد میری امت کے لوگ بگڑے کیونکہ فلماً تو فیتنی سے میں تو اپنا وفات پانا مراد رکھتا ہوں لیکن مسیح کی زبان سے جب فلماً تو فیتنی نکلے گا تو اس سے وفات پانا مراد نہیں ہوگا بلکہ زندہ اٹھایا جانا مراد ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرق کر کے نہیں دکھلایا جس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں پر ایک ہی معنی مراد لئے ہیں۔ پس اب ذرا آنکھ کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ جبکہ فلماً تو فیتنی کے لفظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ دونوں شریک ہیں گویا یہ آیت دونوں کے حق میں وارد ہے تو اس آیت کے خواہ کوئی معنی کرو دونوں اس میں شریک ہوں گے۔ سو اگر تم یہ کہو کہ اس جگہ توفی کے معنی زندہ آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہے تو تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ اس زندہ اٹھائے جانے میں حضرت عیسیٰ کی کچھ خصوصیت نہیں بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں کیونکہ آیت میں دونوں کی مساوی شراکت ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ وفات پا گئے ہیں اور مدینہ منورہ میں آپ کی قبر مبارک موجود ہے تو پھر اس سے تو بہر حال ماننا پڑا کہ حضرت عیسیٰ بھی وفات پا گئے ہیں۔ اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبسی فی اللہ سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت

﴿۱۹﴾

عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ☆ ہے اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیے۔ اور ثابت کرنا چاہیے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس صورت میں دوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا۔ اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔ بہر حال آیت فلما توفیتنی سے یہی معنی ثابت ہوئے کہ مار دیا۔ بعض نادان نام کے مولوی کہتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ اس آیت فلما توفیتنی کے مارنا ہی معنی ہیں نہ اور کچھ لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔

لیکن افسوس کہ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ اس طور سے آیت کے معنی فاسد ہو جاتے ہیں کیونکہ آیت کے معنی تو یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ جناب الہی میں عرض کریں گے کہ میری امت کے لوگ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہیں۔ یعنی جب تک میں زندہ تھا وہ سب صراط مستقیم پر قائم تھے اور میرے مرنے کے بعد میری امت بگڑی۔ نہ میری زندگی میں۔

سو اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک فوت نہیں ہوئے تو ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ ان کی امت بھی اب تک بگڑی نہیں۔ کیونکہ آیت اپنے منطوق سے صاف

☆ جب میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی نسبت حضرت سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی الشامی سے بذریعہ خط دریافت کیا تو انہوں نے میرے خط کے جواب میں یہ خط لکھا جس کو میں ذیل میں مع ترجمہ لکھتا ہوں۔

﴿۱۹﴾

يا حضرة مولانا وامامنا السلام عليكم ورحمة الله وبركاته نسأل الله الشافي ان يشفيكم. امامنا سالتم عن قبر عيسى عليه السلام وحالات اخرى مما يتعلق به فابينه مفصلا في حضر تكم وهو ان عيسى عليه السلام ولد في بيت لحم وبينه وبين بلدة القدس ثلاثة اقواس وقبره في بلدة القدس والى الان موجود وهنالک كنيسة وهي اكبر الكنائس من كنائس النصارى وداخلها قبر عيسى عليه السلام كما هو مشهود وفي تلك الكنيسة ايضا قبر امه مريم ولكن كل من القبرين عليحدة و كان اسم بلدة القدس في عهد بنى اسرائيل يروشلّم ويقال ايضا اورشليم وسميت من بعد المسيح ايلياء ومن بعد الفتوح الاسلامية الى هذا الوقت اسمها القدس والاعاجم تسميها بيت المقدس

بتلا رہی ہے کہ امت نہیں بگڑے گی جب تک وہ فوت نہ ہو جائیں۔ اور فوت کا لفظ یا یوں کہو کہ مرنے کی حقیقت کھلی کھلی ہے جس کو سارا جہان جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ایک انسان کو فوت شدہ کہیں گے تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ ملک الموت نے اس کی روح کو قبض کر کے بدن سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اب مصنفین[☆] انصافاً بتلاویں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات پر اس سے زیادہ تر کیا ثبوت ہوگا اور کیا دنیا میں اس سے زیادہ تر منطقی فیصلہ ممکن ہے جو اس آیت نے کر دیا۔ پھر اس کے مقابل پر یہودیوں کی طرح خدا تعالیٰ کی پاک کلام کو تحریف کر کے اور گندے دل کے ساتھ اپنی طرف سے اس کے معنی گھڑنا اگر فسق اور الحاد کا طریق نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ انصاف یہ تھا کہ اگر اس قطعی اور یقینی ثبوت کو ماننا نہیں تھا تو اس کو توڑ کر دکھلاتے۔ مگر ہمارے مخالفوں نے ایسا نہیں کیا اور تاویلات رکیکہ کر کے اور سچائی کے راہوں کو بکلی چھوڑ کر ہم پر ثابت کر دیا کہ ان کو سچائی کی کچھ بھی پروا نہیں ہے۔

انہوں نے انکار حیات عیسیٰ کو کلمہ کفر تو ٹھہرایا مگر آنکھ کھول کر نہ دیکھا کہ قرآن اور نبی آخر الزمان دونوں متفق اللفظ واللسان حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ امام مالک

و اما عدة اميال الفصل بينها وبين طرابلس فلا اعلمها تحقيقا نعم يعلم تقريبا نظرا على الطرق والمنازل. وتختلف الطرق. الطريق الاول من طرابلس الى بيروت فمن طرابلس الى بيروت منزليين متوسطين (وقدر المنزل عندنا من الصباح الى قريب العصر) ومن بيروت الى صيدا منزل واحد ومن صيدا الى حيفا منزل واحد ومن حيفا الى عكا منزل واحد ومن عكا الى صور منزل واحد و يقال لبلاد الشام سوريه نسبة الى تلك البلدة في القديم. ثم من صور الى يافا منزل كبير وهي على ساحل البحر ومنها الى القدس منزل صغير والان صنع الريل منها الى القدس ويصل القاصد من يافا الى القدس في اقل من ساعة فعدة المسافة من طرابلس الى القدس تسعة ايام مع الراحة واليهما طرق من طرابلس واقربها طريق البحر بحيث لوركب الانسان من طرابلس بالمركب الناري

جیسے جلیل الشان امام قائل وفات ہو گئے۔ اور امام بخاری جیسے مقبول الزمان امام حدیث نے محض وفات کے ثابت کرنے کے لئے دو متفرق مقامات کی آیتوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ ابن قیم جیسے محدث نے مدارج السالکین میں وفات کا اقرار کر دیا۔ ایسا ہی علامہ شیخ علی بن احمد نے اپنی کتاب سراج منیر میں ان کی وفات کی تصریح کی۔ معتزلہ کے بڑے بڑے علماء وفات کے قائل گذر گئے۔ پر ابھی تک ہمارے مخالفوں کی نظر میں حضرت عیسیٰ کی حیات پر اجماع ہی رہا۔ یہ خوب اجماع ہے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر رحم کرے یہ تو حد سے گزر گئے۔ جو بائیں اللہ اور رسول کے قول سے ثابت ہوتی ہیں انہیں کو کلمات کفر قرار دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

﴿۲۱﴾

اب ہم اس تقریر کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتے اور نہ ہم جتلانا چاہتے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ حیات مسیح کس قدر بے بنیاد اور واہیات باتوں سے پُر ہے۔ لیکن نہایت ضروری امر جس کے لئے ہم نے یہ رسالہ لکھا ہے یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ میں محض عوام کا دل خوش کرنے کے لئے یہ چند لفظ بھی منہ سے نکال دیئے

یصل الی یافا بیوم وليلة ومنها الی القدس ساعة فی الربیل والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ادام اللہ وجودکم وحفظکم وایدکم ونصرکم علی اعدائکم۔ امین.

کتبہ خادمکم محمد السعیدی الطرابلسی عفا اللہ عنہ

ترجمہ حضرت مولانا امانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو شفا بخشے۔ (میری بیماری کی حالت میں یہ خط شامی صاحب کا آیا تھا) جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گر جا بنا ہوا ہے اور وہ گر جا تمام گر جاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گر جا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام ریوثلم تھا اور اس کو اور شلم بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیاء رکھا گیا اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام

﴿۲۱﴾

ہیں کہ اگر ہمارے دلائل حیات مسیح توڑ کر دکھلاویں تو ہم ہزار روپیہ دیں گے۔ اگرچہ دلائل کا حال تو معلوم ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ناحق چند ورق سیاہ کر کے ایک قدیم پردہ اپنا فاش کیا اور ایسی بے ہودہ باتیں لکھیں کہ بجز دونا م کے ہم تیسرا نام ان کا رکھ ہی نہیں سکتے۔ یعنی یا تو وہ صرف دعاوی ہیں جن کو دلیل کہنا بیجا اور محق ہے۔ اور یا یہودیوں کی طرح قرآن شریف کی تحریف ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں بھی یہ یقین جما ہوا ہے کہ میری کتاب میں کچھ نہیں اس لئے انہوں نے اس پردہ پوشی کے لئے آخر کتاب کے کہہ بھی دیا ہے کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں آئے گی۔ جب تک کوئی سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے۔ یہ کیوں کہا۔ صرف اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ میری کتاب دلائل شافیہ سے محض خالی اور طبل تہی ہے۔ اور ضرور جاننے والے جان جائیں گے کہ اس میں کچھ نہیں۔ لہذا تعلیق بالحال کی طرح انہوں نے یہ کہہ دیا کہ وہ دلائل جو میں نے لکھے ہیں ایسے پوشیدہ ہیں کہ وہ ہر ایک کو نظر نہیں آئیں گے اور صرف میری

﴿۲۲﴾

قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں مگر طرابلس اور قدس میں جو فاصلہ ہے میں تحقیقی طور پر اس کو بتلا نہیں سکتا کہ کس قدر ہے ہاں راہوں اور منزلوں کے لحاظ سے تقریباً معلوم ہے۔ اور طرابلس سے قدس کی طرف جانے کی کئی راہیں ہیں۔ ایک راہ یہ ہے کہ طرابلس سے بیروت کو جائیں اور طرابلس سے بیروت تک دو متوسط منزلیں ہیں۔ اور ہم لوگ منزل اس کو کہتے ہیں جو صبح سے عصر تک سفر کیا جائے اور پھر بیروت سے صیدا تک ایک منزل ہے اور صیدا سے حیفا تک ایک منزل اور حیفا سے عکا تک ایک منزل اور عکا سے سورت تک ایک منزل اور بلا دیشام کو سوریہ اسی نسبت کی وجہ سے کہتے ہیں یعنی اس بلدہ قدیمہ کی طرف منسوب کر کے سوریہ نام رکھتے ہیں پھر سورت سے یافا تک ایک منزل کبیر ہے اور یافا بحر کے کنارے پر ہے اور یافا سے قدس تک ایک چھوٹی سی منزل ہے اور اب یافا سے قدس تک ریل طیار ہو گئی ہے۔ اور اگر ایک مسافر یافا سے قدس کی طرف سفر کرے تو ایک گھنٹہ سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔ سو اس حساب سے طرابلس سے قدس تک نو دن کا سفر آرام کے ساتھ ہے مگر سمندر کا راہ نہایت قریب ہے۔ اور اگر انسان اگن بوٹ میں بیٹھ کر طرابلس سے قدس کو جانا چاہے تو یافا تک صرف ایک دن اور رات میں پہنچ جائے گا اور یافا سے قدس تک صرف ایک گھنٹہ کے اندر۔ والسلام۔

خدا آپ کو سلامت رکھے اور نگہبان اور مددگار رہو اور دشمنوں پر فتح بخشے۔ آمین۔ منہ

﴿۲۲﴾

زبان ان کی کنجی رہے گی اور جب تک کوئی میرے دروازہ پر ایک مدت ٹھہر کر اور میری شاگردی اختیار کر کے اس مجموعہ بکواس کو سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے تب تک ممکن ہی نہیں کہ ان اوراق پر اگندہ سے کچھ حاصل ہو سکے۔ اے فضول گومولوی اگر تیرے دلائل ایسے ہی گور میں پڑے ہوئے اور تاریکی میں اترے ہوئے ہیں کہ وہ تیری کتاب میں ایک زندہ ثبوت کی طرح اپنا وجود بتلا ہی نہیں سکتے تو ایسی بیہودہ اور فضول کتاب کے بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی جب تجھے خود معلوم تھا کہ دلائل نہایت نکمے اور بے معنی ہیں یہاں تک کہ تیرے زبانی بکواس کے سوا بے نشان ہیں تو ایسی کتاب کا لکھنا ہی بے سود تھا۔ بلکہ ان کا دلائل نام رکھنا ہی بے محل اور جائے شرم اور یا وہ گوئی میں داخل ہے۔

اگرچہ اس پُرفتن دنیا میں ہزاروں طرح کے فریب ہو رہے ہیں مگر ایسا فریب کسی نے کم سنا ہوگا کہ جو اس مولوی رسل بابا صاحب نے کیا کہ دلائل سمجھنے کے لئے شاگردی اور سبقاً سبقاً کتاب پڑھنے کی شرط لگا دی اور دل میں یقین کر لیا کہ یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غمی کی شاگردی اختیار کرے اور اس کے شیطانی رسالہ کو سبقاً سبقاً اس سے پڑھے اس امید سے کہ حضرت مسیح کی زندگی کے دلائل ایسے پوشیدہ طور پر اس کی کتاب میں چھپے ہوئے ہیں کہ تمام دنیا اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھ نہیں سکتی اور نہ ان کے رسالہ میں ان کا کچھ پتا لگا سکتی ہے۔ اگرچہ ہزار یا کروڑ مرتبہ پڑھے اور نہ رسالہ میں ان کا کچھ پتہ لگ سکتا ہے کہ کہاں ہیں۔ صرف مصنف کی رہنمائی سے نظر آ سکتے ہیں۔ ورنہ قیامت تک پتہ لگنے سے نومیدی ہے۔

اے ناظرین کیا آپ لوگوں نے کبھی اس سے پہلے بھی کوئی ایسی کتاب سنی ہے جس کے دلائل کتاب میں درج ہو کر پھر بھی مصنف کے پیٹ میں ہی رہیں۔ افسوس کہ آج کل کے ہمارے مولویوں میں ایسی ہی بیہودہ مکاریاں پائی جاتی ہیں جن سے مخالفین کو ہنسی اور ٹھٹھے کا موقع ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جو فاضل اور عالم اور واقعی اہل علم ہیں وہ تو ان کو تاندیشوں اور نادانوں سے کنارہ کر کے ہماری طرف آتے جاتے ہیں۔ رہے نام کے مولوی جو اردو بھی

اچھی طرح لکھ نہیں سکتے اور قرآن کریم اور احادیث سے بے خبر ہیں وہ صرف آبائی تقلید کی وجہ سے ہمارے ایسے مخالف ہو گئے ہیں کہ خدا جانے ہم نے ان کے کس باپ یا دادے کو قتل کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا رات دن کا وظیفہ گالیاں اور ٹھٹھا اور تکفیر ہے گویا کبھی مرنا نہیں۔ کبھی پوچھے جانا نہیں کہ تم نے کیوں مسلمانوں کو کافر کہا۔ خدا تعالیٰ سے لڑائی کر رہے ہیں ضد سے باز نہیں آتے۔ مگر ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی کہ مہدی معبود یعنی وہی مسیح موعود جب ظہور کرے گا تو اس وقت کے مولوی اس پر فتوائے کفر لکھیں گے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ فتویٰ لکھنے والے تمام دنیا کے شریروں سے بدتر ہوں گے اور روئے زمین پر ایسا کوئی بھی فاسق نہیں ہوگا جیسا کہ وہ اور ہرگز قبول نہیں کریں گے مگر نفاق سے۔ افسوس کہ ان سادہ لوحوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ جو شخص اللہ اور رسول کے قول کے مطابق کہتا ہے وہ کیونکر کافر ہو جائے گا۔ کیا کوئی شخص اس بات کو قبول کر لے گا کہ وہ ہزار ہا اکابر اور اہل اللہ جو تیرہ سو برس تک یعنی ان دنوں تک حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا مانتے چلے آئے وہ سب کافر ہی ہیں۔ اور نعوذ باللہ امام مالک رضی اللہ عنہ بھی کافر ہیں جنہوں نے کروڑ ہا اپنے پیروؤں کو یہی تعلیم دی اور نعوذ باللہ امام بخاری بھی کافر جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی موت کے بارے میں اپنے صحیح میں ایک خاص باب باندھا۔ ابن قیم بھی کافر جنہوں نے ان کو حضرت موسیٰ کی طرح موتی میں داخل کیا۔ اور ان بزرگوں کے مسلمان جاننے والے بھی سب کافر۔ اور معتزلہ تمام کافر جن کا مذہب ہی یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ درحقیقت فوت ہو گئے۔

اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی جو شوخی اور چالاکی کی راہ سے سارے جہان کو کافر بنا دیا خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جو تمہیں السلام علیکم کہے اس کو یہ مت کہو کہ لَسْتُ مُؤْمِنًا یعنی اس کو کافر مت سمجھو وہ تو مسلمان ہے۔ لیکن تم نے ان کو کافر ٹھہرایا جو تمام ایمانی عقائد میں تمہارے شریک ہیں۔ اہل قبلہ ہیں اور شرک سے بیزار اور مدارِ نجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی جانتے ہیں اور پیروی سے منہ پھیرنے والے

کو لعنتی اور جہنمی اور ناراضی سمجھتے ہیں۔ اے شریر مولویو ذرہ مرنے کے بعد دیکھنا کہ اس جلد بازی کی شرارت کا تمہیں کیا پھل ملتا ہے۔ کیا تم نے ہمارا سینہ چاک کیا اور دیکھ لیا کہ اندر کفر ہے ایمان نہیں اور سینہ سیاہ ہے روشن نہیں۔ ذرہ صبر کرو اس دنیا کی عمر کچھ بہت لمبی نہیں۔

تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کے لئے جائے عار ہیں مسلمان ہیں اور باقی سارا جہان کافر۔ افسوس کہ یہ لوگ کس قدر سخت دل ہو گئے۔ کیسے پردے ان کے دلوں پر پڑ گئے۔ یا الہی اس امت پر رحم کر اور ان مولویوں کے شر سے ان کو بچالے اور اگر یہ ہدایت کے لائق ہیں تو ان کی ہدایت کرو ورنہ ان کو زمین پر سے اٹھالے تا زیادہ شر نہ پھیلے اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاد شیخ محمد حسین بٹالوی کو اپنے رسالہ نور الحق میں مخاطب کر کے کہا ہے کہ اگر اس کو عربیت میں کوئی حصہ نصیب ہے تو اس رسالہ کی نظیر بنا کر پیش کرے اور پانچ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر شیخ نے اس طرف منہ بھی نہیں کیا حالانکہ شیخ مذکور ان تمام لوگوں کے لئے بطور استاد کے ہے اور اسی کی تحریکوں سے یہ مُردے جنبش کر رہے ہیں۔

ہم بار بار کہتے ہیں اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اُس کی ذریات محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں۔ ہم نے تفسیر سورۃ الفاتحہ انہیں لوگوں کے امتحان کی غرض سے لکھی اور رسالہ نور الحق اگرچہ عیسائیوں کی مولویت آزمانے کے لئے لکھا گیا مگر یہ چند مخالف یعنی شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے میاں رسل بابا وغیرہ جو مکلف اور بدگو اور بدزبان ہیں اس خطاب سے باہر نہیں ہیں۔ الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکفروں سے رسالہ نور الحق کا جواب نہیں لکھ سکے گا کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔

اگر یہ ہمارے الہام کو الہام نہیں سمجھتے اور اپنے خبیث باطن کی وجہ سے اس کو ہماری بناوٹ

یا شیطانی وسوسہ خیال کرتے ہیں تو رسالہ نور الحق کا جواب میعاد مقررہ میں لکھیں اور اگر نہیں لکھ سکتے تو ہمارا الہام ثابت۔ پھر جن لوگوں نے اپنی نالیامتی اور بے علمی دکھلا کر ہمارا الہام آپ ہی ثابت کر دیا تو وہ ایک طور سے ہمارے دعوے کو تسلیم کر گئے۔ پھر مخالفانہ بکواس قابل سماعت نہیں اور ہماری طرف سے تمام پادریان اور شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کے لئے ہم نے ان سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کے لئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔

پھر اگر اخیر جون ۱۸۹۴ء تک درخواست نہ کریں تو بعد اُس کے کوئی درخواست سنی نہیں جائے گی اور نادانی ان کی ہمیشہ کے لئے ثابت ہو جائے گی اور مولویت کا لفظ اُن سے چھین لیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اندر بالمقابل رسالہ بنانے کے لئے درخواست کر دیں تو تمام درخواست کنندوں کی ایک ہی درخواست سمجھی جائے گی اور صرف پانچ ہزار روپیہ جمع کر دیا جائے گا نہ زیادہ۔ اور ان میں سے جو لوگ رسالہ بالمقابل بنانے میں فتح یاب سمجھے جائیں گے خواہ وہ عیسائی ہوں گے اور یا یہ حق کے مخالف نام کے مولوی اور یا دونوں۔ وہ اس پانچ ہزار روپیہ کو آپس میں تقسیم کر لیں گے اور ان کا اختیار ہوگا کہ سب اکٹھے ہو کر رسالہ بناویں غالباً اس طرح سے ان کو آسانی ہوگی مگر آخری نتیجہ ان کے لئے یہی ہوگا کہ

خسر الدنیا والآخرة و سواد الوجه فی الدارین۔ اور اگر ہم ان کی اس درخواست کے آنے کے بعد جس پر کم سے کم دس مشہور رئیسوں کی گواہیاں مثبت ہونی چاہئیں اور جو کسی اخبار میں چھاپ کر ہمیں رجسٹری کرا کر پہنچانی چاہیے۔ تین ہفتہ تک کسی بنک میں پانچ ہزار روپیہ جمع نہ کرویں تو ہم کاذب اور ہمارا سب دعویٰ کذب متصور ہوگا کیونکہ زبانی انعام دینے کا دعویٰ کرنا کچھ چیز نہیں ایک کاذب بدنیت بھی ایسا کر سکتا ہے۔ سچا وہی ہے کہ جو اُس کی زبان سے نکلا اس کو کر دکھاوے۔ ورنہ لعنة اللہ علی الکاذبین۔ لیکن اگر ہم نے روپیہ جمع کر دیا اور

پھر نفاق پیشہ لوگ مقابل پر آنے سے بھاگ گئے تو اس بد عہدی کے باعث سے جو کچھ خرچہ ہمارے عائد حال ہوگا وہ سب براہ راست یا بذریعہ عدالت اُن سے لیا جائے گا اور نیز اس حالت میں بھی کہ جب وہ جواب لکھنے میں عہدہ برانہ ہو سکیں اس کا اقرار بھی ان کی درخواست میں ہونا چاہیے۔

اب ہم مولوی رسل بابا کے ہزار روپیہ کے انعام کا ذکر کرتے ہیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے رسالہ حیات المسیح کو ہزار روپیہ انعام کی شرط سے شائع کیا ہے کہ جو شخص اُن کے دلائل کو توڑ دے اس کو ہزار روپیہ انعام دیا جائے مگر مولوی صاحب موصوف نے اسی رسالہ میں یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ وہ دلائل رسالہ مذکورہ میں ایک معمایا چیتان کی طرح مخفی رکھے گئے ہیں وہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتے جب تک کوئی انہیں سے اس رسالہ کو سبقاً سبقاً نہ پڑھے۔ عقلمند معلوم کر گئے ہوں گے کہ یہ باتیں کس خوف نے ان کے منہ سے نکلوائی ہیں اور کون سادل میں دھڑکا تھا جس سے ان رو بہا باز یوں کی ضرورت ہوئی، ہم تو ان باتوں کے سنتے ہی ڈان کے اڑھائی حرف معلوم کر گئے اور سمجھ گئے کہ کس درد سے یہ سیپا کیا گیا ہے اور کس خوف سے دلائل کا حوالہ اپنے پیٹ کی طرف دیا گیا ہے۔

بہر حال ہم ان کو اس رسالہ کے ذریعہ سے فہمائش کرتے ہیں کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمد شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس جمع کرا کر اُن کی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں اُن کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ ہم نے وصول کر لیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ہذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اس تحریر کی اس لئے ضرورت ہے کہ تاہمیں بلکی اطمینان ہو جائے اور سمجھ لیں کہ روپیہ ثالثوں کے قبضہ میں آ گیا ہے اور تاہم اس کے بعد مولوی رسل بابا کے رسالہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے مشغول ہو جائیں۔ اور ہم قصہ کوتاہ کرنے کے لئے اس بات پر راضی ہیں کہ شیخ محمد حسین بٹالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے فیصلہ کے لئے یہی کافی ہوگا کہ شیخ بٹالوی مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اول سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو کہ اے حاضرین بخدا میں نے اول سے آخر تک دونوں

رسالوں کو دیکھا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرتا ہے۔ اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے اس کے جوابات سے اس کے دلائل کی بیخ کنی نہیں ہوئی۔ اور اگر میں نے جھوٹ کہا ہے یا میرے دل میں اس کے برخلاف کوئی بات ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جدام ہو جائے یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور برے عذاب سے مر جاؤں فقط۔ تب تمام حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخواست ہو۔

پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانے والا ان تمام بلاؤں سے محفوظ رہا تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا کا ہزار روپیہ عزت کے ساتھ اس کو واپس دے دے گی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کریں گے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے۔ مگر ایک برس تک بہر حال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہے گا اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کر دیا تو ان کا کذب اور دروغ ثابت ہو جائے گا۔ تب ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے دروغ گولوگوں کی شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور ان سے پرہیز کریں۔ واضح رہے کہ اس مخالف گروہ سے ہمیں عام طور پر تکلیف پہنچی ہے اور کوئی تحقیر اور توہین اور سب اور شتم نہیں جو ان سے ظہور میں نہیں آیا۔ جب تکلیف اور گالیوں سے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے تو پھر بددعاؤں کی طرف رخ کیا اور دن رات بددعائیں کرنے لگے مگر ایسے بخیلوں سیاہ دلوں کی ظالمانہ بددعائیں کیونکر اس جناب میں قبول ہوں جو دلوں کے مخفی حالات جانتا ہے۔ آخر جب بددعاؤں سے بھی کام نہ نکل سکے تو خدا تعالیٰ سے نومید ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی طرف جھکے اور جھوٹی خبریاں کہیں اور مفتر یا نہ رسالے لکھے کہ اس شخص کے وجود سے فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے۔ لیکن یہ دانا اور دقیقہ رس اور حقیقت شناس گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکے میں آجاتی۔ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ ایسے عقیدے تو انہیں لوگوں کے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو صد ہا برسوں سے کہتے چلے آئے ہیں کہ اسلام کو جہاد سے پھیلانا چاہیے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ یہ بھی ان کا قول ہے کہ جب ان کا فرضی مہدی ظہور کرے گا یا کسی غار میں سے نکلے گا اور اسی زمانہ میں ان کا فرضی عیسیٰ بھی آسمان پر سے اتر کر کوئی تیز حربہ کفار کے قتل کے لئے اپنے ساتھ ہی آسمان سے لائے گا تو دونوں مل کر دنیا کے تمام کافروں کو قتل کر ڈالیں گے اور جس نے اسلام سے انکار کیا خواہ وہ یہود میں سے ہو یا نصاریٰ میں سے وہ تہ تیغ کیا جائے گا۔ یہ

ان لوگوں کے بڑے بڑے عقیدے ہیں اگر شک ہو تو کسی مولوی کا عدالت میں حلفاً اظہار لیا جاوے۔
 تا عدالت پر کھل جائے کہ کیا واقعی ان لوگوں کے یہی عقیدے ہیں یا ہم نے بیان میں غلطی کی ہے۔
 لیکن ہم گورنمنٹ کو بلند آواز سے اطلاع دیتے ہیں کہ اس زمانہ میں جنگ
 اور جہاد سے دین اسلام کو پھیلانا ہمارا عقیدہ نہیں ہے اور نہ یہ عقیدہ کہ جس
 گورنمنٹ کے زیر سایہ رہیں اور اس کے ظلی حمایت میں امن اور عافیت کا فائدہ
 اٹھویں اور اس کی پناہ میں رہ کر اپنے دین کی بخوشی خاطر اشاعت کر سکیں اسی سے
 باغیوں کی طرح لڑنا شروع کر دیں۔ کیا اس گورنمنٹ انگریزی میں ہم امن اور
 عافیت سے زندگی بسر نہیں کرتے۔ کیا ہم حسب مرضی دین کی اشاعت نہیں کر
 سکتے۔ کیا ہم دینی احکام بجالانے سے روکے گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ سچ اور
 بالکل سچ یہ بات ہے کہ ہم جس کوشش اور سعی اور امن اور آزادی سے اسلامی وعظ
 اور نصائح بازاروں میں، کوچوں میں، گلیوں میں اس ملک میں کر سکتے ہیں اور ہر
 یک قوم کو حق پہنچا سکتے ہیں یہ تمام خدمات خاص مکہ معظمہ میں بھی بجا نہیں لا سکتے
 چہ جائیکہ کسی اور جگہ تو پھر کیا اس نعمت کا شکر کرنا ہم پر واجب ہے یا یہ کہ مفسدہ
 بغاوت شروع کر دیں۔

سو اگرچہ ہم مذہب کے لحاظ سے اس گورنمنٹ کو بڑی غلطی پر سمجھتے اور ایک
 شرمناک عقیدہ میں گرفتار دیکھ رہے ہیں تاہم ہمارے نزدیک یہ بات سخت گناہ اور
 بدکاری میں داخل ہے کہ ایسے محسن کے مقابل پر بغاوت کا خیال بھی دل میں لاویں۔ ہاں
 بے شک ہم مذہبی لحاظ سے اس قوم کو صریح خطا پر اور ایک انسانی بناوٹ میں مبتلا دیکھتے
 ہیں۔ تو اس صورت میں ہم دعا اور توجہ سے اس کی اصلاح چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے
 مانگتے ہیں کہ اس قوم کی آنکھیں کھولے اور ان کے دلوں کو منور کرے اور انہیں معلوم ہو

کہ انسان کی پرستش کرنا سخت ظلم ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کیا ہیں صرف ایک عاجز انسان اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ایک دم میں کروڑ ہا ایسے بلکہ ہزار ہا درجوں سے بہتر پیدا کر دے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر رہا ہے۔ مشیت خاک کو منور کرنا اس کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں جو شخص صاف دل سے اور کامل محبت سے اس کی طرف آئے گا بے شک وہ اس کو اپنے خاص بندوں میں داخل کر لے گا۔ انسان قرب کے مدارج میں کہاں تک پہنچ سکتا ہے اس کا کچھ انتہا بھی ہے ہرگز نہیں۔ اے مردوں کے پرستار زندہ خدا موجود ہے اگر اس کو ڈھونڈو گے پاؤ گے۔ اگر صدق کے پیروں کے ساتھ چلو گے تو ضرور پہنچو گے۔ یہ نامردوں اور نغٹوں کا کام ہے کہ انسان ہو کر اپنے جیسے انسان کی پرستش کرنا۔ اگر ایک کو باکمال سمجھتے ہو تو کوشش کرو کہ ویسے ہی ہو جاؤ نہ یہ کہ اس کی پرستش کرو مگر وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قوی کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماء و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا بخدا وہ مسیح بن مریم نہیں ہے۔ مسیح تو صرف ایک معمولی سانبی تھا۔ ہاں وہ بھی کروڑ ہا مقربوں میں سے ایک تھا۔ مگر اُس عام گروہ میں سے ایک تھا اور معمولی تھا اس سے زیادہ نہ تھا۔ بس اس سے دیکھ لو کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ یحییٰ نبی کا مرید تھا اور شاگردوں کی طرح اصطبغ پایا۔

وہ صرف ایک خاص قوم کے لئے آیا۔ اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ پہنچ نہ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدہ سے زیادہ ثابت ہوا اور اس کے آنے سے ابتلا اور فتنہ بڑھ گیا۔ اور دنیا کے ایک حصہ کثیرہ نے ہلاکت کا حصہ لے لیا مگر اس میں شک نہیں کہ وہ سچا نبی اور خدا تعالیٰ کے مقربوں میں سے تھا۔ مگر وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مبراہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللہم صل وسلم و بارک علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

الْوَصِيَّةُ لِلَّهِ لِقَوْمٍ لَا يَعْلَمُونَ

أبيها العلماء والمشايخ والفقهاء. إني رأيت تعاميتكم في مصنفاتكم، فتأجج قلبي لجهلاتكم. إنكم تسرون في المعامى، ولا تخافون جوب الحوامى. وإني عفتُ أن أفصل حالاتكم، وأبين مقالاتكم. أتعاميتم مع سلامة البصر، وتجاهلتم مع العلم والخبر؟ كان عندكم العقل والفهم الصافى، ولكن النفس صارت ثالثة الأثافي. إن حبّ العين سلب عينيكم، والطمع فى كرم الناس محق كريميتكم. أقرأتم العلوم للقري، وتعلمتم لرغفان القري؟ وباعدتم عن الإخلاص الذى هو شعار الأنبياء وحلية الأولياء. تركتم الشريعة وتبعتم النفس الدنيّة، وصرتم قوما خاسرين. أكلتم الدنيا بأنواع الدقاير[☆]، وما نجا من فحكّم أحد من القبيل والديبر. طوراً تلدغون فى حلال العظا، وأخرى بالكلم المحفظات. وأجد فيكم ما يسم بالإخلاق، وما أجد شيئاً من محاسن الأخلاق. فإننا لله على مصيبة الإسلام، وإمحال رياض خير الأنام. وإننا نكتب قصّتكم متجرّعا بالغصص، ومتورّعا من مبالغات القصص. إنكم جعلتم الإسلام مصطبّة المقيفين، أو خان المدروزين والمُشَقِّقين. اتقوا الله ويوم الأهوال، وحلول الآفات وتغيّر الأحوال، واذكروا الحمام ومساورة الإعلال، وفضوح الآخرة وسوء المآل. واتركوا الكبر والعجب والخيلاء، فإنها لا يزيدكم إلا الغطاء. ولا تصحّ صفة العبودية إلا بعد ذوبان جذبات الحيّة، أعنى هوى النفس الذى هو على بحر السلوك كزبد، فلا

تطيعوا الزبد كعبد، واطلبوا بحر ماء معين.

واعلم يا طالب الحق الأهمّ أن علماء السوء ما يخرجون من الفم هو أضرّ على الناس من السمّ، ومن كلّ بلاء يوجد على وجه الأرضين، فإن السموم إذا أضرت فلا تضرّ إلا الأجسام، وأما كلامهم فيضّر الأرواح ويهلك العوام، بل ضررهم أشدّ وأكثر من إبليس اللعين. يلبسون الحق بالباطل، ويسلّون سيوف المكر كالقاتل، ويصرون على كلمات خرجت من أفواههم وإن كانوا على خطأ مبين. فاستعدّ بالله منهم ومن كلماتهم، واجتنبهم وجهلا تهم، وكن مع العلماء الصادقين. ولا تضحك على مواجيد الأولياء، والأسرار التي كشفت على تلك الأصفياء، فإنهم مظاهر نور الله وينابيع رب العالمين. واعلم أنهم قوم صادقون في الأحوال، والمحفوظون في الأفعال والأعمال، ويعلمون من أشياء لا يعلمها عقل العلماء، ويعطون من علم لا يعطى مثله أحد من العقلاء. فلا يُنكرهم إلا الذي فيه بقية من مسّ الشيطان، وأثر من آثار الجانّ، ولا يكفرهم إلا الأعمى الذي ليس همّه إلا تكفير الصالحين. ألا إن لله عبداً يحبهم ويحبّونه، آثرهم وملاً قلوبهم من حبه وحبّ مرضاته، فنسوا أنفسهم استغرافاً في محبة ذاته وصفاته، فلا تعلق همّتك بإيذاء قوم لا تعرفهم ومنازلهم، وإنك لا تنظر إليهم إلا كعمين. إنهم خرجوا من خلقٍ كان مشابه خلقٍ وجودك، وسعوا إلى مقام أعلى وتباعدوا عن حدودك، ووصلوا مكاناً لا تصل إليها أنظارك، ولا تدركها أفكارك، ونزلوا بمنزلة لا يعلمها إلا رب العالمين. فلا تدخل في أقوالهم كمجتريين، ولا تتحرك بسوء الظنون وقلة الأدب معهم

كالمعتدين، فيعاديك ربك وتلحق بالخاصرين. فإياك يا أخى أن تقع
 فى ورطة الإنكار، وتلحق بالأشرار، وتهلك مع الهالكين. واعلم أن
 كتاب الله الرحمن، كسبعة أبحرٍ من أنواع نكات العرفان، يشرب منها
 كل طير بوسع منقاره، ويختار حقيراً ولا يشرب إلا قدرا يسيرا. والذين
 وسّع مداركهم عناياث ربهم، فيشربون ماءً كثيرا وهم أولياء الرحمن
 وأحبّاء أحسن الخالقين. يهبُّ على قلوبهم نفحات إلهية، فيتعالى كلامهم،
 فيجهله عقول الذين ليسوا من العارفين. والذين يُعطون أفعالا خارقة
 للعادة، وأعمالا متعالية عن طور العقل والفكر والإرادة، فلا تعجب من أن
 يُعطوا كلماتٍ، ورزقوا من نكات تعجز العلماء عن فهمها، فلا تنهض
 كالمستعجلين. وإن كنت من الذين أراد الله بهم خيرا، فبادر و سرّ إليهم
 سيرا، ودع زورا و ضيرا، وكن من الحازمين. وكم من كلمات نادرات بل
 محفظات، تخرج من أفواه أهل الله إلهاماً من الله الذى هو مؤيد
 المهتمين، فينهضون لله ويبلغونها ويشيعونها، فتكون سببَ مرضاة الله
 كهف المأمورين. ثم تلك الكلمات بعينها بغير تغيير وتبديل تخرج من
 فمٍ آخر، فيصير قائلها من الذين تركوا الأدب واجتروا واصاروا من
 الفاسقين. فتأدّب مع أهل الله ولا تعجل عليهم ببعض كلماتهم. وإن لهم
 نياتٍ لا تعرفها، وإنهم لا ينطقون إلا بإشارة ربهم، فلا تهلك نفسك
 كالمجتريين. لهم شأن لا يفهمه إنسان، فكيف مثلك فتان، إلا من سلك
 مسلكهم، وذاق مذاقهم، ودخل فى سلكهم، فلا تنظر إلى وجوه مشايخ
 الإسلام وكبراء الزمان، فإنهم وجوه خالية من نور الرحمن، ومن زى العاشقين.
 ولا تحسب كلمات المحدّثين المكلمين ككلماتك أو كلمات أمثالك

من المتعسّفين. فإنها خرجت من أنفاس طيّبة، ونفوس مطهّرة مُلهمّة، وهي قريب العهد من الله تعالى كثمرٍ غَضٌّ طرىُّ أخذ الآن من شجرة مباركة للآكلين. والقوم لما لم يفهموا كلمات لطيفة دقيقة حَكَمِيّة إلهيّة، فعزّوا أهلها إلى الفُسّاق والزنادقة والكفّار وأهل الأهواء. فياحسرة عليهم وعلى تلك الآراء، إنهم قد هلكوا إن لم يتوبوا ولم يرجعوا منتهين. والأحرار ينتقلون من القلب إلى القلب، وهم انتقلوا من القلب إلى القلب، ونبذوا كل ما علموا وراء ظهورهم للبخل الغالب، فأصبحوا كقشِرٍ لا لبّ فيه وأكلوا الجيفة كالثعالب، وكفّروني ولعنوني من غير علم ليستروا الأمر على الطالب، وقالوا كافر كذاب، واتبعوا دأب الذين خلوا من قبلهم من أهل التباب. وكانوا يقولون من قبل إنّ رجلا لا يخرج من الإيمان باختلافاتٍ ليس فيها إنكار تعليم القرآن، وإنما الحُكم بالتكفير لمن صرّح بالكفر واختاره ديناً، وأنكر دين الله القدير وجحد بالشهادتين كالأعداء اللئام، وخرّج عن دين الإسلام، وصار من المرتدّين. وقالوا لو رأينا في هذا الرجل خيراً أو رائحةً من الدّين ما كفّرنا وما كذبنا وما تصدّينا للتوهين. كلا، بل قسّت قلوبهم من الإصرار على الإنكار، ودعاوى الرياء وفتاوى الاستكبار، فطبع عليها طابع وما وُفقوا أن يرجعوا مع الراجعين. ولو شاء الله لأصلح بهم وطهر مقالهم، وجذبهم وأراهم ضلالهم، ولكنهم زاغوا وأحبّوا عيوبهم، فغضب الله عليهم وأزاغ قلوبهم، وتركهم في ظلمات، وجعلهم كصمّ وعمين. أيها العجول، اتق الله وخفّ أولياء الله الودود، ولا خوفك من الأسود، وإذا رأيت رجلاً تبتل إلى الله، وما بقي له شيء يشغله عن ربّه، فلا

تتكلم فيه ولا تجترء على سبّه، أتحارب الله يا مسكين، أو تقتل نفسك كالمجانين؟ واعلم أن أولياء الرحمن يُطردون ويُلعنون ويُكفرون في أوائل الزمان، ويقال فيهم كل كلمة شرّ، ويسمعون من قولهم كل الهذيان، ويسمعون أذى كثيرا من قومهم ومن أهل العدوان، ويسمّونهم أجهلّ الناس وأضلّ الناس، مع كونهم من أهل العارفة والعرفان، ويسمّونهم دجالين وعبدة الشيطان؛ ثم يجعل الله الكثرة لهم، ويؤيّدون ويُنصّرون ويبرّأون مما يقولون، ويأتيهم الدولة والنصرة من عند الله في آخر أمرهم من الله المنان، وكذلك جرت عادة الله الديان، أنه يجعل العاقبة للمتقين. وإذا جاء نصره فترى قلوب الناس كأنها خلقت خلقًا جديدًا، وبُدلت تبديلا شديدا، وترى الأرض منخضرة بعد مررتها، والعقول سليمة بعد سخافتها، والأذهان صافية والصدور مطهّرة بإذن قادرٍ قيومٍ ومُعِين. فيسعون إليهم بالمحبة والوداد، نادمين من أيام العناد، ويثنون عليهم باكين قائلين إنا تُبنا فاغفر لنا ربنا إنا كنّا خاطئين، ومن يرحم إلا هو وهو أرحم الراحمين. هذا مآل الذين سُعدوا وفتحت أعينهم وجذبوا، وأما الذين شقوا فلا يرون حتى يُردّون إلى عذاب مهين. رب أرنا أيامك، وصدّق كلامك، وفرّج كرباتنا، واغفر زلاتنا، وارض عنا وتعال على ميقاتنا، وانصرنا على القوم الكافرين. وصلِّ وسلِّم وبارك على رسولك خاتم النبيين. آمين ربنا آمين.

یہ کتاب

شیخ محمد حسین بطلوی
اور دوسری علماء کرام
کے الزام اور افہام کو
مرویت کی حقیقت کو
کہلے وعدہ انعام
سائیں پیشانی ہری
سائیں رخن بالمقابل
بنائے کیلئے مہلت
اسیہ سائیں نذر عفت
سے محبوب ہوگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ہذا کتاب حکم
بین الشیعہ و اهل السنۃ و
یجہدی الحق فی مراحلہ و ازہ یقطع
معاذیر المخالفین۔ ویزرد قاری المفترین
ولا یستنکرہ الا من لبس الصفاۃ و خلع الصدق
والصداۃ و اتبع الکاذبین

کتاب عزیز محکم بفہم العدا

فمحمد بارعنا علی ما اسعدنا

وسمیتہ للخلافة

بما جاء فی تلك المقاصد الرشدنا

هذا کتاب سر الخلافة لمن ینغی سبل الثقافة

وقد طبع فی المطبع ریاض الہند تشریفی الشہر المبارک محرم ۱۳۱۰ھ

نکتہ چینوں کے لئے ہدایت اور واقعی غلطی کی شناخت کے لئے ایک معیار

اکثر جلد باز نکتہ چین خاص کر شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی جو ہماری عربی کتابوں کو عیب گیری کی نیت سے دیکھتے ہیں باعث ظلمت تعصب کا تب کے سہو کو بھی غلطی کی مد میں ہی داخل کر دیتے ہیں لیکن درحقیقت ہماری صرنی یا نحوئی غلطی صرف وہی ہوگی جس کے مخالف صحیح طور پر ہماری کتابوں کے کسی اور مقام میں نہ لکھا گیا ہو مگر جب کہ ایک مقام میں کسی اتفاق سے غلطی ہو اور وہی ترکیب یا لفظ دوسرے دن آئیں یا پچاس مقام میں صحیح طور پر پایا جاتا ہو تو اگر انصاف اور ایمان ہے تو اس کو سہو کا تب سمجھنا چاہیے نہ غلطی حالانکہ جس جلدی سے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں اگر اس کو ملحوظ رکھیں تو اپنے ظلم عظیم کے قائل ہوں اور ان تالیفات کو خارق عادت سمجھیں۔ قرآن شریف کے سوا کسی بشر کا کلام سہو اور غلطی سے خالی نہیں۔ بٹالوی صاحب خود قائل ہیں کہ لوگوں نے کلام امرء القیس اور حریری کی بھی غلطیاں نکالیں مگر کیا ایسا شخص جس نے اتفاقاً ایک غلطی پکڑی حریری یا امرء القیس کے مرتبہ پر شمار ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ نکتہ آوری مشکل ہے اور نکتہ چینی ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی بلکہ ایک غبی محض کر سکتا ہے۔ ہماری طرف سے حماۃ البشریٰ اور نور الحق کے بالمقابل رسالہ لکھنے کے لئے اخیر جون ۱۸۹۴ء تک میعاد تھی وہ گزر گئی مگر کسی مولوی نے بالمقابل رسالہ لکھنے کی غرض سے انعام جمع کرانے کے لئے درخواست نہ بھیجی اور اب وہ وقت جاتا رہا ہاں انہوں نے نکتہ چینی کے لئے جو ہمیشہ نالائق اور حاسد طبع لوگوں کا شیوہ ہے بہت ہاتھ پیر مارے اور بعض خوش فہم آدمی چند سہو کا تب یا کوئی اتفاقی غلطی نکال کر انعام کے امیدوار ہوئے اور ذرہ آنکھ کھول کر یہ بھی نہ دیکھا کہ فی غلطی انعام دینے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا شخص اول بالمقابل رسالہ لکھے ورنہ حاسد نکتہ چین جو اپنے ذاتی سرمایہ علمی کچھ بھی نہیں رکھتے دنیا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں کس کس کو انعام دیا جائے۔ چاہیے کہ اول مثلاً اس رسالہ سر الخلافہ کے مقابل پر رسالہ لکھیں اور پھر اگر ان کا رسالہ غلطیوں سے خالی نکلا اور ہمارے رسالہ کا بلاغت فصاحت میں ہم پلہ ثابت ہوا تو ہم سے علاوہ انعام بالمقابل رسالہ کے فی غلطی دور و پیہ بھی لیں جس کے لئے ہم وعدہ کر چکے ہیں ورنہ یونہی نکتہ چینی کرنا حیا سے بعید ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

خاکسار غلام احمد

سِرُّ الْخِلَافَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يا مُعْطَى الْإِيمَانِ وَالْعَقْلِ وَالْفِكْرِ، نَحْضُرُ عَتَبَتِكَ بِطَيِّبَاتِ الْحَمْدِ وَالشُّكْرِ، وَنُدَانِي حَضْرَتِكَ بِتَحِيَّاتِ التَّمْجِيدِ وَالتَّقْدِيسِ وَالذِّكْرِ، وَنَطْلُبُ وَجْهَكَ بِقَصْوَى الطَّلَبِ، وَنَسْعِي إِلَيْكَ فِي الطَّرْبِ وَالكَرْبِ. نَحْفَدُ إِلَيْكَ وَلَا نَشْكُو الْأَيْنَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَلَا نَأْخُذُ فِي كَيْفٍ وَأَيْنَ. وَجَنَّاكَ مِنْقَطَعِينَ مِنَ الْأَسْبَابِ، وَمُسْتَبْطِنِينَ أَحْزَانًا لِلْقَاعِدِينَ عَلَى السَّرَابِ، وَالغَافِلِينَ عَنِ الْمَاءِ الْمَعِينِ وَطَرَقِ الصَّوَابِ وَالْمُسْتَكْبِرِينَ، الَّذِينَ يَبْلَعُونَ الرِّيقَ، وَيَرْفُضُونَ الْكَأْسَ وَالْإِبْرِيْقَ، وَيُعَادُونَ الصَّادِقِينَ. يَتْرَكُونَ الْحَقَائِقَ لِأَوْهَامٍ، وَمَا كَانَتْ ظُنُونُهُمْ إِلَّا كَمُخْلِفَةِ أَوْ جَهَامٍ، وَلَا يَجِيئُونَ أَهْلَ الْمَعَارِفِ إِلَّا مُتَكَاسِلِينَ، وَلَا يَنْظُرُونَ الْحَقَّ إِلَّا لِأَعْيُنٍ. وَهَجَمَتْهُمْ أَوْهَامُهُمْ كَالْبَلَاءِ الْمَفْاجِي فِي اللَّيْلِ الدَّاجِي، فَصَارَ الْعَقْلُ كَالظَّلْفِ الْوَاجِي، فَسَقَطُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مُكْبِّينَ. وَالتَّحْصَهُمْ تَعْصِبُهُمْ إِلَى الْإِنْكَارِ، وَأَسْفَوْا عَلَى الْوَاعِظِينَ، وَوَلَّوْا الدَّبِيرَ كَالْفَرَّارِ. وَامْتَلَأُوا حَشْنَةً وَحَقْدًا، وَنَقَضُوا عَهْدًا وَعَقْدًا، وَطَفَقُوا يَسْبُونَ النَّاصِحِينَ. وَمَا كَانَ فِيهِمْ إِلَّا مَادَّةُ غِبَاوَةٍ، رُكِبَ بِإِنَاوَةٍ، فَأَادَارُوا رَحَى الْفِتَنِ مِنْ عِدَاوَةٍ، وَسَفَا تُرْبُهُمْ رِيحُ شَقَاوَةٍ، فَبَعَدُوا عَنْ حَقِّ وَحَلَاوَةٍ، وَجَلَّوْا عَنْ أَوْطَانِ الصِّدْقِ تَائِهِينَ. كَثُرَتْ الْفِتَنِ مِنْ حَوْوَلِ طِبَائِعِهِمْ، وَخُدِعَ النَّاسُ مِنْ اخْتِدَاعِهِمْ. رَبِّ فَارْحَمْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَأَصْلِحْ حَالَهُمْ، وَطَهِّرْ بِالْهَمِّ وَأَزِلْ بِلِبَالِهِمْ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ مُحَمَّدِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَخَيْرِ الْمُرْسَلِينَ، وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَأَصْحَابِهِ عِمَائِدِ الْمِلَّةِ وَالِدِينَ، وَعَلَى جَمِيعِ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ. آمِينَ.

أما بعد فاعلم أيها الأخ الفطن، أن هذه الأيام أيام تتولد فيه الفتن

کتولّد الدود فی الجيفة المنتنة، وتضطرم فيه الأهواء كاضطرام النيران من الخشب اليابسة. وأرى الإسلام فی خطرات من إعصار هذا الزمان، وصراصر هذا الأوان. قد انقلب الزمن واشتدت الفتن، وازورت مُقلتا الكاذبين مغضبين على الصادقين، واحمرّت وجنتا الطالحين على الصالحين. وما كان تعبّسهم إلا لعداوة الحق وأهله، فإن أهل الحق يفضح الخؤونَ ويُنجي الخلق من وحله، ولا يصبر على كلمات الظالم وجوره، بل يرد عليه من فوره، ويصول على كل مريب لتكشيف مَعيب، وهتك ستر المدلسين. وكذلك كنتُ ممن أسلمتهم محبّة الحق إلى طعن المعادين، وانجرّ أمرهم من حماية الصدق إلى تكفير المكفرين.

وتفصيل ذلك أن الله إذا أمرني وبشّرني بكوني مجدّد هذه المائة، والمسيح الموعود لهذه الأمة، وأخبرتُ المسلمين عن هذه الواقعة، فغضبوا غضبا شديدا كالجّهلة، وساءوا ظنّاً من العجلة، وقالوا كذاب ومن المفترين. وكلما جتّتهم بشمار من طيبات الكلم، أعرضوا البشم، حتى غلظوا لي في الكلام، ولسعوني بحُمة الملام. ونصحت لهم وبلغت حق التبليغ مرارا، وأعلنتُ لهم وأسرت لهم إسراّ، فلم تزل سحبُ نصاحتي تبدو كالجّهام، ونخبُ مواعظي تزيد شقوة اللّثام، حتى زادوا اعتداءً وجفاءً، وطبع الله على قلوبهم فاشتدوا دناءةً وداءً، وكانوا على أقوالهم مصرّين. ولعنوني وكذبوني وكفروني وافترّوا من عند أنفسهم أشياء، ففعل الله ما شاء، وأرى المكذّبين أنهم كانوا كاذبين. وطرّدني كل رجل وحاداني، إلا الذي دعاني وهداني، فحفظني بلمحاتِ ناظره، وربّاني بعناياتِ خاطره، وجعلني من المحفوظين. وبينما أنا أفرّ من سهام أهل السنّة، وأسمع منهم أنواع الطعن واللّعة، إذ وصلني بعض المكاتب من بعض أعزة الشيعة وعلماء تلك الفرقة

﴿ ۳ ﴾

وسألوني عن أمر الخلافة، وأمارات خاتم الأئمة، وكانوا من طلباء الحق والاهتداء بل بعضهم يظنون بي ظن الأحباء، ويتخذونني من النصحاء، ويذكرونني بخلوص أصفى وقلب أزكى، فكتبوا المكاتيب بشوقٍ أبهى وحرّةٍ عظمتي، وقالوا حَيَّ هَلْ بكتاب أشفى، يشفينا ويروينا ويهب لنا برهانا أقوى. ثم أرسلوا إليّ خطوطاً تتري، حتى وجدتُ فيها ريح كبدٍ حرّى، فتذكرتُ قصتي الأولى، وانشئتُ أقدم رجلاً وأوخرٍ أخرى، حتى قوّاني ربي الأغنى، وألقى في روعي ما ألقى، فبهضتُ لشهادة الحق الأجلّي، ولا أخاف إلا الله الأعلى، والله كاف لعباده المتوكلين.

واعلم أن أهل السنة عادوني في شرخ شأني، والشيعه كلّموني في إقبال زمانى، وإنى سمعتُ من الأولين كلمات كبيرة، وسأسمع من الآخرين أكبر منها، وسأصبر إن شاء الله حتى يأتيني نصر ربي، هو معي حيثما كنتُ؛ يرانى ويرحمنى وهو أرحم الراحمين. ورأيت أكثر أحزاب الشيعة لا يخافون عند تطاول الألسنة ولا يتقون ديّان الآخرة، ولا يجمعون نشوب الحقيقة، ولا يذوقون لبوب الطريقة، ولا يفكرون كالصلحاء، ولا يتخيرون طرق الاهتداء، فرأيتُ تفهيمهم على نفسى حقاً واجباً وديناً لازماً، لا يسقط بدون الأداء. فكتبتُ هذه الرسالة العجالة، لعلّ الله يصلح شأنهم ويبدل الحالة، ولأبين لهم ما اختلفوا فيه، وأخبرهم عن سرّ الخلافة، وإن كان تأليفى هذا كولد الإصافة، وما ألفتها إلا ترحماً على الغافلين والغافلات، وإنما الأعمال بالنيات. وأتيقن أن هذه الرسالة تحفظ كثيراً من ذوى الحرارة، فإن الحق لا تخلو من المرارة، وسأسمع من علماء الشيعة أنواع اللعنة، كما سمعتُ من أهل السنة. فيارب لا توكل إلا عليك، ولا نشكو إلا إليك، ولا ملجأ إلا ذاتك، ولا بضاعة إلا آياتك، فإن كنتُ أرسلتني بأمرك لإصلاح زُمرك، فأدر كُنّى بنصرك، وأيدنى كما تؤيد الصادقين. وإن كنتُ تحببني وتختارني فلا تُخزني كالملعونين

المخذولين. وإن تركتني فمن الحافظ بعدك وأنت خير الحافظين؟ فادراً
عنى الضراء، ولا تُشمت بى الأعداء، وأنصرنى على قوم كافرين.
أما الرسالة فهي مشتملة على تمهيد وبابين، وفيها هدايات لذوى
العينين ولقوم متقين. وأسأل الله أن يضع فيها بركة، ويضممها بعطر
التأثير رحمة، ولا علم لنا إلا ما علمنا وهو خير المعلمين.

الْتَمَهِيدُ

أيها الأعززة اعلموا، رحمكم الله، أنى امرؤُ عُلِّمْتُ من حضرة الله
القدير، ويسرنى ربي لكل دقيقة، ونجاني من اعتياص المسير، وعافاني
وصافاني وأسرا بى من بيت نفسى إلى بيته العظيم الكبير. فلما وصلتُ
القِبلة الحقيقية بعد قطع البرارى والبحار. وتشرفت بطواف بيته
المختار، وخصصنى لطفُ ربي بتجديد المدارك وإدراك الأسرار،
وكان ربي خِدْنِي ووُدُودِي، واستودعته كلَّ وجودي، وأخذتُ من لدنه
كلَّ علم من الدقائق والأسرار، وصبغتُ منه فى جميع الأنظار والأفكار،
صرفتُ عنان التوجه إلى كل نزاع كان بين فِرْق القوم والملة، وفتشتُ
فى كل أمر من السبب والعلة، وما تركتُ موطناً من مواطن البحث
والتدقيق، إلا واستخرجتُ أصله على وجه التحقيق. وعرفتُ أن الناس ما
أخطأوا فى فصل القضايا، وما وقعوا فى الخطايا، إلا لميلهم إلى طرف مع
الذهول عن طرف آخر، فإنهم كَبَرُوا جهة واحدة بغير علم وحسبوا ما
خالفها أصغر وأحقر. وكان من عادات النفس أنها إذا كانت مغمورة فى
حُبِّ شىء من المطلوبات، فتتنسى أشياء يخالفه، ولا تسمع نصيحة ذوى
المواساة، بل ربّما يعاديهم ويحسبهم كالأعداء، ولا يحاضر مجالسهم

ولا يصغى إلى كلماتهم لشدة الغطاء . ولهذه المفاصد علل وأسباب وطرق وأبواب، وأكبر علله قساوة القلوب، والتمایل على الذنوب، وقلة الالتفات إلى محاسبات المعاد، وصحبة الخادعين والكاذبين من أهل العناد، وإذا رسخوا في جهلهم فتدخل العثرات في العادات، وتكون للنفوس كالمراتد، فنعود بالله من عثرات تنتقل إلى عادات وتلحق بالهالكين . وربما كانت هذه العادات مستتعبة لتعصبات راسخة من مجادلات . والمجادلات النفسانية سمّ قاتل لطالب الحق والرشاد، وقلما ينجو الواقع في هذه الوهاد . وقد تكون العلل المفسدة والموجبات المضلّة مستترة، ومن العيون مخفية، حتى لا يراها صاحبها ويحسب نفسه من المصيبين المنتصين . وحينئذ يسعى إلى المشاجرات، ويشتد في الخصومات☆، وربما يحسب خيالا طفيفا ورأيا ضعيفا كأنه حجة قوية لا دحوض لها، فيميس كالفرحين . وسبب كل ذلك قلة التدبر وعدم التبصر، والخلو عن العلوم الصادقة، وانتقاش صور الرسوم الباطلة، والانتكاس على شهوات النفس بكمال الجنوح والحرمان من مذوقات الروح وعجز النظر عن الطموح والإخلاد إلى الأرض والسقوط عليها كعمين .

وهذه هي العلل التي جعلت الناس أحزابا، فافترقوا وأكثرهم تخيروا تباها، وكذبوا الحق كذبا، بل لعنوا أهله كالمعتدين، وصالوا كخريج مارق على المحسنين، ونظروا إلى أهل الحق بتشامخ الأنوف، وتغيظ القلب المؤوف، وحسبوا أنفسهم من العلماء والأدباء، وسحبوا ذيل الخيلاء، وما كانوا من المفلقين . ومنهم الذين نالهم من الله حظ من المعرفة، ورزق من الحق والحكمة، وفتح الله عيونهم وأزال ظنونهم، فرأوا الحقائق محققين . ومنهم قوم أخطأوا في كل قدم، وما فرقوا بين وجود وعدم، وما كانوا مستبصرين . أصروا على ركوزات خطراتهم، وخطوات خطياتهم، ولباس سيئاتهم

وكانوا قومًا مفسدين. وإذا نزعوا عن المراس بعد ما نزعوا لاء[☆] البأس، ويئسوا من الجحاس، مالوا ميلاً واحدة إلى الإيذاء بالتحقير والازدراء، وبنحت البهتان والافتراء والتوهين. وكلما خضعت لهم بالكلام مالوا إلى الإرهاق والإيلام، وكادوا يقتلونني لو لم يعصمني ربي الحفيظ المعين. فلما زاغوا أزاغ الله قلوبهم وزاد ذنوبهم، وتركهم في ظلمات متخبطين. فنهضت بأمر الله الكريم، وإذن الله الرحيم، لأزيل الأوهام وأداوى السقام، فاستشاطوا من جهلهم غضبًا، وأوغلوا في أثرى زرايةً وسبًا، وفتحوا فتاوى التكفير ودفاتر الدقارير، وصالوا علىّ بأنواع التزوير، ولدغوني بلسان نضاض، وداسوني كرضراض. وطالما نصحتُ فما سمعوا، وربما دعوتُ فما توجهوا، وإذا ناضلوا ففروا، وإذا أخطأوا فأصروا وما أقرّوا، وما كانوا خائفين. واجتروا على خيانات فما تركوها وما ألغوها، حتى إذا الحقائق اختفت، وقضية الدين استعجمت، وشموس المعارف أفلتْ وغربتْ، ومعارف الملة اغتربت وتغرّبت، والدواهي اقتربت ودنت وغلبت، وبيتُ الدين والديانة خلا، والأمن والإيمان أجفلا، ورأيت أن الغاسق قد وقب، ووجه المحجة قد انتقب، فألفتُ كتبًا لتأييد الدين، وأترعتها من لطائف الأسرار والبراهين، فما انتفعوا بشيء من العظات، بل حسبوها من الكلم المحفظات، وما كانوا منتهين. ثم إذا رأوا أن الحجة وردت، والنار المضرمة بردت، وما بقى جمرة من جمر الشبهات، فركنوا إلى أنواع التحقيرات، وقالوا من أشرط المجدد الداعي إلى الإسلام، أن يكون من العلماء الراسخين والفضلاء الكرام، وهذا الرجل لا يعلم حرفًا من العربية، ولا شيئًا من العلوم الأدبية، وإنّا نراه من الجاهلين، وكانوا في قولهم هذا من الصادقين. فدعوتُ ربي أن يُعلّمني إن شاء، فاستجاب لي الدعاء، فأصبتُ بفضل عارف اللسان، ومليح البيان،

☆ يبدو ان ” () سقطت من هنا سهواً، والصحيح ”إلاء“. بمعنى الشدة والمحنة (المنجد) (الناشر)

ومن الماهرين. ثم ألفتُ كتابين في العربية مأموراً من الحضرة الأحديّة، وقلتُ يا معشر الأعداء، إن كنتم من العلماء والأدباء، فأتوا بمثلها يا ذوى الدعاوى والرياء إن كنتم صادقين. ففرّوا واختفوا كالذى اذّان عند صفر اليدين، وما أفاق إلا بعد إنفاق العين، فما قدر على الأداء بعد التطوق بالديّن، ولازمه مستحقّه وجدّ في تقاضى اللّجين، فما كان عنده إلا مواعيد الميّن؛ كذلك يخزى الله قوماً متكبرين.

والعجب أنهم مع هذا الخزى والذلة، وهتك الأستار والنكبة، ما رجعوا إلى التوبة والانكسار، وما اختاروا طريق الأبرار والأخيار، وما صلح القلب المؤوف وما تقوضت الصفوف، وما سعوا إلى الحق نادمين، بل لوّوا عنى العذار، وأبدوا التعبس والازورار، وكانوا إلى الشر مبادرين. ورأيتهم فى سلاسل بخلهم كالأسير، وما نصحتُ لهم نصحا إلا رجعتُ يائسا من التأثير، حتى تذكرتُ قصة القرودة والخنازير، واغرورقت عيناي بالدموع إذ رأيتُ ذوى الأبصار كالضير، وإنى مع ذلك لسْتُ من اليائسين. وقبض القدر لهتك أستارهم وجزاء فجّارهم أنهم عادوا الصادقين وآذوا المنصورين، وحسبوا الجدّ عبثاً والحق باطلاً، فكانوا من المعرضين. وإنى أراهم فى لددٍ وخصامٍ مُدّ أعوامٍ، وما أرى فيهم أثر التائبين. فأردتُ أن أتركهم وأعرض عن الخطاب، وأطوى ذكرهم كطىّ السجلّ للكتاب، وأتوجه إلى الصالحين. ولو أن لى ما يوجههم إلى الحق والصواب لفعلته، ولكنى ما أرى تدبيراً فى هذا الباب، وكلما دعوتهم فرجعوا متدهدين، وكلما قدتهم فقهقروا مقهقهين. بيد أنى أرى فى هذه الأيام أن بعض العلماء من الكرام رجعوا إلى وانتشرت عقود الزهام، وزال قليل من الظلام، وتبرءوا من خبث أقوال الأعداء، وأدهشهم الإدلاج فى الليلة الليلاء، وجاء ونى كالسعداء

فقلت بَخْ بَخْ لهذا الاهتداء ، وهداهم ربهم إلى عين الصواب من ملامح السراب، فوافقوني مخلصين، وشربوا من كأس اليقين، وسقوا من ماء معين، وأرجو أن يكمل الله رشدهم ويجعلهم من العارفين. كذلك أدعو لنظارة هذا الكتاب، أن يوفقهم الله لهم لتخير طرق الصواب، ومن بلغ أشده في نشأة روحانية، فسيقبل دعوتي بتفضلات ربانية، وقد سوّيت كلماتي لكل من يصغى إلى عظاتي، والله يعلم مجالها ويدري طالبها، ولا تتخطى نفس فطرتها، ولا تترك قريحة شاكلتها، ولا يهتدى إلا من كان من المهتمدين.

اعلموا، رحمكم الله، أن قوماً من الذين قالوا نحن أتباع أهل البيت ومن الشيعة قد تكلموا في جماعة من أكابر الصحابة وخلفاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وأئمة الملة، وغلوا في قولهم وعقيدتهم، ورموهم بالكفر والزندقة، ونسبواهم إلى الخيانة والغضب والظلم والغى، وما انتهوا إلى هذا الزمان وما فاء منشروهم إلى الطي، وما كانوا منتهين. بل استحلوا ذكر سبهم، وتخيروهم في كل خبهم، وحسبوه من أعظم الحسنات بل من ذرائع الدرجات، ولعنواهم واستجادوا هذا العمل وشدوا عليه الأمل، وظنوا أنه من أفضل أنواع الصالحات والقربات، وأقرب الطرق لا ابتغاء مرضاة الله وأكبر وسائل النجاة للعابدين. وإنى لبثت فيهم برهة من الزمان، ويسر لي ربّي كل وقت الامتحان، وكنت أتوجس ما كانوا يُسرّون في هذا الباب، وأصغى إلى كل طرق الاختلاب. وقبض القدر لحسن معرفتي أن عالما منهم كان من أساتذتي، فكنت فيهم ليلاً ونهاراً، وجادلتهم مراراً، وما كان أن تتوارى عنى خبيثتهم أو يخفى على رؤيتهم، فوجدت أنهم قوم يُعادون أكابر الصحابة، ورضوا بغشاوة الاسترابة. ورأيت كل سعيهم في أن يفرط إلى الشيخين ذم، أو يلحقهما وصم، فتارة كانوا يذكرون للناس قصة القرطاس، وتارة يشيرون إلى

قضية الفدك، ويزيدون عليه أشياء من الإفك، وكذلك كانوا مجترئين على افتراءهم وسادرين في غلوائهم، وكنْتُ أسمع منهم ذمّ الصحابة وذمّ القرآن وذمّ أهل الله وجميع ذوى العرفان، وذمّ أمّهات المؤمنين. فلما عرفت عُود شجرتهم وخبينة حقيقتهم أعرضتُ عنهم وحبّبتُ إلىّ الانزواء، وفي قلبي أشياء. وكنْتُ أتضرع في حضرة قاضى الحاجات، ليزيدنى علماً في هذه الخصومات، فعُلمتُ رشداً من الكريم الحكيم، وهُديتُ إلى الحق من الله العليم، وأخذتُ عن رب الكائنات وما أخذتُ عن المحدثات، ولا يكمل رجل في مقام العلم وصحة الاعتقادات إلا بعدما يلقي العلوم من لدن خالق السماوات، ولا يعصم من الخطأ إلا الفضل الكبير من حضرة الكبرياء، ولا يبلغ أحدٌ إلى حقيقة الأمور ولو أفنى العمر فيها إلى الدهور، إلا بعد هبوب نسيم العرفان من الله الرحمن، وهو المعلم الأعظم والحكيم الأعلّم، يُدخل من يشاء في رحمته، ويجعل من يشاء من العارفين. وكذلك منّ الله علىّ ورزقنى من العلوم النخب، وجعل لى نوراً يتبع الشياطين كالشهب، وأخرجنى من ليلة حالكة الجلباب إلى نهار ما غشاه قطعة من الرباب، وطرد كل مانع عن الباب، فأصبحت بفضل من المحفوظين. وأعطيتُ من فهم يخرق العادة، ومن نور ينير الفطرة، ومن أسرار تعجب الطالبين. وصبغ الله علومى بلطائف التحقيق، وصفها كصفاء الرحيق، وكل قضية قضى بها وجدانى أرائها الله فى كتابه ليزيد اطمينانى، ويتقوى إيمانى، فأحاطت عينى ظهر الآيات وبطنها وظعاينها وظعنها، وأعطيتُ فِراسة المحدثين. وأعطانى ربى أنواع فهم جديد لكل زكى وسعيد، ليصلح المفاسد الجديدة ويهدى الطبائع السعيدة، ومن يهدى إلا هو، وهو أرحم الراحمين. نظر الزمان ووجد أهله قد أضاعوا الإيمان، واختاروا الكذب والبهتان، من أئتمن منهم خان، ومن تكلم مان، فنفخ فى روعى أسراراً عظيمة، وكلمات

قديمة، وجعلني من ورتاء النبيين، وقال إنك من المأمورين لتندر قوما ما أنذر آباؤهم ولتستين سبيل المجرمين.

الباب الأول في الخلافة

اعلم، سقاك الله كأس الفكر العميق، أنى علّمت من ربي في أمر الخلافة على وجه التحقيق، وبلغت عمق الحقيقة كأهل التدقيق، وأظهر على ربي أن الصديق والفاروق وعثمان، كانوا من أهل الصلاح والإيمان، وكانوا من الذين آثرهم الله وخصّوا بمواهب الرحمان، وشهد على مزاياهم كثير من ذوى العرفان. تركوا الأوطان لمرضاة حضرة الكبرياء، ودخلوا وطيس كل حرب وما بالوا حرّ ظهيرة الصيف وبرد ليل الشتاء، بل ماسوا في سبيل الدين كفتية مترعرعين، وما مالوا إلى قريب ولا غريب، وتركوا الكل لله رب العالمين. وإن لهم نشرًا في أعمالهم، ونفحات في أفعالهم، وكلها ترشد إلى روضات درجاتهم وجنات حسناتهم. ونسيمهم يُخبر عن سرّهم بفوحاتها، وأنوارهم تظهر علينا بإناراتها. فاستدلّوا بتأرجح عرفهم على تبلّج عرفهم، ولا تتبعوا الظنون مستعجلين. ولا تتكأوا على بعض الأخبار، إذ فيها سمّ كثير وغلوّ كبير لا يليق بالاعتبار، وكم منها يشابه ريحًا قلبًا، أو برقًا قلبًا، فاتق الله ولا تكن من متبعيها، ولا تكن كمثل الذى يحب العاجلة ويتغيها، ويذر الآخرة ويُلغيها. ولا تترك سبيل التقوى والحلم، ولا تقف ما ليس لك به علم، ولا تكن من المعتدين. واعلم أن الساعة قريب والمالك رقيب، وسيوضع لك الميزان، وكما تدين تُدان، فلا تظلم نفسك وكن من المتقين. ولا أجادلكم اليوم بالأخبار، فإنها لها أذيال كالبحر الذخار، ولا يُخرج منها الدرر إلا ذوالأبصار، والناس يكذبون بعضهم بعضا عند ذكر الآثار، فلا ينتفعون منها إلا قليل

من الأحرار، وإنما أقول لكم ما علمت من ربي لعل الله يهديكم إلى الأسرار. وإني أخبرت أنهم من الصالحين، ومن آذاهم فقد آذى الله وكان من المعتدين، ومن سبهم بلسان سليط وغيظ مستشيط، وما انتهى عن اللعن واللعن وما ازدجر من الفحش والهديان، بل عزا إليهم أنواع الظلم والغصب والعدوان، فما ظلم إلا نفسه، وما عادى إلا ربه، وإن الصحابة من المبرّتين. فلا تجترءوا على تلك المسالك، فإنها من أعظم المهالك، وليعتذر كل لعان من فرطاته، وليتق الله ويوم مؤاخذاته، وليتق ساعة تهيج أسف المخطئين، وترى ناصية العادين. وأيم الله إنه تعالى قد جعل الشيخين والثالث الذي هو ذو النورين، كأبواب للإسلام وطلائع فوج خير الأنام، فمن أنكر شأنهم وحقّ برهانهم، وما تأذّب معهم بل أهانهم، وتصدى للسب وتناول اللسان، فأخاف عليه من سوء الخاتمة وسلب الإيمان. والذين آذوهم ولعنوهم ورموهم بالبهتان، فكان آخر أمرهم قساوة القلب وغضب الرحمان. وإني جربت مرارا وأظهرتها إظهاراً، أن بغض هؤلاء السادات من أكبر القواطع عن الله مظهر البركات، ومن عاداهم فتغلّق عليه سُدد الرحمة والحنان، ولا تُفتح له أبواب العلم والعرفان، ويتركه الله في جذبات الدنيا وشهواتها، ويسقط في وهاد النفس وهواتها، ويجعله من المبعدين المحجوبين. وإنهم أذوا كما أذى النبيون، ولعنوا كما لعن المرسلون، فحقّق بذلك ميراثهم للرسول، وتحقّق جزاؤهم كأئمة النحل والملل في يوم الدين. فإن مؤمنا إذا لعن وكفر من غير ذنب، ودعى بهجو وسب من غير سب، فقد شابه الأنبياء وضاهى الأصفياء، فسيجزى كما يُجزى النبيون، ويرى الجزاء كالمرسلين. ولا شك أن هؤلاء كانوا على قدم عظيم في اتباع خير الأنبياء، وكانوا أمة وسطاً كما مدحهم ذو العزّ والعلاء، وأيدهم بروح منه كما أيد كل أهل الاصطفاء. وقد

ظهرت أنوار صدقهم وآثار طهارتهم كأجلى الضياء ، وتبين أنهم كانوا من
 الصادقين . ورضى الله عنهم ورضوا عنه ، وأعطاهم ما لم يُعْطَ أحد من
 العالمين . أُمُّ كانوا منافقين؟ حاشا وكلاً، بل جلّ معروفهم وجليّ، وإنهم
 كانوا طاهرين . لا عيب كتطُّب مثالبهم وعثراتهم، ولا ذنب كتفتيش
 معائبهم وسيئاتهم، والله إنهم كانوا من المغفورين . والقرآن يحمدهم
 ويثنى عليهم ويشرهم بجنّات تجري من تحتها الأنهار، ويقول إنهم
 أصحاب اليمين والسابقون والأخيار والأبرار، ويسلم بسلام البركات
 عليهم، ويشهد أنهم كانوا من المقبولين . ولا شك أنهم قوم أَدْحَضُوا
 المودّات للإسلام، وعادوا القوم لمحبة خير الأنام، واقتحموا الأخطار
 لمرضاة الربّ العَلام، والقرآن يشهد أنهم آثروا مولاهم وأكرموا كتابه
 إكراماً، وكانوا يبيتون لربّهم سُجّداً وقياماً، فأى ثبوت قطعى على ما خالفه
 القرآن؟ والظن لا يُساوى اليقين أيها الظانّ . أتقوم على جهة يبطله الفرقان؟
 فأخْرِجْ لنا إن جاءك البرهان ولا تتبع ظنون الظانين . ووالله إنهم رجال
 قاموا فى مواطن الممات لنصرة خير الكائنات، وتركوا لله آباءهم وأبناءهم
 ومزّقوهم بالمرهفات، وحاربوا الأحياء فقطعوا الرؤوس، وأعطوا لله النفائس
 والنفوس، وكانوا مع ذلك باكين لقلّة الأعمال ومتندمين . وما تمضمضت
 مُقلّتهم بنوم الراحة، إلا قليل من حقوق النفس للاستراحة، وما كانوا
 متنعمين . فكيف تظنون أنهم كانوا يظلمون ويغصبون، ولا يعدلون
 ويجورون؟ وقد ثبت أنهم خرجوا من الأهواء، وسقطوا فى حضرة الكبرياء،
 وكانوا قومًا فانيين . فكيف تسبّون أيها الأعداء؟ وما هذا الارتباء الذى ياباه
 الحياء؟ فاتقوا الله وارجعوا إلى رفق وحلم، ستسألون عما تظنون بغير علم
 وبرهان مبين . لا تنظروا إلى ذلّقتى ومرارة مذاقتى، وانظروا إلى دليل عرضتُ

عليكم وأمعنوا فيه بعينيكُم، فإنكم تبعتم ظنون الظانين، وتركتُم كتابا يهب الحق واليقين، وما بعد الحق إلا ضلال مبين. وكيف يُنسب إلى الصحابة ما يخالف التقوى وسُبله، ويُباين الورع وحُلله، مع أن القرآن شهد بأن الله حَبَّ إليهم الإيمان، وكرَّه إليهم الكفر والفسوق والعصيان، وما كَفَّرَ أحدا منهم مع وقوع المقاتلة، فضلا عن المشاجرة، بل سَمَّى كلَّ أحد من الفريقين مسلمين، وقال وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاصِلِحُوا بَيْنَهُمَا. فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ. فَإِنْ فَاءَتْ فَاصِلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسَطُوا. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ. إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَاصِلِحُوا بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ. وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ. بِئْسَ الْأَسْمَاءُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ. وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ. إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ. وَاتَّقُوا اللَّهَ. إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ. فانظر إلى ما قال الله وهو أصدق الصادقين. إنك تُكفِّر المؤمنين لبعض مشاجرات، وهو يسمي الفريقين مؤمنين مع مقاتلات ومحاربات، ويُسميهم إخوة مع بغى البعض على البعض ولا يُسمى فريقا منهم كافرين، بل يغضب على الذين يتنابرون بالألقاب، ويلمزون أنفسهم ولا يسترون كالأحباب، ويسخرون ويغتابون ويظنون ظن السوء ويمشون متجسسين. بل يُسمى مرتكب هذه الأمور فسوقا بعد الإيمان، ويغضب عليه كغضبه على أهل العدوان، ولا يرضى بعباده أن يسبوا المؤمنين المسلمين، هذا مع أنه يُسمى في هذه الآيات فريقًا من المؤمنين باغين ظالمين، وفريقا من الآخرين مظلومين، ولكن لا يسمى

﴿١٣﴾

أحدًا منهما مرتدين. وكفاك هذه الهداية إن كنت من المتقين، فلا تدخل نفسك تحت هذه الآيات، ولا تبادر إلى المهلكات، ولا تقعد مع المعتدين. وقال الله في مقام آخر في مدح المؤمنين وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۗ فَانظُرْ كَلِمَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. أَسْمَىٰ قوما فاسقين سماهم الله متقين؟ ثم قال عز وجل في مدح صحابة خاتم النبيين - مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا. سَيَمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكُمْ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْقِهِ يَعْجِبُ الرَّعَاعُ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ. ٢٤ فانظر كيف سُمِّي كل من عاداهم كافرين، وغضب عليهم، فاخش الله واتق الذي يغيب بالصحابة كافرين، وتدبر في هذه الآيات وآيات أخرى لعل الله يجعلك من المهتمدين.

ومن تظنى من الشيعة أن الصديق أو الفاروق غصب الحقوق، وظلم المرتضى أو الزهراء، فترك الإنصاف وأحب الاعتساف، وسلك مسلك الظالمين. إن الذين تركوا أوطانهم وخلانهم وأموالهم وأنفالههم لله ورسوله، وأوذوا من الكفار وأخرجوا من أيدي الأشرار، فصبروا كالأخيار والأبرار، واستخلفوا فما أترعوا بيوتهم من الفضة والعين، وما جعلوا أبناءهم وبناتهم وورثاء الذهب واللجين، بل ردوا كل ما حصل إلى بيت المال، وما جعلوا أبناءهم خلفاءهم كأبناء الدنيا وأهل الضلال، وعاشوا في هذه الدنيا في لباس الفقر والخصاصة، وما مالوا إلى التمتع كذوى الإمرة والرياسة. أيظن فيهم أنهم كانوا يهبون أموال الناس بالتطاولات ويميلون إلى الغصب والنهب والغارات؟ أكان هذا أثر صحبة رسول الله خير الكائنات

وقد حمدهم الله وأثنى عليهم رب المخلوقات؟ كلا بل إنه زكى نفوسهم وطهر قلوبهم، ونور شمسهم، وجعلهم سابقين للطيبين الآتين. ولا نجد احتمالا ضعيفا ولا وهما طفيفا يُخبر عن فساد نياتهم، أو يشير إلى أدنى سيئاتهم، فضلا عن جزم النفس على نسبة الظلم إلى ذواتهم، ووالله إنهم كانوا قوماً مقسطين. ولو أنهم أعطوا واديا من مال من غير حلال فما تفلوا عليه وما مالوا كأهل الهوى، ولو كان ذهباً كأمثال الربى، أو كمقدار الأرضين. ولو وجدوا حلالاً من المال لأنفقوه في سبيل ذى الجلال ومهمات الدين. فكيف نظن أنهم أغضبوا الزهراء لأشجار، وآذوا فلذة النبی كأشجار، بل للأحرار نيات، ولهم على الحق ثبات، وعليهم من الله صلوات، والله يعلم ضمائر المتقين. وإن كان هذا من نوع الإيذاء فما نجا أسد الله الفتى من هذا، بل هو أحد من الشركاء، فإنه اختطب بنت أبا الجهل وآذى الزهراء. فإياك والاعتداء، وخذّ الاتقاء ودع الاعتداء ولا تتناول فضالة الذين زاغوا عن المحجة، وأعرضوا عن الحق بعد رؤية أنوار الحجة، وكانوا على الباطل مصرين. وإنى أدلك إلى صراط تنجيک من شبهات، فتدبر ولا تركن إلى جهلات. وأقول لله وأرجو أن تنيب، ولو أسمع من بعضكم التشريب، ولا يهتدى عبد إلا إذا أراد الله هداة، ولا يرتوى أحد إلا من سقيه. إنه يرى قلبى وقلوبكم، وينظر قدمى وأسلوبكم، ويعلم ما فى صدور العالمين.

فاعلم أيها العزيز أن حزباً من علماء الشيعة ربما يقولون إن خلافة الأصحاب الثلاثة ما ثبت من الكتاب والسنة، وأما خلافة سيدنا المرتضى وأسد الله الأتقى فثبت من وجوه شتى وبرهان أجلى، فلزم من ذلك أن يكون الخلفاء الثلاثة غاصبين ظالمين آتين، فإن خلافتهم ما ثبتت من خاتم النبیین وخير المرسلين :-

أما الجواب فلا يخفى على المتدبرين الفارحين وعباد الله المتقين، أن ادعاء ثبوت خلافة سيدنا المرتضى صلفٌ بحثٌ ما لحقه من الصدق سنا وزورةٌ طيف، وليس معه شهادة من كتاب ربنا الأعلى، وليس في أيدي الشيعة شمةٌ على ثبوت هذا الدعوى، فلا شك أن خلافته عارى الجلدة من حلل الثبوت، وبادى الجردة كالسبروت، ولو كان على بحر الأنوار ومستغنيا عن النعوت. فلا تُجادل من غير حق، ولا تستشفر بفويطتك في الريافة، ولا تُرنا تُرّهات البلاغة، ولا تقفُ طرق المتعسفين. وإنى والله لطالما فكرت في القرآن وأمعنْتُ في آيات الفرقان، وتلقيتُ أمر الخلافة بوسائل التحقيق، وأعددت له الأهبَّ كلها للتدقيق، وصرفتُ ملامح عيني إلى كل الأنحاء، ورميتُ مرامى لحظى إلى جميع الأرجاء، فما وجدتُ سيفاً قاطعاً في هذا المصاف كآية الاستخلاف، واستبنتُ أنها من أعظم الآيات، والدلائل الناطقة للإثبات، والنصوص الصريحة من رب الكائنات، لكل من يريد أن يحكم بالحق كالقضاة، وأتيقن أنه من طاب خيمه، وأشرب ماء الإمان أديمه، يقبلها شاكراً، ويحمد الله ذا كرا، على ما هداه وأخرجه من الضالين.

وإن آيات الفرقان يقينية وأحكامها قطعية، وأما الأخبار والآثار فظنية وأحكامها شكية، ولو كانت مروية من الثقات ونحارير الرواة. ولا تنظروا إلى نضرة حليتها وخضرة دوحتها، فإن أكثرها ساقطة في الظلمات، وليست بمعصومة من مس أيدي ذوى الظلمات، وقد عسر اشتيارها من مشار النحل، وإنما أخذت من النهل. هذا حال أكثر الأحاديث كما لا يخفى على الطيب والخبيث، فبأى حديث بعد كتاب الله تؤمنون؟ وإذا حصحص الحق فأين تذهبون؟ وماذا بعد الحق إلا الضلال، فاتقوا الضلال يا معشر المسلمين. وقد قلت من قبل

أن الآثار ما كفلت التزام اليقينيّات، بل هي ذخيرة الظنيات والشكيات، والوهميات والموضوعات، فمن ترك القرآن واتكأ عليها فيسقط في هوة المهلكات ويلحق بالهالكين. إنما الأحاديث كشيخ بالي الرياش بادي الارتعاش، ولا يقوم إلا بهراوة الفرقان وعصا القرآن، فكيف يُرجى منها اكتناز الحقائق وخزن نشب الدقائق من دون هذا الإمام الفائق؟ فهذا هو الذي يؤوى الغريب ويُطهر المعيب، ويفتح النطق بالدلائل الصحيحة والنصوص الصريحة، وكله يقين وفيه للقلوب تسكين. وهو أقوى تقريراً وقولاً، وأوسع حفاوة وطولاً، ومن تركه ومال إلى غيره كالعاشق، فتجاوز الدين والديانة ومروق مروق السهم الراشق، ومن غادر القرآن وأسقطه من العين، وتبع روايات لا دليل على تنزُّهها من الميّن، فقد ضل ضاللاً مبيناً، وسيصطلي لظي حسرتين، ويريه الله أنه كان على خطأ مبين. فالحاصل أن الأمن في اتباع القرآن، والنباب كل التباب في ترك الفرقان. ولا مصيبة كمصيبة الإعراض عن كتاب الله عند ذوى العينين، فاذكروا عظمة هذا الرزء وإن جلّ لديكم رزء الحسين، وكونوا طلاب الحق يا معشر الغافلين. والآن نذكر الآيات الكريمة والحجج العظيمة على خلافة الصديق لنريك ثبوته على وجه التحقيق، فإن طريق الارتباب قطعة من العذاب، ومن تبع الشبهات فأوقع نفسه في المهلكات، وأما قطع الخصومات فلا يكون إلا باليقينات، فاسمع مني ولا تبعد عني، وأدعو الله أن يجعلك من المتبصرين. قال الله عزّ وجلّ في كتابه المبين.

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ. وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا. يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا. وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ
وَمَا أُوهُمْ النَّارُ. وَلَيَسَّ الْمَصِيرُ. هذا ما بشر ربنا للمؤمنين، وأخبر عن
علامات المستخلفين، فمن أتى الله للاستراحة، وما سلك مسلك
الوقاحة، وما شد جبائر التلبيس على ساعد الصراحة، فلا بد له من أن يقبل
هذا الدليل، ويترك المعاذير والأقاويل، ويأخذ طرق الصالحين.

وأما تفصيله ليبدو عليك دليلاً فاعلموا يا أولى الألباب والفضل
اللباب، أن الله قد وعد في هذه الآيات للمسلمين والمسلمات أنه
سيستخلفن بعض المؤمنين منهم فضلاً ورحمًا، ويبدلنهم من بعد خوفهم
أمنًا، فهذا أمر لا نجد مصداقه على وجه أتمّ وأكمل إلا خلافة الصديق، فإن
وقت خلافته كان وقت الخوف والمصائب كما لا يخفى على أهل التحقيق.
فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما توفى نزلت المصائب على الإسلام
والمسلمين، وارتد كثير من المنافقين، وتناولت السنة المرتدين، وادعى
النبوة نفر من المفترين، واجتمع عليهم كثير من أهل البادية، حتى لحق
بمسيلمة قريب من مائة ألف من الجهلة الفجرة، وهاجت الفتن وكثرت
المحن، وأحاطت البلياء قريبا وبعيدا، وزلزل المؤمنون زلزالا شديدا. هنالك
ابتليت كل نفس من الناس، وظهرت حالات مخوفة مدهشة الحواس، وكان
المؤمنون مضطربين كأن جمرا أضرمت في قلوبهم أو ذبحوا بالسكين. وكانوا يكونون
تارة من فراق خير البرية، وأخرى من فتن ظهرت كالنيران المحرقة، ولم يكن أنرا
من أمن، وغلبت المفتتون كخضراء دمن، فزاد المؤمنون خوفاً وفرغاً، وملئت
القلوب دهشا وجزعا. ففي ذلك الأوان جعل أبو بكر رضى الله عنه حاكم الزمان
وخليفة خاتم النبيين. فغلب عليه همهم وغمهم من أطوار آهها، ومن آثار شاهدها في
المنافقين والكافرين والمرتدين، وكان يبكي كمربيع الربيع، وتجرى عبراته

كالينابيع، ويسأل الله خير الإسلام والمسلمين.

﴿١٢﴾

وعن عائشة رضي الله عنها قالت لما جعل أبي خليفة وفوض الله إليه الإمارة، فرأى بمجرد الاستخلاف تموج الفتن من كل الأطراف، ومورّ المتنبئين الكاذبين، وبغاوة المرتدين المنافقين. فصبت عليه مصائب لو صبت على الجبال لانهدت وسقطت وانكسرت في الحال، ولكنه أعطى صبرا كالمرسلين، حتى جاء نصر الله وقتل المتنبئون وأهلك المرتدون، وأزِيل الفتن ودفع المحن، وقضى الأمر واستقام أمر الخلافة، ونجى الله المؤمنين من الآفة، وبدل من بعد خوفهم أمنا، ومكن لهم دينهم وأقام على الحق زما وسود وجوه المفسدين، وأنجز وعده ونصر عبده الصديق، وأباد الطواغيت والغرائق، وألقى الرعب في قلوب الكفار، فانهزموا ورجعوا وتابوا وكان هذا وعد من الله القهار، وهو أصدق الصادقين. فانظر كيف تم وعد الخلافة مع جميع لوازمه وإماراته في الصديق، وأدع الله أن يشرح صدرك لهذا التحقيق، وتدبر كيف كانت حالة المسلمين في وقت استخلافه وقد كان الإسلام من المصائب كالحريق، ثم ردّ الله الكفرة على الإسلام وأخرجه من البير العميق، وقتل المتنبئون بأشدّ الآلام، وأهلك المرتدون كالأنعام، وآمن الله المؤمنين من خوف كانوا فيه كالميتين. وكان المؤمنون يستبشرون بعد رفع هذا العذاب، ويهتئون الصديق ويتلقونه بالترحاب، ويحمدونه ويدعون له من حضرة ربّ الأرباب، وبادروا إلى تعظيمه وآداب تكريمه، وأدخلوا حبه في تامورهم، واقتدوا به في جميع أمورهم، وكانوا له شاكرين. وصقلوا خواطرهم، وسقوا نواضرهم، وزادوا حبا، وودّوا وطاعوه جهداً وجداً، وكانوا يحسبونه مباركا ومؤيدا كالنبيين. وكان هذا كله من صدق الصديق واليقين العميق.

ووالله إنه كان آدم الثاني للإسلام، والمظهر الأول لأنوار خير الأنام، وما كان نبيا ولكن كانت فيه قوى المرسلين؛ فبصدقه عادت حديقة الإسلام إلى زخرفه التام، وأخذ زينته وقُرتَه بعد صدمات السهام، وتنوعت أزهيره وطُهرت أغصانه من القَتام، وكان قبل ذلك كميّة ندب، وشريد جذب، وجريح نوب وذبيح جوب، وأليم أنواع تعب، وحريق هاجرة ذات لهب، ثم نجاه الله من جميع تلك البليّات، واستخلصه من سائر الآفات، وأيده بعجائب التأييدات حتى أمّ المملوك ومَلِك الرقاب، بعدما تكسّر وافترش التراب، فزُمت ألسنة المنافقين وتهلّل وجه المؤمنين. وكل نفس حمدت ربه وشكرت الصديق، وجاءته مطاوعًا إلا الزنديق، والذي كان من الفاسقين. وكان كل ذلك أجر عبدٍ تخيّر الله وصاباه ورضى عنه وعافاه، والله لا يضيع أجر المحسنين.

فالحاصل أن هذه الآيات كلّها مُخبرة عن خلافة الصديق، وليس لها محمّل آخر فانظر على وجه التحقيق، واخش الله ولا تكن من المتعصبين. ثم انظر أن هذه الآيات كانت من الأنبياء المستقبلّة لتزيد إيمان المؤمنين عند ظهورها، وليعرفوا مواعيد حضرة العزة، فإن الله أخبر فيها عن زمان حلول الفتن ونزول المصائب على الإسلام بعد وفاة خير الأنام، ووعد أنه سيستخلف في ذلك الزمن بعضا من المؤمنين ويؤمنهم من بعد خوفهم، ويمكّن دينه المتزلزل ويهلك المفسدين. ولا شك أن مصداق هذا النبأ ليس إلا أبو بكر وزمانه، فلا تنكر وقد حصص بُرهانه. إنه وجد الإسلام كجدار يريد أن ينقضّ من شر أشرار، فجعله الله بيده كحصن مشيد له جدران من حديد، وفيه فوج مطيعون كعبيد. فانظر هل تجد من ريب في هذا، أو يسوغ عندك إتيان نظيره من زُمر آخرين؟

وإني أعلم أن بعض الشيعة يخاصم أهل السنة في هذا المقام، وقد تمادت أيام الخصام، وربما انتهى الأمر من مخاصمة إلى ملاكمة ومقاتلة، وأفضت إلى محاكمة ومرافعة. وأتعجب على الشيعة وسوء فهمهم، وأتأوه لإفراطٍ وهمهم، قد تجلّت لهم الآيات وظهرت القطعيات، فيفرون ممتعضين ولا يتفكرون كالمنصفين. فهذا أنا أدعوهم إلى أمرٍ يفتح عينهم، وسواء بيننا وبينهم، أن نحاضر في مضمار، ونتضرع في حضرة رب قهار، ونجعل لعنة الله على الكاذبين.

فإن لم يظهر أثر دعائي إلى سنة، فأقبل لنفسى كل عقوبة، وأقرّ بأنهم كانوا من الصادقين، ومع ذلك أعطى لهم خمسة آلاف من الدراهم المروجة، وإن لم أعطِ فلعنة الله علىّ إلى يوم الآخرة. وإن شاء وافجمع لهم تلك الدراهم في مخزن دولة البريطانة، أو عند أحد من الأعزّة. بيد أني لا أخطب كلّ أحد من العامّة، إلا الذي ينسج رسالة على منوال هذه الرسالة. وما اخترت هذا المنهج إلا لأعلم أن المباهل المناضل من أهل الفضيلة والفتنة، لا من الجهلة الغمر الذين ليس لهم حظ وافر من العربية، فإن الذي حل محلّ الأنعام لا يستحق أن يؤثر للإنعام، والذي هو كالجمال، لا يليق أن يجلس في مجالس الحسن والجمال، ومن تعرض للمنافثة لا بد له من المشابهة. فمن لم يكن مثلي أنبل الكتاب فليس هو عندي لائقاً للخطاب. ثم لما بلغت قنّة هذا المقام المنيع، فضلاً من القدير البديع، أحبّ أن أرى مثلي في هذه الكرامة، وأكره أن أناضل كل أحد من العامّة، فإنه فيه كسر شأني، وعار لعلوّ مكاني، فلا أكلمه أبداً، بل أعرض عن الجاهلين. وعُلمت أن الصديق أعظم شأننا وأرفع مكانا من جميع الصحابة، وهو الخليفة الأول بغير الاسترابة، وفيه نزلت آيات الخلافة، وإن كنتم

زعمتم يا عدا الثقافة أن مصداقها غيره بعد عصره فاتوا بفصّ خبره إن كنتم صادقين. وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا فلا تكونوا أعداء الأختيار، واقطعوا خصاماً متطائر الشرار. وما كان لمؤمن أن يركن إلى اشتطاط اللدد، ولا يدخل باب الحق مع انفتاح السدد. وكيف تلعنون رجلاً أثبت الله دعواه، وإذا استعدى فأعداه وأرى الآيات لعدّواه[☆]، وطّر مكر الماكرين، وهو نجى الإسلام من بلاء هاض وجور فاض، وقتل الأفعى النضاض، وأقام الأمان والأمان، وخيب كل من مان، بفضل الله رب العالمين.

وللصديق حسنات أخرى وبركات لا تعدّ ولا تحصى، وله مننٌ على أعناق المسلمين، ولا ينكرها إلا الذي هو أوّل المعتدين. وكما جعله الله موجباً لأمن المؤمنين ومطفئاً لنيران الكافرين والمرتدين، كذلك جعله من أوّل حُماة الفرقان وخدام القرآن ومُشيعي كتاب الله المبين. فبذل سعيه حق السعي في جمع القرآن واستطلاع ترتيبه من محبوب الرحمن، وهملت عيناه لمواساة الدين ولا همول عين الماء المعين. وقد بلغت هذه الأخبار إلى حد اليقين، ولكن التعصب تعقّر فطن المتدبرين. وإن كنت تريد أصل الوقعات ولبّ النكات، فاربأ بنفسك أن تنظر بحيث يغشاك درن التعصبات. وإياك وطرق التعسفات، فإن النصفه مفتاح البركات، ولا ترحض عن القلب قشف الظلمة إلا نور العدل والنصفه. وإن العلوم الصادقة والمعارف الصحيحة رفيعة جداً كعرش حضرة الكبرياء، والنصفه لها كسّلم الارتقاء، فمن كان يرجو حل المشكلات وقنية النكات، فليعمل عملاً صالحاً ويتقّ التعسّف والتعصبات وطرق الظالمين.

ومن حسنات الصديق ومزاياه الخاصة أنه خصّ لمرافقة سفر الهجرة، وجعل شريك مضايق خير البرية وأنيسه الخاص في باكورة المصيبة

☆ ورد في اقرب الموارد: استعداه: استغاثه واستنصره، يقال: استعديت على فلان الامير فأعداني أى استعنت به عليه فأعانني عليه. والعدوى بمعنى المعونة. (الناشر)

ليثبت تخصصه بمحسوب الحضرة. وسرُّ ذلك أنّ الله كان يعلم بأن الصديق أشجع الصحابة ومن التقاة وأحبهم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن الكُماة، وكان فانيا في حُبِّ سيّد الكائنات، وكان اعتاد من القديم أن يموّنه ويراعى شؤونه، فأسلى به الله نبيّه في وقت عبوس وعيش بوس، وخصّ باسم الصديق وقرب نبي الثقلين، وأفاض الله عليه خلعة ثاني اثنيْن، وجعله من المخصوصين.

ومع ذلك كان الصديق من المجربين ومن زمر المتبصّرين. رأى كثيرا من مغالقات الأمور وشدائدّها، وشهد المعارك ورأى مكايدها، ووطئ البوادي وجمادها، وكم من مهلكة اقتحمها وكم من سبل العوج قومها وكم من ملحمة قدّمها وكم من فتن عدّمها وكم من راحلة أنصاها في الأسفار، وطوى المراحل حتى صار من أهل التجربة والاختبار وكان صابرا على الشدائد ومن المتراضين. فاختره الله لرفاقه مورد آياته، وأثنى عليه لصدقه وثباته، وأشار إلى أنه كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم أوّل الأحباء، وخلق من طينة الحرّية وتفوق درّ الوفاء، ولأجل ذلك اختير عند خطب خشى وخوف غشى، والله عليم حكيم يضع الأمور في مواضعها، ويجرى المياه من منابعها، فنظر إلى ابن أبي قحافة نظرة، ومنّ عليه خاصة، وجعله من المتفردين، وقال وهو أصدق القائلين.

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُودٍ لَهُمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى. وَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا. وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

فتدبّر في هذه الآيات فهما وحزما، ولا تعرض عمدا وعزما، وأحسن النظر

فيما قال رب العالمين. ولا تلج مقاحم الأخطار بسبب الأختيار والأبرار وأحباء القهار، فإن أنفس القربات تخير طرق التقاة والإعراض عن المهلكات، وأمتن أسباب العافية كفى اللسان والتجنب من السبب والغيبة، والاجتناب من أكل لحم الإخوة. انظر إلى هذه الآية الموصوفة، أنشئ على الصديق أو تجعله مورد اللوم والمعتبة؟ أتعرف رجلا آخر من الصحابة الذي حمد بهذه الصفات بغير الاسترابة؟ أتعرف رجلا سمي ثاني اثنين وسمى صاحباً لنبي الثقلين، وأشرك في فضل إن الله معنا، وجعل أحد من المؤيدين؟ أتعلم أحداً حمد في القرآن كمثل هذه المحمودة، وسفر زحام الشبهات عن حالاته المنخفضة، وثبت فيه بالنصوص الصريحة لا الظنية الشككية أنه من المقبولين؟ ووالله، ما أرى مثل هذا الذكر الصريح ثابت بالتحقيق الذي مخصوص بالصديق لرجل آخر في صحف رب البيت العتيق. فإن كنت في شك مما قلت، أو تظن أني عن الحق ملث، فأت بنظير من القرآن، وأرنا لرجل آخر تصريحا من الفرقان، إن كنت من الصادقين.

والله إن الصديق رجل أعطى من الله حلال الاختصاص، وشهد له الله أنه من الخواص، وعزا معية ذاته إليه، وحمدته وشكره وأثنى عليه، وأشار إلى أنه رجل لم يطب له فراق المصطفى، ورضى بفراق غيره من القربى، وآثر المولى وجاءه يسعى، فساق إلى الموت ذود الرغبة، وأزجى كل هوى المهجة. استدعاه الرسول للمرافقة، فقام ملبياً للموافقة، وإذ هم القوم بإخراج المصطفى، جاءه النبي حبيب الله الأعلى، وقال إنني أمرت أن أهاجر وتهاجر معي ونخرج من هذا المأوى، فحمدل الصديق على ما جعله الله رفيق المصطفى في مثل ذلك البلوى، وكان ينتظر نصرة النبي المبعي عليه إلى أن آلت هذه الحالة إليه، فرافقه في شجون من جد ومجون، وما خاف قتل القاتلين. ففضيلته ثابتة من جليلة

الحكم والنص المحكم، وفضله بين دليل قاطع، وصدقه واضح كصبح ساطع. إنه ارتضى بنعماء الآخرة وترك تنعم العاجلة، ولا يبلغ فضائله أحد من الآخرين.

وإن سألت أن الله لم أثره لصدر سلسلة الخلافة، وأى سر كان فيه من ربّ ذى الرأفة، فاعلم أن الله قد رأى أن الصديق رضى الله عنه وأرضى آمن مع رسول الله صلعم بقلب أسلم فى قوم لم يسلم، وفى زمان كان نبى الله وحيداً، وكان الفساد شديداً، فرأى الصديق بعد هذا الإيمان أنواع الذلة والهوان ولعن القوم والعشيرة والإخوان والخلان، وأوذى فى سبيل الله الرحمان، وأخرج من وطنه كما أخرج نبى الإنس ونبى الجن، ورأى محناً كثيرة من الأعداء، ولعننا ولوماً من الأحياء، وجاهد بماله ونفسه فى حضرة العزة، وكان يعيش كالأذلة، بعدما كان من الأعزة ومن المتنعمين. وأخرج فى سبيل الله، وأوذى فى سبيل الله، وجاهد بأمواله فى سبيل الله، فصار بعد الثراء كالفقراء والمساكين. فأراد الله أن يُريه جزاء الأيام التى قد مضت عليه، ويبدله خيراً مما ضاع من يديه، ويُريه أجر ما رأى ابتغاءً لمرضاة الله، والله لا يُضيع أجر المحسنين. فاستخلفه ربه ورفع له ذكره وأسلى، وأعزّه رحمة منه وفضلاً، وجعله أمير المؤمنين.

اعلموا، رحمكم الله، أن الصحابة كلهم كانوا كجوارح رسول الله صلعم وفخر نوع الإنسان، فبعضهم كانوا كالعيون وبعضهم كانوا كالأذان، وبعضهم كالأيدى وبعضهم كالأرجل من رسول الرحمان، وكلّ ما عملوا من عمل أو جاهدوا من جهد فكانت كلها صادرة بهذه المناسبات، وكانوا يبعثون بها مرضاة رب الكائنات رب العالمين. فالذى يقول أن الأصحاب الثلاثة كانوا من الكافرين والمنافقين أو الغاصبين فلا يُكفر إلا كلهم أجمعين

لأن الصحابة كلهم كانوا بايعوا أبا بكر ثم عمر ثم عثمان رضي الله عنهم وأرضى، وشهدوا المعارك والمواطن بأحكامهم العظمى، وأشاعوا الإسلام وفتحوا ديار الكافرين. فما أرى أجهل من الذي يزعم أن المسلمين ارتدوا كلهم بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، كأنه يكذب كل مواعيد نصره الإسلام التي مذكورة في كتاب الله العلام، فسبحان ربنا حافظ الملة والدين. هذا قول أكثر الشيعة، وقد تجاوزوا الحد في تناول الألسنة، وعضوا من الحق عينهم، فكيف ينتظم الوفاق بيننا وبينهم؟! وكيف يرجع الأمر إلى وداد، وإنهم لفي وادٍ ونحن في وادٍ؟ والله يعلم أنا من الصادقين.

يا حسرة عليهم إنهم لا يستفيقون من غشى التعصبات، ولا يكفكفون من البهتانات. أعجبنى شأنهم وما أدري ما إيمانهم، إنهم كفروا الأصحاب الثلاثة وحسبهم من المنافقين المرتدين، مع أن القرآن ما بلغهم إلا من أيدي تلك الكافرين، فلزمهم أن يعتقدوا أن القرآن الموجود في أيدي الناس ليس بشيء، بل ساقط من الأساس، وليس كلام رب الأناس، بل مجموعة كلمات المحرفين. فإنهم كلهم كانوا خائنين وعاصبين بزعمهم، وما كان أحد منهم أميناً ومن المتدينين. فإذا كان الأمر كذلك فعلى ما عولوا في دينهم؟ وأى كتاب من الله في أيديهم لتلقينهم؟ فثبت أنهم قوم محرومون لا دين لهم ولا كتاب الدين. فإن قوماً إذا فرضوا أن الصحابة كفروا وناقضوا وارتدوا على أعقابهم وأشركوا، واتسخوا بوسخ الكفر وما تطهروا، فلا بد لهم أن يُقرّوا بأن القرآن ما بقى على صحته وحرّف وبُدّل عن صورته وزيد ونقص، وغير من سحته وقيد إلى غير حقيقته، فإن هذا الإقرار لزمهم ضرورة بعد إصرارهم جراً على أن القرآن ما شاع من أيدي المؤمنين الصالحين، وأشاعه قوم من الكافرين الخائنين المرتدين. وإذا اعتقدوا أن القرآن مفقود، وكل

مَنْ جمعه فهو كافر مردود، فلا شكّ أنهم يسئوا مما نزل على أبي القاسم خاتم النبيين، وغُلقت عليهم أبواب العلم والمعرفة واليقين، ولزمهم أن يُنكروا النواميس كلها، فإنهم محرومون من تصديق الأنبياء والإيمان بكتب المرسلين. وإذا فرضنا أنا ☆ هذا هو الحق أن الصحابة ارتدوا كلهم بعد خاتم الأنبياء، وما بقى على الشريعة الغراء إلا علي رضي الله عنه ونفر قليلون معه من الضعفاء، وهم مع إيمانهم ركنوا إلى إخفاء الحقيقة، واختاروا تقيّةً للدنيا الدنية تخوِّفًا من الأعداء، أو لجذب المنفعة والحطام، فهذا أعظم المصائب على الإسلام، وبلية شديدة على دين خير الأنام. وكيف تظن أن الله أخلف مواعيده، وما أرى تأييده، بل جعل أوّل الدنّ دُرديًّا، وأفسد الدين من كيد الخائنين.

فنشهد الخلق كلهم أنا بريئون من مثل تلك العقائد، وعندنا هي مقدمات الكفر وإلى الارتداد كالعقائد، ولا تناسب فطرة الصالحين. أكفر الصحابة بعد ما أفنوا أعمارهم في تأييد الإسلام، وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم لنصرة خير الأنام، حتى جاءهم الشيب وقرب وقت الحمام؟ فمن أين تولدت إرادة متجددة فاسدة بعد توديعها، وكيف غاضت مياه الإيمان بعد جريان ينابيعها؟ فويل للذين لا يذكرون يوم الحساب، ولا يخافون ربّ الأرباب، ويسبّون الأخيار مستعجلين.

والعجب أن الشيعة يُقرّون بأن أبا بكر الصّدّيق آمن في أيام كثرة الأعداء، ورافق المصطفى في ساعة شدّة الابتلاء، وإذا خرج رسول الله صلعم فخرج معه بالصدق والوفاء، وحمل التكالييف وترك المألّف والأليف، وترك العشيرة كلها واختار الربّ اللطيف، ثم حضر كل غزوة وقاتل الكفار وأعان النبي المختار، ثم جعل خليفة في وقت ارتدت جماعة

من المنافقين، وادعى النبوة كثير من الكاذبين، فحاربهم وقاتلهم حتى عادت الأرض إلى أمنها وصلاحتها وخاب حزب المفسدين.

ثم مات ودُفن عند قبر سيد النبيين وإمام المعصومين، وما فارق حبيب الله ورسوله لا في الحياة ولا في الممات، بل التقيا بعد بين أيام معدودة فتهاذى تحية المحبين. والعجب كلّ العجب أن الله جعل أرض مرقد نبيه بزعمهم مشتركة بين خاتم النبيين والكافرين الغاصبين الخائنين وما نجى نبيّه وحبيبه من أذية جوارهما بل جعلهما له رفيقين مؤذنين في الدنيا والآخرة، وما باعده عن الخبيثين سبحانه ربنا عما يصفون، بل الحقّ الطيبين بإمام الطيبين. إن في ذلك لآيات للمتبصّرين.

فتفكر يا من تحلّى بفهم، ولا تركن من يقين إلى وهم، ولا تجتري على إمام المعصومين. وأنت تعلم أن قبر نبينا صلى الله عليه وسلم روضة عظيمة من روضات الجنة، وتبوءاً كلّ ذروة الفضل والعظمة، وأحاط كل مراتب السعادة والعزة، فما له وأهل النيران؟ فتفكر ولا تختر طرق الخسران، وتأدّب مع رسول الله يا ذا العينين، ولا تجعل قبره بين الكافرين الغاصبين، ولا تضع إيمانك للمرتضى أو الحسين، ولا حاجة لهما إلى إطرائك يا أسير المين، فاغمد عَضْبَ لسانك وكن من المتقين. أيرضى قلبك ويسرّ سرّبك أن تُدفن بين الكفار وكان على يمينك ويسارك كافرين من الأشرار؟ فكيف تجوز لسيّد الأبرار ما لا تجوز لنفسك يا مورد قهر القهار؟ أتزل خير الرسل منزلة لا ترضاها، ولا تنظر مراتب عصمته وإياها؟ أين ذهب أدبك وعقلك وفهمك؟ أاختطفته جنُّ وهمك وتركتك كالمسحورين؟ وكما صلت على الصديق الأتقى كذلك صلت على علي المرتضى، فإنك جعلت عليّاً نعوذ بالله كالمنافقين، وقاعدا على باب الكافرين، ليفيض شربه الذي غاض

وينجبر من حاله ما انهاض . ولا شك أن هذه السير بعيدة من المخلصين، ولا توجد إلا في الذي رضى بعادات المنافقين .

وإذا سئل عن الشيعة المتعصّيين مَنْ كان أوّل مَنْ أسلم من الرجال البالغين وخرج من المنكرين المخالفين، فلا بدّ لهم أن يقولوا إنه أبو بكر . ثم إذا سئل مَنْ كان أوّل من هاجر مع خاتم النبيين ونبد العلق وانطلق حيث انطلق، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر . ثم إذا سئل من كان أول المستخلفين ولو كالعاصبين، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر . ثم إذا سئل من كان جامع القرآن ليشاع في البلدان، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر . ثم إذا سئل من دُفن بجوار خير المرسلين وسيد المعصومين، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر وعمر . فالعجب كل العجب أن كل فضيلة أُعطيت للكافرين المنافقين، وكل خير الإسلام ظهرت من أيدي المعادين أيزعم مؤمن أن أول لبنة لإسلام☆ كان كافراً ومن اللثام؟ ثم أول المهاجرين مع فخر المرسلين كان كافراً ومن المرتدين؟ وكذلك كل فضيلة حصلت للكفار حتى جوار قبر سيد الأبرار، وكان عليّ من المحرّومين، وما مال إليه الله بالعدوى وما أجدى من جدوى، كأنه ما عرفه وأخطأ من التكبير واحرورف في المسير، وإن هذا إلا كذب مبين .

فالحق أن الصديق والفاروق، كانا من أكابر الصحابة وما ألتا الحقوق، واتخذتا التقوى شرعة، والعدل نَجعة، وكانا ينقبان عن الأخبار ويفتشان من أصل الأسرار، وما أرادا أن يُلفيا من الدنيا بُغية، وبذلا النفوس لله طاعة . وإنى لم ألق كالشيخين في غزارة فيوضهم وتأبيد دين نبي الثقلين . كانا أسرع من القمير في اتباع شمس الأمم والزمير، وكانا في حبه من الفانين . واستعدبا كل عذاب لتحصيل صواب، ورضوا بكل هوان لنبي الذي ليس له ثان،

وظهرا كالأسود عند تلقى القوافل والجنود من ذوى الكفر والصدود، حتى غلب الإسلام وانهزم الجمع، وانزوى الشرك وانقمع، وأشرفت شمس الملة والدين. وكانت خاتمة أمرهما جوار خير المسلمين، مع خدمات مرضية فى الدين، وإحسانات ومنن على أعناق المسلمين. وهذا فضل من الله الذى لا تخفى عليه الأتقياء، وإن الفضل بيد الله يؤتیه من يشاء، من اعتلق بذيله مع كمال ميله، فإن الله لن يُضيعه ولو عاداه كل ما فى العالمين، ولا يرى طالبه خسراً ولا عسراً ولا يذر الله الصادقين.

الله أكبر ما أعظم شأن سرهما وصدقهما دُفنا فى مدفن لو كان موسى وعيسى حيّين لتمناها غبطة، ولكن لا يحصل هذا المقام بالمنية، ولا يعطى بالبغيّة، بل هى رحمة أزلية من حضرة العزة، ولا تتوجه إلا إلى الذين توجّهت العناية إليهم من الأزل، وحفّت بهم ملاحف الفضل. فقضيت العجب كل العجب أن الذين يُفضّلون عليّاً على الصديق لا يرجعون إلى هذا التحقيق، ويتهافتون على ثناء المرتضى ولا ينظرون مقام الصديق الأتقى. فاسأل الذين يكفّرون الصديق ويلعنون، وسيعلم الذين ظلموا بأى منقلب يتقلبون. إن الصديق والفاروق كانا أميراً ركب علواً لله فتنأ على ودعوا إلى الحق أهل الحضارة والفضلاء، حتى سرت دعوتهم إلى بلاد قصوى، وقد أودعت خلافتهما لفائف ثمرات الإسلام، وضُمّخت بالطيب العميم بأنواع فوز المرام. وكان الإسلام فى زمن الصديق متألماً بأنواع الحريق، وشارف أن تُشنّ على سرّيه فوج الغارات، وتنادى عند نهبه يا للثارات، فأدركه الربّ الجليل بصدق الصديق، وأخرج بعاغه من البئر العميق، فرجع إلى حالة الصلاح من محلّة نازحة، وحالة رازحة، فأوجب لنا الإنصاف أن نشكر هذا المعين ولا نبالى المعادين. فإياك أن تلوى عذارك عمن نصر سيدك ومختارك، وحفظ دينك ودارك، وقصد لله فلاحك وما

امتار سماحک. فيا للعجب الأظهر كيف يُنكرُ مجدُّ الصّدیق الأكبر، وقد برقت شمائله كالنیر؟ ولا شك أن كل مؤمن يأكل أكلَ غُرسه، ويستفیض من علوم درسه. أعطى لدينا الفرقان، ولدنيانا الأمن والأمان، ومن أنكره فقد مان ولقى الشيط والشيطان. والذين التبس عليهم مقامه فما أخطأوا إلا عمدًا، وحسبوا الغدق ثمّدًا، فتوغروا غضبًا، وحقروا رجلًا كان أوّل المكرمين.

وإن نفس الصّدیق كانت جامعة للرجاء والخوف، والخشية والشوق، والأنس والمحبة. وكان جوهر فطرته أبلغ وأكمل في الصفاء، منقطعًا إلى حضرة الكبرياء، مفارقًا من النفس ولذاتها، بعيدًا عن الأهواء وجذباتها، وكان من المتبتلين. وما صدر منه إلا الإصلاح، وما ظهر منه للمؤمنين إلا الفلاح. وكان مبرأً من تهمة الإيذاء والضير، فلا تنظر إلى التنازعات الداخلية، واحملها على محامل الخير. ألا تفكر أن الرجل الذي ما التفت من أو امر به ومرضاته إلى بنيه وبناته، ليجعلهم متمولين أو من أحد وولاته، وما كان له من الدنيا إلا ما كان ميرة ضروراته، فكيف تظن أنه ظلم آل رسول الله مع أن الله فضله على كلهم بحسن نيّاته، وجعله من المؤيدين. وليس كل نزاع مبنياً على فساد النيّات كما زعم بعض متبعي الجهلات، بل ربّ نزاع يحدث من اختلاف الاجتهادات. فالطريق الأنسب والمنهج الأصوب أن نقول إن مبدأ التنازعات في بعض صحابة خير الكائنات كانت الاجتهادات لا الظلامات والسيئات. والمجتهدون معفون ولو كانوا مخطئين. وقد يحدث الغلّ والحقد من التنازعات في الصلحاء، بل في أكابر الأتقياء والأصفياء، وفي ذلك مصالح لله رب العالمين.

فكلّما جرى فيهم أو خرج من فيهم، فيجب أن يُطوى لا أن يُروى، ويجب أن يُفوّض أمورهم إلى الله الذي هو ولي الصالحين. وقد جرت سنته أنه

يقضى بين الصالحين على طريق لا يقضى عليه قضايا الفاسقين، فإنهم كلهم أجاؤه وكلهم من المحبين المقبولين، ولأجل ذلك أخبرنا ربنا عن مآل نزاعهم وقال وهو أصدق القائلين. وَتَرَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَبِلِينَ. ١ هذا هو الأصل الصحيح، والحق الصريح، ولكن العامة لا يُحققون في أمر كأولى الأبصار، بل يقبلون القصص بغض الأبصار، ثم يزيد أحدٌ منهم شيئاً على الأصل المنقول، ويتلقاه الآخر بالقبول، ويزيد عليه شيئاً آخر من عند نفسه، ثم يسمعه ثالث بشدة حرصه، فيؤمن به ويُلحق به حواشي أخرى، وهلمَّ جرّاً، حتى تستتر الحقيقة الأولى، وتظهر حقيقة جديدة تخالف الحق الأجلّي، وكذلك هلك الناس من خيانات الراوين.

وكم من حقيقة تسترت، وواقعات اختفت وقصص بُدلت، وأخبار غيّرت وحُرِّفت، وكم من مفتريات نُسجت، وأمور زيدت ونُقصت، ولا تعلم نفس ما كانت واقعة أو لا ثم ما صيّرت وجُعلت. ولو أُحيى الأولون من الصحابة وأهل البيت وأقارب خير البرية، وعُرِضت عليهم هذه القصص، لتعجبوا وحولقوا واسترجعوا من مفتريات الناس، ومما طوّلوا الأمر من الوسواس الخناس، وجعلوا قطرةً كبحر عظيم، وأروا كجبال ذرّة عظمٍ رميمٍ، وجاءوا بكذب يخدع الغافلين.

والحق أن الفتن قد تموجت في أزمنة وسطى، وماجت كتموج الرياح العاصفة والصراصر العظمى. وكم من أراجيف المفترين قُبلت كأخبار الصادقين، فَتَفَطَّنْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُسْتَعْجِلِينَ. ولو أُعطيت ممّا أفاض الله علينا لقبلت ما قلت لك وما كنت من المعرضين. والآن لا أعلم أنك تقبله أو تكون من المنكرين. والذين كانت عداوة الشيخين جوهر روحهم

وجزء طبيعتهم، وديدن قريحتهم، لا يقبلون قولنا أبدا حتى يأتي أمر الله، ولا يصدّقون كشوفا ولو كانت ألوفا، فليتر بصوا زمانا يُبدي ما في صدور العالمين.

أيها الناس لا تظنوا ظن السوء في الصحابة، ولا تهلكوا أنفسكم في بوادي الاسترابة، تلك أمة قد خلت ولا تعلمون حقيقة بُعدت واختفت، ولا تعلمون ما جرى بينهم، وكيف زاغوا بعد ما نور الله عينهم، فلا تتبعوا ما ليس لكم به علم واتقوا الله إن كنتم خاشعين. وإن الصحابة وأهل البيت كانوا روحانيين منقطعين إلى الله ومتبتلين، فلا أقبل أبدا أنهم تنازعوا للدنيا الدنيّة، وأسرو بعضهم غلّ البعض في الطويّة، حتى رجع الأمر إلى تقاثل بينهم وفساد ذات البين وعناد مبين. ولو فرضنا أن الصديق الأكبر كان من الذين آثروا الدنيا وزخرفها، ورضوا بها وكان من الغاصبين، فنضطر حينئذ إلى أن نقر أنّ عليّا أسد الله أيضا كان من المنافقين، وما كان كما نخاله من المتبتلين؛ بل كان يكبّ على الدنيا ويطلب زينتها، وكان في زخارفها من الراغبين. ولأجل ذلك ما فارق الكافرين المرتدين، بل دخل فيهم كالمداهنين، واختار التقيّة إلى مدة قريبة من ثلاثين. ثم لما كان الصديق الأكبر كافرا أو غاصبا في أعين على المرتضى رضى الله تعالى عنه وأرضى، فلم رضى بأن يُبايعه؟ ولم ما هاجر من أرض الظلم والفتنة والارتداد إلى بلاد أخرى؟ ألم تكن أرض الله واسعة فيهاجر فيها كما هي سنة ذوى التقى؟ انظر إلى إبراهيم الذي وقى. كيف كان في شهادة الحق شديد القوى، فلما رأى أن أباه ضلّ وغوى، ورأى القوم أنهم يعبدون الأصنام ويتركون الرب الأعلى، أعرض عنهم وما خاف وما بالى، وأدخل في النار وأوذى من الأشرار، فما اختار التقيّة خوفا من الأشرار. فهذه هي سيرة الأبرار، لا يخافون السيوف ولا السنان، ويحسبون التقيّة من كبائر الإثم والفواحش

والعدوان، وإن صدرت شمةٌ منها كمثل ذلةٍ فيرجعون إلى الله مستغفرين .
 ونعجب من علي رضي الله عنه كيف بايع الصديقّ والفرّوق،
 مع علمه بأنهما قد كفرا وأضاعا الحقوق، ولبت فيهما عمراً واتبعهما
 إخلاصاً وعقيدة، وما لغب وما وهن وما أرى كراهة، وما اضمحلّت
 الداعية، وما منعتة التقاة الإيمانية، مع أنه كان مطلعاً على فسادهم
 وكفرهم وارتدادهم، وما كان بينه وبين أقوام العرب باباً مسدوداً وحجاباً
 ممدوداً وما كان من المسجونين . وكان واجبا عليه أن يهاجر إلى بعض
 أطراف العرب والشرق والغرب ويحث الناس على القتال ويهيج
 الأعراب للنضال، ويُسخرهم بفصاحة المقال ثم يقاتل قوما مرتدين .

وقد اجتمع على المسيّلة الكذاب زهاء مائة ألف من الأعراب،
 وكان عليٌّ أحقّ بهذه النصرة، وأولى لهذه المهمة، فلمّ اتبع الكافرين، ووالى
 وقعد كالكسالى وما قام كالمجاهدين؟ فأى أمر منعه من هذا الخروج مع
 إمارات الإقبال والعروج؟ ولمّ ما نهض للحرب والبأس وتأييد الحق ودعوة
 الناس؟ ألم يكن أفصح القوم وأبلغهم فى العظات ومن الذين ينفخون الروح فى
 الملفوظات؟ فما كان جمع الناس عنده إلا فعل ساعة، بل أقلّ منها لقوة بلاغة
 وبراعة، وتأثير جاذب للسامعين . ولما جمّع الناس الكاذب الدجال فكيف
 أسدّ الله الذى كان مؤيّد الرّب الفعّال، وكان محبوب رب العالمين .

ثم من أعجب العجائب وأظهر الغرائب أنه ما اكتفى على أن يكون
 من المبايعين، بل صلّى خلف الشيخين كل صلاة، وما تخلف فى وقت من
 أوقات، وما أعرض كالشاكين . ودخل فى شورايم وصدّق دعوايم،
 وأعانهم فى كل أمر بجهد همته وسعة طاقته، وما كان من المتخلفين . فانظر .
 أهذا من علامات الملهوفين المكفرين؟ وانظر كيف اتبع الكاذبين مع علمه

بالكذب والافتراء كأن الصدق والكذب كان عنده كالسواء . ألم يعلم أن الذين يتوكلون على قدير ذى القدرة لا يؤثرون طريق المداهنة طرفة عين ولو بالكراهة، ولا يتركون الصدق ولو أحرقتهم الصدق وألقاهم إلى التهلكة وجعلهم عِضِينَ؟

وإن الصدق مشرب الأولياء، ومن علامات الأصفياء، ولكن المرتضى ترك هذه السجّية، ونحت لنفسه التقيّة، واتبع طريقاً ذليلاً، وكان يحضر فناء الكافرين بكرة وأصيلاً، وكان من المادحين . وهلا اقتدى بسبى الثقلين أو شجاعة الحسين واتخذ طريق المحتالين؟ وأنشدك الله أهذا من صفات الذين تطهرت قلوبهم من رجس الجبن والمداهنة، وأعطاهم إيمانهم قوة الجنان والمهجة وزكّوا من كل نفاق ومداهنة، وخافوا ربهم وفرغوا بعده من كل خشية؟ كلاب هذه الصفات توجد في قوم آثروا الأهواء على حضرة العزة، وقدموا الدنيا على الآخرة، وما قدروا الله حق قدره، وما استناروا من بده، وما كانوا مخلصين . وإني عاشرت الخواص والعوام، ورأيت كل طبقة من الأنام، ولكنى ما رأيت سيرة التقية وإخفاء الحق والحقيقة إلا في الذين لا يبالون علاقة حضرة العزة . والله، لا ترضى نفسى لطرفة عين أن أداهن في الدين ولو قطعْتُ بالسكين، وكذلك كل من هداه الله فضلاً ورحماً، ورزق من الإخلاص رزقاً حسناً، فلا يرضى بالنفاق وسير المنافقين . أما قرأت قصة قوم اختاروا الموت على حياة المداهنة وما شاءوا أن يعيشوا طرفة عين بالتقية وقالوا رَبّاً أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوْقَاتًا مُسْلِمِينَ^۱ . فيا حسرة على الشيعة إنهم اجترؤوا على ذم المرتضى بما كان عندهم من منافرة للصديق الأتقى، وهفت أحلامهم بتعصب أعمى . يتعامون مع المصباح المتقد، ولا يتأملون تأمل المنتقد . وإني أرى كلماتهم مجموعة

ريب، وملفوظاتهم رجم غيب، وما مسهم ربح المحققين .
 أيها الناظر في هذا الكتاب إن كنت من عشاق الحق والصواب،
 فكفاك آية الاستخلاف لتحصيل ترياق الحق ودفع الذعاف، فإن فيها برهانا
 قويا للمنصفين. فلا تحسب الأخيار كأهل فساد، ولا تلحق هودًا بَعَاد، وتَفَكَّرْ
 لساعة كالمحققين. وأنت تعلم أن الأنباء المستقبلية من الله الرحمان تكون
 كقضاة لقضايا أهل الحق وأهل العدوان، أو كجنود الله لفتح بلاد البغي
 والطغيان، فتُفَرِّج ضيق المشكلات بِكِرَاتِهَا، حتى يُرى ما كان ضنكًا رحيبًا
 بقوة صلاتها. فتبارز هذه الأنباء كل مناضل برمح خضيب، حتى تقود إلى
 اليقين كل مرتاب ومريب، وتقطع معاذير المعترضين. وكذلك وقعت آية
 الاستخلاف، فإنها تدع كل طاعن حتى ينشئ عن موقف الطعن والمصاف،
 وتُظهِر الحق على الأعداء ولو كانوا كارهين. فإن الآية تُبشِّر الناس بأيام الأمن
 والاطمئنان بعد زمن الخوف من أهل الاعتساف والعدوان، ولا يصلح
 لِمِصْدَاقِيَّتِهَا إِلَّا خِلاَفَةُ الصَّدِيقِ كما لا يخفى على أهل التحقيق. فإن خلافة
 علي المرتضى ما كان مصداق هذا العروج والعلو والفوز الأعلى، بل لم يزل
 تبتزها عداها ما فيه من قوة وحِدَّة مداها، وأسقطوها في هوة وتركوا حق أخوة، حتى
 أصاروها كبيت أو هن من بيت العنكبوت، وتركوا أهلها كالمتحير المبهوت. ولا
 شك أن عليًا كان نُجعة الرُّوَادِ وقُدوة الأَجْوَادِ، وحنة الله على العباد، وخير
 الناس من أهل الزمان، ونور الله لإنارة البلدان، ولكن أيام خلافته ما كان زمن الأمن
 والأمان، بل زمان صراصر الفتن والعدوان. وكان الناس يختلفون في خلافته
 وخلافة ابن أبي سفيان، وكانوا ينتظرون إليهما كحيران، وبعضهم حسبوهما
 كفر قدي سماء وكزندين في وعاء. والحق أن الحق كان مع المرتضى، ومن قاتله
 في وقته فبغى وطغى، ولكن خلافته ما كان مصداق الأمن المبشّر به

من الرحمن، بل أوذى المرتضى من الأقران، وديستُ خلافته تحت أنواع الفتن وأصناف الافتنان، وكان فضل الله عليه عظيماً، ولكن عاش محزوناً وأليماً، وما قدر على أن يشيع الدين ويرجم الشياطين كالخلفاء الأولين، بل ما فرغ عن أسنة القوم، ومُنِع من كل القصد والرؤم. وما ألبوه بل أضبوأ على إكثار الجور، وما عَدَّوا عن الأذى بل زاحموه وقعدوا في المَور، وكان صبورا ومن الصالحين. فلا يمكن أن نجعل خلافته مصداق هذه البشارة، فإن خلافته كانت في أيام الفساد والبغى والخسارة، وما ظهر الأمن في ذلك الزمن، بل ظهر الخوف بعد الأمن، وبدأت الفتن، وتواترت المحن، وظهرت اختلالات في نظام الإسلام، واختلافات في أمة خير الأنام، وفتحت أبواب الفتن، وسُدَّ الحقد والضغن، وكان في كل يوم جديد نزاع قوم جديد، وكثرت فتن الزمن، وطارت طيور الأمن، وكانت المفاسد هائجة، والفتن مائجة، حتى قتل الحسين سيد المظلومين.

ومن تظنّي أن الخلافة كان أمراً روحانيا من الله رب العالمين، وكان مصداقه المرتضى من أوّل الحين، ولكنه أرف واستحى أن يُجادل قومًا ظالمين، فهذا عذر قبيح، وما يتلفظ به إلا وقيح. بل الحق الذي يجب أن يُقبَل والصدق الذي لزم أن يُتقبل أن مصداق نبأ الاستخلاف هو الذي كان جامع هذه الأوصاف، وثبت فيه أنه فتح على المسلمين أبواب أمن و صواب، ونجّاهم من فتن وعذاب، وفلّ عن الإسلام حدّ كل ناب، وشمّر تشمير من لا يألو جهداً، وما لغب وما وهن حتى سوّى غوراً ونجداً، وأعاد الله على يديه الأمن المفقود، والإقبال المورود، فكان الناس بعد خوفهم آمنين. والأنباء المستقبلية إذا ظهرت على صورها الظاهرة فصرّفها إلى معنى آخر ظلم وفسق بعد المشاهدة، فإن الظهور يشفى الصدور، ويهب

اليقين وبلين الصخور، وإن في فطرة الإنسان أنه يُقدّم المشهود على غيره من البيان، وهذا هو المعيار لذوى العرفان. فانظُرْ مَنْ أَمَاطَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَعَثَاءَهُ، وَأَعَادَهُ إِلَى نَضْرَتِهِ وَأَزَالَ ضَرْأَهُ، وَأَهْلَكَ الْمَفْسِدِينَ، وَأَبَادَ الْمُرْتَدِينَ. ودعا إلى دين الله كل فارّ، وأراهم الحق بأنوار، حتى اكتنّطت المساجد بالراجعين، وأحيا الأرض بعد موتها بإذن رب العالمين، وأزال حُمَى النَّاسِ مَعَ رَحَضَائِهِ، وَرَحَضَ دَرَنَ الْبَغْيِ مَعَ خِيَلَانِهِ بِمَاءِ مَعِينٍ.

ورحم الله الصديق، أحيا الإسلام وقتل الزناديق، وفاض بمعروفه إلى يوم الدين. وكان بكّاءً ومن المتبتلين. وكان من عاداته التضرع والدعاء والاطّراح بين يدي المولى والبكاء والتذلّل على بابه، والاعتصام بأعتابه. وكان يجتهد في الدعاء في السجدة، ويبكى عند التلاوة، ولا شك أنه فخر الإسلام والمرسلين. وكان جوهره قريبا من جوهر خير البرية، وكان أول المستعدين لقبول نفحات النبوة، وكان أول الذين رأوا حشرا روحانيا من حاشرٍ مثيل القيامة، وبدّلوا الجلايب المتندسة☆ بالملاحف المطهرة، وضاهى الأنبياء في أكثر سير النبيين.

ولا نجد في القرآن ذكر أحد من دون ذكره قطعاً ويقينا إلا ظن الظانين، والظن لا يُغنى عن الحق شيئا ولا يروى قوماً طالبين. ومن عاداه فيبينه وبين الحق باب مسدود، لا ينفتح أبداً إلا بعد رجوعه إلى سيّد الصديقين. ولأجل ذلك لا نرى في الشيعة رجلا من الأولياء، ولا أحداً من زمر الأتقياء، فإنهم على أعمال غير مرضية عند الله، وإنهم يُعادون الصالحين.



كلام موجز في فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه وأرضاه

كان رضي الله عنه عارفاً تامّ المعرفة، حلّيم الخلق رحيم الفطرة، وكان يعيش في زِيّ الانكسار والغربة، وكان كثير العفو والشفقة والرحمة، وكان يُعرف بنور الجبهة. وكان شديد التعلق بالمصطفى، والتصقت روحه بروح خير الوري، وغشيته [☆] من النور ما غشى مقتداه محبوب المولى، واختفى تحت شعشعان نور الرسول وفيوضه العظمى. وكان ممتازاً من سائر الناس في فهم القرآن وفي محبة سيد الرسل وفخر نوع الإنسان. ولما تجلّى له النشأة الأخروية والأسرار الإلهية، نفض التعلقات الدنيوية، ونبذ العلق الجسمانية، وانصبغ بصبغ المحبوب، وترك كل مُراد للواحد المطلوب، وتجردت نفسه عن كدورات الجسد، وتلونت بلون الحق الأحد، وغابت في مرضاة ربّ العالمين. وإذا تمكن الحبّ الصادق الإلهي من جميع عروق نفسه، وجذر قلبه وذرات وجوده، وظهرت أنواره في أفعاله وأقواله وقيامه وقعوده، سُمّي صديقاً وأُعطى علماً غضا طرياً وعميقاً، من حضرة خير الواهبين. فكان الصدق له ملكة مستقرة وعادة طبيعية، وبدعت فيه آثاره وأنواره في كل قول وفعل، وحركة وسكون، وحواس وأنفاس، وأدخل في المنعمين عليهم من رب السماوات والأرضين. وإنه كان نسخة إجمالية من كتاب النبوة، وكان إمام أرباب الفضل والفتوة، ومن بقية طين النبيين.

ولا تحسب قولنا هذا نوعاً من المبالغة ولا من قبيل المسامحة والتجوز، ولا من فور عين المحبة، بل هو الحقيقة التي ظهرت على من حضرة العزة. وكان مشربه رضي الله عنه التوكل على رب الأرباب، وقلة الالتفات إلى

☆ يبدو انه سهو، والصحيح "غشيته". (الناشر)

الأسباب، وكان كظلم لرسولنا وسيدنا صلى الله عليه وسلم في جميع الآداب، وكانت له مناسبة أزلية بحضرة خير البرية، ولذلك حصل له من الفيض في الساعة الواحدة ما لم يحصل للآخرين في الأزمنة المتطاولة والأقطار المتباعدة. واعلم أن الفيوض لا تتوجه إلى أحد إلا بالمناسبات، وكذلك جرت عادة الله في الكائنات، فالذي لم يعطه القسّم ذرة مناسبة بالأولياء والأصفياء، فهذا الحرمان هو الذي يُعبر بالشقوة والشقاوة عند حضرة الكبرياء. والسعيد الأتم الأكمل هو الذي أحاط عادات الحبيب حتى ضاهاه في الألفاظ والكلمات والأساليب. والأشقياء لا يفهمون هذا الكمال كالأكمه الذي لا يرى الألوان والأشكال، ولا حظ للشقى إلا من تجليات العظמות والهيبة، فإن فطرته لا ترى آيات الرحمة، ولا تشم ريح الجذبات والمحبة، ولا تدري ما المصافاة والصلاح، والأنس والانشراح، فإنها ممتلئة بظلمات، فكيف تنزل بها أنوار بركات؟ بل نفس الشقى تتموج تموج الرياح العاصفة، وتشغله جذباتها عن رؤية الحق والحقيقة، فلا يجيء كاهل السعادة راغبا في المعرفة. وأما الصديق فقد خلق متوجّها إلى مبدأ الفيضان، ومقبلا على رسول الرحمن، فلذلك كان أحق الناس بحلول صفات النبوة، وأولى بأن يكون خليفة لحضرة خير البرية، ويتحد مع متبوعه ويوافقه بأتم الوفاق، ويكون له مظهرًا في جميع الأخلاق والسير والعادة وترك تعلقات الأنفس والآفاق، ولا يطرأ عليه الانفكاك بالسيوف والأسنة، ويكون مستقرا على تلك الحالة ولا يزعجه شيء من المصائب والتخويقات واللوم واللعنة، ويكون الداخلة في جوهر روحه صدقا وصفاء وثباتا واتقاء، ولو ارتد العالم كله لا يُباليهم ولا يتأخر بل يقدم قدمه كل حين.

ولأجل ذلك قَفَى اللهُ ذِكْرَ الصَّادِقِينَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ، وَقَالَ فَأَوْلِيكَ مَعَ
 الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ. ۱
 وفي ذلك إشارات إلى الصَّادِقِ وتفضيله على الآخرين، فإن النبي صلى
 الله عليه وسلم ما سُميَ أحدًا من الصحابة صَدِيقًا إلا إياه، لِيُظْهِرَ مَقَامَهُ
 وَرَبَّيَاهُ، فَانظُرْ كَالْمَتَدَبِّرِينَ. وفي الآية إشارة عظيمة إلى مراتب الكمال
 وأهلها لقوم سالكين. وإنا إذا تدبرنا هذه الآية، وبلغنا الفكر إلى النهاية،
 فإنكشف أن هذه الآية أكبر شواهد كمال الصَّادِقِ، وفيها سر عميق
 ينكشف على كل من يتميل على التحقيق. فإن أبا بكر سُميَ صَدِيقًا على لسان
 الرسول المقبول، والفرقان أَلْحَقَ الصَّادِقِينَ بِالْأَنْبِيَاءِ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى
 ذَوِي الْعُقُولِ، وَلَا نَجِدُ إِطْلَاقَ هَذَا اللَّقْبِ وَالخَطَابِ عَلَى أَحَدٍ مِنَ
 الْأَصْحَابِ، فَثَبَتَ فَضِيلَةَ الصَّادِقِ الْأَمِينِ، فَإِنْ اسْمُهُ ذُكِرَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ. فَانظُرْ
 بِالْإِنَابَةِ وَفَارِقْ غِشَاوَةَ الْإِسْتِرَابَةِ، فَإِنَّ الْأَسْرَارَ الْخَفِيَّةَ مَطْوِيَّةً فِي إِشَارَاتِ
 الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَابْتَلَعَ كُلَّ الْمَعَارِفِ، وَلَوْ مَا أَحْسَتْهَا بِحَاسَةِ
 الْوُجِدَانِ. وَتَنَكَّشَ هَذِهِ الْحَقَائِقَ مَتَجَرِّدَةً عَنِ الْأَلْبَسَةِ عَلَى نَفْسِ ذَوِي
 الْعُرْفَانِ، فَإِنَّ أَهْلَ الْمَعْرِفَةِ يَسْقُطُونَ بِحَضْرَةِ الْعِزَّةِ، فَتَمَسَّ رُوحَهُمْ دَقَائِقَ لَا
 تَمَسُّهَا أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ. فَكَلِمَاتُهُمْ كَلِمَاتٌ، وَمِنْ دُونِهَا خِرَافَاتٌ، وَلَكِنْهُمْ
 يَتَكَلَّمُونَ بِأَعْلَى الْإِشَارَةِ حَتَّى يَتَجَاوِزُونَ نَظَرَ النَّظَّارَةِ، فَيُكْفَرُهُمْ كُلُّ غَيْبٍ مِنْ
 عَدَمِ فَهْمِ الْعِبَارَةِ. فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ مَنْقُطُونَ لَا يُشَابَهُهُمْ أَحَدٌ وَلَا يُشَابَهُونَ أَحَدًا،
 وَلَا يَعْبُدُونَ إِلَّا أَحَدًا، وَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْمُتَلَاعِبِينَ. كَفَلَهُمُ اللَّهُ كَرَجْلَ كَفَلِ
 يَتِيمًا، فَفَوَّضَهُ إِلَى مَرْضِعَةٍ حَتَّى صَارَ فَطِيمًا، ثُمَّ رَبَّاهُ وَعَلَّمَهُ تَعْلِيمًا، ثُمَّ جَعَلَهُ
 وَارِثَ وَرَثَتِهِ، وَمَنْ عَلَيْهِ مَنَّا عَظِيمًا، فَتَبَارَكَ اللَّهُ خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ.



في فضائل علي رضي الله عنه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

كان رضي الله عنه تقيًا نقيًا و من الذين هم أحب الناس إلى الرحمن، و من نخب الجيل و سادات الزمان. أسد الله الغالب و فتى الله الحنان، ندَى الكفّ طيب الجنان. و كان شجاعا و حيدًا لا يُزِيلُ مركزه في الميدان ولو قابله فوج من أهل العدوان. أنفد العمر بعيش أنكد و بلغ النهاية في زهادة نوع الإنسان. و كان أوّل الرجال في إعطاء النشب و إمطة الشجب و تفقّد اليتامى و المساكين و الجيران. و كان يجلّي أنواع بسالة في معارك و كان مظهر العجائب في هيجاء السيف و السنان. و مع ذلك كان عذب البيان فصيح اللسان. و كان يدخل بيانه في جذر القلوب و يجلو به صدى الأذهان، و يجلى مطلعته بنور البرهان. و كان قادرًا على أنواع الأسلوب، و من ناضله فيها فاعتذر إليه اعتذار المغلوب. و كان كاملا في كل خير و في طرق البلاغة و الفصاحة، و من أنكر كماله فقد سلك مسلك الوقاحة. و كان يندب إلى مواساة المضطرّ، و يأمر بإطعام القانع و المعترّ، و كان من عباد الله المقربين. و مع ذلك كان من السابقين في ارتضاع كأس الفرقان، و أُعطي له فهم عجيب لإدراك دقائق القرآن. و إنى رأيت و أنا يقظان لا في المنام، فأعطاني تفسير كتاب الله العلام، و قال هذا تفسيري، و الآن أُوليت فهنيت بما أُوتيت. فبسطت يدي و أخذت التفسير، و شكرت الله المعطي القدير. و وجدته ذا خلقٍ قويم و خلقٍ صميم، و متواضعا منكسرا و متهللا منورا. و أقول حلفًا إنه لاقنى حُبًّا و ألقًا، و ألقى في روعي أنه يعرفني و عقيدتي، و يعلم ما أخالف الشيعة في مسلكي و مشربي، و لكن ما شمخ بأنفه عُنفًا، و ما نأى بجانبه أنفًا، بل و افانى و صافانى كالمحبين المخلصين، و أظهر المحبة كالمصافين الصادقين. و كان معه الحسين بل الحسينين و سيد الرسل

﴿ ۳۵ ﴾

خاتم النبیین، وكانت معهم فتاة جميلة سالحة جميلة مباركة مطهرة معظمة موقرة باهرة السفور ظاهرة النور، ووجدتها ممتلئة من الحزن ولكن كانت كاتمة، وألقى في روعي أنها الزهراء فاطمة. فجاء تنى وأنا مضطجع فقعدت ووضعت رأسي على فخذيها وتلطفت، ورأيت أنها لبعض أحزاني تحزن وتضجر وتتحنن وتقلق كأمهات عند مصائب البنين. فعلمت أني نزلت منها بمنزلة الابن في علق الدين، وخطر في قلبي أن حزنها إشارة إلى ما سأرى ظلما من القوم وأهل الوطن والمعادين. ثم جاء نسي الحسنان، وكانا يبدهان المحبة كالإخوان، ووافيانى كالمواسين. وكان هذا كشفاً من كشوف اليقظة، وقد مضت عليه برهة من سنين. ولى مناسبة لطيفة بعليّ والحسين، ولا يعلم سرّها إلا ربّ المشرقين والمغربين. وإنّي أحبّ عليّاً وبناه، وأعدى من عاداه، ومع ذلك لست من الجائرين المتعسفين. وما كان لى أن أعرض عما كشف الله عليّ، وما كنت من المعتدين. وإن لم تقبلوا فلى عملى ولكم عملكم، وسيحكم الله بيننا وبينكم، وهو أحكم الحاكمين.

الباب الثاني

فى المهدي الذى هو آدم الأئمة وخاتم الأئمة

اعلموا أن الله الذى خلق الليل والنهار، وأبدأ الظلمات والأنوار، قد جرت عادته من قديم الزمان وأوائل الأزمنة والأوان، أنه لا يتوجّه إلى إصلاح إلا بعد رؤية كمال طلاح، وإذا بلغت الآفة مداها، وانتهت البلية إلى منتهاها، فتتوجه العناية الإلهية إلى إمامتها، وإلى خلق شيء يكون سببا لإزالتها. وأما مثله فيوجد فى العالم الجسمانى أمثلة واضحة ونظائر بينة جلية للذى اعترته شبهة أو كان من الغافلين.

فأكبر الأمثلة سنة ربانية توجد في نزول الأمطار والمرايع التي تنزل لتنضير الزروع والأشجار، فإن المطر النافع لا ينزل إلا في أوقات الاضطراب، ويُعرف وقته عند شدة الحاجة وقرب الأخطار، فإذا الأرض يبست وهمدت، واصفر كل ما أنبتت وأخرجت، ومست الضراء أهلها والمصائب نزلت وسقطت، وظن الناس أنهم أهلكوا، والدواهي قربت ودنت، وما بقي في الأضي قطرة ماء، والغدر نتنت، فيُغاثون الناس في هذا الوقت ويحیی الله الأرض بعد موتها، وترى البلدة اهتزت وربت، وترى كل زرع أخرج الشطأ وكل الأرض اخضرت ونضرت، وصار الناس بعد الخطرات آمنين.

وهذه عادة مستمرة، وسنة قديمة، بل تزيد الشدة في بعض الأوقات وتتجاوز حد المعمولات، وترى بلدة قد أمحلت ذات العويم، وما بقي من جهام فضلا عن الغيم، وما بقي بلالة من الماء ولا غلالة من ذخائر الشتاء، وما نزلت قطرة من قطر مع طول أمد الانتظار، ولاحت آثار قهر القهار، وأحال الخوف صور الناس، وغلب الخيب وظهر طيران الحواس، وصار الريف كأرض ليس فيها غير الهباء والغبار، وما بقي ورق من الأشجار، فضلا عن الأثمار، فيضطر الناس أشد الاضطراب، وكادوا أن يهلكوا من آثار اليأس والتبار؛ فتتوجه إليهم العناية، ويدركهم رحم الله وتظهر الآية، وتنصر أرضهم من الأمطار، ووجوههم من كثرة الثمار، فيصبحون بفضل الله منحصين. ذلك مثل الذين أتت عليهم أيام الضلال، وحلت بهم أسباب مضلة حتى زاغوا عن محجة ذي الجلال، فأدرکهم ذات بكرة وابل من مزن رحمته، وبعث مجدد لإحياء الدين، فأخذ الظانن ظنّ السوء يعتذرون إلى الله رب العالمين.

وآخرون يكذبونه ويقولون ما أنزل الله من شيء، وإن أنت إلا من المفتريين. فينزل الوابل تترًا حتى لا يبقى من سوء الظن أثرًا، فيرجع الراجعون

إلى الحق متسدمين. وأما الأشقياء فما ينتفعون من وابل الله شيئاً، بل يزيدون بغيا وظلماً وعسفاً، وكانوا قوماً ظالمين. وما اغترفوا من ماء الله وما شربوا، وما اغتسلوا وما توضأوا، وما كانوا أن يسقوا الحرث، وكانوا قوماً محرومين، فما رأوا الحق لأنهم كانوا عمين، وإن في ذلك لآيات لقوم مفكرين. ومثل آخر لمرسل الخلاق وهو ليالي المحاق كما لا يخفى على الممّعين الرماق وعلى المتدبرين. فإنها ليال داجية الظلم، فاحمة اللمم، تأتي بعد الليالي المنيرة كالأفات الكبيرة، فإذا بلغ الظلام منتهاه، وما بقي في ليل سناه، فيعشو الله أن يزيل الظلام المركوم، ويبرز النير المغموم، فيبدأ الهلال ويملاً أمناً ونوراً الليل المهال، وكذلك جرت سنته في أمور الدين. فيا حسرة على أهل الشقاق، إنهم يحكمون بقرب الهلال عند مجيء ليالي المحاق، ويرقبونه كالمشتاق، ولكنهم لا ينتظرون في ظلام الدين هلالاً ولو بلغ الظلام كمالاً. فالحق والحق أقول إنهم قوم حمقى، وما أعطى لهم من المعقول حظ أدنى، وما كانوا مستبصرين.

هذا ما شهدت سنة الله الجارية لنوع الإنسان، وثبت أن الله يرى مسالك الخلاص بعد أنواع المصائب والذوبان. فلما كان من عادات ذي الجلال والإكرام أنه لا يترك عباده الضعفاء عند القحط العام في الآلام، ولا يريد أن ينفك نظام يتبعه عطب الأجسام، فكيف يرضى بفك نظام فيه موت الأرواح ونار جهنم للدوام؟ ثم إذا نظرنا في القرآن فوجدناه مؤيداً لهذا البيان، وقد قال الله تعالى إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. وإن في ذلك لبشرى لكل من تزكى، وإشارة إلى أن الناس إذا رأوا في زمان ضراً وضيئراً، فيرون في آخر نفعاً وخيراً، ويرون رخاءً بعد بلاء في الدين والدنيا. وكذلك قال في آية أخرى لقوم يسترشدون. إِنَّا

نَحْنُ نَزَلْنَا الدِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۗ فَأَمَعِنُوا فِيهِ إِن كُنتُمْ تَفَكَّرُونَ .
فهذه إشارة إلى بعث مجدد في زمان مفسد كما يعلمه العاقلون .
ولا معنى لحفاظة القرآن من غير حفاظة عطره عند شيوع نتن الطغيان ،
وإثباته في القلوب عند هب صراصر الطغيان ، كما لا يخفى على ذوى
العرفان والمنتدبرين .

وإثبات القرآن في قلوب أهل الزمان لا يمكن إلا بتوسط رجل
مُطَهَّر من الأدناس ، ومخصوص بتجديد الحواس ، ومُنَوَّر بنفخ الروح من
رب الناس ، فهو المهدى الذى يهدى من رب العالمين ، ويأخذ العلم من
لده وي يدعو الناس إلى طعام فيه نجاة المدعويين . وإنما هو كإناء فيه أنواع
غذاء ، من لبن سائغ وشواء ، أو هو كنار شتاء ، وللمقرور أشهى أشياء ، أو
كصحفة من الغرب فيها حلواء القند والضرب ، فمن جاءه أكل الخبيص ،
ومن أعرض فأخذ ولا محيص ، وسيلقى السعير ولو ألقى المعاذير . فثبت
أن وجود المهديين عماد الدين ، وتنزل أنوارهم عند خروج الشياطين ،
وتحيطهم كثير من الزمر كهالات القمر . ولما كان أغلب أحوال
المهديين أنهم لا يظهرون إلا عند غلبة الضالين والمضلين ، فسُموا
بذلك الاسم إشارة إلى أن الله ذا المجد والكرم طهرهم من الذين فسقوا
وكفروا ، وأخرجهم بأيديه من الظلمات إلى النور ، ومن الباطل إلى الحق
الموفور ، وجعلهم ورثاء علم النبوة وأعطاهم حظا منه ، ودقق مداركهم
وعلمهم من لده ، وهداهم سبلا ما كان لهم أن يعرفوا ، وأراهم طرقا ما
كان لهم أن ينظروا لولا أن أراهم الله ، ولذلك سُموا مهديين .

وأما المهدي الموعود الذى هو إمام آخر الزمان ، ومنتظر الظهور عند هب
سموم الطغيان ، فاعلم أن تحت لفظ المهدي إشارات لطيفة إلى زمان الضلالة

لنوع الإنسان، وكان الله أشار بلفظ المهدي المخصوص بالهداية إلى زمان لا تبقى فيه أنوار الإيمان، وتسقط القلوب على الدنيا الدنيّة ويتركون سبيل الرحمن، وتأتي على الناس زمان الشرك والفسق والإباحة والافتنان، ولا تبقى بركة في سلاسل الإفادات والاستفادات، ويأخذ الناس يتحركون إلى الارتدادات والجهلات، ويزيد مرض الجهل والتعمى، مع شوقهم في سير المعامى والموامى، ويعرضون عن الرشاد والسداد، ويركنون إلى الفسق والفساد، وتطير جراد الشقاوة على أشجار نوع الإنسان، فلا تبقى ثمر ولا لدونة الأغصان. وترى أن الزمان من الصلاح قد خلا، والإيمان والعمل أجفلا، وطريق الرشاد عُلق بشرّي السماء. فيذكر الله مواعيده القديمة عند نزول الضراء، ويرى ضعف الدين ظاهراً من كل الأنحاء، فيتوجه ليُطفى نار الفتنة الصّماء، فيخلق رجلاً كخلق آدم بيدي الجلال والجمال، وينفخ فيه روح الهداية على وجه الكمال. فتارة يُسميه عيسى بما خلقه كخلق ابن مريم لإتمام الحجّة على النصارى، وتارة يدعوّه باسم مهدي أمين بما هو هُدى من ربه للمسلمين الضالين، وأخرج للمحجوبين منهم ليقودهم إلى رب العالمين. هذا هو الحق الذي فيه تمترون، والله يعلم وأنتم لا تعلمون. أحياء عبداً من عباده ليدعو الناس إلى طرق رشاده، فاقبلوا أو لا تقبلوا، إنه فعل ما كان فاعلاً. أنتم تضحكون ولا تبكون، وتنظرون ولا تبصرون.

﴿ ۳۹ ﴾

أيها الناس لا تغلوا في أهوائكم، واتقوا الله الذي إليه تُرجعون. ما لكم لا تقبلون حكم الله وكنتم تنتظرون؟ شهدت السماء فلا تبالون، ونطقت الأرض فلا تفكرون. وقالوا إنا لا نقبل إلا ما قرأنا في آثارنا ولو كانت آثارهم مبدلة أو وضعها الواضعون؟ أيها الناس انظروا ههنا وههنا فاتركوا الدخن واقبلوا ما بان ودنا، ولا تتبعوا الظنون أيها المتقون. قد عدل الله بيننا فلا

تعدلوا عن عدله، ولا تركنوا إلى الشقاء أيها المسلمون. يا ذراري الصالحين. لا تكونوا في يدى إبليس مرتهين، ما لكم لا تتطهرون. واعلموا أن لله تدليات ونفحات، فإذا جاء وقت التدلي الأعظم فإذا الناس يستيقظون، وكل نفس تنتبه عند ظهوره إلا الفاسقون. ولكل تدلي عنوان وشأن يعرفه العارفون. وأعظم التدليات يأتي بعلوم مناسبة لأهل الزمان، ليطفي نائرة أهل الطغيان، فينكرها الذين كانوا عاكفين على أصنامهم فيسبون ويكفرون، ولا يعلمون أنها فايضة من السماء، وأنها شفاء للذين تنفروا من قول المخطفين الجاهلين وكانوا يترددون، فينزل الله لهم علومًا ومعارف تناسب مفاسد الوقت فهم بها يطمئنون، كأنها ثمر غصن طرى وعين جارية، فهم منه يأكلون ومنها يشربون.

فحاصل البيان أن المهدي الذي هو مجدد الصلاح عند طوفان الطلاح، ومبلغ أحكام رب الناس إلى حد الإساس، سمي مهديًا موعودًا وإمامًا معهودًا وخليفة الله رب العالمين. والسر الكاشف في هذا الباب أن الله قد وعد في الكتاب أن في آخر الأيام تنزل مصائب على الإسلام، ويخرج قوم مفسدون وهم من كل حدب ينسلون^١ فأشار في قوله من كل حدب أنهم يملكون كل خصب وجذب، ويحيطون على كل البلدان والديار، ويفسدون فسادًا عامًا في جميع الأقطار، وفي جميع قبائل الأخيار والأشرار، ويضلون الناس بأنواع الحيل وغوائل الزخرفة، ويلوثون عرض الإسلام بأصناف الافتراء والتهمة، ويظهر من كل طرف ظلمة على ظلمة، ويكاد الإسلام أن يزهق بتبعة، ويزيد الضلال والزور والاحتيال، ويرحل الإيمان وتبقى الدعاوى والدلال، حتى يخفى على الناس الصراط المستقيم، ويشبه عليهم المهيع القديم. لا ينتهجون محجة الاهتداء، وتنزل أقدامهم وتغلب سلسلة الأهواء، ويكون المسلمون كثير التفرقة والعناد، ومنتشرين كانتشار الجراد

لا تبقى معهم أنوار الإيمان وآثار العرفان، بل أكثرهم ينخرطون في سلك البهائم أو الذباب أو الثعبان، ويكونون عن الدين غافلين. وكل ذلك يكون من أثر يأجوج ومأجوج، ويشابهه الناس العضو المفلوج كأنهم كانوا ميتين.

ففي تلك الأيام التي يموج فيها بحر الموت والضلال، ويسقط الناس على الدنيا الدنيّة ويعرضون عن الله ذي الجلال، يخلق الله عبداً كخلقه آدم من كمال القدرة والربوبية، من غير وسائل التعاليم الظاهرية، ويُسمّيه آدم نظراً على هذه النسبة، فإن الله خلق آدم بيديه وعلمه الأسماء كلها، ومنّ منّا عظيماً عليه وجعله مهدياً، وجعله من المستبصرين.

وكذلك سماه عيسى ابن مريم بالتصريح بما كان خلقه وبعثه كمثل المسيح، وبما كان سرّه كسرّه المستور، وكانا في علل الظهور من المتحدّين. وتشابهت فتن زمنها [☆] وصور إصلاحهما، وتشابهت قلوب أعداء الدين. فالعلامة العظمى لزمان المهدي ظلّمة عظيمة من فتن قوم يأجوج ومأجوج إذا علوا في الأرض وأكملوا العروج، وكانوا من كل حذب ناسلين [☆] وفي اسم المهدي إشارات إلى هذه الفتن لقوم متفكرين. فإن اسم المهدي يدل على أن الرجل المسمى به أُخرج من قوم ضالين، وأدركه هدى الله ونجاه من قوم فاسقين.

فلا شك أن هذا الاسم يدل على مفاصد الزمان بمُجمَلٍ مطوّى من البيان، ويذكر من زمن الظلمات ووقت الظلمات وأوان نزول الآفات

☆ العاشية :- هذه هي العلامة القطعية لآخر الزمان و قرب القيامة كما جاء في مسلم من خير البرية قال قال رسول الله صلعم تقوم القيامة والروم أكثر من سائر الناس و اراد من الروم النصارى كما هو مسلم عند ذوى الادراس والاكياس والمحدثين. منه

ويشير إلى شوائب الدهر ونوائبه، وغرائب القادر وعجائبه من تأييد المستضعفين. ويدل بدلالة قطعية على أن المهدي لا يظهر إلا عند ظهور الفتن المبيدة والظلمات الشديدة، فإذا كثر الضلال وزاد اللدد والجدال، وعدم العمل الصالح وبقى القيل والقال، فيقتضى هذا الحال أن يهدي رجلا الربّ الفعّال، وتتضرع الظلمة في الحضرة لينزل نوراً لتنوير المحجّة، فتنزل الملائكة والروح في هذه الليلة الحالكة بإذن ربّ ذي القدرة الكاملة، فيجعلُ رجل مهدياً ويُلقي الروح عليه، ويُنور قلبه وعينه، ويُعطى له السؤدد والمكرمة موهبة، ويُجعل له التقوى حلية، ويُدخل في عباد الله المنصورين. فإن البغي إذا بلغ إلى انتهاء، فهذا هو يومُ حكم وقضاء وفصل وإمضاء، وعون وإعطاء، ولو لا دفعُ الله الطلّاح بأهل الصلاح لفسدت الأرض ولسُدّت أبواب الفلاح ولهلك الناس كلهم أجمعين.

فلأجل ذلك جرت سنة الله أنه لا يُظهر ليلة ليلاء إلا ويُرى بعدها قمراء، وإنه جعل مع كل عسرٍ يسراً، ومع كل ظلامٍ نوراً. ففكر في هذا النظام ليظهر عليك حقيقة المرام، وإن في ذلك آيات للمتوسّمين. واعلم أن ظلمة هذا الزمان قد فاقت كل ظلمة بأنواع الطغيان، وطلعت علينا آثارُ مُخوفة وفتن مذيبة الجنان، والكفار نسلوا من كل حدب كالسّرحان ناهيين. فحان أن يُعان المسلمون ويُقوّى المستضعفون، ويوهن كيد الدجالين. ألم تمتلأ الأرض ظلاماً، وسفّهت النفوس أحلاماً، ونحت الناس أصناماً، وغلب الكفر وحاق به الظفر وقلّ التخفّر، فزخرفوا الزور الكبير وزيّنوا الدقارير، وصالوا بكل ما كان عندهم من لطم، وما بقى على كيد من ختم، واتفق كل أهل الطلاح، وصاروا كالماء والراح، وطقق زمر الجهال يتبعون آثار الدجال، ومن يقبل مشرب هذيانهم يكون خالصةً خُلصانهم. ووالله إن خباثتهم شديدة، وأما حلمهم فمكيدة، بل هو حيلة ☆ من

حبائل ختلهم، ورَسَن استمر من قتلهم، وستعرفون دجاليتهم متلهفين.
 وإنهم قوم تفور المكائد من لسانهم وعينيهم وأنفهم وأذنيه،
 ويديهم وأصدريهم ورجليهم وهذروبيهم ☆، وأرى كل مضغة من أعضائهم
 واثبة كالماكرين. فسد الزمان وعمّ الفسق والعدوان وتنصرت الديار
 والبلدان؛ فالله المستعان. والناس يُدلجون في الليلة الليلية ويعرضون عن
 الشمس والضياء، ويضيعون الإيمان للأهواء متعمدين. وأرى القسيسين
 كالذي أكتبه قنص، أو بدت له فرص، وأجدهم بأنواع حيل قانصين.

ومن مكائدهم أنهم يأسون جراح الموهوس، ويريشون جناح
 المقصوص، لعلهم يُسَخَّرُون قوما طامعين. يُرَغَّبُونَ ضللاً بن ضل، ويفرضون
 له من كل كثيرٍ وقل، لعلهم يحبسونه بغل، ثم يسقطونه في هوة الهالكين.
 يُبادرون إلى جبر الكسير وفك الأسير ومواساة الفقير، بشرط أن يدخل في
 دينهم الذي هو وقود السعير، ويرغبونهم إلى بناتهم وأنواع لذاتهم ليغتر
 الخلق بجهلاتهم ويجعلوهم كأنفسهم مفسدين. فالناس لا يرجعون إليهم
 بأناجيل متلوة، بل بخطبة مجلوة أو بمال مجان كالناهبين. ولا ينتصرون
 لأعتاب الرؤوف البر، بل يهرولون لاحتلاب الدرّ لكي يكونوا متنعمين.

وكذلك أشاعوا الضلالات ومدّوا أطناها، وفتحوا من كل جهة بابها، وأعدّوا
 شهوات الأجوفين ودعوا طلابها، فإذا يُسَّرَ لأحد منهم العقد، أو أُعْطِيَ له
 النقد، وآمنوه من عيش أنكد، فكأن قد. وكذلك كانت فخ سيرهم، وشباك
 حيلهم، ولأجلها اصطفّ لديهم زمر من الكسالى، لا يعلمون إلا الأكل
 والشرب والدلال، ولا يوجد صغوهم إلا إلى شرب المدام أو إلى الغيد
 وأطياب الطعام، فيعيشون قريير العين بوصال العين ووصول العين. وكذلك

لا يألوا القسيسون جهدًا في إضلال العوام، ويُنعمون على الذين هم كالأنعام، وينفضون عليهم أيادي الإنعام، ويوطنونهم أمنع مقام من الإكرام، وتراهم مكبين على الحطام، كأنهم هنيذة من راغية، أو ثلّة من ثاغية. فهؤلاء هم الدجال المعهود، فليسر عنك إنكارك المردود. وإن هذه الأيام أيام اقتحام الظلام، وأظلال خيام يوم القيام، وإنا اغتمدنا الليل واقتحمنا السيل مختبطين. وفي منازلنا طرق يضلّ بها خفير، ويحار فيها نحرير، وخوفنا يومنا الصعب الشديد، ورأينا ما كنا منه نحيد، وليس لنا ما يشجع القلب المزدود، ويحدو النضو المجهود إلا ربنا رب العالمين.

والناس قد استشرفوا تلقًا وامتأوا حزنًا وأسفًا، ونسوا كل رزء سلف وكل بلاء زلف، ويستنشئون ريح مُغيث ولا يجدون من غير نتن خبيث، فهل بعد هذا الشر شر أكبر منه يُقال له الدجال؟ وقد انكشف الآثار وتبينت الأهوال، ورأينا حمارًا يجوبون عليه البلدان، فيطس بأخفافه الظران، ويجعل سنة كشهري عند ذوى العينين، ويجعل شهرًا كيوم أو يومين، ويعجب المسافرين. إنه مركب جّواب لا تواهقه ركاب، ولا ثنية ولا ناب، والسبل له جددت، والأزمنة بظهوره اقتربت، والعشار عطلت، والصحف نشرت، ☆ والجبّال دكّت، والبحار فُجرت، والنفوس زوّجت، وجعلت الأرض كأنها

﴿ ۴۳ ﴾

☆ الحاشية: -اعلم ان القران مملو من الانباء المستقبلية والواقعات العظيمة الاتية ويقتاد الناس الى السكينة واليقين. وعشاره تخور لحمل السالكين في كل زمان و اعشاره تفور لتغذية الجائعين في كل اوان وهو شجرة طيبة يوتى اكله كل حين. و ذلكت قطفوفه في كل وقت للمجتنين. فما من زمن ما له من ثمر ولا تعطل شجرته كشجرة عنب و تمر بل يرى ثمراته في كل امر و يطعم مستطعمين. و من اعظم معجزاته

﴿ ۴۳ ﴾

مطوية ومزلف طرفيها، وتركت القلاص فلا يُسعى عليها. وليس هذا محلّ البأس، بل أُرصدته الله لخير الناس، ولو كان من صنع الدجالين. فهذه المراكب جارية مذمّدة، وليست سواها قعدة، وفيها آيات للمتفطين.

فثبت من هذا البيان أن هذا هو وقت ظهور المهدي ومسيح الزمان، فإن الضلالة قد عمّت، والأرض فسدت، وأنواع الفتن ظهرت، وكثرت غوائل المفسدين. وكل ما ذكر في القرآن من علامات آخر الزمان فقد

﴿ ۴۳ ﴾

انه لا يغادر واقعة من الواقعات. التي كانت مفيدة للناس او مضرّة ولكن كانت من المعظّمات كما قال عزّ وجلّ "فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ" ^۱ وفي هذا اشارة من ربّ عليم الى ان كل ما يفرق في ليلة القدر من امر ذى بال فهو مكتوب في القرآن كتاب الله ذى كل عظمة و جلال فانه نزل في ليلة القدر بنزول تام فبورك منه الليل باذن ربّ علام فكلما يوجد من العجائب في هذه الليلة يوجد من بركات نزول هذه الصحف المباركة فالقران احقّ و اولى بهذه الصفات فانه مبدأ اول لهذه البركات و ما بوركت الليلة الا به من ربّ الكائنات و لاجل ذلك يصف القرآن نفسه بأوصاف توجد في ليلة القدر بل الليلة كالهلال وهو كالبدر و ذلك مقام الشكر والفخر للمسلمين.

و انى نظرت مرارا فوجدت القرآن بحرا زخارا و قد عظمه الله انواعا و اطوارا فما للمخالفين لا يرجون له وقارا و انكروا عظمته انكارا و يتكثرون على احاديث ما طهر و جهها حق التطهير و يتركون الحق الخالص للدقارير و لا يخافون رب العالمين. و اذا قيل لهم تعالوا الى كتاب سواء بيننا و بينكم لتخلصوا من الظلام و تفتح اعينكم قالوا كفى لنا ما سمعنا من اباءنا الاولين. اولو كان ابناءهم لا يعلمون شيئا من حقايق الدين و انى فكرت حق الفكر فوجدت فيه كل انواع الذكر و ما من رطب و لا يابس الا في كتاب مبين. و من انباءه انه

﴿ ۴۴ ﴾

بدت كلها للناظرين.

والذين يرقبون ظهور المهدي من ديار العرب، أو من بلدة من بلاد الغرب، فقد أخطأوا خطأ كبيراً وما كانوا مُصيّبين. فإن بلاد العرب بلاد حفظها الله من الشرور والفتن ومفاسد كفار الزمن، ولا يُتَوَقَّع ظهور الهادي إلا في بلاد كثر فيها طوفان الضلال، وكذلك جرت سنة الله ذي الجلال. وإنا نرى أن أرض الهند مخصوصة بأنواع الفساد، وفتحت فيها

اخبر عن نشر الصحف في اخر الزمان وكذلك ظهر الامر في هذا الاوان وقد بدت في هذا الزمن كتب مفقودة بل مؤودة حتى ان كثرتها تعجب الناظرين. وظهرت كل وسايل الاشاعة والكتابة ولا بد من أن نقبل هذا الأمر من غير الاسترابة وان كنت في شك من هذا فأت نظيره من زمن الاولين.

ومن انباء العليم القهار انه اخبر من تعطيل العشار وتفجير البحار وتزويج السديار فظهر كما اخبر فتبارك عالم غيوب السموات والارضين. واخبر عن قوم ذوى خصب ينسلون من كل حدب ويعلون علواً كبيراً. ويفسدون في الارض فساداً مبيراً فرئنا تلك القوم باعيننا ورئنا غلوهم وغلبتهم بلغت مشارق الارض ومغاربها تكاد السموات يتفطرن من مفاسدهم يلبسون الحق بالباطل و كانوا قوماً دجالين. اتخذوا اللحم والاطماع والتحريف المناع شبكة الاضلال واهلكوا خلقاً كثيراً من هذا التثليث كالمغتال وكل من يقصد منهم طرق الغول الخبيث فلا بد له من هذا التثليث فيهلكون بعض الناس بالحلم المبني على الاختداع بانواع الاطماع وبعضاً اخر بظلام التحريف الذي هو عدو الشعاع وكذلك يضلون الخلق متعمدين. وما نفعهم حديث الاب والابن وروح القدس وان هو الا الحديث ولكن نفعهم هذا التثليث ففازوا المطالب بالخبت والرجس فعجبت لهم كيف ايدوا من روح القدس و نسلوا من كل حدب فرحين. ولكل امر اجل فاذا جاء الاجل فلا ينفع الكايدين كيدهم ولا يطيقون قبل الصادقين. منه

﴿۳۵﴾

أبواب الارتداد، وكثر فيها كل فسق وفجور، وظلم وزور، فلا شك أنها محتاجة بأشدّ الحاجة إلى نصره الله ذي العزة والقدرة، ومجيء مهديّ من حضرة العزّة. والله لا نرى نظير فساد الهند في ديار أخرى، ولا فتناً كفتن هذه النصارى. وقد جاء في الأحاديث الصحيحة أن الدجال يخرج من الديار المشرقية، والقرآن يشير إلى ذلك بالقرائن البينة، فوجب أن نحكم بحسب هذه العلامات الثابتة البديهة، ولا نتوجه إلى إنكار المنكرين.

والذين يرقبون المهدي في مكة أو المدينة فقد وقعوا في الضلالة الصريحة. وكيف، والله كفل صيانة تلك البقاع المباركة بالفضل الخاص والرحمة، ولا يدخل رعب الدجال فيها، ولا يجد أهلها ربح هذه الفتنة. فالبلاد التي يخرج فيها الدجال أحق وأولى بأن يرحم أهلها الربّ الفعال، ويبعث فيهم من كان نازلاً بالأنوار السماوية كما خرج الدجال بالقوى الأرضية كالشياطين. وأما ما قيل أن المهدي مُخْتَفٍ في الغار فهذا قول لا أصل له عند ذوى الأبصار، وهو كمثل قولهم أن عيسى لم يمت بل رُفِعَ بجسمه إلى السماء، وينزل عند خروج الدجال والفتنة الصمّاء، مع أن القرآن يُخبر عن وفاته بيان صريح مبين.

فالحق أن عيسى والإمام محمداً طرحا عنهما جلايبب أبدانهما وتوفاهما ربّهما وأحقّهما بالصالحين، وما جعل الله لعبد خُلداً، وكل كانوا من الفنانين. ولا تعجب من أخبار ذكر فيها قصّة حياة المسيح، ولا تلتفت إلى أقوال فيها ذكر حياة الإمام ولو بالتصريح، وإنها استعارات وفيها إشارات لمتوسّمين. والبيان الكاشف لهذه الأسرار، والكلام الكامل الذي هو رافع الأستار، أن لله عادة قديمة وسنة مستمرة أنه قد يُسمّى الموتى الصالحين أحياء، ليفهم به أعداء أو يبشّر به أصدقاء، أو يُكرم به بعض عباده المتقين، كما قال عزّ وجلّ في الشهداء لا تحسبوهم أمواتاً بل أحياء، ففي هذا إيحاء إلى أن الكافرين

كانوا يفرحون بقتل المؤمنين و كانوا يقولون إنا قتلناهم و إنا من الغالبين .
 وكذلك كان بعض المسلمين محزونين بموت إخوانهم
 و خلائقهم و آبائهم و أبناءهم مع أنهم قُتلوا في سبيل ربّ العالمين ، فسكّت
 اللّٰه الكافرين المخذولين بذكر حياة الشهداء ، و بشر المؤمنين
 المحزونين أن أقاربهم من الأحياء و أنهم لم يموتوا و ليسوا بميتين . و ما
 ذكر في كتابه المبين أن الحياة حياة روحاني و ليس كحياة أهل الأرضين ،
 بل أكد الحياة المظنون بقوله عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۗ و ردّ على المنكرين .
 فكيف تعجب من قول لم يمت عيسى ، و قد جاء مثل هذا القول
 لقوم لحقوا بالموتى و ماتوا بالاتفاق ، و قُتلوا بالإهريق ، و دُفِنوا باليقين . أما
 يكفي لك حياة الشهداء بنص كتاب حضرة الكبرياء مع صحة واقعة
 الموت بغير التمارى و الامتراء ، فأى فضل و خصوصية لحياة عيسى مع أن
 القرآن يسمّيه المتوفّى ، فتدبّر فإنك تُسأل عن كلّ خيانة و نفاق في يوم
 الدين . يومئذ يتنذّم المبطل على ما أصرّ ، و على ما أعرض عنه و فرّ ، و لكن
 لا ينفع الندم إذ الوقت مضى و مرّ ، و كذلك تطالع نار اللّٰه على أفئدة
 الكاذبين . فويل للمزورين الذين لا ينتهون عن تزيّدهم بل يزيدون كل يوم
 و كل حين . و كفى لخيانتك أن تتبع بغير تحقيق كل قول رقيق بلغ
 آذانك ، و ما تطهّر من الجهلات جنانك ، و تسقط على كل خضراء
 الدّمّن ، كأهل الأهواء و مُحبّى الفتن ، و لا تفتش الطيب كالطيبين .

و قد علمت أن إطلاق لفظ الأحياء على الأموات و إطلاق لفظ الحياة
 على الممات ثابت من النصوص القرآنية و المحكمات الفرقانية ، كما لا يخفى
 على المستطلعين الذين يتلون القرآن متدبّرين ، و يصكّون أبوابه مستفتحين . فينير
 عليك من هذه الحقيقة الغراء الليل الذى اكفهر على بعض العلماء

حتى انشئوا مُحَقَّقِينَ بعدما كانوا مستقيمين .

ولعلك تقول بعد هذا البيان اني فهمتُ حقيقة الحياة كأهل العرفان، ولكن ما معنى النزول على وجه المعقول وعلى نهجِ بطمنِ قلوب الطالبين. فاعلم أنه لفظ قد كثر استعماله في القرآن، وأشار الله الحميد في مقامات شتى من الفرقان أن كل حَبْرٍ وَسَبْرٍ ينزل من السماء، وما من شيء إلا ينال كماله من العُلَى باذن حضرة الكبرياء، وتلتقط الأرض ما تنفص السماوات، ويصبغ القرائح بتصبغ من فوق، فتجعل نفس سعيداً أو من الأشقياء والمبعدين.

فالذين سُعدوا أو شقوا يُشابه بعضهم بعضاً، فيزيدون تشابهاً يوماً فيوماً، حتى يُظنّ أنهم شيء واحد، كذلك جرت سنة أحسن الخالقين. وإليه يشير عز وجل بقوله تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ^١ فليتفكر من أعطى قوى المتفكرين. وقد يزيد على هذا التشابه شيء آخر باذن الله الذي هو أكبر وأقدر، وهو أنه قد يفسد أمة نبي غاية الفساد، ويفتحون على أنفسهم أبواب الارتداد، وتقتضى مصالح الله وحكمه أن لا يعذبهم ولا يهلكهم بل يدعو إلى الحق ويرحم وهو أرحم الراحمين. فيفتح الله عين نبي متوفى كان أرسل إلى تلك القوم، فيصرف نظره إليهم كأنه استيقظ من النوم، ويجد فيهم ظلماً وفساداً كبيراً، وغُلُواً وضلالاً مُبِيناً، ويرى قلوبهم قد مُلِئَتْ ظلماً وزوراً وفتناً وشروراً، فيضجر قلبه، وتقلق مهجته، وتضطرب روحه وقريحته، ويعشو أن ينزل ويُصلح قومه ويُفحمهم دليلاً، فلا يجد إليه سبيلاً، فيُدركه تدبير الحق ويجعله من الفائزين. ويخلق الله مثيلاً له يشابه قلبه قلبه، وجوهره جوهره، ويُنزل إرادات الممثل به على الممثل، فيفرح الممثل به بتيسر هذا السبيل، ويحسب نفسه من النازلين، ويتيقن بتيقن تام

قطعی أنه نزل بقومه، وفاز برومه، فلا يبقى له هم بعده ويكون من المستبشرين. فهذا هو سر نزول عيسى الذي هم فيه يختلفون. وختم الله على قلوبهم فلا يعرفون الأسرار ولا يسألون. ومن تجرد عن وسخ التعصبات وصُبحَ بأنوار التحقيقات، فلا يبقى له شك في هذه النكات، ولا يكون من المرتابين. تلك قوم قد خلوا وذهبوا ورحلوا، فلا يرجعون إلى الدنيا ولا يذوقون موتين إلا موتهم الأولي، وتجد السنة والكتاب شاهدين على هذا البيان، ولكن بشرط التحقيق والإمعان وإمحاء النظر كالمَنْصِفِين.

وقد جاء في بعض الآثار من نبي الله المختار أنه قال "لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجلا مني أو من أهل بيتي، يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي". أخرجه أبو داود الذي كان من أئمة المحدثين. فقله "مني" و"يواطئ اسمه اسمي" إشارة لطيفة إلى بياننا المذكور، ففكر كطالب النور، إن كنت تريد أن تنكشف عليك حقيقة السر المستور، فلا تمرر غاض البصر كالظالمين. واعلم أن المراد من مواطاة الاسمين مواطاة روحانية لا جسمانية فانية، فإن لكل رجل اسم في حضرة الكبرياء، ولا يموت حتى ينكشف سر اسمه سعيديا كان أو من الأشقياء والضالين. وقد يتفق توارد أسماء الظاهر كما في "أحمد" و"أحمد"، ولكن الأمر الذي وجدنا أحق وأنشد، فهو أن الاتحاد اتحاد روحاني في حقيقة الاسمين، كما لا يخفى على عارف ذي العينين. وقد كان من هذا القبيل ما ألهمت من الرب الجليل وكتبته في كتابي البراهين، وهو أن ربي كلمني وخاطبني وقال يَا أَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ، وَلَا يَتِمُّ اسْمِي. فهذا هو الاسم الذي يُعطى للروحانيين، وإليه إشارة في قوله تعالى وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا أَي عَلَّمَهُ حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا، وجعله عالما مجملا مثل العالمين.

وأما توارده اسم الأبوين كما جاء في حديث نبي الثقلين، فاعلم أنه إشارة لطيفة إلى تطابق السرّين من خاتم النبيين. فإن أبا نبينا صلى الله عليه وسلم كان مستعداً للأنوار فما اتفق حتى مضى من هذه الدار، وكان نور نبينا مواجاً في فطرته، ولكن ما ظهر في صورته، والله أعلم بسرّ حقيقته، وقد مضى كالمستورين. وكذلك تشابه أبو المهدي أب الرسول المقبول، ففكّر كذوى العقول، ولا تمش معرضاً كالمستعجلين.

وأظن أن بعض الأئمة من أهل بيت النبوة، قد ألهم من حضرة العزة، أن الإمام محمداً قد اختفى في الغار، وسوف يخرج في آخر الزمان لقتل الكفار، وإعلاء كلمة الملة والدين. فهذا الخيال يشابه خيال صعود المسيح إلى السماء ونزوله عند تموج الفتن الصماء. والسرّ الذي يكشف الحقيقة ويبين الطريقة، هو أن هذه الكلمات ومثلها قد جرت على السنة الملهمين بطريق الاستعارات، فهي مملوّة من لطائف الإشارات، فكأنّ القبر الذي هو بيت الأخيار بعد النقل من هذا الدار، عبّر منه بالغار وعبّر خروج الممثل المتحد طبعاً وجوهراً بخروج الإمام من المغارة، وهذا كله على سبيل الاستعارة. وهذه المحاورات شائعة متعارفة في كلام رب العالمين، ولا يخفى على العارفين.

ألا تعرف كيف أنب الله يهود زمان خاتم النبيين، وخاطبهم وقال

بقول صريح مبين.

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. وَإِذْ وَعَدْنَا
مُوسَىٰ أَنْ يَرِيئَ لَيْلَةَ لُؤْلُؤًا تَأْخُذُكُمْ الْعَجَلُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ. ثُمَّ عَقَوْنَا عَنْكُمْ
فِرْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. وَإِذْ أَنْبَأْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. ۱
وَإِذْ قُلْنَا لِمُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّيْحَةُ وَأَنْتُمْ

تَنْظُرُونَ. ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ
الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَى. كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ. وَمَا
ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ. ۱

هذا ما جاء في القرآن وتقرأونه في كتاب الله الفرقان، مع أن
ظاهر صورة هذا البيان يخالف أصل الواقعة، وهذا أمر لا يختلف فيه اثنان.
فإن الله ما فرّق بين يهود زمان نبينا بحراً من البحار، وما أغرق آل فرعون
أمام أعين تلك الأشرار، وما كانوا موجودين عند تلك الأخطار، وما
اتخذوا العجل وما كانوا في ذلك الوقت حاضرين، وما قالوا يا موسى لن
نؤمن حتى نرى الله جهرة بل ما كان لهم في زمان موسى أثراً وتذكرة،
وكانوا معدومين. فكيف أخذتهم الصاعقة، وكيف بُعثوا من بعد الموت
وفارقوا الحمام؟ وكيف ظلل الله عليهم الغمام؟ وكيف أكلوا المن
والسلوى، ونجاهم الله من البلوى، وما كانوا موجودين، بل ولدوا بعد
قرون متطاولة وأزمنة بعيدة مبعدة، ولا تزر وازرة وزر أخرى، والله لا
يأخذ رجلاً مكان رجل وهو أعدل العادلين. فالسرّ فيه أن الله أقامهم مقام
آبائهم لمناسبة كانت في آرائهم، وسماهم بتسمية أسلافهم وجعلهم
ورثاء أوصافهم، وكذلك استمرت سنة رب العالمين.

وإن كنت تزعم كالجبهة أن المراد من نزول عيسى نزول عيسى عليه
السلام في الحقيقة فيعسر عليك الأمر وتخطي خطأ كبيراً في الطريقة، فإن
توفّي عيسى ثابت بنص القرآن، ومعنى التوفّي قد انكشف من تفسير نبي الإنس
ونبي الجنّ، ولا مجال للتأويل في هذا البيان، فالنزول الذي ما فسره خاتم النبيين
بمعنى يفيد القطع واليقين بل جاء إطلاقه على معان مختلفة في القرآن وفي آثار
فخر المرسلين، كيف يعارض لفظ التوفّي الذي قد حصص معناه وظهر بقول

النبي وابن العباس أنه الإمامة وليس ما سواه؟ وما بقى في معناه شك ولا ريب للمؤمنين. وهل يستوى المتشابهات والبيئات والمحكمات؟ كلا. لا تستوى أبداً، ولا يتبع المتشابهات إلا الذى فى قلبه مرض وليس من المطهرين. فالتوقى لفظ محكم قد صرح معناه وظهر أنه الإمامة لا سواه، والنزول لفظ متشابه ما توجه إلى تفسيره خاتم الأنبياء، بل استعمله فى المسافرين. ومع ذلك إن كنت يصعب عليك ذكر مجدد آخر الزمان باسم عيسى فى أحاديث نبى الإنس ونبى الجنّ ويغلب عليك الوهم عند تعميم المعنى، فاعلم أن اسم عيسى جاء فى بعض الآثار بمعانٍ وسبعة عند العلماء الكبار، وكفاك حديث ذكره البخارى فى صحيحه مع تشريحه من العلامة الزمخشري وكمال تصريحه، وهو أن كل بنى آدم يمسّه الشيطان يوم ولدته أمّه إلا مريم وابنها عيسى. وهذا يخالف نصّ القرآن إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ ۗ وَآيَاتُ أُخْرَى، فقال الزمخشري إن المراد من عيسى وأمّه كلُّ رجلٍ تقىّ كان على صفتها وكان من المتقين المتورعين. فانظر كيف سمى كلُّ تقىّ عيسى، ثم انظر إلى إعراض المنكرين. وإن قلت أنّ الشهادة واحدة ولا بدّ أن تزيد عليه شاهداً أو شاهدة، فاسمع وما أخال أن تكون من السامعين. اقرأ كتاب "التيسير بشرح الجامع الصغير" للشیخ الإمام العامل والمحدث الفقيه الكامل عبد الرؤوف المناوى رحمه الله تعالى وغفر له المساوى وجعله من المرحومين. إنه ذكر هذا الحديث فى الكتاب المذكور وقال ما جاء فى الحديث المزبور من ذكر عيسى وأمّه فالمراد هما ومن فى معناهما. فانظر بامعان العينين كيف صرح بتعميم هذين الاسمين، فما لك لا تقبل قول المحققين. وقد سمعت أن الإمام مالكا وابن قیّم وابن تیمیة والإمام

البخارى وكثيراً من أكابر الأئمة وفضلاء الأمة، كانوا مُقرِّين بموت عيسى ومع ذلك كانوا يؤمنون بنزول عيسى الذى أخبر عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وما أنكر أحد هذين الأمرين وما تكلم، وكانوا يُفوّضون التفاصيل إلى الله رب العالمين، وما كانوا فى هذا مجادلين. ثم خلف من بعدهم خلفٌ وسوادٌ أَقْلَفٌ وفِيحٌ أعوجٌ وأجوفٌ، يجادلون بغير علم ويفرّقون، ولا يركنون إلى سلم ويكفرون عباد الله المؤمنين.

فحاصل الكلام فى هذا المقام أن الله كان يعلم بعلمه القديم أن فى آخر الزمان يُعادى قوم النصارى صراط الدين القويم، ويصدّون عن سبيل الرب الكريم، ويخرجون يافك مبين. ومع ذلك كان يعلم أن فى هذا الزمان يترك المسلمون نفائس تعليم الفرقان، ويتبعون زخارف بدعات ما ثبتت من الفرقان، وينبذون أموراً تعين الدين وتحبّر حلال المؤمنين. وتسقطون* فى هوة محدثات الأمور وأنواع الأهواء والشُرور، ولا يبقى لهم صدق ولا ديانة ولا دين، فقدر فضلاً ورحمة أن يرسل فى هذا الزمان رجلاً يُصلح نوعى أهل الطغيان، ويتم حجة الله على المبطلين. فافتضى تدبيره الحق أن يجعل المرسل سَمِيَّ عيسى لإصلاح المتنصرين، ويجعله سَمِيَّ أحمد لتربية المسلمين، ويجعله حادياً حذوهما وقافياً خطوهما، فسماه بالاسمين المذكورين، وسقاه من الراحين، وجعله دافع همّ المؤمنين ورافع فتن المسيحيين. فهو عند الله عيسى من جهة، وأحمد من جهة، فاترك السبل الأخياف وتجنب الخلاف والاعتساف، واقبل الحق ولا تكن كالضنين. والنبي صلى الله عليه وسلم كما وصفه بصفات المسيح حتى سماه عيسى، كذلك وصفه بصفات ذاته الشريف حتى سماه أحمد ومشابهاً بالمصطفى، فاعلم أن هذين الاسمين قد حصل لهما باعتبار توجه التام إلى الفرقتين، فسماه أهل السماء عيسى باعتبار توجُّهه

وتألمه كمؤاسى الأسارى إلى إصلاح فرق النصارى، وسمّوه بأحمد باعتبار توجّهه إلى أمة النبى توجّهاً أشد وأزید، وتألمه من سوء اختلافهم وعيشهم أنكد. فاعلم أن عيسى الموعود أحمد، وأن أحمد الموعود عيسى، فلا تنبذ وراء ظهرک هذا السرّ الأجلی. ألا تنظر إلى المفاسد الداخلية وما نالنا من الأقوام النصرانية؟ ألسنت ترى أن قومنا قد أفسدوا طرق الصلاح والدين، واتبعوا أكثرهم سبل الشياطين، حتى صار علمهم كنار الحُبّاجِب، وحبهم كسرّاب السُّبّاسِب، وصار تطبُّع الشرّ طباعاً، والتكلف له هوّى طباعاً، وأكبوا على الدنيا متشاجرین؟

يأبر بعضهم بعضاً كالعقارب ولو كان المظلوم من الأقارب، وما بقى فيهم صدق الحديث وإمحاء المصافات، وبدلوا الحسنات بالسيئات. اشتغلوا فى تطبُّب مثالب الإخوان ونسوا إصلاح ذات البين وحقوق أهل الإيمان، وصالوا على الإخوة كصول أهل العدوان. أدحضوا المودّات وأزالوا خلوص النيات، وأشاعوا فيهم الفسق والعدوان، واتبعوا العثرات والبهتان. زالت نفحات المحبة كل الزوال، وهبّت رياح النفاق والجدال. ما بقى سعة الصدر وصفاء الجنان، ودخلت كدورات فى الإيمان، وتجاوزوا حدود التورع والتقاة، وتناسوا حقوق الإخوان والمؤمنين والمؤمنات. لا يتحامون العقوق ولا يؤدّون الحقوق، وأكثرهم لا يعلمون إلا الفسق والنهات، وتغيّر الزمان فلا ورع ولا تقوى ولا صوم ولا صلاة. قدّموا الدنيا على الآخرة، وقدّموا شهوات النفس على حضرة العزة، وأراهم لدنياهم كالمصاب، ولا يبالون طرق الآخرة ولا يقصدون طريق الصواب. ذهب الوفاء وفقد الحياء، ولا يعلمون ما الاتقاء. أرى وجوهاً تلمع فيهم أسرة الغدر، يحبّون الليل الليلاء ويبزقون على البدر. يقرؤون القرآن، ويتركون

الرحمان. لا يرى منهم جارهم إلا الجور، ولا شريك حذبهم إلا الغور، يأكلون الضعفاء ويطلبون الكور. كثر الكاذبون والنمامون، والواشون والمغتربون، والظالمون المغتالون، والزانون الفاجرون، والشاربون المذنبون، والخائنون الغدارون، والمايلون المرتشون. قست القلوب والسجيا، لا يخافون الله ولا يذكرون المنيا. يأكلون كما يأكل الأنعام، ولا يعلمون ما الإسلام. وغمرتهم شهوات الدنيا، فلها يتحركون ولها يسكنون، وفيها ينامون وفيها يستيقظون. وأهل الشراء منهم غريقون في النعم ويأكلون كالنعم، وأهل البلاء يكون لفقد النعم أو من ضغطة الغريم، فنشكوا إلى الله الكريم، ولا حول ولا قوة إلا بالله النصير المعين.

وأما مفاصد النصارى فلا تُعدّ ولا تُحصى، وقد ذكرنا شطرا منها فى أوراقتنا الأولى. فلما رأى الله سبحانه أن المفاصد فارت من الخارج والداخل فى هذا الزمان، اقتضت حكمته ورحمته أن يصلح هذه المفاصد برجل له قدما قدم على قدم عيسى، وقدم على قدم أحمد المصطفى. وكان هذا الرجل فانيا فى القدمين حتى سُمى بالاسمين. فخذوا هذه المعرفة الدقيقة، ولا تخالفوا الطريقة، ولا تكونوا أول المنكرين. وإن هذا هو الحق ورب الكعبة، وباطل ما يزعم أهل التشيع والسنة. فلا تعجلوا على، واطلبوا الهدى من حضرة العزة، وأتوني طالبين. فإن تعرضوا ولا تقبلوا، فتعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم، ونساءنا ونساءكم، ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين.

وهذا هو الحق الذى كشف الله على بفضله العظيم وفيضه القديم. وقد توفى عيسى، والله يعلم أنه المتوفى. وتوفى إمامكم محمد الذى ترقبونه، وقائم الوقت الذى تنتظرونه. وألهم من ربي أنى أنا المسيح الموعود وأحمد المسعود. أتعجبون ولا تفكرون فى سنن الله، وتنكرون ولا تخافون؟ وحصحص الحق وأنتم تعرضون

و جاء الوقت وأنتم تبعدون. ومن سُنن الله القديم المستمرة الموجودة إلى هذا الزمان التي لم تنكرها☆ أحد من الجهلاء وذوى العرفان، أنه قد يذكر شيئاً أو رجلاً في أبنائه المستقبلية، ويريد منه شيئاً آخر أو رجلاً آخر في الإرادة الأزلية. وربما نرى في منام أن رجلاً جاء من مقام فلا يجيء من رأيناه بل يجيء من ضاهاه في بعض الصفات أو شابهه في الحسنات أو السيئات. وأقص عليك قصةً عجيبةً وحكايةً غريبةً إن لى كان ابنا صغيراً وكان اسمه بشيراً، فتوفاه الله في أيام الرضاع، والله خير وأبقى للذين آثروا سبل التقوى والارتياح. فألهمت من ربي إنا نردّه إليك تفضلاً عليك. وكذلك رأت أمّه في رؤياها أن البشير قد جاء، وقال إنى أعانقك أشد المعانقة ولا أفارق بالسرعة. فأعطاني الله بعده ابنا آخر وهو خير المعطين. فعلمت أنه هو البشير وقد صدق الخبير، فسمّيته باسمه، وأرى حلية الأول في جسمه. فثبتت عادة الله برأى العين، أنه قد يجعل شريك اسم رجلين. وأما جعل البعض سمى بعض فهى أسرار لتكميل غرض لا يعلمها إلا مهجة العارفين.

ولى صديقٌ أحبُّ الأصدقاء وأصدق الأحباء، الفاضل العلامة والنحرير الفهامة، عالم رموز الكتاب المبين، عارف علوم الحكم والدين، واسمه كصفاته المولوى الحكيم نور الدين. فاتفق فى هذه الأيام من قضاء الله الحكيم العلام أن ابنه الصغير الأحد، الذى كان اسمه محمد أحمد، مات بمرض الحصبة، فصبر ووافق ربّه ذا الحكمة والقدرة والرحمة، فرآه رجل فى ليلة وفاته بعد مماته كأنه يقول لا تحزنوا لهذه الفرقة، فإنى أذهب لبعض الضرورة، وسأرجع إليكم بقدّم السرعة. وهذا يدل على أنه سيُعطى ابنا آخر، فيضاهى الثانى الغابر. والله قادر على كل شىء، ولكن أكثر الناس

لا يعلمون شؤون أحسن الخالقين.

وكذلك في هذا الباب قصص كثيرة وشهادات كبيرة وقد تركناها خوفاً من طول الكلام، وكثيرة منها مكتوبة في كتب تعبير المنام، فارجع إليها إن كنت من الشاكين. وكيف تشكّ وإن الأخبار تواترت في هذا الباب؟ ولعلك تكون أيضاً من المشاهدين لهذا العجاب. فما ظنك. أتعقد أن رجلاً متوفى إذا رآه أحد في المنام، أو أخبر عنه في الإلهام، وقال المتوفى إنني سأرجع إلى الدنيا والأقربى، فهل هو راجع على وجه الحقيقة. أو لهذا القول تأويل عند أهل الطريقة؟ فإن كنتم مؤولين في هذا المقام، فما لكم لا تؤولون في أبناء تشابهها بالوجه التام؟ أتفرقون بين سنن الله يا معشر الغافلين؟ فتدبر وما أخال أن تدبر إلا أن يشاء ربي هادي الضالين.

وقد عرفت أن علامات ظهور المسيح الذي هو المهدي قد ظهرت، والفتن كثرت وعمت، والمفاسد غلبت وهاجت وماجت، ويسبون خير البشر في السكك والأسواق، وماتت الملة والتفت الساق بالساق، وجاء وقت الفراق، فارحموا الدين المهان، فإنه يرحل الآن. ونشدتكم الله. ألا ترون هذه المفاسد بالعين؟ ألا يترك عين زلال الإيمان للعين؟ اشهدوا لله اشهدوا. أحق هذا أو من المين؟ وما زاولنا أشد من كيد النصارى، وإننا في أيديهم كالأسارى. إذا أرادوا التلبيس، فيخجلون إبليس. ظهر البأس، وحصص اليأس. وقست قلوب الناس، واتبعوا وساوس الوسواس. وبعدوا عن التقوى، وخوف الله الأعلى، بل عادوا هذا النمط، وضاهوا السقط. وقلت قليلاً مما رأيت وما استقصيت. ووالله إن المصائب بلغت منتهاها، وما بقى من الملة إلا رسمها ودعواها، وأحاطت الظلمات وعدم سناها، ووطئ زروعنا الأوابد، فما بقى ماؤها ومرعاهها، وكاد الناس أن يهلكوا من سيل الفتن

وطغواها، فأعطيتُ سفينةً من ربي، وبسم الله مجريها ومرساها. وتفصيل ذلك أن الله وجد في هذا الزمان ضلالات النصراني مع أنواع الطغيان، ورأى أنهم ضلّوا وأضلّوا خلقا كثيرا، وعلّوا علّوا كبيرا، وأكثروا الفساد، وأشاعوا الارتداد، وصالوا على الشريعة الغراء، وفتحوا أبواب المعاصي والأهواء، ففارت غيرة الله ذى الكبرياء عند هذه الفتنة الصّماء. ومع ذلك كانت فتنة داخلية في المسلمين، ومزّقوا باختلافات دين سيد المرسلين، وصال بعضهم على البعض كالمفسدين. فاختراني الله لرفع اختلافهم، وجعلني حَكَمًا قاضيا لإنصافهم. فأنا الإمام الآتي على قدم المصطفى للمؤمنين، وأنا المسيح متمم الحجة على النصراني والمنتصرين.

وجمع الله في وجودي الاسمين كما اجتمعت في زمانى نار الفتنتين، وهذا هو الحق وبالذى خلق الكونين. فجئتُ لأشيع أنوار بركاته، واختراني ربي لميقاته. وما كنتُ أن أردّ فضل الله الكريم، وما كان لي أن أخالف مرضاة الرب الرحيم. وما أنا إلا كالميت في يدى الغسال، وأقلّب كلّ طرفة بتقليب الفعّال، وجئتُ عند كثرة بدعات المسلمين ومفاسد المسيحيين. وإن كنتُ فى شك فانظر بامعان النظر كالمحقق الأريب، فى فتن بدعات قومنا وجهلات عبدة الصليب. أما ترى فتننا متوالية؟ أسمعنا نظيرها فى قرون خالية؟ فما لك لا تفكر كالعاقلين، ولا تنظر كالمنصفين؟ وإن الله يبعث على كل رأس مائة مجددّ الدين، وكذلك جرت سنة الله المعين. أتظن أنه ما أرسل عند هذا الطوفان رجلا من ذوى العرفان، ولا تخاف الله آخذ المجرمين؟

قد انقضت على رأس المائة إحدى عشر سنة فما نظرت، وانكسفت الشمس والقمر فما فكرت، وظهرت الآيات فما تدكرت، وتبينت الأمارات فما وقّرت، أنت تنام أو كنت من المعرضين؟ أتقول لِمَ ما فعل الفعّال كما

كنتُ أحوال؟ وكذلك زعم الذين خلوا من قبلك من اليهود، وما آمنوا بخير الرسل وحبیب رب المعبود، وقالوا! يخرج منا خاتم الأنبياء الموعود، وكذلك كان وعد ربنا بداؤد، وقالوا إن عيسى لا يأتي إلا بعد نزول إيليا من السماء. فكفروا بمحمد خير الرسل وعيسى الذي كان من الأنبياء، وختم الله على قلوبهم فما فهموا الحقيقة، وما كانوا متدبرين. وقست قلوبهم ونحتوا الدقارير، حتى صاروا قردة وخنازير، وكذلك يكون مآل تكذيب الصادقين. وإنهم كانوا علماء أحزابهم وأئمة كلابهم، وكانوا فقهاء ومحدثين وفضلاء ومفسرين، وكان أكثرهم من الراهبين. فلما زاغوا أزاغ الله قلوبهم، وما نفعهم علمهم ولا نُخروُبهم، وكانوا قوما فاسقين.

فلا تُفِرطوا بجنب الله وليكن فيكم رفق وحلم، ولا تُفَقُّوا ما ليس لكم به علم، ولا تغلوا ولا تعتدوا، ولا تعثوا في الأرض ولا تفسدوا، واخشوا الله إن كنتم متقين. قد سمعتم سنة تسمية البعض بأسماء البعض، فلا تتركوا السنن الثابتة من الله القدير، لأوهام ليس لها عندكم من برهان ونظير، وإن كنتم تُصرون عليها ولا تعرضون عنها فأنبئونا بنظائر على تلك السنة إن كنتم صادقين. ولن تقدرُوا أن تاتوا بنظير، فلا تبرزوا لحرب الرب القدير، ولا تردوا النعمة بعد نزولها، ولا تدعوا الفضل بعد حلولها، ولا تكونوا أول المعرضين.

﴿٥٦﴾

وإن كنتم في شك من أمرى، ولا تنظرون نور قمرى، وتزعمون أن المهدي الموعود والإمام المسعود يخرج من بنى فاطمة لإطفاء فتن حاطمة، ولا يكون من قوم آخرين، فاعلموا أن هذا وهم لا أصل له، وسهم لا نصل له، وقد اختلف القوم فيه، كما لا يخفى على عارفيه، وعلى كمل المحدثين. وجاء في بعض الروايات أن المهدي صاحب الآيات من وُلد العباس، وجاء في البعض أنه منّا أى من خير الناس، وفي البعض أنه من وُلد

الحسن أو الحسين ، فالاختلاف لا يخفى على ذوى العيين. وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن سلمان منا أهل البيت، مع أنه ما كان من أهل البيت، بل كان من الفارسيين.

ثم اعلم أن أمر النسب والأقوام أمر لا يعلم حقيقته إلا علمُ العلام، والرؤيا التي كتبتها في ذكر الزهراء تدل على كمال تعلقي، والله أعلم بحقيقة الأشياء. وفي كتاب "التيسير" عن أبي هريرة من أسلم من أهل فارس فهو قرشى. وأنا من الفارس كما أنبأني ربي، فتفكر في هذا ولا تعجل كالمتعصيين. ثم الأصول المحكم والأصل الأعظم أن يُنظر إلى العلامات ويُقدّم البيّنات على الظنيات، فإن كنت ترجع إلى هذه الأصول فعليك أن تتدبّر بالنهج المعقول ليهديك الله إلى حق مبين، وهو أن النصوص القرآنية والحديثية قد اتفقت على أن الله ذا القدرة قسّم زمان هذه الأمة بحكمة منه ورحمة على ثلاثة أزمنة، وسلّمه العلماء كلهم من غير مريّة. فالزمان الأوّل هو زمان أوّل من القرون الثلاثة من بدو زمان خير البرية، والزمان الثاني زمان حدوث البدعات إلى وقت كثرة شيوع المحدثات، والزمان الثالث هو الذي شابه زمان خير البرية، ورجع إلى منهاج النبوة، وتطهّر من بدعات رديّة وروايات فاسدة، وضاهى زمان خاتم النبيين، وسماه آخر الزمان نبيّ الثقّلين، لأنه آخر من الزمانين. وحمد الله تعالى العباد "الآخرين" كما حمد الأوّلين، وقال ثلثة من الأوّلين. وثُلثة من الآخرين. ولكلّ ثلّة إمام، وليس فيه كلام. فهذه إشارة إلى خاتم الأئمة، وهو المهدي الموعود اللاحق بالصحابيّة، كما قال عزّ وجلّ وَأَخْرَجْنَا مِنْهُمْ لَمَّا يَلِجُ الْغَمُّ مَكَّةَ وَسَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَقِيقَةِ الْآخِرِينَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى كَتِفِ

سلمان كالموالين المحبين، وقال "لو كان الإيمان مُعلَّقًا بالثريا أي ذاهبًا من الدنيا لناله رجل من فارس". وهذه إشارة لطيفة من خير البرية إلى آخر الأئمة، وإشارة إلى أن الإمام الذي يخرج في آخر الزمان ويرد إلى الأرض أنوار الإيمان يكون من أبناء فارس بحكم الله الرحمن. فتفكر وتدبر، وهذا حديث لا يبلغ مقامه حديث آخر، وقد ذكره البخاري في الصحيح بكمال التصريح. وإذا ثبت أن الإمام الآتي في آخر الزمان هو الفارسي لا غيره من نوع الإنسان، فما بقي لرجل آخر موضع قدم، وهذا من الله مليك وجودٍ وعدم، فلا تحاربوا الله ولا تجادلوا كالمعتدين، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

القصيدة

في مدح أبي بكر الصديق وعمر الفاروق وغيرهما من الصحابة
رضى الله عنهم أجمعين.

رُويَدَكَ لَا تَهْجُ الصَّحَابَةَ وَاحْذِرِ
وَلَا تَتَّخِذْ سَبِيلَ غِيٍّ وَشَقْوَةٍ
أَوْلَيْكَ أَهْلُ اللَّهِ فَاخْشَ فِنَاءَهُمْ
أَوْلَيْكَ حِزْبُ اللَّهِ حُفَاظَ دِينِهِ
تَصَدَّقُوا لِلدِّينِ اللَّهُ صَدَقًا وَطَاعَةً
وَطَهَّرْ وَاذَى الْعَشَقِ بِحَرِّ قُلُوبِهِمْ
وَجَاءُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَدَقًا فَنُورُوا
بِأَجْنَحَةِ الْأَشْوَاقِ طَارُوا إِطَاعَةً

وَلَا تَقْفُ كُلَّ مَزُورٍ وَتَبَصَّرِ
وَلَا تَلْعَنَنَّ قَوْمًا أَنْارُوا كَنِيْرَ
وَلَا تَقْدَحَنَّ فِي عِرْضِهِمْ بِتَهْوُرِ
وَإِيذَاؤُهُمْ إِيذَاءُ مَوْلَى مُؤَثِّرِ
لِكُلِّ عَذَابٍ مُحَرِّقٍ أَوْ مَدْمَرِ
فَمَا الزَّبْدُ وَالْغُثَاءُ بَعْدَ التَّطَهُّرِ
وَلَمْ يَبْقَ أَثَرٌ مِنْ ظُلَامٍ مُكْدَّرِ
وَصَارُوا جَوَارِحَ لِنَبِيِّ الْمَوْقَرِ

وهم حضروا ميدان قتيل كمحشر
 وجاءوا الرسول كعاشق متخير
 على الجرح سلالون سيف التشدير
 اتلعن من هو مثل بدر منور
 فحارب مليكا اجتباهم كمشتري
 فلاتبك بعد ظهور قدر مقدر
 وما كان رب الكائنات كمهتر
 وفي ذاك آيات لقلب مفكر
 ماثره مقبولة عند هوجر
 ومهما أشار المصطفى قام كالجري
 جميعا سوى الشيء الحقيق المحقر
 على الموت اقبل شائقا غير مدبر
 وإن كنت قد أزمعت جورا فغير
 وجاء رسول الله من كل معبر
 لتنظر أوصاف العتيق المطهر
 كمثال أبي بكر بقلب معطر
 وللبحر سلطان على كل جعفر
 فما أنت يا مسكين إن كنت تزدري
 له عين آيات لهذا التطهر
 تبدى بغار بالرسول المؤزر
 مخلص دين الحق من كل مهجر

ونحن وأنتم في البساتين نرتع
 وتركوا هوى الأوطان لله خالصا
 على الضعف صوالون من قوة الهدى
 أتكفر خلفاء النبي تجاسرا
 وإن كنت قد ساءتكم أمر خلافة
 فبإذنه قد وقع ما كان واقعا
 وما استخلف الله العليم كذاهل
 وقضيت أمور خلافة موعودة
 وإنى أرى الصديق كالشمس في الضحى
 وكان لذات المصطفى مثل ظله
 وأعطى لنصر الدين أموال بيته
 ولما دعاه نبينا لرفاقه
 وليس محل الطعن حسن صفاته
 أبادهوى الدنيا لإحياء دينه
 عليك بصحف الله يا طالب الهدى
 وما إن أرى والله في الصحب كلهم
 تخيره الأصحاب طوعا لفضله
 ويشنى على الصديق رب مهيم
 له باقيات صالحات كشارق
 تصدى لنصر الدين في وقت عسره
 مكين أمين زاهد عند ربه

ومن محنٍ كانت كصخرٍ مكسّرٍ
 فمن للنبي المصطفى من معزّرٍ
 لقول غريقٍ في الضلالة أكفر
 وهمته صوّالة كالغصنفر
 وجلواته كأنه قطع نير
 فويل لألسنة حدادٍ كخنجر
 وثمراته مثل الجنا المستكثر
 فليله درٌ منضّرٍ ومبشّرٍ☆
 وساس البرايا كالمليك المدبر
 وشأن عظيم للخلافة فانظر
 فيا عجباً من عزمه المتشمر
 فواهاً له ولوقته المتطهر
 وأهلك كلّ مبارزٍ متكبر
 فواهاً لهذا العبقري المظفر
 مليك ديار في كساء مغبر
 وكلمه الرحمن كالمختير
 فضائله أجلى كبدٍ أنور
 وكان لدين محمدٍ خيرٍ مغفر
 أثرن غباراً في بلاد التنصر
 فلم يبق منهم غير صور التّصور
 وجعلت له جنّ العدا كالمسخر

ومن فتن يُخشى على الدين شرّها
 ولو كان هذا الرجل رجلاً منافقاً
 أتحسب صديق المهيم من كافراً
 وكان كقلب الأنبياء جنانه
 أرى نور وجه الله في عاداته
 وإن له في حضرة القدس درجة
 وخدماته مثل البدور منيرة
 وجاء لتنضير الرياض مبشراً
 وشابهة الفاروق في كل خطّة
 سعى سعى إخلاص فظهرت عزة
 وصبغ وجه الأرض من قتل كفرة
 وصار ذكاءً كوكب في وقته
 وبارى ملوك الكفر في كل معرك
 أرى آية عظمى بأيدٍ قوية
 إمام أناس في بجادٍ مرّقع
 وأعطى أنواراً فصار محدثاً
 مآثره مملوءة في دفاتر
 فواهاً له ولسعيه ولجهده
 وفي وقته أفراس خيل محمد
 وكسر كسرى عسكر الدين شوكة
 وكان بشوكته سليمان وقته

رأيتُ جلاله شأنه فذكرته
 وما إن أخاف الخلق عند نصاحه
 فلما أجازت حُلل قولي لُدونةً
 فأفتوا جميعاً أن كُفرك ثابتٌ
 لقد زينَ الشيطانُ أوهاهم لهم
 وقد مسحَ القهارُ صورَ قلوبهم
 وما بقيتُ في طينهم ريحُ عِفَّةٍ
 وقد كُفرتُ قِلي صحابةً سيدي
 يُسروُن إيذائي لجبن قلوبهم
 يفرُّون مني كالشعالب خشيةً
 ومنهم حِراضٌ للنضال عداوةً
 قد استترتُ أنوارهم من تعصّبٍ
 فأعرضنا عنهم وعن أرجائهم
 ووالله إننا لا نخاف شرورهم
 وما إن أخاف الخلق في حكم خالقي
 وإن المهيمن يعلمن كلَّ مُضمرى
 ولو كنتُ مفترياً كذوباً لضررتني
 بوجه المهيمن لستُ رجلاً كافراً
 ولستُ بكذابٍ وربّي شاهدٌ
 وأُعطيْتُ أسراراً فلا يعرفونها
 فسبحان ربِّ العرشِ عما تقولوا

وما أمدحُ المخلوق إلا لجوهرِ
 وإن المرارة يلزمن قولَ مُنذرِ
 وغارت دقائقه كبرٍ مقعّرِ
 وقتلك عملٌ صالحٍ للمكفّرِ
 فتركوا الصلاحَ لأجل غيِّ مُدخِرِ
 وفقدوا من الأهواء قلبَ التدبّرِ
 فدَرهم يسبوا كلَّ برٍّ موقرِ
 وقد جاءك الأخبارُ من كلِّ مُخبرِ
 وما إن أرى فيهم خصيماً ينبري
 يخافون أسيافي ورمحي وخنجري
 غلاظُ شداذ لو يطيقون عسكري
 وإني أراهم كالذمالم المعفّرِ
 كأننا دفنناهم بقبرٍ مقعّرِ
 نقلنا وضيئتنا إلى بيتِ أقدرِ
 وقد خَوْفوا والله كهفي ومأزري
 فدعني وربّي يا خصيمي ومكفري
 عداوةً قومٍ جرّدوا كلَّ خنجري
 وإن المهيمن يعلمن كلَّ مُضمرى
 ويعلم ربّي كلَّ ما في تصوّري
 وللناس آراءٌ بقدرِ التبصّرِ
 عليه بأقوال الضلال كمفترى

فيا صاح لا تعجل هوى وتدبر
 لماردفتها ظفر كشف مقشر
 وربى معى واللّه جيبى وموثرى
 وأهل السعادة فى الزمان المؤخر
 لصدقت أقوالى بغير تحير
 لأصبحت فى نعمائه المستكثر
 صدودك سمى يا قليل التفكر
 فجرّبته تسميناً بحرق مسعر
 وإنك فى داء غضال كمحصر
 خف اللّه واقبل تحف وعظ المذكر
 تدلّ شيخ أو تظاهر معشر
 تبادت لىالى الجور يارب فانصر
 فنج عبادك من وبال مدمر
 وإسرافنا فاغفر وأيد وعزر
 فلا تطرد الغلمان بعد التخير
 ونستغفرنك مستغشين فاغفر
 أتركنى فى كفّ خصم مخسر
 تعال بفضل من لدنك وبشر
 وقد كنت من قبل المصائب مخبر
 ويأطر قلبى حبك المتكسر
 فوق لآخر من خلوص ويسر

وما أنا إلا مسلم تابع الهدى
 ولكن علومى قد بدا لبّها
 لقد ضلّ سعياً من أتانى مخالفاً
 ويعلو أولو الطغوى بأول أمرهم
 ولو كنت من أهل المعارف والهدى
 ولو جئتني من خوف رب محاسب
 ألا لا تضع وقت الإنابة والهدى
 وإن كنت تزعم صبر جسمك فى اللطى
 وما لك لا تبغى المعالج خائفاً
 فيا أيها المرخى عنان تعصب
 وخف نار يوم لا يرد عذابها
 سئمناتكاليف التطاول من عدا
 وأنت رحيم ذو حنان ورحمة
 رأيت الخطايا فى أمور كثيرة
 وأنت كريم الوجه مولى مجامل
 وجنناك كالموتى فأحي أمورنا
 إلى أى باب يا إلهى تردنى
 إلهى فدتك النفس أنت مقاصدى
 أعرضت عنى لا تكلم رحمة
 وكيف أظن زوال حبك طرفة
 وجدت السعادة كلها فى إطاعة

إلهي بوجهك أدرك العبد رحمةً
وَمِن قَبْلِ هَذَا كُنْتَ تَسْمَعُ دَعْوَتِي
إِلَهِي اغْنِنِي يَا إِلَهِي أَمِدَّنِي
أَرِنِي بِنُورِكَ يَا مَلَاذِي وَمَلَجَتِي
وَحَذِرْبٌ مِّنْ عَادِي الصَّلَاحِ وَمَفْسِدًا
وَكُنْ رَبِّ حَنَّانًا كَمَا كُنْتَ دَائِمًا
وَإِنَّكَ مَوْلَى رَاحِمٌ ذُو كِرَامِيَّةٍ
أَرَى لَيْلَةً لَّيْلَاءَ ذَاتِ مَخَافَةٍ
وَفَرَجٌ كُرُوبِي يَا كَرِيمِي وَنَجْنِي
وَلَيْسَتْ عَلَيْكَ رَمُوزٌ أَمْرِي بَعْمَةٍ
زَلَالُكَ مَطْلُوبٌ فَأَخْرِجْ عُيُونَهُ
وَجَدْنَاكَ رَحْمَانًا فَمَا الِهَمُّ بَعْدَهُ
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ كُلُّهُ

تعال إلى عبد ذليل مكفر
وقد كنت في المضمار تُرسي ومأزري
وبشر بمقصودي حناناً وخبر
نعوذ بوجهك من ظلام مُدْعِثِ
ونزل عليه الرجز حقاً ودمر
وإن كنت قد غادرت عهداً فذكر
فبعد عن الغلمان يوم التشور
فهنئي وبشرنا بيوم عبقرى
ومزق خصيمي يا إلهي وعقر
وتعرف مستورى وتدرى مقعري
جلالك مقصوداً فأيده وأظهر
نعوذ بنورك من زمان مكور
لرب كريم قادر وميسر

الوصية

إن من السهود[☆] أن القدرح يوجب القدرح، والمدح يوجب المدح. فإنك إذا قلت لرجل إن أباك رجل شريف صالح، فلن يقول لأبيك إنه شرير طالح، بل يرضيك بكلام زكاه، ويمدح أباك كمثل مدح مدحت به أباه، بل يذكره بأصفاه وأعلاه، وأما إذا شتمت فيكلم كما كلت. فكذلك الذين يسبون الصديق والفاروق، فإنما هم يسبون علياً ويؤذونه ويضيعون الحقوق. فإنك إذا قلت إن أبا بكر كافر، فقد هيجت محب الصديق الأكبر لأن يقول إن علياً أكفر؛ فما شتمت الصديق، بل شتمت علياً وجاوزت الطريق. وإنك لا تسب أباً أحد لئلا

یسبوا أباک، و كذلك لا تشتم أمّ من عاداڪ، ولكن لا تبالی عزّة بیت النبوة، ولا تعصمهم من سوء هذه السلسلة، ولا تنظر إلى فساد النتيجة مع دعاوی التشیع وتصلّف المحبّة، فكل ذنب السبّ علی عنقک یا عدو آل رسول الله والخمسة المطهرة و متطبعا بطباع المنافقين.

حاشیة متعلّقة صفحہ ۳۸۸ آنا بیّنا ان ابابکر کان رجلا عبقریا وانسانا الھیّا جلّی مطلع الاسلام بعد الظلام وکان قصاراه انه من ترک الاسلام فباراه ومن انکر الحق فماراه ومن دخل دار الاسلام فداراه. کابد فی إشاعة الاسلام شدائد واعطى الخلق دررًا فراید. ساس الاعراب بالعزم المبارک وهذب تلك الجمال فی المسارح والمبارک واستقراء المسالک ورغاء المعارک ما استفتی بأسًا ورأى من کل طرف یأسًا انبری لمبارات کل خصیم وما استهوته الافکار ککل جبان وسقیم وثبت عند کل فساد وبلوی انه ارسخ من رضوی واهلک کل من تنبی من کذب الدعوی. ونبذ العلق لله الاعلی وکان کل اهتشاشه فی اعلاء کلمة الاسلام واتباع خیر الانام فدونک حافظ دینک واترک طینک وانى ماقلت کمتبع الاهواء او مقلد امر وجد من الالباء بل حُبب الی مُدَّ سَعَتْ قدمی ونفت قلمی ان اتخذ التحقیق شرعة والتعمیق نُجعة فکنت انقب عن کل خبر واسئل عن کل حبر. فوجدت الصدیق صدیقا وكشف علیّ هذا الامر تحقیقا فاذا الفیته امام الائمة وسراج الدین والائمة شدت یدى بغرزه وأویت الی حرزه واستنزلت رحمة ربی بحبّ الصالحین. فرحمنی وآوانی وایدنی وربّانی وجعلنی من المکرمین. وجعلنی مجدّد هذه المائة والمسیح الموعود من الرحمة وجعلنی من المکلمین واذهب عنی الحزن واعطانی ما لم یعط احد من العالمین. وکل ذلك بالنبى الکریم الامّی وحبّ هؤلاء المقربین اللهم فصلّ وسلّم علی افضل رسلک وخاتم انبیاءک محمد خیر الناس اجمعین ووالله ان ابا بکر

كان صاحب النبي صلعم في الحرمين و في القبرين . اعنى قبر الغار الذى توارى فيه كالميت عند الاضطرار . والقبر الذى فى المدينة ملتصقا بقبر خير البرية فانظر مقام الصديق ان كنت من اهل التعميق . حمده الله و خلافته فى القرآن و اثنى عليه باحسن البيان و لا شك انه مقبول الله و مستطاب و هل يحتقر قدره الا مصاب غابت شوائب الاسلام بخلافته و كمل سعود المسلمين برأفته و كاد ان ينفطر عمود الاسلام لو لا الصديق صديق خير الانام . وجد الاسلام كالمهتر الضعيف و المورف النحيف فهض لاعادة حبره و سبره كالحاذقين . و اوغل فى اثر المفقود كالمنهوبين . حتى عاد الاسلام الى رشاقة قده و أسالة خده و نضرة جماله و حلاوة زلاله و كان كل هذا من صدق هذا العبد الامين . عفر النفس و بدل الحالة و ما طلب الجعالة الا ابتغاء مرضات الرحمان و ما اظلم المملوان عليه الا فى هذا الشأن كان محيى الرفات و دافع الافات و واقى الغافات . و كل لب النصرة جاء فى حصته و هذا من فضل الله و رحمته و الان نذكر قليلا من الشواهد متوكلا على الله الواحد ليظهر عليك كيف اعدم فتنا مشتدة الهبوب و محنا مشتتة الألهوب و كيف اعدم فى الحرب ابناء الطعن و الضرب فبانة دخيلة امره من افعاله و شهدت اعماله على سر خصاله فجزاه الله خير الجزاء و حشره فى ائمة الاتقياء و رحمنا بهؤلاء الاحباء فتقبل منى يا ذالالاء و النعماء و انك ارحم الرحماء و انك خير الراحمين .

فتنة الارتداد بعد وفات النبي صلعم خير الرسل و امام العباد

لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب اما القبيلة مستوعبة و اما بعض منها و نجم النفاق و المسلمون كالغنم فى الليلة الممطرة لقتهم و كثرة

عدوہم و ظلام الجوبفقد نبیہم (الجزء الثانی من تاریخ ابن خلدون صفحہ ۶۵) وقال ایضاً. ارتدت العرب عامة و خاصة واجتمع علی طلیحہ عوام طیء و اسد و ارتدت غطفان و توقفت ہوازن فامسکوا الصدقة و ارتد خواص من بنی سلیم و کذا سائر الناس بكل مکان (صفحہ ۶۵) وقال ابن الأثیر فی تاریخہ لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وصل خبرہ الی مکة و عاملہ علیہا عتاب بن أسید استخفی عتاب و ارتجت مکة و کاد اهلہا یرتدون (الجزء الاول صفحہ ۱۴۲)

وقال ایضاً. ارتدت العرب اما عامة او خاصة من کل قبيلة و ظهر النفاق و اشرأبت اليهود و النصرانية و بقى المسلمون كالغنم فی اللیلة الممطرة لفقد نبیہم و قتلہم و کثرة عدوہم فقال الناس لا بی بکر انّ هؤلاء یعنون جيش اسامة جند المسلمین و العرب علی ما ترى فقد انتقضت بک فلا ینبغی ان تفرق جماعة المسلمین عنک فقال ابوبکر و الذی نفسی بیدہ لو ظننت ان السباع تخطفنی لانفذت جيش اسامة كما امر النبی صلعم و لا اردّ قضاء قضی بہ رسول اللہ صلعم و قال عبد اللہ بن مسعود لقد قمنا بعد النبی صلعم مقاماً کدنا انّ نهلک لو لا ان من اللہ علینا بابی بکر رضی اللہ عنہ اجمعنا علی ان نقاتل علی ابنة مخاض و ابنة لبون و ان ناکل قرى عربية و نعبد اللہ حتی یاتینا الیقین. (ایضاً صفحہ ۱۴۲)

خروج مدعی النبوة

و ثب الاسود باليمن و وثب مسیلمة بالیمامة ثم وثب طلیحہ بن خویدلہ فی بنی اسد یدعی کلہم النبوة (ابن خلدون الجزء الثانی صفحہ ۶۰) و تنبأت سجاح بنت الحارث من بنی عقفان و اتبعها الہذیل بن عمران فی بنی تغلب و عقبہ بن ہلال فی النمر و السلیل بن قیس فی شیبان و زیاد بن بلال و اقبلت من الجزیرة فی هذه الجموع قاصدة المدينة لتغزو ابا بکر رضی اللہ عنہ (صفحہ ۶۵)

استخلافه صلى الله عليه وسلم ابا بكرؓ نائباً عنه للامامة في الصلوة قال ابن خلدون ثم ثقل به الوجد واغمى عليه فاجتمع عليه نساء ٥ واهل بيته والعباس و على ثم حضر وقت الصلوة فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس. (الجزء الثاني صفحہ ۶۲)

مكان ابي بكرؓ من النبي صلى الله عليه وسلم

وقال ابن خلدون ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما اوصى بثلاث سدوا هذه الابواب في المسجد الا باب ابي بكر فاني لا اعلم امرء افضل يداً عندي في الصحبة من ابي بكر. (الجزء الثاني صفحہ ۶۲)

شدة حُبّ ابي بكر للنبي صلى الله عليه وسلم

وذكر ابن خلدون واقبل ابوبكر و دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكشف عن وجهه وقبله وقال يا ابي انت و أمي قد ذقت الموتة التي كتب الله عليك و لن يصيبك بعدها موتة ابداً (ايضاً صفحہ ۶۳)

وكان من لطائف منن الله عليه واختصاصه بكمال القرب من النبي صلى الله عليه وسلم كما نص به ابن خلدون ☆ انه رضى الله عنه حمل على السرير الذي حمل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعل قبره مثل قبر النبي مسطوحاً والصقوا لحده بلحد النبي صلعم وجعل رأسه عند كتفي النبي صلى الله عليه وسلم و كان اخر ما تكلم به توفني مسلماً والحقني بالصالحين. (صفحہ ۱۷۶)

ولنكتب هنا كتاباً كتبه الصديق الى قبائل العرب المرتدة ليزيد المطلعون عليه ايماناً وبصيرة بصلافة الصديق في ترويح شعائر الله والذب عن جميع ما سنه رسول الله صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم من ابي بكر خليفة رسول الله صلعم الى من بلغه كتابي هذا من عامّة وخاصة اقام على اسلامه او رجع عنه سلام على من اتبع الهدى ولم يرجع بعد الهدى الى الضلالة والعمى فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و ان محمدا عبده ورسوله نقر بما جاء به و نكفر من ابي و نجاهده اما بعد فان الله تعالى

ارسل محمدا بالحق من عنده الى خلقه بشيرا و نذيرا و داعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا
 لينذر من كان حيا و يحق القول على الكافرين فهدى الله بالحق من اجاب اليه و ضرب
 رسول الله صلعم من ادبر عنه حتى صار الى الاسلام طوعا و كرها ثم توفى رسول الله
 صلعم و قد نفذ لامر الله و نصح لأمته و قضى الذي كان عليه و كان الله قد بين له ذلك
 و لاهل الاسلام فى الكتاب الذى انزل فقال **إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأِنَّهُمْ مَيِّتُونَ**^١ و قال **وَمَا
 جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ. أَلَا يَأْتِي مِتَّ فَهُمْ الْخَالِدُونَ**^٢ و قال للمؤمنين
**وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ. أَفَأَنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى
 أَعْقَابِكُمْ. وَمَنْ يُّنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يُّصِرَّ اللَّهُ شَيْئًا. وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ**^٣
 فمن كان انما يعبد محمدا فان محمدا قد مات و من كان انما يعبد الله و وحده لا شريك له
 فان الله له بالمرصاد حتى قيوم لا يموت و لا تاخذه سنة و لا نوم حافظ لامره منتقم من عدوه
 يجزيه. و انى اوصيكم بتقوى الله و حفظكم و نصيكم من الله و ما جاءكم به نبيكم صلعم
 و ان تهتدوا بهداه و ان تعصموا بدين الله فان كل من لم يهده الله ضال و كل من لم يعافه
 لمبتلى و كل من لم يعنه مخذول فمن هداه الله كان مهتديا و من اضله كان ضالا قال الله
 تعالى **مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ. وَمَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا**^٤ و لم يقبل منه فى
 الدنيا عمل حتى يقربه و لم يقبل منه فى الآخرة صرف و لا عدل و قد بلغنى رجوع من رجع
 منكم عن دينه بعد ان اقر بالاسلام و عمل به اغترارا بالله و جهالة بامره و اجابة للشيطان قال
 الله تعالى **وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
 فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ. أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِنَا وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ
 بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا**^٥ و قال **إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا. إِنَّمَا يَدْعُوا
 حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ**^٦ و انى بعثت اليكم فلانا من المهاجرين و الانصار
 و التابعين باحسان و امرته ان لا يقاتل احدا و لا يقتله حتى يدعوه الى داعية الله فمن استجاب
 له و اقر و كف و عمل صالحا قبل منه و اعانه عليه و من ابى امرت ان يقاتله على ذلك ثم لا يلقى
 على احد منهم قدر عليه و ان يحرقهم بالنار و يقتلهم كل قتلة و ان يسى النساء و الذرارى و لا
 يقبل من احد الا الاسلام فمن اتبعه فهو خير له و من تركه فلن يعجز الله و قد امرت رسولى ان يقرء

کتابی فی کل مجمع لکم والداعیة الاذان فاذا اذن المسلمون فاذنوا کفوا عنهم وان لم یؤذّنوا عاجلوهم واذا اذّنوا اسألوهم ما علیهم فان ابوا عاجلوهم وان اقروا قبل منهم .

مِن المَوْلف

اِنَّ الصّحابَةَ کَلَّمَهُمْ کَذُکاءِ قد نَوَّرُوا وَجَهَ الوری بضياءِ
 ترکوا اَقاربَهُم وَحُبَّ عیالِهِم جاء وارسل اللّٰه کالفقراءِ
 ذُبُحُوا وما خافوا الوری من صدقِهِم بل آثروا الرّحمان عند بلاءِ
 تحت السیوف تَشَهَّدُوا لخلوصِهِم شَهِدُوا بصدق القلب فی الأُملاءِ
 حضروا المواطنَ کلها من صدقِهِم حَفَدُوا الهافی حَرَّةَ رَجُلَاءِ
 الصالحون الخاشعون لربهِم البایتُون بِذکره وبکاءِ
 قومٌ کرامٌ لا نُفرِّقُ بینَهُم كانوا الخیر الرسل کالأعضاءِ
 ما کان طعنُ الناس فیهِم صادقًا بل حَشَنَةً نَشَأَتْ مِنَ الأهواءِ
 انی اری صَحْبَ الرسول جمیعَهُم عند الملیکِ بعزّةٍ قَعَساءِ
 تَبِعُوا الرسول بِرَحْلِهِ وَثِواءِ صاروا بِسُبلِ حبیبِهِم کَعَفاءِ
 نهضوا لنصر نبینا بوفاءِ عند الضلالِ وفتنةِ صَمَاءِ
 وتخیروا للهِ کلَّ مَصیبةِ وَتَهَلَّلُوا بِالقتلِ وَالإجلاءِ
 أنوارِهِم فاقتُ بیانَ مبیِّنِ یسودُّ مِنْها وَجَهُ ذی الشحناءِ
 فانظُرْ اِلی خِدماتِهِم وَثباتِهِم وَدَعِ العِدا فی غُصَّةِ وَصَلاءِ
 یاربِّ فارحمنّا بِصَحْبِ نبینا واغفِرْ وَأنتَ اللّٰه ذُو الآئِ
 واللّٰه یعلّمُ لو قدرْتُ ولم أُمْتُ لِأشَعْتُ مدح الصّحبِ فی الأعداءِ
 ان کنت تلعنهم وتضحک حسّة فارقُبْ لِنفسکِ کلَّ اسْتِهزاءِ

من سبّ اصحاب النبی فقد ردی

حق فما فی الحقّ من اخفاء

عام اطلاع کے لئے

ایک اشتہار

وہ تمام صاحب جنہوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے رسائل اشاعت السنہ دیکھے ہوں گے یا ان کے وعظ سنے ہوں گے یا ان کے خطوط پڑھے ہوں گے وہ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس عاجز کی نسبت کیا کچھ کلمات ظاہر فرمائے ہیں اور کیسے کیسے خود پسندی کے بھرے ہوئے کلمات اور تکبر میں ڈوبے ہوئے ترہات اُن کے منہ سے نکل گئے ہیں کہ ایک طرف تو انہوں نے اس عاجز کو کذاب اور مفتری قرار دیا ہے اور دوسری طرف بڑے زور اور اصرار سے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ میں اعلیٰ درجہ کا مولوی ہوں اور یہ شخص سراسر جاہل اور نادان اور زبانِ عربی سے محروم اور بے نصیب ہے اور شاید اس بکو اس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ تا ان باتوں کا عوام پر اثر پڑے اور ایک طرف تو وہ شیخ بٹالوی کو فاضل یگانہ تسلیم کر لیں اور اعلیٰ درجہ کا عربی دان مان لیں اور دوسری طرف مجھے اور میرے دوستوں کو یقینی طور پر سمجھ لیں کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور نتیجہ یہ نکلے کہ جاہلوں کا اعتبار نہیں۔ جو لوگ واقعی مولوی ہیں انہیں کی شہادت قابل اعتبار ہے۔ میں نے اس بیچارہ کو لاہور کے ایک بڑے جلسہ میں یہ الہام بھی سنا دیا تھا کہ انسی مہین من اراد اہانتک کہ میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کے درپے ہو۔ مگر تعصب ایسا بڑھا ہوا تھا کہ یہ الہامی آواز اس کے کان تک نہ پہنچ سکی اس نے چاہا کہ قوم کے دلوں میں یہ بات جم جائے کہ یہ شخص ایک حرفِ عربی کا نہیں جانتا پر خدا نے اسے دکھلا دیا کہ یہ بات الٹ کر اسی پر پڑی۔ یہ وہی الہام ہے جو کہا گیا تھا کہ میں اُسی کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کے درپے ہوگا۔ سبحان اللہ کیسے وہ قادر اور غریبوں کا حامی ہے۔ پھر لوگ ڈرتے نہیں کیا یہ خدا تعالیٰ کا نشان نہیں کہ وہی شخص جس کی نسبت کہا گیا تھا کہ جاہل ہے اور ایک

صیغہ تک اس کو معلوم نہیں وہ ان تمام مکفروں کو جو اپنا نام مولوی رکھتے ہیں بلند آواز سے کہتا ہے کہ میری تفسیر کے مقابل پر تفسیر بناؤ تو ہزار روپے انعام لو اور نور الحق کے مقابل پر بناؤ تو پانچ ہزار روپیہ پہلے رکھا لو اور کوئی مولوی دم نہیں مارتا۔ کیا یہی مولویت ہے جس کے بھروسہ سے مجھے کافر ٹھہرایا تھا۔ ایہا الشیخ اب وہ الہام پورا ہوا یا کچھ کسر ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ میں نے اسی فیصلہ کی غرض سے اور اسی نیت سے کہ تا شیخ بطالوی کی مولویت اور تمام کفر کے فتوے لکھنے والوں کی اصلیت لوگوں پر کھل جائے۔ کتاب کرامات الصادقین عربی میں تالیف کی اور پھر اس کے بعد رسالہ نور الحق بھی عربی میں تالیف کیا۔ اور میں نے صاف صاف اشتہار دے دیا کہ اگر شیخ صاحب یا تمام مکفر مولویوں سے کوئی صاحب رسالہ کرامات الصادقین کے مقابل پر کوئی رسالہ تالیف کریں تو ایک ہزار روپیہ ان کو انعام ملے گا۔ اور اگر نور الحق کے مقابل پر رسالہ لکھیں تو پانچ ہزار روپیہ ان کو دیا جائے گا۔ لیکن وہ لوگ بالمقابل لکھنے سے بالکل عاجز رہ گئے۔ اور جو تاریخ ہم نے اس درخواست کے لئے مقرر کی تھی یعنی اخیر جون ۱۸۹۴ء وہ گزر گئی۔ شیخ صاحب کی اس خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ علم عربی سے آپ ہی بے بہرہ اور بے نصیب ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ اول درجہ کے دروغ گو اور کاذب اور بے شرم ہیں کیونکہ انہوں نے تو تقریراً و تحریراً صاف اشتہار دے دیا تھا کہ یہ شخص علم عربی سے محروم اور جاہل ہے یعنی ایک لفظ تک عربی سے نہیں جانتا تو پھر ایسے ضروری مقابلہ کے وقت جس میں اُن پر فرض ہو چکا تھا کہ وہ اپنی علمیت ظاہر کرتے کیوں ایسے چُپ ہو گئے کہ گویا وہ اس دنیا میں نہیں ہیں خیال کرنا چاہیے کہ ہم نے کس قدر تاکید سے اُن کو میدان میں بلایا اور کن کن الفاظ سے اُن کو غیرت دلانا چاہا مگر انہوں نے اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ ہم نے صرف اس خیال سے کہ شیخ صاحب کی عربی دانی کا دعویٰ بھی فیصلہ پا جائے رسالہ نور الحق میں یہ اشتہار دے دیا کہ اگر شیخ صاحب عرصہ تین ماہ میں اسی قدر کتاب تحریر کر کے شائع کر دیں اور وہ کتاب درحقیقت جمیع لوازم بلاغت و فصاحت و التزام حق اور حکمت میں نور الحق کے ثانی ہو تو تین ہزار روپیہ نقد بطور انعام شیخ صاحب کو دیا جائے گا اور نیز الہام

کے جھوٹا ٹھہرانے کے لئے بھی ایک سہل اور صاف راستہ ان کو مل جائے گا اور ہزار لعنت کے داغ سے بھی بچ جائیں گے۔ ورنہ وہ نہ صرف مغلوب بلکہ الہام کے مصدق ٹھہریں گے۔ مگر شیخ صاحب نے ان باتوں میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی اور کچھ بھی غیرت مندی نہ دکھلائی۔ اس کا کیا سبب تھا؟ بس یہی کہ یہ مقابلہ شیخ صاحب کی طاقت سے باہر ہے سونا چار انہوں نے اپنی رسوائی کو قبول کر لیا اور اس طرف رخ نہ کیا یہ اسی الہام کی تصدیق ہے کہ انہی مہین من اراد اہانتک شیخ صاحب نے منبروں پر چڑھ چڑھ کر صد ہا آدمیوں میں صد ہا موقعوں میں بار بار اس عاجز کی نسبت بیان کیا کہ یہ شخص زبان عربی سے محض بے خبر اور علوم دین سے محض نا آشنا ہے ایک جاہل آدمی ہے اور کذاب اور دجال ہے اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ صد ہا خط اسی مضمون کے اپنے دوستوں کو لکھے اور جا بجا یہی مضمون شائع کیا۔ اور اپنے جاہل دوستوں کے دلوں میں بٹھادیا کہ یہی سچ ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس متکبر کا غرور توڑے اور اس گردن کش کی گردن کو مروڑے اور اس کو دکھلاوے کہ کیونکر وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ سو اس کی توفیق اور مدد اور خاص اس کی تعلیم اور تفہیم سے یہ کتابیں تالیف ہوئیں اور ہم نے کرامات الصادقین اور نور الحق کے لئے آخری تاریخ درخواست مقابلہ کی اس مولوی اور تمام مخالفوں کے لئے اخیر جون ۱۸۹۴ء مقرر کی تھی جو گذر گئی اور اب دونوں کتابوں کے بعد یہ کتاب سِرِّ الخِلافة تالیف ہوئی ہے جو بہت مختصر ہے اور نظم اس کی کم ہے اور ایک عربی دان شخص ایسا رسالہ سات دن میں بہت آسانی سے بنا سکتا ہے اور چھپنے کے لئے دس دن کافی ہیں لیکن ہم شیخ صاحب کی حالت اور اس کے دوستوں کی کم مائیگی پر بہت ہی رحم کر کے دس دن اور زیادہ کر دیتے ہیں اور یہ ستائیس دن ہوئے سو ہم فی دن ایک روپیہ کے حساب سے ستائیس روپیہ کے انعام پر یہ کتاب شائع کرتے ہیں اور شیخ صاحب اور ان کے اسی مولویوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ اپنی سوء قسمت سے ہزار روپیہ کا انعام لینے سے محروم رہے اور پھر پانچ ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا تو وہ وقت بھی اُن کی کم مائیگی

کی وجہ سے ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور تاریخ درخواست گذر گئی اب وہ ستائیس روپیہ کو تو نہ چھوڑیں ہم نے سنا ہے کہ ان دنوں میں شیخ صاحب پر تنگدستی کی وجہ سے تکلیفات بہت ہیں۔ خشک دوستوں نے وفا نہیں کی۔ پس ان دنوں [☆] میں تو ان کے لئے ایک روپیہ ایک اشرفی کا حکم رکھتا ہے گویا یہ ستائیس روپیہ ستائیس اشرفی ہیں جن سے کئی کام نکل سکتے ہیں اور ہم اپنے سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر رسالہ سرائخلافہ کے مقابل پر شیخ صاحب نے کوئی رسالہ میعاد مقررہ کے اندر شائع کر دیا اور وہ رسالہ ہمارے رسالہ کا ہم پلہ ثابت ہوا تو ہم نہ صرف ستائیس روپیہ ان کو دیں گے بلکہ یہ تحریری اقرار لکھ دیں گے کہ شیخ صاحب ضرور عربی دان اور مولوی کہلانے کے مستحق ہیں بلکہ آئندہ مولوی کے نام سے ان کو پکارا جائے گا۔ اور چاہئے کہ اب کے دفعہ شیخ صاحب ہمت نہ ہاریں۔ یہ رسالہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر ایک ایک جُوز گھسیٹ دیں تو صرف چار پانچ روز میں اس کو ختم کر سکتے ہیں۔ اور اگر اپنے وجود میں کچھ بھی جان نہیں تو اُن سو ڈیڑھ سومولویوں سے مدد لیں جنہوں نے بغیر سوچے سمجھے کے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی کی سزا کے لائق ٹھہرایا اور بڑے تکبر سے اپنے تئیں مولوی کے نام سے ظاہر کیا اگر وہ ایک ایک جُوز لکھ کر دیں تو شیخ صاحب بمقابل اس رسالہ کے ڈیڑھ سو جُوز کا رسالہ شائع کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر شیخ صاحب نے پھر بھی ایسا کر نہ دکھایا تو پھر بڑی بے شرمی ہوگی کہ آئندہ مولوی کہلاویں بلکہ مناسب ہے کہ آئندہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ بلوانے سے پرہیز کریں۔ شیخ کا نام آپ کے لئے کافی ہے جو باپ دادے سے چلا آتا ہے یا منشی کا نام بہت موزوں ہوگا۔ لیکن ابھی یہ بات قابل آزمائش ہے کہ آپ منشی بھی ہیں یا نہیں۔ منشی کے لئے ضروری ہے کہ فارسی نظم میں پوری دسترس رکھتا ہو مگر میری نظر سے اب تک آپ کا کوئی فارسی دیوان نہیں گذرا۔ بہر حال اگر ہم رعایت اور چشم پوشی کے طور پر آپ کا منشی ہونا مان بھی لیں اور فرض

☆ نوٹ:- شیخ صاحب اپنے حال کے پرچہ میں اقراری ہیں کہ اگر اُن کے دوستوں نے اب بھی اُن کی مدد نہ کی تو وہ اس نوکری سے استعفا دے دیں گے۔ منہ

کر لیں کہ آپ منشی ہیں گو منشیانہ لیاقتیں آپ میں پائی نہیں جاتیں تو چنداں حرج نہیں کیونکہ منشی گری کو ہمارے دین سے کچھ تعلق نہیں لیکن ہم کسی طرح مولوی کا خطاب ایسے نادانوں کو دے نہیں سکتے جن کو ہم پانچ ہزار روپیہ تک انعام دینا کریں تب بھی اُن کی مردہ روح میں کچھ قوت مقابلہ ظاہر نہ ہو ہزار لعنت کی دھمکی دیں کچھ غیرت نہ آوے تمام دنیا کو مددگار بنانے کے لئے اجازت دیں تب بھی ایک جھوٹے منہ سے بھی ہاں نہ کہیں ایسے لوگوں کو اگر مولوی کا لقب دیا جاوے تو کیا بجز مسلمانوں کے کافر بنانے کے کچھ اور بھی ان میں لیاقت ہے۔ ہرگز نہیں۔ چار حدیثیں پڑھ کر نام شیخ الکل نعوذ باللہ من فتن هذا الدهر و اهلها و نعوذ باللہ من جہالات الجاہلین۔

یہ بھی واضح رہے کہ ہر ایک باحیاد شمن اپنی دشمنی میں کسی حد تک جا کر ٹھہر جاتا ہے اور ایسے جھوٹوں کے استعمال سے اُس کو شرم آ جاتی ہے جن کی اصلیت کچھ بھی نہ ہو مگر افسوس کہ شیخ صاحب نے کچھ بھی اس انسانی شرم سے کام نہیں لیا جہاں تک ضرر رسانی کے وسائل اُن کے ذہن میں آئے انہوں نے سب استعمال کئے اور کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ اول تو لوگوں کو اٹھایا کہ یہ شخص کافر ہے اور دجال ہے اس کی ملاقات سے پرہیز کرو اور جہاں تک ہو سکے اس کو ایذا دو اور ہر ایک ظلم سے اس کو دکھ دو سب ثواب کی بات ہے۔ اور جب اس تدبیر میں ناکام رہے تو گورنمنٹ انگریزی کو مشتعل کرنے کے لئے کیسے کیسے جھوٹ بنائے کیسے کیسے مفتریات سے مدد لی لیکن یہ گورنمنٹ دورانِ اندیش اور مردم شناس گورنمنٹ ہے سکھوں کے قدم پر نہیں چلتی کہ دشمن اور خود غرض کے منہ سے ایک بات سن کر افر و خنہ ہو جائے بلکہ اپنی خداداد عقل سے کام لیتی ہے۔ سو گورنمنٹ دانشمند نے اس شخص کی تحریروں پر کچھ توجہ نہ کی اور کیونکر توجہ کرتی اس کو معلوم تھا کہ ایک خود غرض دشمن نفسانی جوش سے جھوٹی خبری کر رہا ہے گورنمنٹ کو اس عاجز کے خاندان کے خیر خواہ ہونے پر بصیرت کامل تھی اور گورنمنٹ خوب جانتی تھی کہ یہ عاجز عرصہ چودہ سال سے برخلاف ان تمام مولویوں کے بار بار یہ مضمون شائع کر رہا ہے کہ ہم لوگ جو گورنمنٹ برطانیہ کی رعیت ہیں ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گورنمنٹ ہذا کے زیر اطاعت رہنا اپنا فرض ہے اور بغاوت کرنا حرام۔ اور جو شخص بغاوت کا طریق اختیار کرے یا اس کے لئے

کوئی مفسدانہ بنا ڈالے یا ایسے مجمع میں شریک ہو یا راز دار ہو تو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی کر رہا ہے اور جو کچھ اس عاجز نے گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ بننے کے لئے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے وہ سب سچ ہے۔ نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے شرائط ہیں سکھا شاہی لوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ کسی طور سے جہاد درست نہیں اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک گورنمنٹ اپنی ایک رعیت کے جان اور مال اور عزت کی محافظ ہو اور ان کے دین کے لئے بھی پوری پوری آزادی عبادات کے لئے دے رکھی ہو لیکن وہ رعیت موقع پا کر اس گورنمنٹ کو قتل کرنے کو تیار ہو یہ دین نہیں بلکہ بے دینی ہے اور نیک کام نہیں بلکہ ایک بد معاشی ہے۔ خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے اور اس گورنمنٹ کے تحت میں ایک منافقانہ زندگی بسر کر رہے ہیں جو ایمانداری سے بہت بعید ہے۔ ہم نے سارا قرآن شریف تدبر سے دیکھا مگر نیکی کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس گورنمنٹ کی قوم مذہب کے بارے میں نہایت غلطی پر ہے وہ اس روشنی کے زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا رہے ہیں اور ایک عاجز مسکین کو رب العالمین کا لقب دے رہے ہیں مگر اس صورت میں تو وہ اور بھی رحم کے لائق اور راہ دکھانے کے محتاج ہیں کیونکہ وہ بالکل صراط مستقیم کو بھول گئے اور دور جا پڑے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ ان کے احسان یاد کر کے ان کے لئے جناب الہی میں دعا کریں کہ اے خداوند قادر ذوالجلال ان کو ہدایت بخش اور ان کے دلوں کو پاک توحید کے لئے کھول دے اور سچائی کی طرف پھیر دے۔ تا وہ تیرے سچے اور کامل نبی اور تیری کتاب کو شناخت کر لیں اور دین اسلام ان کا مذہب ہو جائے۔ ہاں پادریوں کے فتنے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور ان کی مذہبی گورنمنٹ ایک بہت شور ڈال رہی ہے مگر ان کے فتنے تلوار کے نہیں ہیں قلم کے فتنے ہیں سوائے مسلمانوں تم بھی قلم سے ان کا مقابلہ کرو اور حد سے مت بڑھو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء قرآن شریف میں صاف پایا جاتا ہے کہ قلم کے مقابل پر قلم ہے اور تلوار کے مقابل پر تلوار مگر کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی عیسائی پادری نے دین کے لئے تلوار بھی اٹھائی ہو۔ پھر تلوار کی تدبیریں کرنا قرآن کریم کو چھوڑنا ہے بلکہ صاف بے راہی اور الہی ہدایت سے سرکشی ہے۔ جن میں روحانیت نہیں وہی ایسی تدابیریں کیا کرتے ہیں جو اسلام کا بہانہ کر کے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ بخشنے۔

افغانی مزاج کے آدمی اس تعلیم کو برامانیں گے مگر ہم کو اظہار حق سے غرض ہے نہ ان کے خوش کرنے سے اور نہایت مضرت اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو بہت ضرر پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کر دے اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کر دے۔ اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ آسمان سے اترتے ہی تمام کافروں کو قتل کر دے گا اور وہی بچے گا جو مسلمان ہو جائے۔ ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچے خیر خواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی خوف کی جگہ ہے۔ شاید کسی وقت کافر سمجھ کر قتل نہ کر دیں اور اپنے اندر کے کفر سے بے خبر ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے بہبودہ مسائل کو اسلام کی جو قواعد دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔ کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کر سکتی کہ کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دے۔ یا جس گورنمنٹ کے تحت میں زندگی بسر کرے اسی کی تباہی کے گھات میں لگا رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی روچیں بھکی مسخ ہو چکی ہیں اور انسانی ہمدردی کی خصلتیں ہتما مہا ان کے اندر سے مسلوب ہو گئی ہیں یا خالق حقیقی نے پیدا ہی نہیں کیں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ نامعلوم کہ ہمارے اس بیان سے وہ لوگ کس قدر جلیں گے اور کیسے منہ مروڑ مروڑ کر کافر کہیں گے مگر ہمیں ان کی اس تکفیر کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہر ایک شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ہمیں قرآن شریف کی کسی آیت میں یہ تعلیم نظر نہیں آتی کہ بے اتمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جاوے۔ ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک کفار کے جو رو جفا پر صبر کیا۔ بہت سے دکھ دیے گئے دم نہ مارا۔ بہت سے اصحاب اور عزیز قتل کئے گئے ایک ذرا مقابلہ نہیں کیا اور دکھوں سے پیسے گئے مگر سوائے صبر کے کچھ نہیں کیا۔ آخر جب کفار کے ظلم حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے چاہا کہ سب کو قتل کر کے اسلام کو نابود ہی کر دیں تب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو ان بھٹیڑیوں کے ہاتھ سے مدینہ میں سلامت پہنچا دیا۔ حقیقت میں وہی دن تھا کہ جب آسمان پر ظالموں کو سزا دینے کے لئے تجویز ٹھہر گئی۔ تادل مرد خدا نامد بردرد۔ بیچ تو مے را خدا رسوا نکرد۔ مگر افسوس کہ کافروں نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ قتل کے لئے تعاقب کیا اور کئی چڑھائیاں کیں اور طرح طرح

کے دکھ پہنچائے۔ آخر وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اپنے بے شمار گناہوں کی وجہ سے اس لائق ٹھہر گئے کہ اُن پر عذاب نازل ہو۔ اگر ان کی شرارتیں اس حد تک نہ پہنچتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز تلوار نہ اٹھاتے مگر جنہوں نے تلواریں اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے حضور میں بے باک اور ظالم ثابت ہوئے وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض جہاد نبوی کی یہ صورت ہے جس سے اہل علم بے خبر نہیں اور قرآن میں یہ ہدایتیں موجود ہیں کہ جو لوگ نیکی کریں تم بھی ان کے ساتھ نیکی کرو۔ جو تمہیں پناہ دیں اُن کے شکر گزار بنے رہو اور جو لوگ تمہیں دکھ نہیں دیتے ان کو تم بھی دکھ مت دو۔ مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ نیکی کی جگہ بدی کرنے کو تیار ہیں اور ایمانی روحانیت اور انسانی رحم سے خالی۔ اللہم اصلح امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ امین۔

شیخ محمد حسین بٹالوی کا ہمارے کافر ٹھہرانے پر اصرار اور ہماری طرف سے ہمارے اسلامی عقیدہ کا ثبوت اور نیز شیخ صاحب موصوف کے لئے ستائیس روپیہ کا انعام
اگر وہ رسالہ سِرّ الخِلافة کے مقابل پر رسالہ لکھ کر شائع کریں

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم نے ایک ذرہ اسلام سے خروج نہیں کیا بلکہ جہاں تک ہمارا علم اور یقین ہے ہم اُن سب باتوں پر قائم اور راسخ ہیں جو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت ہوتی ہیں اور ہمیں بڑا افسوس ہے کہ شیخ محمد حسین صاحب اور دوسرے ہمارے مخالفوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہمیں کافر اور دجال بنایا اور خلودِ جہنم ہماری سزا ٹھہرائی بلکہ قرآن اور حدیث کو بھی جھوٹ دیا اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہم اُن کی نفسانی خواہشوں اور غلطیوں اور خطاؤں کو تو کسی طرح قبول نہیں کر سکتے لیکن اگر کوئی سچی بات اور کتاب اللہ اور حدیث کے موافق کوئی عقیدہ اُن کے پاس ہو جس کے ہم بفرض محال مخالف ہوں تو ہم ہر وقت اس کے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے انہیں دکھلا دیا اور ثابت کر دیا کہ توفی کے لفظ میں کتاب الہی کا عام محاورہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بول چال کا عام محاورہ اور صحابہ کی روزمرہ بول چال کا

عام محاورہ اور اس وقت سے آج تک عرب کی تمام قوم کا عام محاورہ مارنے کے معنوں پر ہے نہ اور کچھ۔ اور ہم نے یہ بھی دکھلایا کہ جو معنی توفیٰ کے لفظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئے وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے بخاری کھول کر دیکھو اور پاک دل کے ساتھ اس آیت میں غور کرو کہ میں قیامت کے دن اسی طرح فلما توفیتنی کہوں گا جیسا کہ ایک عبد صالح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اور سوچو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلمہ لفظ توفیٰ کے لئے کیسی ایک تفسیر لطیف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی تغیر اور تبدیل کے لفظ متنازعہ فیہ کا مصداق اپنے تئیں ایسا ٹھہرایا جیسا کہ آیت موصوفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مصداق تھے۔ اب کیا ہمیں جائز ہے کہ ہم یہ بات زبان پر لائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت فلما توفیتنی☆ کے حقیقی مصداق نہیں تھے اور حقیقی مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہی تھے اور جو کچھ اس آیت سے درحقیقت خدا تعالیٰ کا منشاء تھا اور جو معنی توفیٰ کے واقعی طور پر اس جگہ مراد الہی تھی اور قدیم سے وہ مراد علم الہی میں قرار پا چکی تھی یعنی زندہ آسمان پر اٹھائے جانا نعوذ باللہ اس خاص معنی میں آنحضرت صلعم شریک نہیں تھے بلکہ آنحضرت نے اس آیت کو اپنی طرف منسوب کرنے کے وقت

☆ بعض نادان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام میں کما کا لفظ موجود ہے جو کسی قدر فرق پر دلالت کرتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیٰ اور حضرت عیسیٰ کی توفیٰ میں کچھ فرق چاہیے۔ مگر افسوس کہ یہ نادان نہیں سوچتے کہ مشبہ مشبہ کی طرز واقعات میں خواہ کچھ فرق ہو لیکن لغات میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ مثلاً کوئی کہے کہ جس طرح زید نے روٹی کھائی میں نے بھی اسی طرح روٹی کھائی۔ سو اگر چہ روٹی کھانے کے وضع یا عمدہ اور ناقص ہونے میں فرق ہو مگر روٹی کا لفظ جو ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے اس میں تو فرق نہیں آئے گا۔ یہ تو نہیں کہ ایک جگہ روٹی سے مراد روٹی اور دوسری جگہ پتھر ہو۔ لغات میں تو کسی طرح جائز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور اسی قسم کا مقولہ ہے جو ابن تیمیہ نے زاد المعاد میں نقل کیا ہے اور وہ عبارت یہ ہے۔ قال یا معشر قریش ماترون انی فاعل بکم قالوا خیراً اخ کریم وابن اخ کریم قال فانی اقول لکم کما قال یوسف لاختوته لا تشریب علیکم الیوم اذہبوا فانتم الطلقاء الصفحہ ۲۱۵۔ اب دیکھو تشریب کا لفظ جن معنوں سے حضرت یوسف کے قول میں ہے انہیں معنوں سے آنحضرت صلعم کے قول میں ہے۔ منہ

اس کے معنوں میں تغیر و تبدل کر دی ہے اور دراصل جب اس لفظ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کریں تو اس کے اور معنے ہیں اور جب حضرت مسیح کی طرف یہ لفظ منسوب کریں تو پھر اس کے وہی حقیقی معنے لئے جاویں گے جو خدائے تعالیٰ کے قدیم ارادہ میں تھے۔ پس اگر یہی بات سچ ہے تو علاوہ اس فسادِ صریح کے کہ ایک نبی کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قرار دادہ معنوں کو توڑ کر اُن میں ایک ایسا تصرف کرے کہ بجز تحریف معنوی کے اور کوئی دوسرا نام اس کا ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسرا فساد یہ ہے کہ جس اتحادِ مقولہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا یعنی فلسماً تو فیتنی کا وہ اتحاد بھی تو قائم نہ رہا کیونکہ اتحاد تو تب قائم رہتا کہ توفی کے معنوں میں آنحضرت اور حضرت عیسیٰ شریک ہو جاتے۔ مگر وہ شراکت تو میسر نہ آئی پھر اتحاد کس بات میں ہوا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اور لفظ نہیں ملتا تھا جو آپ نے ناحق ایک ایسے اشتراک کی طرف ہاتھ پھیلا یا جس کا آپ کو کسی طرح سے حق نہیں پہنچتا تھا۔ بھلا زمین میں دفن ہونے والے اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے والے میں ایک ایسے لفظ میں کہ یا مرنے کے اور یا زندہ اٹھائے جانے کے معنے رکھتا ہے کیونکر اشتراک ہو۔ کیا ضدین ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں۔ اور اگر آیت فلسماً تو فیتنی میں توفی کے معنے مارنا نہیں تھا تو پھر کیا امام بخاری کی عقل ماری گئی کہ وہ اپنی صحیح میں اس معنے کی تائید کے لئے ایک اور آیت دوسرے مقام سے اٹھا کر اس مقام میں لے آیا یعنی آیت انی متوفیک اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ جڑ دیا کہ متوفیک ممیتک یعنی متوفیک کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اگر بخاری کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمثیلی معنوں کو ابن عباس کے صریح معنوں کے ساتھ زیادہ کھول دے تو ان دونوں آیتوں کو جمع کرنے اور ابن عباس کے معنوں کے ذکر سے کیا مطلب تھا اور کون سا محل تھا کہ توفی کے معنے کی بحث شروع کر دیتا۔ پس درحقیقت امام بخاری نے اس کا روائی سے توفی کے معنوں میں جو کچھ اپنا مذہب تھا ظاہر کر دیا۔ سو اس جگہ ہمارے تائید دعویٰ کے لئے تین چیزیں ہو گئیں۔ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ جیسے عبد صالح یعنی عیسیٰ نے

فلما توفیتی کہا۔ میں بھی فلما توفیتی کہوں گا۔ دوسرے ابن عباسؓ سے توفقی کے لفظ کے معنی مارنا ہے۔ تیسرے امام بخاری کی شہادت جو اس کی عملی کارروائی سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اب سوچ کر دیکھو کہ کیا ہم نے حدیث اور قرآن کو چھوڑا یا ہمارے مخالفوں نے۔ کیا انہوں نے بھی توفقی کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی صحابی سے ثابت کئے جیسا کہ ہم نے کئے ہیں اور پھر بھی ہم اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ اگر ہمارے مخالف اس ثبوت کے مقابل پر جو توفقی کی نسبت ہم نے پیش کیا اب بھی کوئی دوسرا ثبوت پیش کریں یعنی توفقی کے معنوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اور حدیث ہم کو دکھلاویں اور اس کے ساتھ کسی اور صحابی کی طرف سے بھی توفقی کے معنی تائیدی طور پر پیش کریں اور بخاری جیسے کسی امام حدیث کی بھی ایسی ہی شہادت توفقی کے معنوں کے بارے میں پیش کر دیں تو ہم اس کو قبول کر لیں گے مگر یہ کیسی چالاکی ہے کہ خود تو حدیث اور قرآن کو چھوڑ دیں اور الٹا ہم پر الزام دیں کہ یہ فرقہ قرآن اور حدیث سے باہر ہو گیا ہے۔ اے مخالف مولو یو خدا تم پر رحم کرے ذرہ غور سے توجہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ یہ یقینی اور قطعی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے مقام تنازعہ فیہ میں توفقی کے معنی بجز مارنے کے اور کچھ بھی ثابت نہیں ہوئے اور جو شخص اس ثابت شدہ معنی کو چھوڑتا ہے وہ قرآن کریم کی تفسیر بالرائے کرتا ہے کیونکہ حدیث کی رو سے بجز مارنے کے اور کوئی معنی توفقی آیت تنازعہ فیہ میں منقول نہیں۔ اسی وجہ سے شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی تفسیر فوز الکبیر میں جو صرف آثار نبوی اور اقوال صحابہ کے التزام سے کی گئی ہے متوفیک کے معنی صرف مسمیتک لکھے ہیں۔ اگر ان کو کوئی مخالف قول ملتا تو ضرور وہ او کے لفظ سے وہ معنی بھی بیان کر جاتے۔ اب ہمارے مخالفوں کو شرم کرنا چاہیے کہ کیوں وہ نصوص صریحہ کو صریح چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پس اے بے باک لوگو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں۔ اور نزول کے لفظ پر آپ لوگ ناز نہ کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کا کچھ فیصلہ نہیں فرمایا کہ یہ نزول کن معنوں سے نزول ہے۔ کیونکہ نزول کئی قسم کے ہوا کرتے ہیں اور

﴿ ۷۷ ﴾

مسافر بھی ایک زمین سے دوسری زمین میں جا کر نازل ہی کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں ان نزولوں کا بھی ذکر ہے جو روحانی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ہم نے لوہا اتارا ہم نے لباس اتارا ہم نے چارپائے اتارے۔ اور ایلیا یعنی یوحنا کے قصہ سے جس پر یہود اور نصاریٰ کا اتفاق ہے اور بائبل میں موجود ہے صاف کھل گیا ہے کہ فوت شدہ انبیاء کا نزول اس دنیا میں روحانی طور پر ہوا کرتا ہے نہ جسمانی۔ وہ آسمان سے تو ہرگز نہیں نازل ہوتے مگر ان کی روحانی خصلتیں کسی مثال میں باذن اللہ داخل ہو کر روحانی طور پر نازل ہو جاتی ہیں اور ان کی ارادات کا شخص مثال پر ایک سایہ ہوتا ہے اس لئے اس مثال کا ظہور مثل بہ کا نزول سمجھا جاتا ہے۔ بعض اولیاء کرام نے بھی اس قسم کے نزول کا تصوف کی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ غرض عند اللہ یہ قسم بھی ایک نزول کی قسم سے ہے اور اگر یہ نزول نہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کی کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ ایلیا کا قصہ جو بائبل میں موجود ہے ایک ایسا مشہور واقعہ ہے جو یہود اور نصاریٰ دونوں فرقوں میں مسلم ہے اور یہ کمال حماقت ہوگی کہ ہم یہ کہیں کہ ان دونوں فرقوں نے باہم مل کر اس مقام کی آیات کو تحریف کر دیا ہے بلکہ نصاریٰ کو یہ قصہ نہایت ہی مُضر پڑا ہے اور اگر اس جگہ نزول ایلیا کے ظاہری معنی کریں تو یہود سچے ٹھہرتے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سچے نبی نہیں تھے کیونکہ اب تک حضرت ایلیا علیہ السلام آسمان سے نازل نہیں ہوئے اور بائبل کے رو سے ضرور تھا کہ وہ حضرت مسیح سے پہلے نازل ہو جاتے۔ حضرت مسیح کو یہ ایک بڑی دقت پیش آئی تھی کہ یہود نے ان کی نبوت میں یہ غدر پیش کر دیا جو درحقیقت ایک پہاڑ کی طرح تھا۔ پس اگر یہ جواب صحیح ہوتا کہ نزول ایلیا کا قصہ محرف ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے آگے اسی جواب کو پیش کرتے اور کہتے کہ یہ بات سرے سے ہی جھوٹ ہے کہ ایلیا پھر دنیا میں آئے گا اور ضرور ہے کہ وہ مسیح سے پہلے بجسمہ العنصری آسمان سے اتر آوے۔ مگر انہوں نے یہ جواب نہیں دیا بلکہ آیت کی صحت کو مسلم رکھ کر نزول کو نزول روحانی ٹھہرایا۔ اور انہیں تاویلوں کے سبب سے یہودیوں نے انہیں ملحد کہا اور بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ شخص بے دین اور کافر ہے کیونکہ نصوص تو ریت کو بلا قرینہ صارفہ ان کے ظاہری معنوں سے پھیرتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تحریف کا عذر پیش کر دیتے اور کہہ دیتے کہ تمہاری آسمانی کتابوں کے یہ مقامات محرف ہو گئے ہیں تو اس جواب سے بھی اگرچہ وہ یہود کا منہ تو بند نہیں کر سکتے تھے تاہم اُن کے خوارق اور معجزات کو دیکھ کر بہت سے لوگ سمجھ جاتے کہ ممکن ہے کہ یہ دعویٰ تحریف کا سچا ہی ہو کیونکہ یہ شخص مؤید من اللہ اور الہام یافتہ اور صاحبِ معجزات ہے لیکن حضرت مسیح نے تو ایسا نہ کیا بلکہ آیت کی صحت کا ایلیا کے نزول کی نسبت اقرار کر دیا جس کی وجہ سے اب تک عیسائی مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہود کے آگے بات بھی نہیں کر سکتے اور یہود ڈھٹھے سے کہتے ہیں کہ عیسیٰ اُس وقت نبی ٹھہر سکتا ہے کہ جب ہم خدائے تعالیٰ کی تمام کتابوں کو جھوٹی قرار دے دیں اور اب تک عیسائیوں کو موقعہ نہیں ملا کہ اس مقام میں تحریف کا دعویٰ کر دیں اور اس بلا سے نجات پائیں کیونکہ اب وہ انیس سو برس کے بعد کیونکر اس قول کی مخالفت کر سکتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے نکل گیا۔ یہ مقام ہمارے بھائی مسلمانوں کے لئے بہت غور کے قابل ہے۔ اُن کو سوچنا چاہیے کہ جن ظاہری معنوں پر وہ زور دیتے ہیں اگر وہی معنے سچے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کسی طور سے نبی نہیں ٹھہر سکتے بلکہ وہ نبی اللہ تو اُسی حالت میں ٹھہریں گے جب کہ حضرت ایلیا نبی کے نزول کو ایک روحانی نزول مانا جاوے۔

افسوس کہ اٹھارہ سو نوے برس گزرنے کے بعد وہی یہودیوں کا جھگڑا ان مولویوں اور فقیہوں نے اس عاجز کے ساتھ شروع کر دیا اور ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس پہلو کو اس عاجز نے اختیار کیا وہ حضرت عیسیٰ کا پہلو ہے اور جس پہلو پر مخالف مولوی جم گئے وہ یہودیوں کا پہلو ہے۔ اب مولویوں کے پہلو کی نحوست دیکھو کہ اس کو اختیار کرتے ہی یہودیوں سے اُن کو مشابہت نصیب ہوئی۔ ابھی کچھ نہیں گیا اگر سمجھ لیں۔ اب جبکہ اس تحقیقات سے نزول جسمانی کا کچھ پتہ نہ لگا اور نہ پہلی کتابوں میں اس کی کوئی نظیر ملی اور ملا تو یہ ملا کہ ایلیا نبی کے دنیا میں دوبارہ آنے کا جو وعدہ تھا اُس سے مراد روحانی نزول تھا

نہ ظاہری تو اس تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جب سے دنیا کی بنا پڑی ہے یعنی حضرت آدم سے لے کر تا اس دم کبھی کسی انسان کی نسبت نزول کا لفظ جب آسمان کی طرف نسبت دیا جائے جسمانی نزول پر اطلاق نہیں پایا اور جو دعویٰ کرے کہ پایا ہے وہ اس کا ثبوت پیش کرے۔ اور جب اب تک نزول جسمانی پر اطلاق نہیں پایا تو اب خلاف سنت اللہ اور محاورہ قدیمہ کے جو اس کی کتابوں میں پایا جاتا ہے کیوں کر اطلاق پائے گا ولن تجد لسنة اللہ تبدیلا۔

اور پھر ہم تترّیل کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر کوئی غبی اب بھی اس صریح اور واضح بیان کو نہ سمجھے تو اتنا تو ضرور سمجھتا ہوگا کہ متنازعہ فیہ مقام میں تسوفی کا لفظ وہ محکم اور بین لفظ ہے جس کے معنی فیصلہ پا گئے اور قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنی مارنا ہی فرمایا ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اس کے معنی مارنا ہی لکھا ہے اور امام بخاری نے بھی مارنے پر ہی عملی طور پر شہادت دی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر نزول کا جو لفظ ہے اس کی نسبت اگر ایک بڑے سے بڑا متعصب کچھ تاویلیں کرے تو اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایک لفظ ہے جو متشابہات میں داخل ہے۔ لیکن فیصلہ شدہ لفظ اور اُس کے بین اور محکم معنوں کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف دوڑنا انہیں لوگوں کا کام ہے جن کے دل میں مرض ہے۔ اگر ایمان ہے تو وہ لفظ جو بینات اور محکمت میں داخل ہو گیا اُسی سے بچے مارو نہ کسی ایسے لفظ سے جو متشابہات میں داخل رہا اور متشابہات کی تاویل خدا تعالیٰ کے علم کی طرف حوالہ کرو تا نجات پاؤ۔

بڑی بھاری نزاع جو ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں ہے یہی ہے جو میں نے بیان کر دی ہے اور ماہصل یہی نکلا کہ ہم بینات اور محکمت سے بچے مارتے ہیں جو قرآن سے ثابت، حدیث سے ثابت، اقوال صحابہ سے ثابت، پہلی کتابوں کے نظائر سے ثابت، سنت اللہ سے ثابت، امام بخاری کے قول سے ثابت، امام مالک کے قول سے ثابت،

ابن قیّم کے قول سے ثابت، ابن تیمیہ کے قول سے ثابت اور اسلام کے بعض دوسرے فرقوں کے اعتقاد سے ثابت۔ مگر ہمارے مخالفوں نے صرف نزول کا ذوالوجہ لفظ پکڑا ہوا ہے جو لغت اور قرآن اور پہلی آسمانی کتابوں کے رو سے بہت سے معنوں پر اطلاق پاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں تشریح نہیں کی کہ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کا جسمانی نزول مراد ہے نہ اور کچھ کیوں کہ جب کہ نبیوں کے روحانی نزول کے بارے میں ایک پہلی امت قائل ہے اور یہود جو حضرت ایلیا کے جسمانی نزول کے منتظر تھے اُن کا غلطی پر ہونا حضرت مسیح کی زبان سے ثابت ہو گیا اور اس سنت اللہ کا کہیں پتہ نہ ملا جو جسمانی نزول بھی کبھی کسی زمانہ میں گذر چکا تو یہی معنی متعین ہوئے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے مراد روحانی نزول ہے ورنہ اگر جسمانی نزول بھی سنت اللہ میں داخل ہے تو خدا تعالیٰ نے یہودیوں کو کیوں اس قدر ابتلا میں ڈالا کہ وہ اب تک اس خیال میں مبتلا ہیں کہ سچا مسیح تب ہی آئے گا کہ جب ایلیا نبی آسمان سے نازل ہو لے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ کیا تھا کہ ایلیا نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور پھر اُس کے بعد مسیح آئے گا تو اس وعدہ کو اس کی ظاہری صورت پر پورا کیا ہوتا اور ایلیا نبی کو آسمان سے زمین پر بحسمہ العصری اتارا ہوتا تا یہود لوگ جیسا کہ ایک مدت دراز سے پیشگوئی کے معنی سمجھے بیٹھے تھے اور اُن کے فقہیوں اور عالموں اور محدثوں نے نزول جسمانی ایلیا کو اپنے اعتقاد میں داخل کر لیا تھا اس پیشگوئی کا اپنے اعتقاد کے موافق پورا ہونا دیکھ لیتے اور پھر اُن کو حضرت مسیح کی نبوت میں کچھ بھی شک باقی نہیں رہتا۔ مگر اُن پر یہ کیسی مصیبت پڑی کہ ان کی کتابوں میں تو ان کو صاف صاف اور صریح لفظوں میں بتلایا گیا کہ درحقیقت ایلیا ہی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور وہی مسیح سچا ہوگا جو ایلیا کے نزول کے بعد آوے لیکن یہ پیشگوئی اپنے ظاہری معنوں پر پوری نہ ہوئی اور حضرت مسیح تشریف لے آئے اور اُن کو یہود کے سامنے سخت مشکلات پیش آگئے۔ آخر کار ایک ایسی دور از حقیقت تاویل پر زور ڈالا گیا جس سے یہودیوں کو

کہنا پڑا کہ عیسیٰ سچا مسیح نہیں ہے بلکہ ایک مکار اور ملحد ہے جو اپنے مطلب کے لئے ایک صریح پیشگوئی کو ظاہر سے پھیر کر روحانی نزول کا قائل ہے۔ سو اس وجہ سے کروڑ ہا آدمی کافر اور منکر رہ کر داخل جہنم ہوئے۔ اے مسلمانوں اس مقام کو ذرا غور سے پڑھو کہ آپ لوگوں کی بات یہود کی بات سے ایسی مل گئی کہ دونوں باتیں ایک ہی ہو گئیں اور یقیناً سمجھو کہ مومن کی خصلت میں داخل ہے کہ وہ دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے۔ فساعتبروا یا اولی الابصار واستلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

اگر کہو کہ ہم کیونکر یقین کریں کہ یہ واقعہ صحیح ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ یہ مسئلہ دو قوموں کا متواتر ہے اور صرف یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہو گئیں ایسے متواتر کو کمزور نہیں کر سکتا۔ ہاں اس صورت میں ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اس قول کی تکذیب کرتا۔ پس جبکہ اس مسئلہ کی تکذیب حدیث اور قرآن سے ثابت نہیں ہوتی تو ہم متواتر قولی سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔ ☆ بلکہ اگر یہ بھی فرض کر لیں کہ وہ تمام کتابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہی نہیں ہوئیں اور سراسر انسانی تالیف ہے۔ پھر بھی ہم تاریخی سلسلہ کو کسی طرح مٹا نہیں سکتے اور جو امر تاریخی طرز پر دو قوموں کے متفق علیہ شہادت سے ثابت ہو گیا اب وہ شکی اور ظنی نہیں ٹھہر سکتا جیسا کہ ہم وجود رام چندر اور کرشن اور بکر ماجیت اور بدھ سے انکار نہیں کر سکتے حالانکہ ہم ان کتابوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں سمجھتے۔ پھر کیوں انکار نہیں کر سکتے؟ تاریخی تواتر کی وجہ سے۔

بعض نیم ملاعجب جہالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جو ایک تحریف کا لفظ سن رکھا ہے محل بے محل پر اسی کو پیش کر دیتے ہیں اور تاریخی تواتر کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بلکہ ان کو مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ نہایت شرمناک بات ہے کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بھی

☆ نوٹ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنے والے مسیح کو اپنی امت میں سے قرار دینا روحانی نزول کا مؤید ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد روحانی نزول تھا نہ اور کچھ۔ منہ

مولوی کے نام سے مشہور ہیں کہ متواتر قوم کو جو تاریخ کے سلسلے میں آگئے ہیں قبول نہیں کرتے اور خواہ نخواستہ غیر متعلقہ جزئیات کو تحریف میں داخل کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ اس موقع پر اگر یہودی تحریف کرتے تو وہ تحریف عیسائیوں کے مقصد کے مخالف ٹھہرتی اور اگر عیسائی تحریف کرتے تو یہودیوں کے دعویٰ کے برعکس ہوتی اور جو لفظ توریت کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عیسائیوں کے مقصد کو نہایت مضر پڑے ہیں۔ کیونکہ ان سے حضرت ایلیا کے نزول جسمانی کی پیشگوئی قبل از ظہور حضرت مسیح یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے تو اس صورت میں تحریف کرنے میں عیسائیوں کا یہودیوں کے ساتھ اتفاق کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی اپنے ہاتھ سے اپنا ناک کاٹے۔ وجہ یہ کہ اگر نزول ایلیا کی پیشگوئی کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو پھر حضرت عیسیٰ کا سچا نبی ہونا محالات میں سے ہے کیونکہ اب تک ایلیا نبی بحسبہ العنصری آسمان سے نازل نہیں ہوا تو پھر عیسیٰ جس کا اس کے بعد آنا ضروری تھا کیونکر پہلے ہی آ گیا۔ اور اگر ظاہر پر حمل نہ کریں اور نزول ایلیا کو نزول روحانی قرار دیں تو پھر نزول عیسیٰ کی پیشگوئی میں کیوں ظاہر پر جم بیٹھیں۔ نزول برحق اور اس پر ہم ایمان لاتے ہیں بلکہ اس کا ظہور بھی دیکھ لیا لیکن جن معنوں کے رو سے یہود بندر اور سور کہلائے اور خدا تعالیٰ کی کتابوں میں لعنتی ٹھہرے اس طور کے نزول کے معنی بعد پہنچنے ہدایت کے وہی کرے جس کو بندر اور سور بننے کا شوق ہو۔ خدا تعالیٰ صادق مومنوں کو ایسے معنوں سے اپنی پناہ میں رکھے جو اس لعنت کی بشارت دیتے ہیں جو پہلے یہود پر وارد ہو چکی ہے۔ زیادہ اس مسئلہ میں کیا لکھیں اور کیا کہیں جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دے ہم کیونکر دے سکتے ہیں۔ جن کی آنکھیں وہ مالک نہ کھولے ہم کیوں کر کھول سکتے ہیں۔ جن مردوں کو وہ زندہ نہ کرے ہم کیوں کر کریں۔ اے مالک و قادر خدا اب فضل کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے اٹھا اور سچ ظاہر کر اور جھوٹ کو نابود کر کہ سب قدرت اور طاقت اور رحمت تیری ہی ہے۔ آمین آمین آمین

پھر بعد اس کے واضح رہے کہ فرشتوں کے نزول سے بھی ہمیں انکار نہیں۔ اگر کوئی ثابت

کردے کہ فرشتوں کا نزول اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو آسمان سے خالی کر دیں تو ہم بشوق اس ثبوت کو سنیں گے اور اگر درحقیقت ثبوت ہوگا تو ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے فرشتوں کا وجود ایمانیات میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ کا نزول سماء الدنیا کی طرف اور فرشتوں کا نزول دونوں ایسی حقیقتیں ہیں جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں کتاب اللہ سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ خلق جدید کے طور پر زمین پر فرشتوں کا ظہور ہو جاتا ہے وحیہ کلبی کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا خلق جدید تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر کیا ضرور ہے کہ پہلی خلق کو نابود کر لیں پھر خلق جدید کے قائل ہوں بلکہ پہلا خلق بجائے خود آسمان پر ثابت اور قائم ہے اور دوسرا خلق خدا تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک نتیجہ ہے کیا خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے کہ ایک وجود دو جگہ دو جسموں سے دکھاوے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدير۔

﴿۸۲﴾

پھر شیخ بطالوی صاحب نے اپنی دانست میں ہماری کتاب تبلیغ کی کچھ غلطیاں نکالی ہیں اور ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ تعصب کے جوش سے یا نادانی کی وجہ سے صحیح اور باقاعدہ ترکیبوں اور لفظوں کو بھی غلطی میں داخل کر دیا۔ اگر اس امر کے لئے کوئی خاص مجلس مقرر ہو تو ہم ان کو سمجھائیں کہ ایسی شتاب کاری سے کیا کیا ندامتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو گئیں۔ یہ علم اور نام مولوی انسا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاہی سے نکالی ہیں اگر وہ تمام اکٹھی کر کے لکھی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہوں گی اور ان میں اکثر تو سہو کا تب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بوجہ نہ میسر آنے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں اور باقی شیخ صاحب کی اپنی عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا گھاٹا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ صاحب نے کبھی لسان عرب کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہتر تھا کہ چپ رہتے اور اور بھی اپنی پردہ دری نہ کراتے۔ ہمیں شوق ہی رہا کہ شیخ صاحب ہماری کتابوں کے مقابل پر کوئی فصیح بلغ رسالہ نظم اور نثر میں نکالیں اور ہم سے انعام لیں اور ہم سے اقرار کر لیں کہ درحقیقت وہ مولوی اور عربی دان ہیں۔

میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الہی سے لکھے گئے ہیں۔

میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ شائع کیا کہ اگر شیخ صاحب موصوف جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے کہ وہ خذلان میں پڑے ہوئے ہیں اور علم عربیت سے کسی اتفاق سے محروم رہ گئے ہیں مقابلہ کر کے دکھلا دیں تو وہ اس مقابلہ سے میرے ان تمام دعاوی کو نابود کر دیں گے۔ مگر شیخ صاحب کیوں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کونسی مصیبت ہے جو ان کو مانع ہے۔ بس یہی مصیبت ہے کہ وہ لسان عرب سے بے بہرہ اور آج کل خذلان کی حالت میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ مقابلہ کر سکیں۔ یہ وہی الہام ہے جو ظہور کر رہا ہے کہ انسی مہین من اراد اہانتک یہ وہی محمد حسین ہے جو اس عاجز کی نسبت جا بجا کہتا پھرتا تھا کہ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی کیا ایک صیغہ تک اس کو نہیں آتا اور وہ اعلیٰ درجہ کے فاضل جو میرے ساتھ ہیں ان کو کہتا تھا کہ یہ لوگ صرف منشی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس کی پردہ دری کرے اور اس کے تکبر کو توڑے اور اس کو دکھلاوے کہ خود پسندی اور عجب کے یہ ثمرات ہیں۔ سو اس سے زیادہ اور کیا اہانت ہوگی کہ جس شخص کو جاہل سمجھتا تھا اور منبر پر چڑھ کر اور مجلسوں میں بیٹھ کر بار بار کہتا تھا کہ زبان عرب سے یہ شخص بالکل نا آشنا ہے اور اجہل ہے اسی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ اور ذلیل کیا۔ اگر یہ نشان نہیں تو چاہیے تھا کہ محمد حسین اپنے تمام دوستوں سے مدد لیتا اور نور الحق اور کرامات الصادقین کا جواب لکھتا۔ اس شخص کو بڑے بڑے انعاموں کے وعدے دیئے گئے۔ ہزار لعنت کا ذخیرہ آگے رکھا گیا مگر اس طرف توجہ نہ کی۔ سو یہ نتیجہ مخالفت حق کا ہے فاتقوا اللہ یا اولی الابصار۔

اور یاد رہے کہ یہ عذر شیخ صاحب موصوف کا کہ نور الحق میں پادری بھی مخاطب ہیں اس لئے رسالہ بالمقابل لکھنے سے پہلو تہی کیا گیا نہایت مکارانہ عذر ہے۔ گویا ایک بہانہ ڈھونڈھا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے لیکن دانا سمجھتے ہیں کہ یہ بہانہ نہایت کچا اور فضول اور ایک

شرمناک کا رستانی ہے کیونکہ ہم نے تو لکھ دیا ہے کہ صرف پادری لوگ اور بے دین آدمی اس کے مقابلہ سے عاجز رہ سکتے ہیں سچے مسلمان عاجز نہیں ہیں۔ پس اگر شیخ صاحب بالمقابلہ رسالہ پیش کرتے تو پادریوں کی اور بھی ذلت ہوتی اور لوگ کہتے کہ مسلمانوں نے ہی یہ رسالہ بنایا تھا اور مسلمانوں نے ہی اس کے مقابلہ پر ایک اور رسالہ بنا دیا مگر پادریوں سے کچھ نہ ہو سکا۔ ماسوا اس کے تین ہزار روپیہ انعام پاتے الہام کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیتے اور قوم میں عزت حاصل کر لیتے۔ اور بعض ان کے پرانے دوست جو کہہ رہے ہیں کہ بس معلوم ہوا جو محمد حسین اردودان ہے عربی نہیں جانتا یہ تمام شک ان کے دور ہو جاتے۔ مگر اب جو وہ مقابلہ سے دستکش ہو گئے تو آئندہ حیا سے بہت بعید ہو گا کہ اس جماعت کا نام منشی رکھیں اور خود ان امور سے گریز کریں جو مولویت کے منصب کے لئے شرط ضروری ہیں۔ ان لوگوں کا عجیب اعتقاد ہے جو اب بھی ان لوگوں کو عربی دان ہی سمجھ رہے ہیں اور مولوی کر کے پکارتے ہیں نہایت خیر خواہی کی راہ سے پھر میں آخری دعوت کرتا ہوں اور پہلے رسالوں کے مقابلہ سے نو امید ہو کر رسالہ سِرِّ الخِلافة کی طرف شیخ صاحب کو بلاتا ہوں۔ آپ کے لئے ستائیس دن کی میعاد اور ستائیس روپیہ نقد کا انعام مقرر کیا گیا ہے اور میں اس پر راضی ہوں کہ یہ روپیہ آپ ہی کے سپرد کروں اگر آپ طلب کریں اور ہم نہ بھیجیں تو ہم کاذب ہیں۔ ہم پہلے ہی یہ روپیہ بھیج سکتے ہیں مگر آپ اقرار شائع کر دیں کہ میں ستائیس دن میں رسالہ بالمقابلہ شائع کر دوں گا۔ اگر آپ اس مدت میں شائع کر دیں تو آپ نے نہ صرف ستائیس روپیہ انعام پایا بلکہ ہم عام طور پر شائع کر دیں گے کہ ہم نے اتنی مدت جو آپ کو شیخ کر کے پکارا اور مولوی محمد حسین نہ کہا یہ ہماری سخت غلطی تھی بلکہ آپ تو فی الواقع بڑے فاضل اور ادیب ہیں اور اس لائق ہیں کہ جو حدیث کے آپ معنے سمجھیں وہی قبول کئے جائیں۔

اب دیکھو کہ کس قدر آپ کو اس میں فتح میسر آتی ہے اور پھر بعد اس کے کچھ بھی حاجت نہیں کہ آپ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے لوگوں کو تکلیف دیں یا اس نوکری سے استعفاء

دینے کے لئے طیار ہو جائیں۔ کیونکہ جب آپ نے میرا مقابلہ کر دکھایا تو میرا الہام جھوٹا کر دیا تو اس صورت میں میرا تو کچھ باقی نہ رہا۔ پس آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے ایک ذرہ بھی دخل ہے تو اب کی دفعہ تو ہرگز منہ نہ پھیریں اور اگر اس رسالہ میں کچھ غلطیاں ثابت ہوں تو آپ کے بالمقابل رسالہ کی غلطیوں سے جس قدر زیادہ ہوں گی فی غلطی ایک روپیہ آپ کو دیا جائے گا پچیس جولائی ۱۸۹۴ء تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے ۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء تک یہ درخواست چھاپ کر بذریعہ کسی اشتہار کے نہ بھیجی تو سمجھا جاوے گا کہ آپ اس سے بھی بھاگ گئے۔

اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان نادانوں کو جو نام کے مولوی ہیں اور اپنے وعظوں اور رسالوں کو معاش کا ذریعہ ٹھہرا رکھا ہے خوب پکڑیں اور ہریک جگہ جو ایسا مولوی کہیں وعظ کرنے کے لئے آوے اس سے نرمی کے ساتھ یہی سوال کریں کہ کیا آپ درحقیقت مولوی ہیں یا کسی نفسانی غرض کی وجہ سے اپنا نام مولوی رکھا لیا ہے۔ کیا آپ نے نور الحق کا کوئی جواب لکھایا کسرامات الصادقین کا کوئی جواب تحریر کیا ہے یا رسالہ سِرِّ الخِلافة کے مقابل پر کوئی رسالہ نکالا ہے۔ اور یقیناً دیکھیں کہ یہ لوگ مولوی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ نور الحق وغیرہ رسائل اپنے پاس رکھیں اور پادریوں اور اس جنس کے مولویوں کو ہمیشہ ان سے ملزم کرتے رہیں اور ان کی پردہ دری کر کے اسلام کو ان کے فتنہ سے بچاویں اور خوب سوچ لیں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دھوکا دہی کی راہ سے مولوی کہلا کر صد ہا مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا اور اسلام میں ایک سخت فتنہ برپا کر دیا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

الراقم

خاکسار غلام احمد عفی اللہ عنہ

الشيخ عبد الحسين

الناكفوري

سأل عنى بعض الناس فى أمر الشيخ عبد الحسين ناكفوري، وقالوا إنه يدعى أنه نائب المهدي الموعود، وأنه من الله رب العالمين. فاعلموا أنّى ما توجهت إلى هذا الأمر، وما أرى أن أتوجه إليه، ويجرد الله كلّ حقيقة من أستارها، وكلّ شجرة تُعرف من ثمارها، فستعرفون كل شجرٍ من ثمره إلى حين. والذي اتبعنا فى مشربنا فهو منا، والذي لم يتبع فهو ليس منا، وسيحكم الله بيننا وبينهم وهو أحكم الحاكمين. إن الذين يبسطون يديهم إلى عرض الصحابة ويحسبون صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الكفرة الفجرة، أولئك ليسوا منا ولسنا منهم، فرقوا دين الله وكانوا كالمفسدين. أولئك الذين ما عرفوا رسول الله حق المعرفة، وما قدروا حق قدر خير البرية، فقالوا إن صحبه أكثرهم كانوا فاسقين كافرين. ما اتقوا الفواحش، وخانوا كل خيانة، ما ظهر منها وما بطن، وكانوا منافقين. فصرف الله قلوبهم عن الحق، يتكبرون فى الأرض بغير الحق، يقولون نحن نحب آل رسول الله وما كانوا محبين.

يريدون أن يُرضوا قومهم بالسب والشتم، والله أحق أن يُرضوه إن كانوا مؤمنين. ألا إنهم على الباطل، ألا إنهم من المفسدين. وغشيتهم من التعصب ما غشيتهم

فانشنوا كالعمين. فلن يكون منهم ولي الرحمن أبداً، ولهم عذاب أليم في الآخرة، وهم من المحرومين. إلا الذين تابوا وأصلحوا وطهروا قلوبهم وزكوا نفوسهم، وجاءوا رب العرش مخلصين، فلن يضيع الله أجرهم ولن يلحقهم بالمخذولين. وتجدون أنوار عشق الله في جباههم، وآثار رحمة الله في وجوههم، وتجدونهم من المحبين الصادقين. كُتب في قلوبهم الإيمان، وحيل بينهم وبين شهواتهم، فلا يتبعون النفس إلا الحق، وخرّوا على حضرة الله متضرعين. وبنوا لمحبوبهم بنياناً في قلوبهم، وبرزوا له متبتلين. يتبعون أحسن ما أنزل إليهم من ربهم، ويتقون حق الثقة، فتراهم كالميتين. يجتنبون سب الناس وغيباتهم، ويتقون الفواحش مُستغفرين. ويتبعون الرسول حق الاتباع فتراهم فيه كالفانين. وكذلك تعرف الفاسقين بسيماهم وشركهم وتنبئ كذبهم، وما للأسود والشعالب يا معشر السائلين؟

ثم اعلموا أن معرفة الأولياء موقوفة على عين الاتقاء، فلا تجتروا ولا تعجلوا على أحد، فتنقلبوا مجرمين. وسارعوا إلى حسن الظن ما استعظم ☆، وأحسنوا والله يحب المحسنين. ولا يجر منكم شقاق أحد أن تعادوا قومًا صالحين. إن الله يمتن على من يشاء من عباده، ولا يسأل عما يفعل، فلا تنكروا كالمجترئين. ولا تستخفوا سب أولياء الله، إنهم قوم يغضب الله لهم، ويصول على معاديهم، وإنهم من المنصورين. ولا تجاوروهم إلا بالتي هي أحسن، ولا تجتروا ولا تعتدوا إن كنتم متقين. ومن عادى صادقاً فقد مسته نفة من العذاب، فيا حسرة على المستعجلين وإن كان أحد منكم يُعادى الصادق فأعظه أن يعود لمثله أبداً إن كان من المتورعين.

ومن جاءه الحق فلم يقبله وزاور ذات الشمال فسيبكي أسفاً، وما كان الله مهلك قوم حتى يتم حجته عليهم، فإذا أبوا فياخذهم مليك مقتدر، فاتقوه يا معشر الغافلين.

المكتوب إلى علماء الهند

فمنهم المولوي عبد الجبار الغزنوي، والمولوي عبد الرحمان اللكوكوي، والمولوي غلام دستكير القصوري، والمولوي مشتاق أحمد اللودهيانوي، والمولوي محمد إسحاق البتيالوي، والقاضي سليمان، والمولوي رشيد أحمد الكنكوثي، والمولوي محمد بشير البوفالوي، والمولوي عبد الحق الدهلوي، والمولوي نذير حسين الدهلوي، والشيخ حسين عرب البوفالوي، والحافظ عبد المنان الوزير آبادي، والمولوي شاه دين اللودهانوي، والمولوي عبد المجيد الدهلوي، والمولوي عبد العزيز اللوديانوي، والمولوي عبد الله تلوندوي، والمولوي نذير حسن الأنبيتي السهارنفوري.

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله الذي يطلع القمر بعد دُجى المحاق، ويُغيث بعد المحل بالبُعاق، ويرسل الرياح بعد الاحتباس، ويهدي عباده بعد وساوس الخناس، ويُظهر نوره عند إحاطة الظلمات، وينزل رُشدًا عند طوفان الجهلات؛ والصلاة والسلام على سيد الرسل وخير الكائنات، وأصحابه الذين طهروا الأرض من أنواع الهنات والبدعات، وآله الذين

تركوا بأعمالهم أسوة حسنة للطيبين والطيبات، وعلى جميع عباد الله الصالحين.
 أمّا بعد فيا عباد الله، إنكم أنتم تعلمون أن ربح نفحات الإسلام
 كيف ركدت، ومصايحه كيف خبت، والفتن كيف عمّت وكثرت،
 وأنواع البدع كيف ظهرت وشاعت، وقد مضى رأس المائة الذي كنتم
 ترقبونه، ففكروا لِمَ ما ظهر مجدد كنتم تنتظرونه؟ أظننتم أن الله أخلف
 وعده أو كنتم قومًا غافلين. فاعلموا أن الله قد أرسلني لإصلاح هذا
 الزمان، وأعطاني علم كتابه القرآن، وجعلني مجددًا لأحكم بينكم فيما
 كنتم فيه مختلفين. فلم لا تطيعون حكّمكم ولم تصولون منكرين؟ وما
 كنتم من الكافرين ولا من المرتدين، ولكن ما فهمتم سرّ الله، وحر
 فهمكم، وفرط وهمكم، وكفرتموني، وما بلغت معشار ما قلت لكم،
 وكنتم قومًا مستعجلين. ووالله إني لا أدعى النبوة ولا أجاوز الملة، ولا
 أغترب إلا من فضالة خاتم النبيين. وأؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله،
 وأصلى وأستقبل القبلة، فلم تكفروني؟ ألا تخافون الله رب العالمين؟
 أيها الناس لا تعجلوا عليّ، ويعلم ربّي أني مسلم، فلا تكفروا
 المسلمين. وتدبروا صحف الله، وفكروا في كتاب مبين. وما خلقكم الله
 لتكفروا الناس بغير علم، وتتركوا طرق رفق وحلم وحسن ظن، وتلعنوا
 المؤمنين. لم تخالفون قول الله وأنتم تعلمون؟ أخلقتم لتكفير المؤمنين أو
 شققتم صدورنا، ورأيتم نفاقنا وكفّرنا وزورنا؟ فأيتها الناس، توبوا توبوا وتندموا،
 ولا تغلّوا في ظنكم ولا تصرّوا، واتقوا الله ولا تجتروا ولا تيأسوا من روح الله،
 وإنه لا يضيع أمة خير المرسلين. خلق الناس ليعبدوا، وأرسل الرسل ليعرفوا،
 وليحكم فيما اختلفوا، ويبيّن الأحكام ليطيعوا ويؤجروا، وبعث المجددين ليذكّر

الناس ما ذهلوا، ودقق معارفهم ليبتلوا، وليعلم الله قوماً أطاعوا وقوماً
أعرضوا، وشرع البيعة لأهل الطريقة ليتوارثوا في البركات ويتضاعفوا،
وأوجب عليهم حسن الظن ليجتنبوا طرق الهلاك ويُعصموا، وفتح
أبواب التوبة ليُرَحِّموا ويُغفروا، والله أوسع فضلاً ورحماً وهو أرحم
الراحمين. وما كان لي أن أفترى على الله، والله يهلك قوماً ظالمين.

وإني سُمِّيتُ عيسى ابن مريم بأحكام الإلهام، فما كان لي أن
أستقبل من هذا المقام بعدما أقامني عليه أمر الله العلام، وما أراه مخالفاً
لنصوص كتاب الله ولا آثار خير المرسلين. بل زلّت قدمكم، وما خشيتم
ندمكم، وما رجعتم إلى القرآن، وما أمنتكم في الآثار حق الإمعان، وتركتم
طرق الرشد والسدد، وملتكم إلى التعصب واللدد، وغشيتكم هوى النفس
الأمّارة، فما فهمتم معاني العبارة، ووقفتم موقف المتعصبين. يا حسرة
عليكم إنكم تنتصبون لإزراء الناس، ولا ترون عيوب أنفسكم من خدع
الخناس، وتمايلتم على الدنيا وأعراضها غافلين. ووالله إن جمع الدنيا
والدين أمرٌ لم يحصل قط للطالبين، وإنه أشد وأصعب من نكاح حُرَّتَيْنِ
ومعاشرة صرَّتَيْنِ، لو كنتم متدبّرين.

اعلموا أن لباس التقوى لا ينفع أحداً من غير حقيقة يعلمها
المولى، وما كلُّ سوداء تمرّة ولا كلُّ صهباء خمرة، وكم من مزور
يعتلق برب العباد، اعتلاق الحرباء بالأعواد، لا يكون له حظ من
ثمرتها، ولا علم من حلاوتها وكذلك جعل الله قلوب المنافقين؛
يصلّون ولا يعلمون ما الصلاة، ويتصدقون وما يعلمون ما الصدقات،
ويصومون وما يعلمون ما الصيام، ويحجّون وما يعلمون ما الإحرام،
ويتشهدون وما يعلمون ما التوحيد، ويسترجعون ولا يعرفون من المالك

الوحيد، إن هم إلا كالأنعام بل من أسفل السافلين. وأما عباد الله الصادقون، وعشاقه المخلصون، فهم يصلون إلى لبّ الحقائق، ودُهن الدقائق، ويغرس الله في قلوبهم شجرة عظمته ودوحة جلاله وعزّته، فيعيشون بمحبته ويموتون لمحبته، وإذا جاء وقت الحشر فيقومون من القبور في محبته. قوم فانون، ولله موجعون، وإلى الله متبتلون، وبتحريكه يتحركون، وبانطاقه ينطقون، وبتبصيره يبصرون، وبإيمائه يُعادون أو يُوالون. الإيمان إيمانهم، والعدم مكانهم، سُتروا في ملاحف غيرة الله فلا يعرفهم أحد من المحجوبين. يُعرفون بالآيات وخرق العادات والتأييدات من ربّ يتولاهم، وأنعم عليهم بأنواع الإنعامات. يدرّكهم عند كل مصيبة، وينصرهم في كل معركة بنصر مبین. إنهم تلاميذ الرحمان، واللّه كان لهم كالقوابل للصبيان، فيكون كل حركتهم من يد القدرة، ومن مُحركٍ غاب من أعين البريّة، ويكون كل فعلهم خارقاً للعادة، ويفوقون الناس في جميع أنواع السعادة؛ فصبرهم كرامة، وصدقهم كرامة، ووفاءهم كرامة، ورضاءهم كرامة، وحلمهم كرامة، وعلمهم كرامة، وحياءهم كرامة، ودعاءهم كرامة، وكلماتهم كرامة، وعباداتهم كرامة، وثباتهم كرامة؛ وينزلون من الله بمنزلة لا يعلمها الخلق. وإنهم قوم لا يشقى جليسهم، ولا يُردُّ أنيسهم، وتجدرياً المحبوب في مجالسهم، ونسيم البركات في محافلهم، إن كنتَ لستَ أخشَمَ ومن المحرّومين. وينزل بركات على جدرانهم وأبوابهم وأحبابهم، فتراها إن كنتَ لستَ من قوم عمين.

أيها الناس قد تقطعت معاذيركم، وتبينت دقائيركم، وأقبلتم على إقبال سفّاكٍ، ولكن حفظني ربّي من هلاك، فأصبحتُ مظفراً ومن الغالبيين. أيها الناس. قد اعتديتم اعتداءً كبيراً فاخشوا عليماً خبيراً، ولا تجعلوا أنفسكم بنحها وجحها كعظام استخرجت منّحها، ولا تعثوا في الأرض معتدين. وإنّي امرؤٌ

ما أبالي رفعة هذه الدنيا وخفضها، ورفعها وخفضها، بل أحنّ إلى الفقر والمرتبة، حنين الشحيح إلى الذهب والفضة، وأتوق إلى التذلل توقان السقيم إلى الدواء، وذى الخصاصة إلى أهل الشراء، وأتوكل على الله أحسن الخالقين. وما أخاف حصائد السنة، وغوائل كلم مزخرفية، ويتولاني ربي ويعصمني من كل شرّ ومن فتن المعاندين.

أيها الناس لا تتبعوا من عادى، وقوموا فرادى فرادى، ثم فكروا إن كنتُ على حق، وأنتم لعنتموني وكذبتتموني وكفرتتموني وأذيتتموني، فكيف كانت عاقبة الظالمين؟ وما اقتبلتُ أمر الخلافة إلا بحكم الله ذى الرأفة، وإنى بيدى ربي الدابل، كصبى في أيدي القوابل، وقد كنت محزوناً من فتن الزمان، وغلبة النصارى وأنواع الافتنان، فلما رأى الله استطارَةَ فرقى واستشاطة قلقي، ورأى أن قلبى ضجر، ونهر الدموع انفجر، وطارت النفس شعاعاً، وأرعدت الفرائض ارتياعاً، فنظر إلى تحنناً وتلطفاً، وتخيرنى ترحماً وتفضلاً، وقال إنى جاعلك فى الأرض خليفة، وقال أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَحْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ، فهذا كله من ربي، فلا تحاربوا الله إن كنتم متقين. يفعل ما يريد، أنتم تعجبون؟ وإنى قبلتُ أنى أذلُّ الناس وأنى أجهل الناس كما هو فى قلوبكم، ولكن كيف أردّ فضل أرحم الراحمين؟ وما تكلمتُ قبلاً فى هذا الباب، بل عندى شهادة من الآثار والكتاب، فهل أنتم تقبلون؟ أما ترون كيف بين الله وفاة المسيح، وصدقه خير الرسل بالتصريح، وردّ فهما تفسير ابن عباس كما تعلمون؟ أيها الناس ثم أنتم تنكرون وتتركون قول الله ورسوله ولا تخافون، وتكبون على لفظ النزول وتعلمون معناه من زُبر الأولين. وما قصّ الله عليكم قصة إلا وله مثلاً

ذُكر في صحف السابقين. فكيف الضلال وقد خلت لكم الأمثال؟ أتذرون سبل الحق متعمدين؟ وقال الله ورزقكم في السماء، وأخبركم عن نزول الحديد واللباس والأنعام وكل ما هو تحتاجون إليه، وتعلمون أن هذه الأشياء لا تنزل من السماء بل يحدث في الأرضين. فما كان إلا إشارة إلى نزول الأسباب المؤثرة من الحرارة والضوء والمطر والأهوية، فما لكم لا تتفكرون وتستعجلون؟ تعلمون ظاهر الأشياء وتنسون حقائقها وتمرون على آيات الله غافلين. وإن كنتم في شك من قولي فانتظروا مآل أمرى وإني معكم من المنتظرين. وكم من علوم أخفاها الله ابتلاءً من عنده، فاعلموا أن السر مكنون، وما في يديكم إلا ظنون، فلا تكفروني لظنونكم يا معشر المنكرين. انتهوا خيرًا لكم، وإني طبث نفسي عن كل ما تفعلون من الإيذاء والتحقير والتكذيب والتكفير، وما أشكو إلا إلى الله، بل لما بصرتُ بانقباضكم وتجلّى لى إعراضكم، علمتُ أنه ابتلاء من ربي، فله العُتبي حتى يرضى، وهو أرحم الراحمين. فذكرتُ ربًّا جليلاً، وصبرتُ صبرًا جميلًا، ولكنكم ما اهتديتم، وظلمتم واعتديتم، قال الله لَا تَتَابَرُؤْا، فنبزتم، وقال لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ، فسخرتم، وقال يا عيسى إني متوفيك، فأنكرتم، وقال اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظُّرِّ، فظننتم وكفرتُموني ولعنتم، وقال لَا تَجَسَّؤْا، فتجسستم، ثم صغرتُم وعبستُم، وقال لَا يَعْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا، وقال وَلَا تَقُولُوا لِمَن أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا، فاغتبتم وكفرتُم، وما أراكم إلى هذا الحين منتهين. أنسيتم أخذ الله وضغطة القبر، أو لكم براءة في الزبر، أو أُذِنَ لكم من الله رب العالمين. فكروا ثم فكروا، أنفتى قلوبكم

أن الله الذي يعينكم عند كل تردّد هو أقوى مثل هذا الزمان عن مجدد؟ وقد كنتم تستفتحون من قبل، فلما جاء نصر الله صرتم أول المعرضين. ولو يتم عنى عذاركم، وأبديتم ازوراركم، وصرفتم عنى المودّة، وبدلتم بالبغض المحبة، وذاب حسن ظنكم واضمحّل، ورحل حبكم وانسلّ، وصرتم أكبر المعادين. فلما رأيت أعراض التزوير وانتهاء الأمر إلى التكفير، علمت أن مخاطبتي بهذه الإخوان مجلبة للهوان، فوجهت وجهي إلى أعزّة العرب والتمتفقيين. وإنى أرى أنهم يقبلوننى ويأتوننى ويعظّموننى، فسرتنى مرأى هذه الوجوه المباركة، ودعانى التفاؤل بتلك الأقدام المبشرة إلى أن عمدت لتتبع بعض الرسائل فى عربى مبين. فهتمت لنفع تلك الإخوان بأن أكتب لهم بعض أسرار العرفان، فألفت "التحفة" و"الحمامة"، و"نور الحق" و"الكرامة"، ورسالة "إتمام الحجة" وهذه "سرّ الخلافة"، وفيها منافع للذين وردت منهم مورد الكافرين. وأرجو أن يغفر ربي لكل من يأتينى كالمقترفين المعترفين. ألا تنظرون وما بقى من حُلل الدين إلا أطمارًا مخرّقة، وما من قصره إلا أطلالا محرّقة، وكنا مُضغّة للماضين. أتعجبون من أن الله أدرّكم بفضله ومنتته، وما أضاحكم عن ظل رحمته؟ أكانت لهذا الزمان حاجة إلى دجال، وما كانوا محتاجين إلى نصره رب فعال؟ ما لكم كيف تخوضون؟ أين ذهبت قوة غور العقل وفهم النقل، وأين رحلت فراستكم، وأى آفة نزلت على بصيرتكم، أنكم لا تعرفون وجوه الصادقين والكاذبين؟ وقد لبثت فيكم عُمرًا من قبله أفلا تعقلون؟ وإن رجلا يبذل قواه وكل ما رزقه الله وآتاه، لإعانة مذهب يرضاه، حتى يُحسب أنه أهله وذراه، وقد رأيتم مواساتى للإسلام، وبذل جهدى لملة خير الأنام، ثم لا تبصرون. وعرضت عليكم

كل آية قُبَلًا، ثم لا تنظرون. وإنى جئتكم لأنجيكم من مكرٍ مُرْمِضٍ وروعٍ مُومِضٍ، ثم أنتم لا تفكرون. وعزوتكم إلى ادعاء النبوة، وما خشيتم الله عند هذه الفرية، وما كنتم خائفين. ولا تفهمون مقالتي، وتحسبون أجًا زلالتي، ولا تعقلون. وكيف يفهم الأسرار الإلهية من سدل ثوب الخيلاء، وعدل عن الحق بجذبات الشحناء، ورضى بالجهلات، ومال إلى الخزعبلات، وأعرض عن الصراط كالعميين؟

وتقولون إعراضا عن مقالتي، وإظهارًا لضالتي، إن الملائكة ينزلون إلى الأرض بأجسامهم ويُقَوُّون أماكن مقامهم، ويتركون السماوات خالية، وربما تمرّ عليهم برهة من الزمان لا يرجعون إلى مكان، ولا تقربونه☆ لتمادي الوقت على وجه الأرض لإتمام مهمات نوع الإنسان، ويضيعون زمان السفر بالبطالة كما هو رأى شيخ البطالة؛ وإنه قال في هذا الباب مجملًا، ولكن لزمه ذلك الفساد بداهة، فإن الذى محتاج إلى الحركة لإتمام الخطة، فلا شك أنه محتاج إلى صرف الزمان لقطع المسافة وإتمام العمل المطلوب من هذا السفر ذى الشأن، فالحاجة الأولى توجب وجود حاجة ثانية، فهذا تصرف فى عقيدة إيمانية. ثم من المحتمل أن لا يفضل وقت عن مقصود، ويبقى مقصود آخر كموء ود؛ فانظر ما يلزم من المحذورات وذخيرة الخزعبلات، فكيف تخرجون من عقيدة إيمانية إلى التصرفات والتصريحات، وأنتم تعلمون أن وجود الملائكة من الإيمانيات، فنزولهم يشابه نزول الله فى جميع الصفات. أيقبل عقل إيمانى أن تخلو السماوات عند نزول الملائكة ولا تبقى فيها شىء بعد هذه الرحلة؟ كأن صفوفها تقوضت، وأبوابها قفلت، وشؤونها عُطّلت، وأمورها قُلبت، وكل سماء أُلقت ما فيها وتخلّت. إن كان

هذا هو الحق فأخْرِجُوا مِنْ نَصِّ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ . وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ
 تَخْرُجُوا وَلَوْ مَتَمَّ، فَتَوَبُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ يَا مَعْشَرَ الْمُعْتَدِينَ . اَعْلَمُوا أَنَّ
 الدَّرَايَةَ وَالرُّوَايَةَ تَوَآمَانِ، فَمَنْ لَا يَرَاهُمَا بِنَظَرٍ وَاحِدٍ فَيَقَعُ فِي هَوَاةِ
 الْخُسْرَانِ، وَيُضَيِّعُ بِضَاعَةَ الْعُرْفَانِ، ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ يُضَيِّعُ حَقِيقَةَ
 الْإِيمَانِ وَيَلْحَقُ بِالْخَاسِرِينَ . وَمِنْ خِصَائِصِ دِينِنَا أَنَّهُ يَجْمَعُ الْعَقْلَ مَعَ
 النُّقْلِ، وَالدَّرَايَةَ مَعَ الرُّوَايَةِ، وَلَا يَتْرُكُنَا كَالنَّائِمِينَ . فَنَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى
 أَنْ يُعْطِيَنَا حَقَائِقَ الْإِيمَانِ، وَيُوطِنَنَا ثَرَى الْعُرْفَانِ، وَيَرْزُقَنَا
 مَرَأَى الْجِنَانِ بِأَنْوَارِ الْجِنَانِ، وَيُمِطِّينَا قَرَا الْإِذْعَانَ، لِنَقْتَرَى قِرَى
 مَرْضَاتِ رَبِّ الرَّحْمَنِ، وَنَتَّخِمْ بِالْحَضْرَةِ وَنَسَلَى عَنِ الْأَوْطَانِ
 وَنُعَلِّسَ غَادِيًا إِلَى مَرْضَاةِ الْمَوْلَى، وَنَحْفِدَ إِلَى مَا هُوَ أَنْسَبُ
 وَأَوْلَى، وَنَخْتَرِقَ فِي مَسَالِكِ الْعُرْفَانِ، وَنَنْصَلِتَ فِي سِكَكِ
 حُبِّ الرَّحْمَنِ، وَنَأْوِي إِلَى حِصُونِ وَثِيقَةٍ، وَمَعَانٍ
 أُنِيقَةٍ مِنْ صَوْلِ الشَّيَاطِينِ، بِاتِّبَاعِ النَّبِيِّ
 الْأُمِّيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ . اللَّهُمَّ
 فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ
 وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ .

بقلم احقر عباد الله الاحد غلام محمد الامر تسرى من المريدين لحضرة
 المسيح الموعود والمهدي المسعود ادام الله بركاتهم وقد فرغت من
 هذا في ۱۴/ جولائی ۱۸۹۴ء يوم السبت .

القصيدة للمؤلف

﴿ ۹۳ ﴾

نفسی الفداء لبدرِ هاشمی عربی ودأده قُربٌ ناهیک عن قُربِ
 نجی الوری من کل زور و معصیةٍ ومن فسوق و من شرکٍ و من تببِ
 فنورٌ ملّةٌ كانت کمعدومٍ ضعفا و رجمت ذراری الجن بالشهبِ
 وزحزحت دُحْنًا غشی علی مللٍ وساقطت لؤلؤءً ارطباً علی حطبِ
 ونصرت شجرَ ذکر اللّٰه فی زمنٍ محل یمیت قلوب الناس من لعبِ
 فلاح نورٌ علی أرض مکدرّةٍ حقا ومزقت الاشرار بالقضبِ
 وما بقی أثرٌ من ظلمٍ و بدعاتٍ بنور مهجة خیر العجم و العربِ
 وکان الوری بصفاء نیاتٍ مع ربهم العلی فی کلّ منقلبِ
 له صحب کرام راق میسمهم و جلّت محاسنهم فی البدء و العقبِ
 لهم قلوب کلیث غیر مکترثٍ وفضلهم مستبین غیر محتجبِ
 وقد اتت منه فی تفضيلهم تترا من الاحادیث ما یغنی من الطلبِ

وقد أناروا كمثل الشمس إيماناً فإِنْ فخرنا فما في الفخر من كذبٍ
 فتعسًا لقوم أنكروا شأن رُتبتهم ولا يرجعون إلى صحفٍ ولا كتبٍ
 ولا خروج لهم من قبر جهلاتٍ ولا خلاص لهم من أمنع الحجبِ
 واليوم تسخر بالأحباب من قومٍ وتبكين يوم جدّ البين بالكربِ
 ومن يؤثرون ذنباً ولم يخش ربّه فلا المرء بل ثورٌ بلا ذنبِ
 انظر معارفنا وانظر دقائقنا فعافِ كراماً إن أخللت بالأدبِ
 وأعانني ربّي لتجديد ملّةٍ وإن لم يُعِنْ فمَنْ ينجو من العطبِ
 وقلتُ مرتجلاً ما قلتُ من نظمٍ وقلمى مستهل القطر كالسحبِ
 وكفى لنا خالقٌ ذو المجد منانٍ فما لنا في رياض الخلق من أربِ
 وقد جمع هذا النظم من ملحٍ ومن نخبٍ بيمن سيدنا ونجومه النجبِ
 وإنى بأرض قد علت نارُ فتنّتها والفتن تجرى عليها جرى منسربِ
 ومن جفاني فلا يرتاع تبعته بما جفا بل يراه أفضل القربِ
 فأصبحثُ مُقلتي عينين ماؤهما يجرى من الحزن والالم والشجبِ
 أرجلتُ ظلمًا وأرضُ جبي بعيدة فياليتني كنت فوق الرحل والقتبِ

انڈیکس

روحانی خزائن جلد ۸

زیرنگرانی

سید عبدالحی

- ۱- آیات قرآنیہ ۳
- ۲- احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ۵
- ۳- الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۷
- ۴- مضامین ۸
- ۵- اسماء ۲۸
- ۶- مقامات ۴۵
- ۷- کتابیات ۴۷

آيات قرآنية

١٣٥	فقعوا له ساجدين (٣٠)	البقرة	
٣٢٨	ونزعنا ما في صدورهم من غل (٢٨)	١٢٦	ان كنتم في ريب مما نزلنا (٢٢-٢٥)
	بنى اسرائيل	٣٤٢	وعلم آدم الاسماء كلها (٣٢)
٩٨	عسى ان يعشك ريبك مقاما محمودا (٨٠)	٣٤٥	و اذ فرقنا بكم البحر (٥١:٢٣٥)
١٢٦	قل لئن اجتمعت الانس والجن (٨٩)	٣٤٦-٣٤٥ (٥٨٣٥٦)	و اذ قلتم يموسىٰ لن نؤمن لك
	الكهف		آل عمران
٣٩٦	من يهدى الله فهو المهتد (١٨)	٢٤٥،٨	يغيبسنى انى متوفيك (٥٦)
٨١	ولم تظلم منه شيئا (٣٢)	٨٢	يا اهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل (٤٢)
	الانبياء	٦٣	ولتكن من امة يدعون الى الخير (١٠٥)
١٠٠	وقالوا اتخذوا الرحمان ولدا (٢٤)	ح٣٩٦	و ما محمد الا رسول (١٣٥)
١٠٠	ومن يقل منهم انى اله من دونه (٣٠)		النساء
ح٣٩٥	وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد (٣٥)	٣٥٤	فاولئك مع الذين انعم الله عليهم (٤٠)
	الحج		المائدة
٦٥	اذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا (٢٠)	٢٤٨،٢٤٦،٢٤٥	فلما توفيتنى (١١٨)
	النور		الانعام
٣٣٢،٣٣٣	وعد الله الذين آمنوا (٥٢:٥٨)	٢٠٤	ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا (٢٢)
	الزمر		الاعراف
ح٣٩٦	انك ميت وانهم ميتون (٣١)	٣٥١	ربنا افرغ علينا صبرا و توفنا مسلمين (١٢٤)
	الدخان		التوبة
ح٣٦٩	فيها يفرق كل امر حكيم (٥)	٣٣٩	الا تنصروه فقد نصره الله (٢٠)
	الفتح		يونس
٣٣٠	والزمهم كلمة التقوى (٢٤)	٢٦٦	ان الظن لا يغنى من الحق شيئا (٣٤)
٣٣٠	محمد رسول الله (٣٠)		الحجر
		٣٦٢،٣٦١ (١٠)	انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون

القيامة		الحجرات	
١٩٣	فاذا برق البصر وخسف القمر (١١٢٨)	٣٦١	يا ايها الذين آمنوا ان جاءكم فاسق (٤)
	النبأ	٣٣٩	و ان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا (١٣٦١٠)
٩٨،٩٦	يوم يقوم الروح والملائكة (٣٩)		النجم
	التكوير	١٦٩	ذو مرة (٤)
١٦٩	ذى قوة عند ذى العرش مكين (٢١)	٢٨٢	ان الظن لا يغنى من الحق شيئا (٢٩)
	الاعلى		الواقعة
ح ٤٠	ان هذا لفي الصحف الاولى (١٩-٢٠)	٣٨٥،٢١٤ (٢٠-٢١)	ثلة من الاولين وثلة من الآخريين
	الانشراح		الجمعة
٣٦١	فان مع العسر يسرا (٦-٤)	٣٨٥	و آخريين منهم لما يلحقوا بهم (٣)
			الجن
		٢٠٥	فلا يظهر على غيبه احدا (٢٤-٢٨)



احاديث نبويه ﷺ

٢٤٠	رأينا الهلال فقال بعضهم هو لثلاث	٢٤٠	أحصوا هلال شعبان لرمضان
٢٤٠	رجلان يشهدان عند النبي	٢٦٩	إذا رأيتم الهلال
٣٨٥	سلمان منا أهل البيت	٢٤٠	أصبح رسول الله صلعم صائما
٢٦٩	الشهر تسع وعشرون فاذا رأيتم الهلال	٢٤٠	ان رجلا شهد عند علي بن ابي طالب
٢٦٩	فشهد عند النبي صلعم بالله لا هلا الهلال امس	٢٢٨	ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله
٢٤٠	فشهدوا انهم راوا الهلال بالامس	٢٤٩	ان عيسى ابن مريم عاش عشرين و مائة سنة
٢٤٠	قد رأينا الهلال	٢٦٩	ان الالهة بعضها اعظم من بعض
٢٤٠، ٢٦٩	لا تصوموا حتى تروا الهلال	٢٦٩	ان الالهة بعضها اكبر من بعض
١٣	لا عدوى	٢٦٩	ان لمهدينا آيتين لم تكونا من خلق
٣٩٣ ح	لقد قمنا بعد النبي ﷺ مقاما كدنا ان نهلك	١٩٦	السموات والارض
٥٥	لكل داء دواء	٢٤٠	انا رأينا الهلال
٣٣٥	لما جعل ابي خليفه وفوض اليه الامارة	٢٦٩	انا رأينا الهلال فقال بعض القوم
٣٨٦	لو كان الايمان معلقا بالثريا لنالته رجل من فارس	٢٤٠	انهم راوا الهلال
٣٤٣	لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذلك اليوم	٢٦٩	انهما أهلاه
٢٦٩	لهلال رمضان	٢٦٩	انهما أهلاه بالأمس
٢٦٩	متى رأيتم الهلال	٢٤٠	انى رأيت الهلال
٢٢٨	متوفيك مميتك	٢٤٠، ٢٦٩	أهللنا رمضان
٣٩٥ ح	مروا ابا بكر فليصلى بالناس	٢٤٠	أهللنا هلال ذى الحجة
٣٨٥	من اسلم من اهل فارس فهو قرشى	٢٤٠	أهللنا هلال رمضان
٢٦٩	من رأى الهلال	٢٦٩	بعد ما اوصى بثلاث سدودوا هذه الابواب
٢٤٦	من فسّر القرآن برأيه فهو ليس بمؤمن بل	٣٩٥ ح	فى المسجد الا باب ابي بكر
٢٨٤	هو أخ الشيطان	٢٤٠	تراى الناس الهلال
٢٨٤	من فسّر القرآن برأيه واصاب فقد اخطأ	٢٦٩	تراينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث
٢٤٠، ٢٦٩	واستهل على رمضان وانا بالشام فرايت الهلال	٣٦٥ ح	تقوم الساعة والروم اكثر من سائر الناس
٢٦٩	وانهما اهلاه بالامس	٢٤٠	حتى تروا الهلال
٣٠٦ ح	يا معشر قريش ما ترون انى فاعل بكم	٢٦٩	ذكر رسول الله صلعم الهلال
٤١	يضع الحرب	٢٦٩	رأى الهلال

احادیث بالمعنی

۲۰۶	جیسا کہ ایک عبد صالح نے کہا موسیٰ اے عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو ان کا خاتم النبیین کی	۱۵	آپ نے مجذوموں سے پرہیز کی ممانعت فرمائی آنحضرتؐ نے عمرؓ سے فرمایا اگر شیطان تجھ کو کسی راہ میں
۲۷۹	اقتداء کے بغیر چارہ نہ تھا ہر بنی آدم کو اس کی ولادت پر شیطان چھوتا ہے	۱۳۳	پاؤں تو دوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے
۳۷۷	سوائے مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ کے ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ ہیں	۲۶۳	سنی سنائی بات دیکھی ہوئی جیسی نہیں
۴۲	اور ان کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو	ح ۲۹۳	علیؑ بن مریم ایک سو برس تک جیتا رہا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہجرت کروں اور ثو (ابوبکرؓ)
		۳۴۰	میرے ساتھ ہجرت کرے گا



الہامات

روایا و کثوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام	الہامات
کشف میں ایک دسترخوان پر مسیح کے ساتھ کھانا کھانا ۵۶	۴۲۵ اردت ان استخلف فخلقت آدم
ایک دفعہ ان کی قوم کی حالت کا اُن سے ذکر کیا تو	۲۷۵ انا جعلناک المسیح ابن مریم
اُن پر دہشت غالب آگئی اور کہا کہ میں تو خاکی ہوں ۵۷	۳۸۱ انا نردہ الیک تفضلاً علیک
مسیحؑ میرے دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہے اور کاغذ خط کی	انک من المأمورین لتنذر قوما ما أنذر آباء ہم
طرح کا اس کے ہاتھ میں ہے جس میں خدا کے دوستوں	۳۲۶ ولتستبین سبیل المجرمین
کے نام، اس میں سب سے آخر میں میرا مرتبہ لکھا ہے ۵۷	۴۲۵ انی جاعلک فی الارض خلیفة
حضرت علیؑ کا آپ کو اپنی تفسیر دینا اور حضرت حسنؑ	۲۱۶، ۲۰۰، ۳۹۹، ۳۹۸ انی مہین من اراد اہانتک
اور حضرت امام حسینؑ اور فاطمہؑ بھی ساتھ تھیں،	۲۵ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم
حضرت فاطمہ کی ران پر حضور کا سر رکھنا ۳۵۹-۳۵۸	۵۷ ہو منی بنزلة توحیدی وتفردی فکاد ان یعرف بین الناس
	۳۷۴ یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی
	دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا
	اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی
	سچائی کو ظاہر کر دے گا
	۳۱۵



مضامین

ہمارا کاروبار خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الہی رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار، قریب اور نزدیک ہیں	۲۶	آء، اب	آل محمدؐ
مولویوں کا الزام کہ یہ فرقہ قرآن وحدیث سے باہر ہو گیا ہے	۳۰۸	۱۸۸	یہ درخت نبوت کی شاخوں اور آنحضرتؐ کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں
تکلیف، قتل، مال لوٹنے، عورتوں کو پکڑنے اور اولاد کو غلام بنانے کے بارہ میں علماء کے فتاویٰ	۵	۲۷۴	یہ امامت کے چاند اور استقامت کے راستوں کے پہاڑ تھے اور ان سے دشمنی وہی کرے گا جو مور و لعنت ہو
ہمیں فرشتوں کے نزول سے انکار نہیں	۳۱۴	۳۴۷	ابوبکرؓ کے آل رسولؐ پر ظلم روار کھنے کے عقیدہ کا رد
جس نے ہمارے مشرب میں ہماری پیروی کی وہ ہم میں سے ہے اور جس نے پیروی نہ کی وہ ہم میں سے نہیں	۳۱۹	۳۴۷	ائمہ اربعہ
ارتداد		۲۸۰	ان میں بہت سارے جزوی اختلافات تھے
اسلام سے مرتد ہونے والوں کا مدینہ پر حملہ کرنا	ح ۳۹۴		اجتہاد
مرتد ہونے والے مسلمانوں کی خواہشات اور ان کی باطنی کیفیت کا ذکر	۳۹، ۴۸	۳۴۷	کئی نزاع و اختلافات ہیں جو اجتہاد کی غلطی سے پیدا ہوتے ہیں
مرتد ہونے والے مسلمانوں کا کفارہ کے دھوکے سے معاد کی فکر سے فارغ ہونا	۴۹	۳۴۷	اگر مجتہد غلطی بھی کریں تو قابل معافی ہیں صحابہ کے اختلافات اجتہادی تھے
مسلمانوں میں دین سے مرتد ہونے کا سب سے بڑا باعث	۴۸	۳۴۷	اجماع
مرتد ہونے والے مسلمانوں کو ان کی قوم اور پیشہ کے مناسب حال خدمات پر مقرر کرنے کی تجویز	۵۰	۲۹۴	جس اجماع میں نبی کریمؐ داخل نہیں وہ اجماع کیا ہوا
استعارات		۲۷۸	اجماع سے مراد صحابہ کا اجماع ہے
قرآن میں استعارات کا استعمال	۳۷۵، ۳۷۱	۲۹۵	اجماع کے معنوں میں اختلاف کا ذکر
قرآن کا مردوں پر زندوں اور موت پر زندگی کا اطلاق کرنا	۳۷۲	۲۸۰	اجماع کے متعلق امام احمد کا قول
اسلام		۲۸۰	حیات مسیح کے عقیدہ پر اجماع کا عقیدہ افتراء ہے
دین اسلام عالم روحانی کے لئے ستون اور مرکز ہے	۲۳۹	۲۸۰	اس عقیدہ کا جواب کہ ائمہ اربعہ کے مذاہب کے خلاف عمل نہ کرنے پر اجماع ہو چکا ہے
اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے روجوں کا حرکت میں آنا	۲۳۸		احمدیت
خدا کا اپنے دین کی حفاظت کرنا	۲۳۶، ۲۳۵	۲۷	لہذا کام کرنا دوستوں اور مخلصین کی عادت ہے

خدا کا کہنا کہ جو تمہیں السلام علیکم کہے اس کو یہ مت کہہ کہ
 لَسْتُ فَوْمِنَا مگر مولویوں کا مسلمانوں کو کا فر ٹھہرانا ۳۰۲
 ملکہ و کٹوریہ کو اسلام کی محبت اور اس کا شوق دیا گیا ہے قریب
 ہے کہ خدا ملکہ اور شہزادوں کے دل میں توحید ڈال دے ۶۰، ۵۹
 ہم جس کوشش، سعی، اسن اور آزادی سے اسلامی وعظ
 ہندوستان کے بازاروں اور کوچوں میں کر سکتے ہیں مکہ معظمہ
 میں بھی بجا نہیں لاسکتے ۳۰۷
 صحابہ کا ایمان کے چشموں کی طرف پیاسوں کی طرح دوڑنا ۱۸۸
 ملائکہ کا وجود ایمانیات میں سے ہے ۴۲۸

اللہ

اللہ کی تحمید و تقدیس ۳۱۷، ۲۷، ۱۸۸، ۲
 اپنی ذات اور صفات میں یکتا اور مخلوقات کے پیدا
 کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں ۱۱
 جو خدا کے دامن سے وابستہ ہو جائے وہ اسے
 ضائع نہیں کرتا ۳۲۶
 قرب الہی کا سب سے عمدہ ذریعہ ۳۳۰
 خدا کا اپنے بندوں کی نصرت کا طریق ۲۷۲
 خدا کی راہ میں ایسی کوشش ہو جو زمانہ کے مناسب ہو ۲۵۱
 قربت الہی کے حصول کے لئے کئے جانے والے اعمال
 میں سب سے زیادہ ثواب کا موجب امر ۳۰
 جو خدا کے پیاروں سے محبت کریں خدا ان سے محبت کرتا ہے
 اور جو عداوت کریں خدا بھی ان سے عداوت رکھتا ہے ۲۸۹
 خدا کا اپنے اولیاء کے ساتھ سلوک ۲۸۹
 اللہ جب کسی قوم کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے اولیاء
 کے دشمن ہو جاتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں ۲۸۶
 متقیوں کو شرف بخشنا اور نافرمانوں کو رسوا کرنا خدا
 کی سنت میں سے ہے ۲۷۱
 وہ حقیقی معبود اور اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو
 ہزاروں عیسیٰ بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے ۵۶

ہمارے دین کی خوبی کہ وہ عقل کو نقل اور درایت
 کو روایت کے ساتھ جمع کرتا ہے ۴۲۹
 خدا خیر المرسلین کی امت کو ضائع نہیں کرے گا
 خدا نے اب اسلام کی تاریک رات کو ختم کر دیا
 مگر علماء کا ناپسند کرنا ۲۸۸
 نبی کریم کا اسلام کو تین ادوار میں تقسیم کرنا ۳۸۵
 آنحضرت کی بیخ اجماع کے بارہ میں پیشگوئی کا پورا ہونا ۷
 ازمنہ و سطلی میں فتنے لہروں کی طرح موجزن ہونے ۳۴۸
 آنحضرت کا تیسرے دور کو آخری زمانہ سے موسوم
 کرنا اور اس کا سبب ۳۸۵

یا جوج ماجوج کا اسلام پر اثر ۳۶۵، ۳۶۴
 اسلام کا ضعیف ہونا اور مفسد کا پھیلنا ۲۵۱
 دین ضعیف ہو گیا اور اس کی کپٹیوں پر بڑھاپے
 کے آثار پیدا ہو گئے ہیں ۳۰
 اسلام میں فسادات اور جھگڑوں اور افتراق کی وجہ ۳۲۱
 ایک تمثیل کی شکل میں غربت اسلام کے ایام کا ذکر
 لوگوں کا علماء کی باتیں سن کر دین اسلام سے نکل کر
 نصاریٰ میں داخل ہونا ۱۷
 مولویوں کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا ۸
 عام لوگوں میں نا اتفاقی اور تفرقہ پیدا ہونا ۳
 خدا کا قرآن میں وعدہ کہ آخری زمانہ میں اسلام پر
 مصیبتیں آئیں گی اور مفسدین ہر روک کو پھلانگیں گے ۳۶۴
 امت کے ۳ فرقوں میں تقسیم پر ان تمام اختلافات
 کو ختم کرنے کا طریق جو ان میں ہیں ۲۷۷
 علماء دین اور شریعت کے دشمن اور اسلام کا صرف
 کنارہ ان کی وجہ سے رہ گیا ہے ۲۸۸
 خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ وجود دین کے ستون ہیں ۳۶۲
 خونیں مہدی اور مسیح کا عقیدہ اسلام کی جزو نہیں ۴۰۴
 اس زمانہ کے فتنوں سے اسلام کو لاحق خطرات ۳۱۸
 احسان کرنے والوں کے ساتھ احسان کرنے کی تعلیم ۶۳

ہر انسان کا خدا کے پاس بُرا یا اچھا نام ہے اور وہ تب تک
نہیں مرتا جب تک اس کا بھید ظاہر نہ ہو جائے ۳۷۴
مردوں کے سامنے زندہ خدا کا ثبوت ۳۰۸
یہ خدا کی سنت ہے کہ بعض کو بعض کا نام دیا جاتا ہے
خدا کی سنت ہے کہ بعض اوقات فوت شدہ نیکو کاروں

کو زندہ کا نام دیتا ہے ۳۷۱
خدا کا عذاب نازل کرنے کا طریق ۲۳۱
ایک نبی کی امت کے بگڑنے پر خدا کا انہیں عذاب
ندینے میں حکمت ۳۷۳
اس زمانہ میں عقول سلیمہ کا توحید کی طرف میلان ۱۷۲

امامت

امام کے بعث کا وقت اور زمانہ کی حالت کا ذکر ۲۸۸
ممکن نہیں کہ سچا پیرو اپنے امام کی مخالفت کرے ۲۹۴

انسان

انسانی قرب کے مدارج کا کچھ انتہا نہیں ۳۰۸
خدا کا انسان کو پیدا کرنے کا مقصد ۲۳۱
ہر انسان کا خدا کے پاس بُرا یا اچھا نام ہے اور وہ تب تک
نہیں مرتا جب تک اس کا بھید ظاہر نہ ہو جائے ۳۷۴
یہ خدا کی سنت ہے کہ بعض کو بعض کا نام دیا جاتا ہے
خدا کی سنت کے بعض اوقات فوت شدہ نیکو کاروں

کو زندہ کا نام دیتا ہے ۳۷۱
نیک یا بد بخت لوگوں کی ایک دوسرے سے مشابہت ۳۷۳
مشاہدہ کو بیان پر ترجیح دینا انسان کی فطرت میں ہے ۳۵۴
انسان کی عادت کہ اگر کسی مطلوبہ شے کی محبت میں مبتلا
ہو تو اس کی مخالف شے کو ناپسند کرنا اور عداوت کرنا ۳۲۰
ایک انسان کو فوت شدہ کب کہتے ہیں ۲۹۸

انفاق فی سبیل اللہ

انفاق کی ترغیب اور اس کی برکات کا ذکر ۲۸

اخلاص میں انتہائی مقام تک پہنچنے والی قوم کے ساتھ
خدا کا سلوک ۲۷۱

ملائکہ کے نزول کی اللہ کے نزول کے ساتھ مشابہت ۴۲۸
نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں
میں تحریف کرے ۲۹۵

کتنے ہی علوم ہیں جو خدا نے ابتلاء کی خاطر
اپنے پاس مخفی رکھے ہوئے ہیں ۴۲۶
اللہ کی حمد اور مخلوق اور دین اسلام پر اس کے احسانات ۲۷۴
کوئی بندہ ہدایت نہیں پاسکتا جب تک اللہ کا ارادہ نہ ہو ۳۳۱
خدا معلم اعظم اور حکیم اعلم ہے ۳۲۵

خدا اپنے غیب پر صرف نیکوں کو مطلع کرتا ہے ۲۰۸
اللہ کے لئے مختلف تدلیات اور نجات ہیں اور ہر تدلی
کی شان الگ ہے جسے عارف لوگ جانتے ہیں ۳۶۴
تمام عالم کے تغیرات پیدا کرنے میں اللہ کا مقصد

انسان کو پیدا کرنا ہے ۲۳۱
صالحین کے متعلق خدا کی سنت ۳۲۷-۳۲۸
یہ خدا کی قدرت سے بعید نہیں کہ ایک وجود دو جگہ
دو جسموں سے دکھادے ۴۱۵

خدا کا نزول الی سماء الدنیا ہم سمجھ نہیں سکتے ۴۱۵
اس زمانہ کے علماء سُو پر خدا کے قہر کا نزول
دنیا میں آفت اور مصیبت کے انتہاء کے وقت اس کے
ازالہ کے لئے خدا کی سنت مستمرہ ۳۵۹

خدا اپنے کمزور بندوں کو قحط سالی کے وقت مصائب
میں نہیں چھوڑتا ۳۶۰-۳۶۱
جو اُس کی طرف صاف دل اور کامل محبت سے آئے گا
وہ اس کو اپنے خاص بندوں میں داخل کر لے گا ۳۰۸
خدا کی سنت کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے ۲۳۰
خدا کا قرآن میں فرمان کہ آخری زمانہ میں اسلام پر
مصیبتیں آئیں گی اور مفسدین ہر روک کو پھلانگیں گے ۳۶۴

دین کی اعانت کے لئے خرچ کرنا صلاح و فلاح کا
ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے

انگریزی حکومت

ان کی ہدایت اور اسلام میں داخل ہونے کے لئے دعا
۲۰۳ یہ ایسی قوم ہے جو ہر بات کی تفتیش کرتی ہے اور حق بات
قبول کرنے سے شرماتی نہیں

چند انگریز جوانوں کا اسلام قبول کرنا اور بعض کا
۶۰ ایک وقت تک ایمان مخفی رکھنا

گورنمنٹ کے اسلام قبول کرنے کی پیشگوئی
۵۹ ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے
۳۶ اس گورنمنٹ میں پائی جانے والی اچھی باتوں کا ذکر
۵۲ خدا نے انگریزوں کو اس ملک کا حاکم بنایا ہے

ان کی خوبیوں کا ذکر
۲۴۶ جو وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً اللہ
جائے گا وہ برگزیدوں میں سے ہوگا

قرآن اب تک انگریزوں تک نہیں پہنچا اور دقائق
۲۵۲ سے بے خبر ہیں

اس گورنمنٹ کا شکر کیوں ہم پر واجب ہے
۳۰۷ اس کے بڑے بڑے اراکین کا توحید کی طرف میلان
۶۰ اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے والے انگریزی سرکار
سے مخلص نہیں بلکہ مدافعت اور نفاق کی زندگی بسر کرتے ہیں
۲۴۵ مذہب کے بارہ میں اس گورنمنٹ کا غلط ہونا
۲۰۳، ۳۰۷ اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ نہیں اور کسی
دین کی طرف اس کو تیل نہیں

۵۹ پادری عماد الدین کے اس اعتقاد کا رد کہ میرے نزدیک
یہ گورنمنٹ دجال ہے اور میں باغی ہوں

۵۸ ہم اس بات کے مستحق ہیں کہ انگریزی سرکار اپنے کامل انعام
سے متمتع کرے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دے

۵۲ یہ ایک فہم اور مدبر گورنمنٹ ہے کوئی اسے دھوکا
اور فریب نہیں دے سکتا

۵۲، ۵۱

حضورؐ کا انگریزی حکومت کو ایک مقدمہ میں حکم مقرر کرنا
۱۵۴ گورنمنٹ مجھے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں
۳۵ گورنمنٹ اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی باہمی موافقت
۵۱ انگریزی حکومت کے لئے بشارت
۳۵ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور تعویذ اور بطور پناہ کے ہوں
۳۵ انگریزی سرکار کی توجہ کے لئے ایک اشتہار کی اشاعت
۳۲ حضورؐ کا ہر کتاب میں ان کے مسلمانوں کے محسن
ہونے کا ذکر اور ان کا شکر یہ ادا کرنا
۴۰ حضورؐ کا خدا سے عہد کہ ہر مبسوط کتاب میں قیصرہ
کے احسانات کا ذکر کروں گا
۳۹ اس کے احسانات کا ذکر
۶ اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو
علماء ہمیں نکلے نکلے کر دیتے
۶ ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہ کے حکم سے گورنمنٹ ہذا
کے زیر اطاعت رہنا فرض اور بغاوت کرنا حرام ہے
۴۰۲

ایمان

میرا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو
ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں
۵۴ علماء کا عقیدہ کہ وہ اختلاف جس میں قرآنی تعلیم کا
انکار نہیں اس کے باعث کوئی ایمان سے نہیں نکلتا
۳۱۲ صحابہ کا ایمان کے چشموں کی طرف پیاسوں کی طرح دوڑنا
۱۸۸ ملائکہ کا وجود ایمانیات میں سے ہے
۴۲۸

بدظنی

کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کی بدظنیوں اور صادقوں
کو گالیاں دینے نے ہلاک کیا
۲۸۰ صحابہ کے بارہ میں بدظنی سے بچنے اور تقویٰ کی نصیحت
۳۳۹

بیعت

اہل طریقہ کے لئے بیعت اس لئے رکھی تاکہ وہ برکات
کے وارث ہوں
۴۲۳

مولویوں کا تاریخی تواریخ کو نظر انداز کرنا ۴۱۳، ۴۱۴

پ، ت

پادری

۴۱۱ تشابہات کی تاویل خدا کے علم کے حوالہ کرونا نجات پاؤ
۴۰۹ تاویلوں کے سبب یہود کا مسیح کو ملحد اور بے دین کہنا
کھلے کھلے قرآنی بیانات کی مخالف روایات کی تاویل
۱۴، ۱۳ کی ضرورت کے دلائل

۱۱۹ ان کی خصلت بھیسڑیے کی اور لباس راہبوں کا سا ہے
۴۰۳ ان کے فتنوں کا حد سے زیادہ بڑھنا
۸۲ قرآن کا انہیں دجال کے نام سے موسوم کرنا
۷۸ مسیح نے ان کا نام ”ظالم“ رکھا
عیسائیت قبول کرنے والے مسلمانوں کے پادریوں کو
خوش کرنے کے طریق

تبلیغ

۶۳ اسلام تبلیغ کے ذریعہ منواتا ہے
مسلمانوں کو انگریزی ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور
۲۴۷ اشاعت قرآن کی توجہ دلانا
جو شخص ان علاقوں میں جائے گا وہ برگزیدوں میں سے ہوگا
اور اگر اسے موت آئے گی تو شہیدوں میں سے ہوگا ۲۵۲
دو قابل مسلمانوں کو بھجوانے کی تجویز ۲۵۰
اگر تم نے مدد کی تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری
باقی رہے گی اور مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے ۲۵۰

۴۷ پادریوں کی چمک دیکھ کر بعض مسلمانوں کا عیسائی ہونا
۴۶ ان کے عوام کو گمراہ کرنے کے طریق
۳۶۸، ۳۶۷ اس زمانہ کے پادریوں اور عیسائیوں کے مکر و فریب
اور مکارانہ اور ان کا زمین پر چھاجانا
۳۶۷ پہلی کتابوں میں اتر دھا کے قید میں ایک ہزار برس رہنے
کا ذکر پادریوں کی شکل میں اس کا ظہور
۸۰ پادریوں کا تثلیث سے دنیاوی فائدہ اٹھانا
۳۷۰ ج پادریوں کے دجال ہونے کا ثبوت
۳۶۸، ۳۶۷، ۸۰، ۷۷

مثلیث

۳۷۰ ج پادریوں کا تثلیث سے دنیاوی فائدہ اٹھانا
شیطان نے دوسری مرتبہ آکر تثلیث سکھائی ۱۴۲
عبدالکریم جیلی کا اپنی کتاب انسان کامل میں لکھنا کہ
۶۸ تثلیث کا عقیدہ ایک معنی کی رو سے حق ہے

پیشگوئی

خدا کی سنت کہ آئندہ کی خبر میں کسی چیز یا فرد کا ذکر ہوتا
ہے اور مراد اس سے کوئی اور چیز یا فرد ہوتی ہے
۳۸۱ خدا کی پیش خبریں اہل حق اور اہل باطل کے درمیان
حاکم و قضاء کا کام دیتی ہیں
۳۵۲ پیشگوئی کا ظہور سیدہ کو شفا اور یقین دیتا ہے اور پتھر کو بھی
نرم کر دیتا ہے
۳۵۴، ۳۵۳ جو پیشگوئیاں پوری ہو جائیں پھر بعد میں مشاہدہ کے
مطابق ان کے دوسرے معنی کرنا ایک ظلم و فسق ہے ۳۵۳
قرآن میں آخرین میں ایک امام کے آنے کی پیشگوئی ۲۱۷
قرآن مجید کی پیشگوئیاں ۳۶۸، ۳۶۷، ۳۷۰ ج

تصوف

محاور مستی کے عالم میں بعض نیک لوگوں کے مونہہ
۱۰۱-۱۰۰ سے نکلنے والے کلمات کی حقیقت

تقیہ

۳۵۱ تقیہ کرنے والے لوگوں کی حالت کا بیان
ابرار کے نزدیک تقیہ ایک گناہ عظیم اور بڑا ظلم
اور کھلی بے حیائی ہے
۳۴۹-۳۵۰
۳۴۹ ابراہیم کو خدا کی راہ میں نکالیف پہنچانا مگر تقیہ نہ کرنا

۴۱۳ ہم تاریخی سلسلہ کو کسی طور مٹا نہیں سکتے

مولویوں کا صد ہا برسوں سے کہنا کہ اسلام کو جہاد سے پھیلانا چاہئے ۳۰۶	۳۵۱ موت کو مدافعت پر ترجیح دینے والوں کا قرآن میں ذکر خدا کی قسم دین کے معاملہ میں میں ایک لمحہ کے لئے مدافعت نہ کروں اگرچہ چھری سے ذبح کیا جاؤں ۳۵۱
فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے ۳۰۶	توحید اس زمانہ میں عقول سلیمہ کا توحید کی طرف میلان ۱۷۲
مولویوں کا کہنا کہ فرضی مہدی غار سے نکل کر اور عیسیٰ نازل ہو کر دنیا کے تمام کافروں کو قتل کر ڈالیں گے ۳۰۶	ج، ح، خ جن
ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے ۲۲۷	جنوں کا مسیح پر ایمان لانا ۱۰۴
ہر ایک زمانہ کے لئے الگ الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے ۲۲۷	جنوں کے گروہ کا آدمیوں سے بڑھنا مگر مسیح کا ان سے تغافل برتنا ۱۰۳
اس اعتراض کا رد کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر برا ہیجنتہ کرتا ہے ۶۲	جہاد اسلامی جہاد کی حقیقت ۶۶، ۶۵
مہدی کے تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلنے اور کفار سے جنگ کرنے کے عقیدہ کا رد ۲۳۵، ۶۷	مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کی اجازت کا ملنا ۶۵
مسلمانوں کو قلم کے مقابل قلم سے جہاد کی نصیحت ۴۰۳	آنحضرت کے تلوار اٹھانے کی وجہ ۴۰۵، ۴۰۴
چاند نیز دیکھیں ”خسوف و کسوف“ اس کے ہلال اور قمر ہونے کے بارہ میں مختلف اہل لغت کی آراء ۲۶۸، ۱۹۹، ج ۱۹۸	بدر کے میدان میں کفار کا فوج جمع کرنا اور خدا کا غضب ان پر بھڑکانا ۶۵
چاند پر لفظ قمر کا اطلاق کب ہوتا ہے اور قمر نام رکھنے کی وجہ تین رات سے پہلے کا چاند ہلال ہے، تمام اہل عرب کا اس امر پر اتفاق ۱۹۸	جہاد اصل مقاصد قرآن میں سے نہیں ہے ۶۴
ہلال کے ظہور سے خوفناک تاریک رات کا امن اور روشنی سے بدلنا ۳۶۱	دینی لڑائی اور جہاد کا مسئلہ اسلام کا محور نہیں وہی جہاد دینی ہے جو اللہ کے راستہ میں زمانہ کے مناسب حال کیا جائے ۲۵۱
حدیث مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ بیچ ۲۹۵	کفار کا عاجز آ کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھکنا ۱۴۷، ۱۴۶
مرسل حدیث کا مقام ۲۶۳، ۲۶۲	کسی قرآنی آیت میں یہ تعلیم نہیں کہ بے تمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جائے ۴۰۴
حدیث کے مرسل ہونے کی وجہ اور اس کی ضرورت اہل سنت کے بعض ظالموں کا کہنا کہ ضعیف خبر ضعیف ہی ہے خواہ اس کی سچائی ظاہر ہو جائے ۲۶۳	رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ جہاد حرام ہے ۴۰۳، ۴۲
جو حدیث قرآن کی بیانات محکمات کے مخالف ہوگی وہ بلاشبہ رد کرنے کے لائق ہوگی ۲۹۵	جہاد کی ضرورت کا وقت ۶۴
	نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے کیا شرائط ہیں اس زمانہ میں جنگ اور جہاد سے دین اسلام کو پھیلانا ہمارا عقیدہ نہیں ہے ۳۰۷

ان دونوں ڈرانے والے نشانوں کو جمع کرنے میں حکمت ۲۳۲
 عہد اہدایت کو چھوڑنے والوں کے لئے یہ خدا کی طرف
 سے ایک نشان ہے ۱۹۳
 چاند اور سورج کی روحانیت کا کچھ انوار الہیہ کو قبول کرنا ۲۳۶
 اس نشان کی ایک اہم خصوصیت ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵
 خسوف و کسوف کے ظہور کا وقت ۱۹۵، ۲۰۹، ۲۲۸، ۲۳۰ تا
 ہیئت کی رو سے سورج گرہن کی حقیقت ۲۱۳
 حدیث کے مطابق قرآن میں خسوف کے لفظ کا آنا ۲۱۳، ۲۱۴
 خسوف و کسوف دیکھنے پر نماز پڑھنے کا حکم ۲۲۸
 آنحضرتؐ کا خسوف و کسوف سے ڈرانا ۲۲۸
 ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا کے اور بھی نشان ہیں ۲۲۶
 اہل نجوم کے نزدیک کسوف کے تین دن ہیں ۲۰۹
 اس کسوف کے اپنے عجائبات میں منفرد اور غیر معمولی ہونے
 کے متعلق پانینیر اور رسول ملٹری گزٹ کی گواہیاں ۲۱۴
 بلا عرب اور شام میں اس نشان کا ظاہر نہ ہونا
 حضرت اقدسؑ کے صدق کی علامت ۲۱۵
 حضرت اقدسؑ کا اسے خدا کی طرف سے اپنے لئے
 ایک نشان قرار دینا ۲۱۱
 نظیر لانے کا مطالبہ کہ کسی نے مسیح و مہدی ہونے کا
 دعویٰ کیا ہو اور یہ نشان ظاہر ہوا ایک ہزار روپیہ
 انعام کا وعدہ ۲۱۱، ۲۱۲
 ایک ہزار انعام کا وعدہ اگر کوئی لغت، ادب اور قصائد
 کی کتابوں سے اس امر کے خلاف نکالے کہ قمر
 پہلی تین راتوں کے بعد کے چاند پر نہیں بولا جاتا ۱۹۹
 رمضان میں کسوف و خسوف کے امرِ خارق
 ہونے کا ثبوت ۲۱۵
 وہ روایات جن میں آنحضرتؐ نے پہلی رات کے
 چاند کو قمریٰ بجائے ہلال فرمایا ۲۶۹، ۲۷۰
 چاند اور سورج گرہن لگنے کے حوالے سے
 خدا کی سنت مستمرہ ۲۶۴

کھلے کھلے قرآنی بیانات کی مخالف روایات کی
 تاویل کی ضرورت کے دلائل ۱۳-۱۴
 روایات قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری نہیں کر سکتیں ۱۳
 وہ احادیث جو امور غیبیہ اور مستقبل کی خبروں پر مشتمل ہوں
 ان کی صحت اور صداقت کا معیار ۲۶۳، ۲۶۷
 مستقبل کی خبروں پر مشتمل حدیث اگر پوری ہو جائے
 تو وہ کیسی بھی ہو ہم اسے صحیح تسلیم کریں گے ۲۶۷
 امور غیبیہ پر مشتمل آثار کے مختلف درجے اور اقسام ہیں
 جیسے بیانات اور تشابہات ۲۶۵، ۲۶۶
 احادیث و اخبار ظنی ہیں اور ان کا مقام ۳۳۲
 راویوں کی خیانتوں سے کئی لوگ تباہ ہو جاتے ہیں ۳۳۸
 بخاری کے بعض راویوں پر مذہب سے بٹنے اور مختلف
 قسم کی برائیوں کا الزام لگایا گیا ہے ۲۶۲
 جس نے قرآن کو چھوڑ کر روایات کا سہارا لیا وہ
 ہلاکتوں کے گڑھے میں گر گیا ۳۳۳
 مسئلہ وفات مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن کی
 مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی ہے ۲۹۵
 مہدی سے متعلق تین اور تشابہ احادیث کی موجودگی
 میں صحیح روایات کی پرکھ کا طریق ۲۶۷-۲۶۸
 درایت اور روایت تو ام ہیں اور جو انہیں ایک ہی نظر
 سے نہ دیکھے گا گھائلے میں پڑے گا ۳۳۹

خسوف و کسوف

خسوف و کسوف مہدی کے ظہور کے لئے پہلی شرط ہے ۲۴۴
 رمضان میں اس نشان کا ظہور ۱۸۸
 اس نشان کے متعلق دو عربی قصائد ۱۸۹، ۱۹۱
 خسوف و کسوف میں جمالی اور جلالی تجلی ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸
 یہ دو خوفناک نشان ہیں جو شیطان کی پیروی کرنے
 والوں کو ڈرانے کے لئے ہیں ۲۲۷

۲۳۱، ۲۳۰	اس اعتراض کا جواب کہ سورج اور چاند گرہن کے ظہور کا آفات سے کوئی تعلق نہیں	۲۰۱	چاند گرہن پہلی چاندنی رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا
۲۳۷	خسوف و کسوف کے ضمن میں قرآن میں رمضان کا ذکر نہ کرنے کی وجہ	۱۹۸	دارقطنی میں چاند گرہن کے رمضان کی پہلی تاریخ کو نہ ہونے کا واضح قرینہ
۲۵۳	اس وہم کا جواب کہ ہمیں یہ تسلی نہیں کہ پہلے زمانہ میں یہ واقعہ نہیں ہوا اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں	۲۰۱	رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن کی صحیح تاویل یونیکل نبی اور اشعیا نبی کی کتاب میں اور انجیل متی میں اجتماع خسوف و کسوف کی پیشگوئی
۲۵۷	مخالفین کا کہنا کہ یہ نشان بنی حسین کے لئے ہے انہیں میں سے امام پیدا ہوگا	ح ۲۰۵	بعض متاخرین کا ذکر کرنا کہ چاند گرہن رمضان کی ۱۳ اور سورج گرہن ۲۷ رمضان کو ہوگا
۲۶۲-۲۶۳	اس وہم کا جواب کہ مقررہ ایام کے علاوہ کسوف ہونا خدا کی قدرت سے بعید نہیں	۱۹۷	شاہ رفیع الدین کے مطابق اس نشان کو دیکھ کر اہل مکہ کی ایک جماعت کا مہدی کو پہچان لینا اہل مکہ میں جوش ہے اور وہ خسوف و کسوف کا سخت انتظار کر رہے ہیں
۲۰۸	خدا کا اس حدیث کی تصدیق کرنا	۱۹۷	سورج اور چاند کا اپنی اصل وضع کی طرف عود کرنا خسوف و کسوف کے لوازم میں سے ہے
۲۰۵	اس حدیث کی صحت کے دلائل	۱۹۵	خسوف و کسوف آثار قیامت میں سے ہیں
۲۰۷-۲۰۶	صحیحین کا اسے اپنی صحاح میں درج کرنا اس کی صداقت کی دلیل ہے	۱۹۶، ۱۹۴	قرآن میں خسوف و کسوف کے متعلق پیشگوئی
ح ۲۰۵	اشعیا نبی اور یونیکل نبی کی کتاب اور انجیل میں اس نشان کا ذکر اور حدیث کی صداقت کی علامت	۱۹۴	علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے
۲۰۶	اس پیشگوئی کا پورا ہونا اس کی سچائی کی دلیل ہے	۲۵۳، ۲۵۴	یہ نشان دو عادل گواہوں کے قائم مقام ہے جو شخص اس نشان کا انکار کرے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض ظلم سے بات کرتا ہے
۲۱۰	حضور کی اس حدیث کی تشریح خدا کی طرف سے الہام ہے	۲۵۵	خسوف و کسوف کے دیار عرب اور شام کے علاقوں میں نظر نہ آنے کا سبب
۲۰۹، ۲۰۸	اول لیلۃ اور نصف کے الفاظ کا دو معنیں ہونا	۲۱۵، ۲۰۳	
۲۶۲	راویوں کے مختلف طرق		
۲۶۲	اس حدیث کے ثقہ ہونے کا ایک ثبوت		
	اعتراضات اور ان کے جوابات		اعتراضات اور ان کے جوابات
۲۰۷، ۲۰۶	یہ حدیث صحیح نہیں اس کے بعض راوی کذاب ہیں		ان روایات کا رد جن میں لکھا ہے کہ سورج گرہن پہلی رات رمضان کو ہوگا
۲۶۱	حدیث کے راوی مجروح ہیں اور یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے	ح ۲۰۲، ۲۰۱	اس اعتراض کا جواب کہ پنجاب اور اردگرد کے علاقوں میں ہی چاند گرہن کیوں نظر آیا
۲۶۲	یہ امام باقر کا قول ہے اور نبی کریم کی حدیث نہیں کیونکہ اس میں آنحضرت کا نام نہیں	۲۰۲	قرآن کا کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہ کرنے کی وجہ

دجال کا سال کو مہینہ اور مہینہ کو دن یا دو دن کے برابر کرنا ۳۶۸

۳۶۸

ریل، دجال کا گدھا

قرآن کا پادریوں کو دجال کے نام سے موسوم کرنا ۸۲

پادریوں کے دجال ہونے کا ثبوت ۳۶۸، ۳۶۷، ۷۷

آخری زمانہ کے لوگوں کا دجال کی پیروی کرنا ۳۶۶

دجال کی خباثت ان کے کمروں، منصوبوں اور گمراہی

اور دھوکہ دہی کے طریقوں کا ذکر ۳۲۲

خدا کا حرمین کی حفاظت کا وعدہ کہ دجال کا رعب

وہاں داخل نہیں ہوگا ۳۷۱

حدیث میں دجال کے مشرق سے نکلنے کا ذکر ۳۷۱

ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے ۱۸

پہلی کتابوں میں اتر دھا کے ایک ہزار برس قید میں رہنے

کا ذکر پادریوں کی شکل میں اس کا ظہور ۸۰

مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا ۷۹

ایک ہزار ہجری گزرنے کے بعد دجالی عیسائیوں کا ظہور ۸۰

دعا

خدا کی سنت کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے ۲۳۰

دلیل

وہ دلیل قاطع ہے جس سے کسی سائل کو اطمینان ملے ۲۸۲

اگر دو مقدمے ظنی ہوں تو نتیجہ بھی ظنی ہوگا ۲۸۵

حنفیوں کے نزدیک کسی مدعی کے دعویٰ کے اثبات

کے لئے چار قسم کے دلائل ۲۸۱

رمضان

خدا نے دین کا نظام رمضان سے باندھا ہوا ہے ۲۳۷

رمضان میں قرآن نازل ہوا، اسی میں دونشان

نبی کریم کی بشارت کے مطابق ظاہر ہوئے ۱۹۴

روح القدس

قرآن اور پرانے صحیفوں میں بیان کردہ اس کی

بعض صفات کا ذکر ۱۶۹

حدیث میں چاند گرہن پہلی رات میں لگنے کا ذکر ہے ۲۶۸

خلافت

آیت استخلاف کے ثبوت میں عظیم الشان آیت اور

ناطق دلیل اور خدا کی طرف سے نص صریح ہے ۳۳۲

ان آیات میں پیشگوئیاں اور آئندہ کے حالات مضمر تھے ۳۳۶

اس آیت میں امن کی بشارت اور اس کا مصداق ۳۵۲

خلافت کے بارہ میں خدا کا مجھے کامل علم عطا کرنا ۳۲۶

خلافت ابوبکر کے ذریعہ مومنوں کے خوف کو امن

میں بدلا جانا ۳۳۵

مسئلہ خلافت میں شیعوں کے ساتھ فیصلہ کے لئے

مباہلہ یا ملاعنہ اور پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۳۳۷

خلفائے ثلاثہ

خلفائے ثلاثہ کی خصوصیات کا ذکر ۳۲۷، ۳۲۷

قرآن میں ان کی تعریف اور ثناء ۳۲۸

مرسلین کی مانند ان پر تکالیف اور لعن طعن کیا جانا ۳۲۷

جس نے ان کی شان میں گستاخی کی اور زبان درازی

کی مجھے اس کے بد انجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے ۳۲۷

تمام صحابہ نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت کی ۳۲۲

خلفائے ثلاثہ کو کافر کہنے سے دین اسلام اور قرآن

میں پڑنے والی مصیبتوں کا ذکر ۳۲۳، ۳۲۲

جو انہیں کافر، منافق اور غاصب کہتا ہے وہ سب صحابہ

کو کافر کہتا ہے ۳۲۱

اس اعتراض کا جواب کہ ان کی خلافت کتاب اللہ اور سنت

رسول سے ثابت نہیں پس وہ ظالم اور غاصب تھے ہاں

اسد اللہ کی خلافت متعدد دلائل سے ثابت ہوتی ہے ۳۳۱

دعویٰ

دجال

دجال کا خروج اور قرآنی پیشگوئی کا پورا ہونا ۳۷۰ ح

دجال کے ذریعہ آخری زمانہ کی علامات کا پورا ہونا ۳۶۹، ۳۶۸

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ فِي رُوحٍ مِنْ رُوحٍ مِنْ رُوحٍ،

شہید

قرآن کا شہید کو زندہ کہنا اور اس میں حکمت ۳۷۱، ۳۷۲

انگریزی علاقوں میں تبلیغ کے لئے جانے والا برگزیدوں میں سے

ہوگا اور اگر اسے موت آئے گی تو شہیدوں میں سے ہوگا ۳۵۲

شیخین (حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما)

شیخین کی فضیلت کا ذکر ۳۴۶، ۳۴۵

دونوں کا نیک اور قابل فخر انجام ہوا اور قابل فخر

مقام پر مدفون ہوئے ۳۴۶

شیخین اور دوسرے صحابہ کی مدح میں عربی قصیدہ ۳۸۶

حضرت علیؑ کا شیخین کی بیعت کرنا اور ان کے

ساتھ مشاورت میں شامل ہونا ۳۵۰

اس وسوسہ کا جواب کہ شیخین نے حضرت علیؑ پر ظلم کیا

اور ان کے حقوق غصب کیے ۳۳۰

جو شیخین کو گالیاں دیتے ہیں وہ علیؑ کو گالیاں دیتے ہیں ۳۹۱

شیطان

شیطان انبیاءؑ کا مثل اختیار نہیں کر سکتا ۵۷

شیعہ

ان کا مذہب کے بارہ میں طریق ۳۱۹

ان کے حال پر رحم کرتے ہوئے سرالخلافت لکھنا ۳۱۹

ان کا صحابہ، خلفاء اور اسلام کے ائمہ کو کافر، زندیق کہنا

اور بُری صفات ان کی طرف منسوب کرنا ۳۲۱، ۳۲۲

ایک شیعہ حضرت مسیح موعودؑ کا استاد تھا ۳۲۲

حضرت مسیح موعودؑ کا شیعوں سے اعراض کرنا اور خدا

سے ان کے جھگڑوں کا علم حاصل کرنے کیلئے دعا کرنا ۳۳۵

انہیں روایات کی پیروی نہ کرنے کی تلقین ۳۲۶

مسئلہ خلافت میں فیصلہ کے لئے شیعوں کو مہابہ کی

دعوت اور پانچ ہزار روپے انعام کا وعدہ ۳۳۷

انہوں نے ابو بکرؓ کی مخالفت کر کے علیؑ کی خدمت کی ۳۵۱

۹۸

رسولوں اور محدثوں کی جماعت ہے

قرآنی آیت يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ فِي رُوحٍ مِنْ رُوحٍ

۹۶

مطابق جبرئیل یا دوسرے فرشتے مراد ہیں

قرآن کا روح القدس کو ذُو مِرَّةٍ اور ذِي قُوَّةٍ کے

۱۶۹

الفاظ سے بیان کرنا

۲۱۵

دیکھنے کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا

زمانہ (موجودہ)

۳۶۲

اس زمانہ میں فساد کا انتہاء کو پہنچنا اور لوگوں پر اس کا اثر

۶۳۳

اس زمانہ کے علماء کی بدتر حالت کا ذکر

اس زمانہ میں فتنے اس طرح پیدا ہو رہے ہیں جس طرح

۳۱۸، ۳۱۷

مردار کے جسم میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں

۳۶۶

اس زمانہ کی ظلمت کا ہر ظلمت پر فائق ہونا

قرآن میں بیان آخری زمانہ کی تمام علامات پوری ہو چکی

۳۶۹

ہیں۔ پس مسیح اور مہدی کے ظہور کا یہی وقت ہے

۳۸۵

نبی کریمؐ کا اسلام کی تین زمانوں میں تقسیم بیان کرنا

زندگی

۳۷۲

قرآن کے مطابق اصل زندگی روحانی ہے

۳۷۲

قرآن کا مردوں پر زندوں اور موت پر زندگی کا اطلاق کرنا

س، ش، ص

سچائی

۱۶

سچ کو قبول کروا کر چہا ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو

۸۳، ۸۲

سچائی نجات کا موجب ہے

سعادت

۱۶

تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے

کامل سعید وہ ہے جو حبیب کی عادات کو اپنے

اندر لے یہاں تک کہ وہ الفاظ اور اسالیب میں

۳۵۶

اس کا رنگ اختیار کر لے وہ اتم و اکمل ہے

صحابہ کے متعلق کئی حقیقتیں اور واقعات پردہٴ انخفا میں ہیں ۳۳۸
صحابہ کے بارہ میں بدظنی سے بچنے اور تقویٰ کی نصیحت ۳۳۹

طء، ع

طبابت

ہر ایک بیماری کی دوا ہے ۵۵
خدا بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے ۵۴
صفاوی مزاج شخص کے بہادر اور قوی ہونے کی وجوہات ۱۶۶
بعض امراض جو ایک دوسرے سے لگ جاتی ہیں ۱۴
ایک دوسرے سے آتشک اور چچک کا لگ جانا ۱۴

ظلمت

ظلمت کے وقت خدا کا نور نازل کرنا اس کی سنت

میں سے ہے ۳۶۶
اس زمانہ کی ظلمت سرکشی میں ظلمت پر فوقیت لگئی ہے ۳۶۶

عذاب

خدا کا نافرمانوں کو ایک مدت تک کے لئے مہلت دینا ۳۲۶
خدا کا عذاب نازل کرنے کا طریق ۲۳۱
ایک نبی کی امت کے بگڑنے پر خدا کا انہیں عذاب
نہ دینے میں حکمت ۳۷۳

عرفان

اہل عرفان لوگوں کی صفات ۳۵۷
میرا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو
ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں ۵۴

علم

علوم لدنی سے ہی انسان علم کے مقام اور عقیدہ کی
صحت کے لحاظ سے کامل ہوتا ہے ۳۲۵
علم کے دقائق ختم نہیں ہوتے اور نہ اس کے حقائق
کا شمار ممکن ہے ۲۷۵

شیعوں میں سے ولی اور متقی نہ ہونے کی وجہ ۳۵۴
اگر شیعہ مقابلہ پر دعا کے لئے آئیں تو سرکاری خزانے میں
پانچ ہزار روپے کی انعامی رقم جمع کروانے کے لئے تیار ۳۳۷

صادق

خدا کے صادق بندوں کی نشانیاں ۴۲۴
صدق اولیاء کا مشرب اور اصفیاء کی علامت ہے ۳۵۱
صادقوں کی تکذیب کا انجام ۳۸۴
کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کی بدظنیوں اور صادقوں
کو گالیاں دینے نے ہلاک کیا ۲۸۰
جو صادق سے عداوت رکھے تو اسے اسی دنیا میں عذاب
کا جھوٹا چھو لیتا ہے ۴۲۰

صحابہ

صحابہ و آل پر صلوة و سلام جو عمائدین ہیں ۳۱۷
تمام صحابہ رسول اللہ کے بمنزلہ اعضاء تھے ۳۴۱
تمام صحابہ نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت کی ۳۴۲
قرآن میں صحابہ کی تعریف اور شان کا ذکر ۳۲۹، ۳۲۸
صحابہ ان لوگوں میں سے ہیں جو براءت یافتہ ہیں ۳۲۷
صحابہ کے اختلافات اجتہادی تھے ۳۴۷
صحابہ کو سلام، ان کی اطاعت اور دوسری خوبیوں کا ذکر ۲۷۵، ۲۷۴
صحابہ کی شان میں عربی قصیدہ ۳۹۷
صحابہ پر حضرت ابو بکرؓ کے صدق کا کرشمہ ۳۳۵
صحابہ میں ایک دوسرے کے بارہ میں کینہ اور
بُغض کے عقیدہ کی نفی ۳۴۹
صحابہ کو کافر کہنے کے عقیدہ سے بریت کا اظہار ۳۴۳
صحابہ کو کافر فاسق کہنے والے ہم میں سے نہیں اور نہ ہمارا
ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے ۴۱۹
باوجود آپس میں نبرد آزما ہونے کے کافر نہیں
گردانا گیا ۳۳۰، ۳۲۹
صحابہ کے درمیان جو گزرا بہتر ہے کہ اسے خدا کے سپرد کر دیں ۳۴۷

ان کے سچائی سے دور رہنے اور دل کے سخت ہونے کی وجہ ۴
 علماء کا قرآن کو چھوڑنا ۴
 اس زمانہ کے علماء کی روحانی اور علمی حالت اور ان کو نصح ۳۰۹
 کوئی تختیر اور توہین اور سب اور شتم نہیں جو ان سے

ظہور میں نہیں آیا ۳۰۶
 آج کل کے مولویوں میں بے ہودہ مکاریوں کی وجہ ۳۰۱
 بعض نادان مولویوں کا کہنا کہ یہ تو بیچ ہے کہ تو فی کے
 معنی مارنا ہیں لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں
 آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔ اس کا رد ۲۹۷
 مولویوں کے فتنوں کا عوام الناس پر اثر ۱۹

ان کے متعلق حسن ظن کہ وہ میرے اعموان بنیں گے
 لیکن ابتلاء کے وقت ان کا بیٹھ بھیرنا ۱۸
 ہمارے ملک کے اکثر علماء معرفت، بصیرت اور
 درایت سے خالی ہیں ۸
 علماء مکفرین نے ہماری مخالفت مسیح ابن مریم کی
 وفات کی وجہ سے کی ہے ۸
 علماء کا عوام میں فساد پھیلانا ۱۸۵

عوام

عوام کا آنکھیں بند کر کے قصوں کو قبول کرنا ۳۴۸
 علماء کا عوام میں فساد پھیلانا ۱۸۵
 عوام الناس کے خطاؤں پر ہونے کا سبب ۳۲۰

عیسائیت

عیسائیوں کے چند عقائد کا ذکر ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۷
 ان کا حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا عقیدہ ۱۰۲، ۱۰۱
 دو تئیلوں کی صورت میں کفارہ کے عقیدہ کو ماننے
 والوں کی حالت کا بیان ۱۰۷، ۱۰۶
 عیسائیوں میں پائی جانے والی برائیوں کا ذکر

۳۸۰، ۳۷۹، ۳۸۳، ۳۸۲

جسے کوئی علم دیا جائے اور وہ اسے راز کی مانند مخفی رکھے
 تو وہ خیانت کرنے والوں میں سے ہے ۲۷۵
 محدثات سے حاصل شدہ علم خدا سے حاصل شدہ علم
 کے برابر نہیں ہو سکتا ۲۷۱

علماء

نیک علماء کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت اور ایسے
 علماء کے خصائل کا ذکر ۳۱۰
 اس زمانہ کے علماء کی بد حالت، کم علمی، تکبر، تکفیر اور احمدیوں
 کو گالیاں دینے اور ان کے کفر، مال لوٹنے کے فتاویٰ ۳ تا ۵
 علماء سلف کی غلطیوں کی پیروی کا درست نہیں ۱۳
 فیج اعموج کے زمانہ کے علماء کی حالت کا ذکر ۳۷۸

علمائے سلف حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے ۲۵
 علماء کا ملائکہ کے نزول کے متعلق عقیدہ ۴۲۸
 مخالف علماء کا قرآن کو ترک کر کے ظنی باتوں کی طرف جانا ۲۸۷
 ان میں سے کوئی بھی نہیں جس نے اللہ کی خاطر
 اپنے اقارب کو چھوڑا ہو، دین میں کوشش کی ہو ۲۸۸
 گمراہوں کو سمجھانا عالموں پر فرض ہے ۲۴۹

سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے ۲۹۲
 مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نام کے مولوی اور اپنے رسالوں اور
 وعظوں کو معاش کا ذریعہ بنانے والے ہیں ان کو پکڑیں ۲۱۸
 ان کا قرآن وحدیث کو چھوڑنا ۲۰۵
 ان کا بغیر سوچے سمجھے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی
 کی سزا کے لائق ٹھہرانا ۲۰۱

علماء عسوء کے مونہوں سے جو نکلتا ہے وہ زہر سے اور
 زمین پر پائی جانے والی ہر بلا سے زیادہ خطرناک ہے ۳۱۰
 علماء عسوء کی بری خصوصیات کا ذکر ۱۹، ۱۸
 مولویوں کا نصاریٰ کی مدد کرنا ۱۷، ۹

ادنی باتوں پر کسی کے کفر کا فتویٰ لگانا ۹
 علماء کا تکفیر میں جلدی کرنا اور ہدایت کے لئے نہ آنا ۵

۱۲۹-۱۳۰	عیسائیوں کی حالت	۲۵۹	عربی پر قدرت کا دعویٰ اور قرآن کو غیر فصیح کہنا
۱۸۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۵۰ تا ۲۵	مسلمانوں سے عیسائی ہونے والوں کی حالت	۱۷۸، ۱۷۹	قرآن کی اعجازی خوبیوں کو تسلیم نہ کرنا اور قرآن کے متعلق مختلف آراء بیان کرنا اور اس کا سبب
۱۲۳	خدا کے پیغمبروں پر بہتان باندھنا	۱۲۸، ۱۲۹	نزول قرآن کے زمانہ کے عیسائیوں نے قرآن کی شان کے خلاف کچھ نہ کہا
۹	پوری دنیا میں عیسائیت کا پھیلنا	۱۷۰	نزول قرآن کے وقت ان کے کئی فرقے تھے جن کے عقائد بھی الگ الگ تھے اور ان میں شدید لڑائیاں تھیں
۱۲۲	ان کے فسق اور گمراہی کا دنیا میں پھیلنا	۱۷۰	عماد الدین کا کہنا کہ قرآن نے نصاریٰ کا مذہب اور ان کے عقائد کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے
۱۲۲	عیسائیوں کے عیسائیت کو ماننے کی اغراض کا ذکر	۱۷۰	ان کے عقائد کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے
۱۲۲، ۱۲۱	ان میں حلم اور صلح کاری کی تعلیم کا نہ ہونا	۱۷۱، ۱۷۲	بعد میں پیدا ہونے والوں کا عیسائی کو خدا قرار دینا
	قرآن کا نصاریٰ کا حال بیان کرنے کا انداز اور ان کے تین قسم کے فرقے بیان کرنا	۱۷۱	بعد میں پیدا ہونے والوں کا اپنے مذہب کی ناپاکی کو دیکھ کر اصلاح کے لئے مکارانہ کوششیں کرنا
۱۷۵	ان کے عقائد محض خرافات ہیں	۱۷۱	ایلیاء کے نزول کی وجہ سے عیسائی اب تک مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہود کے آگے بات نہیں کر سکتے
۱۷۶	اپنے شائع شدہ عقائد کو یہ پوشیدہ نہیں رکھ سکتے	۲۶۰، ۲۵۹	عیسائیوں اور دوسرے مخالفین کو نور الحق کی مثل بنانے کی دعوت اور پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ
۱۷۷	ان کا مکروں کے ساتھ خلق اللہ کو گمراہ کرنا	۴۷	عیسائیت قبول کرنے والے مسلمانوں کے پادریوں کو خوش کرنے کے طریق
۳۸۲	یہ جب دھوکے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں کو بھی شرمادیتے ہیں	۳۷۰ ح	پادریوں کا تثلیث سے دنیاوی فائدہ اٹھانا
	ان میں پائی جانے والی برائیاں نہ گئی جاسکتی ہیں	۱۲۲	شیطان نے دوسری مرتبہ آکر تثلیث سکھائی
۳۸۰	اور نہ ہی شمار میں آسکتی ہیں	۱۲۲	عیسیٰ کا اپنے حواری کو شیطان کہنا
	اگر حضرت عیسیٰ اب تک نہیں مرے تو ان کی امت بھی اب تک نہیں بگڑی	۱۲۹	صلیب کے عنقریب ٹوٹنے کی پیشگوئی
۲۹۷	جب تک یہ تو اہلین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں فساد سے باز نہیں آئیں گے	۷۸	مسیح کا یہودی علماء کو "ظالم" قرار دینا
۸۳	عیسائیت خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے	۱۰۶	اس عقیدہ کا اصل موجب
۵۵	عیسائی جاہل ہیں	۱۰۳، ۱۰۲	اس عقیدہ کا رد
۲۵۹	عیسائیت میں داخل ہونے والوں کی اغرض	۱۰۳	جڑوں کے لئے مسیح کا کفارہ نہ ہونا
۱۸۲	مسلمانوں کے عیسائیت میں داخل ہونے کی وجہ		دو تمثیلوں کی صورت میں کفارہ کے عقیدہ کو ماننے
۲۶، ۲۵	آخری زمانہ کے مسلمانوں کا ان کی پیروی کرنا	۱۱۹ تا ۱۰۶	والوں کی حالت کا بیان
۳۸۰، ۳۷۹	خدا کو علم تھا کہ آخری زمانہ میں عیسائی قوم صحیح دین کی دشمن کرے گا	۸۱	کفارہ پر تکیہ کرنے کے مضمرات
۳۷۸	خدا کا عیسائیوں اور مسلمانوں کی حالت کے مطابق آخری زمانہ میں نازل ہونے والے کا عیسیٰ اور احمد نام رکھنا		
۳۶۷	لوگوں کے ان کی طرف رجوع کرنے کی وجہ		

ف، ق، ک، گ

فصاحت و بلاغت

۱۵۰، ۱۴۹	اس کا مدار
۱۴۶، ۱۴۵	اس میں عربوں کا مقام

فلسفہ

۱۸۱	اکثر فلسفیوں کا نبی کریم کی بلند شان کا ذکر کرنا
۱۸۱	فلسفیوں کی انجیل کے متعلق طعنے زنی کی وجہ

فیض

۳۵۶	فیوض صرف مناسبتوں کے مطابق کسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں
-----	--

قرآن کریم

۱۸۰	قرآن کریم کی ضرورت کی وجہ کا بیان
۳۶۹، ۲۳۷	قرآن رمضان میں نازل ہوا
۱۸۳ تا ۱۷۸	قرآن کی خوبیوں کا ذکر

۱۶۴	قرآن کے فضائل کے بیان میں ایک قصیدہ
۸۸	اشعار میں قرآنی کمالات کا ذکر

۱۸۰	قرآن کے آنے سے قبل لوگوں کی ایمانی حالت
۳۶۸	قرآن کے اجزاء ہر زمانہ میں خدا کے رستوں پر چلنے والوں کے بوجھ ہلکا کرنے اور ان کی بھوک کو مٹاتے ہیں

۹۱	ہر قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں
۸۹	قرآن میں دونوں ہیں

۱۸۲	قرآن کا صفات اور معارف البہیہ کے بیان میں منفرہ ہونا
۳۶۲	لوگوں کے دلوں میں قرآن کا اثبات صرف ایک مطہر شخص کے توسط سے ہی ممکن ہے

۳۱۶	قرآن کے سوا کسی بشر کا کلام سہوا اور غلطی سے خالی نہیں
۳۱۱	رحمان خدا کی کتاب اپنے عرفان کے نکات کے حوالے سے سات سمندروں کی مانند ہے جس میں سے ہر پرندہ اپنی چونچ کی وسعت کے مطابق پیتا ہے

یہ جامع تعلیم اور اولین و آخرین کے علوم پر مشتمل ہے ۱۷۸
قرآن کے معجزات میں سب سے بڑا معجزہ ۳۶۸، ۳۶۹ ح
قرآن مستقبل کی پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے ۳۶۸ ح
قرآن میں فاسد زمانہ میں مجدد کی بعثت کی طرف اشارہ ۳۶۲
آخری زمانہ کے متعلق قرآن کی پیشگوئیاں اور

ان کا پورا ہونا ۳۷۰ ح

قرآن میں ایک آنے والے امام کا ذکر ۲۱۷
ہم الہی کلام کی کسی آیت میں تغیر، تبدیل، تقدیم،

تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ۲۹۱

حضرت عائشہ کا قرآنی آیات کی تاویل کرنا ۱۳
جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی تو وہ مومن

نہیں بلکہ شیطان کا بھائی ہے ۲۷۶

قرآن کے بعض مقامات کا بعض کی تفسیر ہونا ۱۶۹
جو قرآن کی پیروی کرے وہ ایسی باتوں کو جو صریح

قرآن کے مخالف اور اس کی محکم آیتوں کے
کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا ۱۲

جس نے قرآن کو چھوڑ کر روایات کا سہارا لیا وہ
ہلاکتوں کے گڑھے میں گر گیا ۳۳۳

موت کو مدائن پر ترجیح دینے والوں کا قرآن میں ذکر ۳۵۱
قرآن کا مومنوں کو خواہ وہ آپس میں نیرد آزما ہوں

کافر کہنے سے منع کرنا ۳۳۰، ۳۲۹
سارے قرآن میں کہیں نیکی کے مقابلہ میں بدی کرنے

کی تعلیم کا ذکر نہیں ۴۰۳
قرآن کے سامنے بہتوں کا جھکنا ۱۴۵

کفار عرب کا قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کرنا ۱۴۸
قرآن کی بلاغت کے اعجاز سے بہتوں کا ایمان لانا ۱۴۷

قرآن کے اعجاز بلاغت کے دعویٰ کے وقت
عربوں کی حالت ۱۴۶، ۱۴۵

قرآنی محاورہ میں جمع سے واحد اور واحد سے جمع مراد لیا جاتا ہے ۹۸
جاہلیت کے شعراء کے کلام میں لفظ مرہ کا استعمال ۱۶۷

۱۷۸	بعض عیسائیوں کا کہنا کہ قرآن فصیح ہے لیکن اس کی تعلیم اچھی نہیں	۱۵۲	اس کی فصاحت کا انسانی فصاحتوں پر غالب آنا
	قوم	ح ۷۰	قرآن میں تورات کا نام امام رکھنے کی وجہ
	جب خدا کسی قوم کو بلندی بخشے گا ارادہ کرے تو اسے	۲۹۱	یہود کے تحریف کرنے کے باعث قرآن نے کا ان کا نام سؤراور بندر رکھا
۲۹۹	دین میں عالی ہمت اور صاحب غیرت بنا دیتا ہے	۱۷۸	عیسائیوں اور دوسرے دشمنوں کے لئے جو قرآن پر حملہ آور ہوتے ہیں، ایک اعلان
۳۸۵	نسب اور اقوام کا معاملہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا	۱۱	قرآن کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا
۲۵۷	کسی قوم کے پاس اپنے نسب کا ثبوت نہیں		قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں ہوا
	قیامت	۱۰	۱۰
۱۹۴	قیامت سے مراد	۹۷	اَلْيَوْمَ الْحَقِّ قُرْآن میں قیامت کا نام ہے
	قیامت کے دن ہر اصرار اور اعراض کرنے والے کی		حضرت مسیح موعودؑ کی عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونے کے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت
۳۷۲	ندامت اس کے کام نہ آئے گی	۱۸۰	جو حدیث قرآن کی بیانات حکمت کے مخالف ہوگی وہ بلاشبہ رد کرنے کے لائق ہوگی
	آخری زمانہ اور قرب قیامت کی نشانی یا جوج ماجوج کی قوم کا نکلنا	۲۹۵	مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ بیچ
ح ۳۶۵	کسی قوم کا نکلنا	۲۹۵	کھلے کھلے قرآنی بیانات کی مخالف روایات کی تاویل کی ضرورت کے دلائل
۹۷	اَلْيَوْمَ الْحَقِّ قُرْآن میں قیامت کا نام ہے	۱۴:۱۳	روایات قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابر ہی نہیں کر سکتیں
	کتاب		قرآن میں آخرین میں ایک امام کے آنے کی پیشگوئی
۲۹۱	ایک کتاب کے معنوں کو معلوم کرنے کا صحیح طریق	ح ۳۷۰، ۳۶۸، ۳۶۸	قرآن مجید کی پیشگوئیاں
	ایک کتاب کی وجہ سے بمبئی کے مسلمانوں اور پارسیوں میں نفرت کا پیدا ہونا		مسلمانوں کو انگریزی ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت قرآن کی توجہ دلانا
۱۴۰	کرامت	۲۴۷	نزول قرآن کے زمانہ کے عیسائیوں نے قرآن کی شان کے خلاف کچھ نہ کہا
۲۷۲	دشمنوں کی توہین کے وقت کرامات ظاہر ہوتی ہیں		اعترافات
	کفارہ		قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کا جواب
۱۰۶	اس عقیدہ کا اصل موجب	۱۴۴	عماد الدین کے اعتراض کا جواب کہ قرآن میں بعض الفاظ ایسے ہیں جو زبان قریش کے مخالف ہیں
۱۰۳، ۱۰۲	اس عقیدہ کا رد	۱۴۹	عیسائیوں کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے
۱۰۳	جنتوں کے لئے مسیح کا کفارہ نہ ہونا	۱۷۰	
	دو نمٹیوں کی صورت میں کفارہ کے عقیدہ کو ماننے والوں کی حالت کا بیان		
۱۱۹ تا ۱۰۶	کفارہ پر تنکیہ کرنے کے مضمرات		
۸۱			

آنے والے مسیح کو عیسیٰ اور احمد نام دیے جانے کی جو حقیقت ہم نے بیان کی اگر کوئی نہ مانے تو ہم سے مباہلہ کر لے ۳۸۰

مجدد

۳۸۳ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا سنت اللہ ہے

۲۳۶ مجدد کی بعثت کا وقت

۴۲۳، ۴۲۲ مجددین کی بعثت سے غرض

۳۲۲ علماء کے نزدیک مجدد میں جن باتوں کا ہونا ضروری ہے

۱۸۴ مجھے اللہ نے اس صدی کا مجدد بنا کر بھیجا ہے

۴۲۲، ۳۹۲، ۲۸۹، ۲۷۵

مسلمان

۳ اس زمانہ میں مسلمانوں کی قابل رحم حالت کا ذکر

۳۱۰ فتنوں سے بچنے اور آخرت کے لئے تیاری اور تزکیہ نفس

۳۱۰ اور خدا کی لعنت سے ڈرنے کی تلقین

۴۶ یہ ایک ناتوان اور تنگ دست قوم ہے

۲۵۲ ادب اور تنزل اور بلاؤں کی وجہ ہماری غفلت ہے

۱۸۹ مسلمانوں کو بشارت کہ دو نشان ظاہر ہوئے ہیں

۴۶ جو ایک دوسرے کو قوت دے رہے ہیں

۴۶ پادریوں کی چمک دیکھ کر بعض مسلمانوں کا عیسائی ہونا

خوش کرنے کے طریق

۴۷ مولویوں کا تاریخی توازن کو نظر انداز کرنا

۴۱۳، ۴۱۳ مسلمانوں کو انگریزی ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور

۲۳۷ اشاعت قرآن کی طرف توجہ دلانا

۳۱۰ نیک علماء کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت اور ایسے

۳۱۰ علماء کے خصائل کا ذکر

۳۳۷ اس زمانہ کے علماء کی بدحالت، کم علمی، تکبر، تکفیر اور احمدیوں

کو گالیاں دینے اور ان کے کفر، مال لوٹنے کے فتاویٰ ۵۳۳

۱۳ علماء سلف کی غلطیوں کی پیروی کرنا درست نہیں

کفر

۲۵۱ ایک دوسرے کی تکفیر کرنا نیکی نہیں

۶۴ کفار کے نبی کریمؐ اور مسلمانوں پر مظالم

گواہی

۲۶۱ فاسقوں کی گواہی کامل تحقیق کے بعد قابل قبول ہے

۲۶۲ قرآن نے فاسقوں کی گواہی قبول کرنے سے منع نہیں کیا

ل، م، ن

لغت

۴۰۶ لغات میں کسی طرح تصرف جائز نہیں

۲۱۳ اہل لغت کے نزدیک کسی لفظ کا محاورہ اور معنی مراد

۴۰۷ مستعملہ سے بغیر کسی قرینہ کے پھیرنا جائز نہیں

۴۰۷ نبیوں کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قراردادہ

۱۵۰ معنوں کو توڑ کر ان میں تصرف کرے

۱۶۶ غیر زبان کے لفظ سے بعض اوقات بلاغت کا بڑھنا

۱۶۶ مِرَّة کے لغوی اور مجازی معانی

۱۶۸ تاج العروس کا لفظ ذی مِرَّة کے معانی میں ذی عَقْل

بیان کرنا

۱۶۷ لفظ مِرَّة کا اپنے معانی بت دینے اور مروڑ دینے میں عربی

اور ہندی میں مشترک ہونا

لیلة القدر

۲۳۷ یہ رمضان میں ہے

۳۶۹ قرآن کا اس رات میں نزول اور اس رات کے مبارک

ہونے کی وجہ

مباہلہ

۳۳۷ جو مباہلہ کے لئے آئے اس کے لئے مد مقابل سے کچھ نہ

کچھ مشابہت ضرور ہونی چاہئے

۳۳۷ مسئلہ خلافت میں شیعوں کے ساتھ فیصلہ کا طریق اور پانچ

۳۳۷ ہزار روپے انعام کا وعدہ

- ۱۹ مولویوں کے فتوؤں کا عوام الناس پر اثر
ان کے متعلق حسن ظن کہ وہ میرے اعوان نہیں گے
- ۱۸ لیکن ابتلاء کے وقت ان کا پیڑھ پھیرنا
ہمارے ملک کے اکثر علماء معرفت، بصیرت اور
۸ درایت سے خالی ہیں
علماء مکفرین نے ہماری مخالفت مسیح ابن مریم کی
۸ وفات کی وجہ سے کی ہے
۱۸۵ علماء کا عوام میں فساد پھیلانا
- ۳۷۸ شیخ اعوج کے زمانہ کے علماء کی حالت کا ذکر
علمائے سلف حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے ۲۵۴
۲۲۸ علماء کا ملائکہ کے نزول کے متعلق عقیدہ
مخالف علماء کا قرآن کو ترک کر کے ظنی باتوں کی طرف جانا ۲۸۷
ان میں سے کوئی بھی نہیں جس نے اللہ کی خاطر
اپنے اقارب کو چھوڑا ہو، دین میں کوشش کی ہو
۲۸۸ گمراہوں کو سمجھانا عالموں پر فرض ہے
۲۴۹ سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے ۲۹۲
مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نام کے مولوی اور اپنے رسالوں اور
وعظوں کو معاش کا ذریعہ بنانے والے ہیں ان کو پکڑیں
۲۱۸ ان کا قرآن و حدیث کو چھوڑنا
۲۰۵ ان کا بغیر سوچے سمجھے مسلمانوں کو کافر اور جہم ابدی
کی سزا کے لائق ٹھہرانا
۲۰۱ علماء سوء کے مونہوں سے جو نکلتا ہے وہ زہر سے اور
زمین پر پائی جانے والی ہر بلا سے زیادہ خطرناک ہے ۳۱۰
۱۹، ۱۸ علماء سوء کی بری خصوصیات کا ذکر
مولویوں کا نصاریٰ کی مدد کرنا
۱۷، ۹ ادنیٰ باتوں پر کسی کے کفر کا فتویٰ لگانا
۹ علماء کا تحفیر میں جلدی کرنا اور ہدایت کے لئے نہ آنا
۵ ان کے سچائی سے دور رہنے اور دل کے سخت ہونے کی وجہ ۴
علماء کا قرآن کو چھوڑنا
۴ اس زمانہ کے علماء کی روحانی اور علمی حالت اور ان کو نصائح ۳۰۹
کوئی تحفیر اور توہین اور سب اور شتم نہیں جو ان سے
ظہور میں نہیں آیا
۳۰۶ آج کل کے مولویوں میں بے ہودہ مکاریوں کی وجہ ۳۰۱
بعض نادان مولویوں کا کہنا کہ بیوقوف یہ ہے کہ تو فی کے
معنی مارنا ہیں لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں
آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔ اس کا رد ۲۹۷
- ۱۹ مولویوں کے فتوؤں کا عوام الناس پر اثر
ان کے متعلق حسن ظن کہ وہ میرے اعوان نہیں گے
۱۸ لیکن ابتلاء کے وقت ان کا پیڑھ پھیرنا
ہمارے ملک کے اکثر علماء معرفت، بصیرت اور
۸ درایت سے خالی ہیں
علماء مکفرین نے ہماری مخالفت مسیح ابن مریم کی
۸ وفات کی وجہ سے کی ہے
۱۸۵ علماء کا عوام میں فساد پھیلانا
- مسیح موعود علیہ السلام نیز دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی
آنحضرتؐ کا آنے والے مسیح کو اپنی امت میں سے
قراردیناروحانی نزول کا مؤید ہے ۴۱۳ ح
تمام مولوی منتظر ہیں مسیح اترتے ہی کافروں کو قتل کریگا ۴۰۴
خونی مسیح کا عقیدہ بنالوی اور اس کے ہم خیالوں کا ہے ۷۳
مسیح موعود کے اترنے کے بعد لڑائیوں کے عقیدہ کا رد ۷۱
مسیح کے اترنے پر بدتر مولویوں کے کفر کے فتوے
لگانے کی نبی کریمؐ کی پیشگوئی کا پورا ہونا ۳۰۲
مسیح موعود کی لڑائیاں روحانی ہیں جو روحانی نظر
کے ساتھ ہوں گی ۷۵
مسیح جو مہدی ہے اس کے ظہور کی علامات ظاہر ہو چکی ہیں ۳۸۲
مسیح موعود کے نزول کے حوالہ سے مولویوں کی
سب سے بڑی خواہش
۷۴، ۷۳ مسیح موعود کے آسمان سے نزول، کفار سے لڑنے،
جزیہ نہ قبول کرنے کے عقیدہ کا رد ۶۵
مسیح کے تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلنے کے عقیدہ کا رد ۲۴۵
مسیح موعود کا آسمانی حربہ
۷۲، ۷۱ پنجاب مسیح موعود و مہدی مسعود کا مولد
عیسیٰ یا جوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت
مصیبت کے وقت بد دعا کرے گا ۷۵
دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا ۲۳۵

مشائخ

اس زمانہ کے مشائخ کی بُری حالت اور حضرت مسیح موعودؑ
کو کافر اور کذاب ٹھہرانا ۳۱۲، ۳۱۲، ۳۰۹

معتزلہ

یہ اسلام ہی کا ایک فرقہ ہے
یہ وفات مسیح کے عقیدہ کے قائل ہیں ۲۷۹، ۲۹۸، ۲۹۹، ۲۷۹

مفتری

اسے خدا بہت جلد پکڑ لیتا ہے
کاذب ملعون مفتری لمبی عمر نہیں پاسکتا ۲۸۷، ۲۸۹

ملائکہ

ملائکہ کے نزول کی حقیقت ۴۲۸، ۴۱۵

ملائکہ کا وجود ایمانیات میں سے ہے ۴۲۸

قرآن اور پرانے صحیفوں میں بیان کردہ اس کی
بعض صفات کا ذکر ۱۶۹

قرآنی آیت یَوْمَ يَقُومُ الْوُجُوحُ میں مفسرین کے
مطابق جبرئیل یا دوسرے فرشتے مراد ہیں ۹۶

قرآن کا روح القدس کو ڈُو مِوَّة اور ذِی قُوَّة کے
الفاظ سے بیان کرنا ۱۶۹

دجیہ کلی کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا ۴۱۵

منافق

منافقین کی نشانیاں ۴۲۳

اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے والے انگریزی سرکار
سے مخلص نہیں بلکہ مدابہ اور نفاق کی زندگی بسر کرتے ہیں ۴۵

نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بُرا ہے ۶۶

مہدی موعودؑ نیز دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی
تمام مولوی خونہ مہدی کے منتظر ہیں ۴۰۴

مہدی کے ظہور پر بدتر مولویوں کے کفر کے فتوے

لگانے کی نبی کریمؐ کی پیشگوئی کا پورا ہونا ۳۰۲

پنجاب مسیح موعودؑ و مہدی مسعود کا مولد ۲۰۳

مہدی کے تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلنے اور کفار

سے جنگ کرنے کے عقیدہ کا رد ۲۳۵، ۶۷

مسیح جو مہدی ہے اس کے ظہور کی علامات ظاہر ہو چکی ہیں ۳۸۲

مہدی کے بارہ میں مختلف روایات کہ وہ کس کی

نسل سے ہوگا ۳۸۵، ۳۸۴

حدیث میں آخری زمانہ میں امام کی ابنائے فارس

سے ہونے کی پیشگوئی ۳۸۶، ۳۸۵

اس وہم کا رد کہ مہدی موعودؑ اور امام مسعود صرف

بنی فاطمہ سے خروج کرے گا ۳۸۴

مہدی کے کسی غار میں چھپنے کے عقیدہ کا رد ۳۷۱

امام مہدی کے غار میں چھپنے اور مسیح کے آسمان

سے نازل ہونے میں مشابہت ۳۷۵

میرے نزدیک اہل بیت نبوت میں سے کسی امام

کو امام مہدی کے غار میں چھپنے کا الہام ہوا ۳۷۵

مہدی سے متعلق روایت میں بہت زیادہ تناقض اور فساد ۲۶۷

مہدی کے بارہ میں نبی کریمؐ کی حدیث میں

دو بابوں کے نام کے توارد میں مضمر بھید ۳۷۵

مہدی سے متعلق تین اور متشابہ احادیث کی موجودگی

میں صحیح روایات کی پرکھ کا طریق ۲۶۸، ۲۶۷

آنے والے موعود کے متعلق نبی کریمؐ کا فرمانا کہ

اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، اس سے مراد ۳۷۴

شاہ رفیع الدین دہلوی کا مہدی کو طواف کرتے

ہوئے اہل مکہ کے پہچانے کا ذکر کرنا ۱۹۶

جو مکہ اور مدینہ میں مہدی کا انتظار کر رہے ہیں

وہ واضح گمراہی میں پڑے ہیں ۳۷۱

بلاعریبہ اور مغربی ممالک کی مہدی کے ظہور کے

بارہ میں غلطی ۳۷۰

۳۶۶، ۳۶۲	مہدی کے ظہور کا وقت	نشان
۳۶۵	مہدی کے زمانہ کی سب سے بڑی علامت	ڈرانے والا نشان بد بختوں اور زیادتی کرنے والوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ مصفیٰ لوگوں کے لئے ہمیشہ ہوتا ہے
۳۶۳، ۳۶۲	مہدی کے ظہور کے وقت زمانہ کی حالت	۲۳۱
۳۶۵	مہدی کے نام میں مخفی مفاہد کی طرف اشارہ	۳۵۶
	مہدی نام میں اشارہ کہ وہ گمراہوں کی قوم سے نکالا جائے گا اور عین وقت پر اسے خدا کی ہدایت پہنچے گی	۲۱۶
۳۶۵	آنے والے موعود کو آدم، عیسیٰ اور مہدی کا نام دیا جانا اور اس میں حکمت	وہ، عی
۳۶۳، ۳۶۲	خدا نے مہدی کا نام مہدی موعود، امام معبود، خلیفۃ اللہ رکھا ہے	وحی
۳۶۳	خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ وجود دین کے ستون ہیں	عماد الدین کے اعتراض کا جواب کہ قرآنی وحی شیطان کی طرف سے تھی روح الامین کی طرف سے نہیں تھی
۳۶۲	نبیوں کا تجرہ اور تقدس کے اور دوسرا نام اس کا ہو ہی نہیں سکتا	جسے ایمان کا حظ ملا ہو اور خدا کی طرف سے اتباع سنت کی توفیق ملی ہو وہ اللہ کی وحی کی جگہ غیر وحی کو نہیں رکھتا
۹۹، ۹۸	فوت شدہ انبیاء کا اس دنیا میں روحانی طور پر نزول ہوتا ہے نہ کہ جسمانی طور پر	ولی
۴۰۷	متوفی نبی کے نزول میں حکمت	اخلاص انبیاء کا شعار اور اولیاء کا زیور ہے
۴۰۹	نبی کے مثل پیدا کرنے میں حکمت	اولیاء الرحمن کی علامات اور خدا کا ان کے ساتھ سلوک
۳۷۳	شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہیں ہوتا	۳۲۰، ۳۱۱، ۳۱۰
۳۷۴، ۳۷۳	کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہو یا ہو	جسے اولیاء سے ذرہ برابر مناسبت نہیں اس محرومی کو بد بختی اور شقاوت کہتے ہیں
۵۷	قرآن میں نبیوں کے بعد صدیقیوں کے ذکر میں حکمت	اولیاء کی نیتوں کو ہم نہیں پہچان سکتے وہ اپنے رب سے اشارہ سے کلام کرتے ہیں
۷۰	جھوٹے مدعیان نبوت کے دعویدار	۳۱۱
۳۶۱	نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں میں تحریف کرے	ان کے موبہوں سے الہاماً نادر کلمات کا نکلنا
۳۵۷	نبیوں کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قراردادہ معنوں کو توڑ کر ان میں تصرف کریں	اولیاء الرحمن اوائل زمانوں میں مطرود اور ملعون ٹھہرائے جاتے ہیں اور پھر خدا کی نصرت آتی ہے
۳۹۳ ح		سچائی اولیاء کا طریق اور اصفیاء کا نشان ہے
۲۹۵		اولیاء کے ساتھ خدا کا سلوک
۴۰۷		اللہ جب کسی قوم کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے اولیاء کے دشمن ہو جاتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں
		اولیاء کا تصوف کی کتابوں میں روحانی نزول کا ذکر کرنا
		اولیاء کی نصرت کا وقت اور اس کے آنے پر مخلوق کا ان کی طرف جھلنا

نبی کریمؐ کے زمانہ کے یہود کو ان کے اسلاف کا نام ان کے خیالات میں مناسبت کی وجہ سے دیا گیا ۳۷۶	۲۷۱	اولیاء کی ایک کرامت کہ جب خدا کسی کو رسوا کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اسے اولیاء کے دشمنوں میں سے بنا دیتا ہے جب خدا کسی قوم کو رسوا کرنے کا ارادہ کرے تو وہ لوگ اولیاء کی عداوت اور خدا کے پیاروں کو تکلیف دیتے ہیں
سرزنش کرنا جبکہ اس سے مراد پہلے یہود تھے ۳۷۶، ۳۷۵	۲۸۶	ہندو لا رڈولیم ہینگ کا ان کی سنی کی رسم کو موقوف کرنا لا رڈولز کا ان کی جل پروا کی رسم کو بند کرنا
یہود کے عیسیٰ کے انکار کی وجہ ۳۸۴، ۱۴۴، ۱۴۳	۱۴۱	یا جوج ماجوج یا جوج ماجوج کا فتنہ مہدی کے زمانہ کی سب سے بڑی نشانی ہے عیسیٰ یا جوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت مصیبت کے وقت بد دعا کرے گا
یہود کا توریت میں ملحدانہ کارروائیاں کرنا ان کی کتابوں میں صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ درحقیقت ایلیاہی دوبارہ دنیا میں آئے گا ۲۹۱	۱۴۱	۳۶۵
۴۰۹	۷۵	یہود کے نبی کریمؐ پر ایمان نہ لانے کی وجہ
۴۱۲	۳۸۴	
۴۱۰		
۴۱۳، ۴۰۹		
۴۰۹		



اسماء

ابن خلدون	آء، اب
اس کی تاریخ کی کتاب سے نبی کریمؐ کی وفات کے بعد	آدم علیہ السلام
اعراب کے ارتداد کی تفصیلات کا بیان	خدا نے آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا
۳۹۳ ح تا ۳۹۵ ح	انجیل کا اقرار کہ خدا کا پہلا بیٹا تھا
۲۷۹، ۲۹۹، ۳۱۲	۱۰۵
ابن قیم	حضرت آدمؑ کی تعریف قرآن میں حضرت عیسیٰ
وفات عیسیٰ کا اقرار اور ساتھ ہی نزول عیسیٰ پر بھی ایمان	۱۳۵، ۱۳۶
۳۷۷	سے زیادہ بیان کی گئی ہے
عیسیٰؑ کو موسیٰؑ کی طرح موتی میں داخل کرنا	ابوبکرؓ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے
۳۰۲	۳۳۶
ابو اسحاق	آنے والے موعود کو آدم، عیسیٰ اور مہدی کا نام دیا جانا
دوران توں کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں	اور اس میں حکمت
۱۹۸ ح، ۲۶۸	۳۶۲، ۳۶۳
ابوبکرؓ	۷۸
سفر ہجرت میں آنحضرتؐ کی رفاقت کا سر	ابراہیم علیہ السلام
۳۳۸، ۳۴۰	خدا کی راہ میں آپ کو تکالیف پہنچنا مگر تقیہ نہ کرنا
جب کبھی آپ نے اللہ سے دعا مانگی خدا نے آپ کی	۳۴۹
تائید و نصرت کی	۱۳۲
۳۳۸	آپ پر روح القدس کا نزول
اسلام کی نازک حالت پر رونا اور خدا سے اسلام	۷۸
اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگنا	اسحاق علیہ السلام
۳۳۲، ۳۳۵	اسماعیل علیہ السلام
ابوبکرؓ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے	۱۳۲
۳۳۶	آپ پر روح القدس کا نزول
آپ کی خلافت کے وقت اٹھنے والے فتنے	ابراہیم بن محمدؓ
۳۳۵	اس امر کی تردید کہ مہینے کی دس تاریخ کو فوت ہوئے
آپ کی خلافت کا وقت خوف و مصائب کا تھا	۲۶۴
۳۳۴	ابن اشیر
۳۹۳ ح	اپنی تاریخ میں لکھنا کہ آنحضرتؐ کی وفات کی خبر جب
آپ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں وارد مشکلات	۳۹۴ ح
اور ان کے بالمقابل خدا کی نصرت	۴۱۲
۳۴۶	ابن تیمیہ
آپ نے ہی اسلام کی آفات کو دور کیا	فتح مکہ کے موقع پر آنحضرتؐ کا یوسفؑ کی طرح
۳۵۴	۴۰۶ ح
ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں اسلام کے تمام	لَا تَشْرِبْ عَلَیْكُمْ کہنا
خوف غائب ہو گئے	اس کا کہنا کہ یہ واقدی کا قول ہے کہ ابراہیم بن رسول اللہؐ
۳۹۳ ح	۲۶۴
اسلام کی اشاعت میں تکالیف برداشت کرنا	مہینے کی دس تاریخ کو فوت ہوئے
۳۹۲ ح	۳۷۷
قرآن سے آپ کی خلافت کے دلائل	وفات عیسیٰؑ کا اقرار اور ساتھ ہی نزول عیسیٰؑ پر بھی ایمان
۳۳۳	۳۸۶
خدا کا قرآن میں آپ کی اور آپ کی خلافت کی تعریف کرنا	
۳۹۳ ح	
شیخین اور دوسرے صحابہ کی مدح میں عربی تصدیہ	
۳۸۶	

۳۵۳، ۳۲۵، ۳۲۱ تا ۳۳۹	آپ کی فضیلت کے دلائل	۳۵۶	اس امر کا ثبوت کہ ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بننے کے زیادہ حق دار تھے
۳۵۷ تا ۳۵۵	آپ کے فضائل کے بارہ میں مختصر کلام	۳۵۷، ۳۵۵	آپ کو صدیق کا لقب سب ملا
۳۳۹، ۳۸۸، ۳۳۸	آپ کی برکات اور خوبیوں کا ذکر		آپ کو کافر کہنے والے اور لعنت ڈالنے والے ظالم جلد اپنے کئے کا انجام دیکھ لیں گے
ح ۳۹۳، ۳۹۲، ۳۵۴، ۲۴۷	آنحضرتؐ کے نزدیک ابوبکرؓ کا مقام	۳۲۶	بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنا
ح ۳۹۵	اپنی علو شان اور بلند مقام میں تمام صحابہ سے بڑھ کر تھے اور بغیر کسی شک کے خلیفہ اول تھے	۳۲۵	نبی کریمؐ سے آپ کی محبت کی شدت
۳۳۷	قرآن میں بیان آپ کی خوبیاں	۳۲۴	آنحضرتؐ کی قبر کے پاس تدفین
۳۹۹، ۳۲۰	آیت استخفاف میں موجود بشارت کے مصداق حقیقی	ح ۳۹۳، ۳۹۲	حرمین اور دو قبروں میں آنحضرتؐ کے ساتھی
۳۵۲	فخر اسلام اور فخر مسلمین تھے، آپ کے جوہر کو آنحضرتؐ سے ایک قریبی رشتہ تھا	ح ۳۹۵	آپ کو اس چار پائی پر اٹھا کر لے جایا گیا جس پر آنحضرتؐ کو اٹھا کر لے جایا گیا تھا
۳۵۴	آپ کی بزرگی اور عالی مرتب ہونے کا ثبوت	۳۲۱	آنحضرتؐ اور اسلام کی خاطر نکالیف برداشت کرنا
ح ۳۹۵	آنحضرتؐ کا اپنی نیابت میں امام الصلوٰۃ بنانا	۳۹۱	جو شیخین کو گالیاں دیتے ہیں وہ علیؓ کو گالیاں دیتے ہیں
۳۳۹	جانے کا سبب	ح ۳۹۲	جب سے آپ کے قلم نے لکھنا شروع کیا ابوبکرؓ نے عربوں کی قیادت مبارک عزم کے ساتھ کی
۳۳۹	خدا کا آپ کو ثنائی اثنین کی خلعت سے نوازنا	ح ۳۹۲	جیش اسامہ کو بھجوانے کے موقع پر حضرت ابوبکرؓ کے تاریخی کلمات
۳۲۰-۳۳۹	آنحضرتؐ کی محبت میں فنا شدہ	ح ۳۹۳	مرد ہونے والی عربی قبائل کے نام آپ کا ایک خط
۳۲۰ تا ۳۳۸	سفر ہجرت میں آنحضرتؐ کی رفاقت نصیب ہونا	ح ۳۹۵	آپ کا آخری کلام
	اور اس میں بھید	ح ۳۹۵	آل رسولؐ پر آپ کے ظلم روار کہنے کے عقیدہ کا رد
۳۳۸	قرآن کو جمع کرنا اور آنحضرتؐ کی ترتیب کے مطابق مرتب کرنا	۳۲۷	اس امر کا جواب کہ خدا نے ابوبکرؓ سے ہی کیوں خلافت کی ابتدا کی
	ابوبکر بن احمد بن حسن، حافظ	۳۲۱	شیعوں کا اقرار کہ اسلام کے دشمنوں کی کثرت کے وقت ایمان لائے اور مشکل گھڑیوں میں آنحضرتؐ کے ساتھ رہے
۲۶۲	حدیث دارقطنی کی روایت کو درج کرنا	۳۲۳	شیعوں کو خلافت ابوبکرؓ کے حوالہ سے دعوت کہ ایک میدان میں جمع ہو کر جھوٹوں پر لعنت کی دعا کریں اور پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ
۳۳۱	حضرت علیؓ کا اس کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دینا	۳۳۷	
	ابوالحسن خیرمی		
۲۶۲	حدیث دارقطنی کی روایت کو درج کرنا		
۳۸۵	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ		
۲۹۳	ارسطو		

۴۱۳	بدھ گوتم ان کے وجود کا ثبوت	۳۹۳ ح	اسامہ رضی اللہ عنہ جیش اسامہ کو بھجوانے کے موقع پر حضرت ابو بکرؓ کے تاریخی کلمات اسود عقی
۲۸۱	بشیر اول شیر خوری کی عمر میں فوت ہونا اور اس کے لوٹائے جانے کی خوشخبری اور اس کی والدہ کا خواب میں اسے واپس آتے دیکھنا	۳۴۴ ح	بیمین سے اس کا حملہ کرنا افلاطون الہی بخش، مولوی
۳۸۱	بشیر الدین محمود احمد، مرزا آپ کا نام آپ سے پہلے فوت شدہ بھائی کے نام پر رکھنا اور اس میں سر	۲۷۹ ۲۹۳	نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب امرء القیس
۴۱۳	بکر ماجیت اس کے وجود کا ثبوت	۱۵۷ ح	قصیدہ لامیہ کا شعر جس میں لفظ مہرہ کا استعمال ہوا بٹالوی کا اقرار کہ لوگوں نے ان کے کلام میں بھی غلطیاں نکالی ہیں
۳۹۴ ح	بنو تغلب، قبیلہ ہذیل بن عمران کا اس قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا	۱۶۷ ۳۱۶	الییا (الیاس) داؤد نے کہا کہ عیسیٰ الییا کے نزول کے بعد آئے گا نزول الییا کے واقعہ میں تخریف نہ ہونے کا ثبوت اس اعتراض کا جواب کہ یہ واقعہ صحیح نہیں ہے نزول الییا کے قصہ سے فوت شدہ انبیاء کے نزول کی حقیقت کا تعلق
۳۹۴ ح	بنی اسد طلیحہ بن خویلد کا بنی اسد میں دعویٰ نبوت کرنا	۳۸۴ ۴۱۴ ۴۱۳	ایوب علیہ السلام اگر نبی کریم نہ آتے تو ان کی سچائی کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی
۲۵۷	بنی حسین مخالفین کا کہنا کہ بنی حسین میں سے امام پیدا ہوگا	۴۰۹	بخاری، امام رئیس الحدیث مقبول الزمان امام حدیث وفات مسیح کے پہلے اقرار کرنے والے عیسیٰؑ کی موت کا اقرار اور ساتھ ہی نزول عیسیٰؑ کے عقیدہ پر بھی ایمان توفی کا مطلب موت بیان کرنا اور حضرت ابن عباسؓ کی گواہی درج کرنا
۳۹۴ ح	بنی سلیم اس کے خواص کا مرتد ہونا	۳۰۸	
۲۶۲، ۱۹۶	بیہقی حدیث دارقطنی کو درج کرنا	۲۷۸ ۲۹۹ ۲۷۸	
	ح، د، ر، ز		
۳۱۶	حریری بٹالوی کا اقرار کہ لوگوں نے اس کے کلام میں بھی غلطیاں نکالی ہیں	۳۷۸ ح	
۱۵۷ ح	حسام الدین، مولوی نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب	۲۷۷ ح	

۲۸۵، ۲۸۴	بھری ہوئی عبارتیں ہیں	۳۵۸	کشف میں آپ کو حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کے ساتھ دیکھنا
۲۸۶	اس کی کتاب صدق کی باتوں سے خالی اور دجالی	۳۸۵	آپ کی اولاد سے مہدی کے آنے کی روایات
۳۰۰	باتوں کا مجموعہ ہے	۳۵۱	حسین، امام رضی اللہ عنہ
۳۰۰، ۲۹۹	رسالہ کے آخر میں لکھنا کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں	۳۵۳	اسلام میں پیدا ہونے والے فتنوں کے باعث
۲۹۰	آئے گی جب تک کوئی سبقاً مجھ سے نہ پڑھ لے	۳۵۹	آپ کی شہادت ہوئی
۲۸۳	عوام کو خوش کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا	۳۵۸	حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت علیؑ اور حضرت حسینؑ
۲۸۶، ۲۸۴، ۲۸۳	وعدہ کرنا جو اس کے رسالہ کے دلائل کو توڑے	۳۲۱	سے ایک لطیف مشابہت
۲۸۳	مولوی رسل بابا امرتسری کے رسالہ حیات المسیح پر ایک نظر	۳۸۵	کشف میں آپ کو حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کے ساتھ دیکھنا
۲۸۳	اور نیز ہزار روپیہ انعامی جمع کرانے کی درخواست	۳۲۱	آپ کی اولاد سے مہدی کے آنے کی روایات
۲۸۳	اگر اس نے انعامی رقم نہ جمع کروائی تو خدا کی لعنت	۳۲۱	حسین عرب، شیخ
۲۸۳	کا مورد بنے گا	۳۲۱	حمید اللہ خان، مولوی
۲۸۳	وہ تین افراد جن کے پاس انعامی رقم جمع کروانے کی	۳۲۱	نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب
۲۸۳	حضور نے تجویز بیان فرمائی	۳۲۱	داؤد علیہ السلام
۲۸۳	یہ اپنے وعدوں کا سچا نہیں اس کے مغلوب ہونے پر	۳۲۱	ان پر روح القدس کا نزول
۲۸۳	اس کے اپنے قول سے پھرنے کا اندیشہ	۳۲۱	دجیہ کلٹی
۲۸۳	اسے سمجھانے کے لئے رسالہ اتمام الحجج کی تالیف	۳۲۱	ان کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا
۲۸۳	حضور کا فرمانا کہ میں انعام کے طمع سے مقابلہ میں نہیں آیا بلکہ	۳۲۱	رام چندر
۲۸۶	اسے رسوا کرنے اور حق کے اظہار کے لئے اٹھا ہوں	۳۲۱	ان کے وجود کا ثبوت
۲۹۱	اس کی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر ہے	۳۲۱	رجب علی، پادری
۲۹۰	اگر اس کی نیت صاف ہوتی تو قرآنی آیات کو ضرور دیکھتا	۳۲۱	اس کا اقرار کہ عماد الدین کے سبب ہمیں بہت شرمندہ ہونا
۳۰۶، ۳۰۵	جن سے عیسیٰ کی وفات بالبداہت ثابت ہوتی ہے	۳۲۱	پڑا ہے اور مسلمانوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے
۳۰۶، ۳۰۵	اس کے اور حضور کے درمیان فیصلہ کے لئے بٹالوی	۳۲۱	رسل بابا، مولوی، امرتسری
۳۰۶، ۳۰۵	یا ایسے ہی کسی زہر ناک مادہ والے کے تقرر کی	۳۲۱	اس کا رسالہ حیات المسیح لکھنا اور ہزار روپیہ انعام
۳۰۶، ۳۰۵	تجویز اور فیصلہ کے طریق کا ذکر	۳۲۱	کا وعدہ کرنا
۳۰۶، ۳۰۵	اسے نورالحق کے بالمقابل رسالہ شائع کرنے کا چیلنج	۳۲۱	اس کا اس رسالہ کو لکھنے کا مقصد
۳۲۱	رشید احمد گنگوہی	۳۲۱	خدا کا اسے رسوا کرنے کے لئے کتاب لکھوانا اور
۳۲۱		۳۲۱	پھر مقابلہ کے لئے حضور کو پکارنا

طلیحہ بن خویلد	۱۹۶	رفیع الدین دہلوی، شاہ
اس کا بنی اسد میں دعویٰ نبوت اور اس کے ہاتھ پر طئی		اہل کلمہ کی ایک جماعت مہدی کو چچان لے گی
ح ۳۹۴ اور اسد قبیلہ کا اکٹھا ہونا		زکریا علیہ السلام
طئی، قبیلہ		اگر نبی کریم نہ آتے تو زکریا کی سچائی کی ہمارے
ح ۳۹۴ طئی اور اسد قبیلہ کا طلیحہ کے ہاتھ پر اکٹھا ہونا	۳۰۸	پاس کوئی دلیل نہیں تھی
عائشہ رضی اللہ عنہا		زخمی
قرآنی آیات کی تاویل کر لیا کرتی تھیں	۱۳	اس کا مسیح اور مریم کے مس شیطان سے پاک
حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے وقت فتنوں کا ذکر کرنا	۳۳۵	ہونے والی حدیث کی لطیف تشریح کرنا
عبد الجبار غزنوی، مولوی	۲۷۰	زہری، امام
عبد الحسین ناگپوری، شیخ		زیادہ بن ہلال
بعض لوگوں کا استفسار کرنا کہ یہ اپنے آپ کو مہدی موعود کا	ح ۳۹۴	جھوٹا مدعی نبوت
نائب کہتا ہے اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے	۱۹۶	زین العابدینؓ، امام
عبد الرحمان، مولوی	۲۰۶	ہدایت یافتہ اماموں میں سے ہیں
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب		س، ش، ص، ط، ع، ح، غ
عبد الرحمان کوکو، مولوی		سحارج بنت الحارث
عبدالحق دہلوی		اس کا بنوعتقان میں نبوت کا دعویٰ کرنا
عبدالرؤف مناوی، شیخ، امام	ح ۳۹۴	سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
عیسیٰ اور اسکی ماں کے مس شیطان سے پاک ہونے		وہ فارسی تھے مگر آنحضرتؐ نے انہیں اہل بیت میں سے
والی حدیث کی لطیف تشریح کرنا	۳۷۷	قراردیا
عبدالعزیز دہلوی	۴۲۱	سلیل بن قیس
عبداللہ (والد گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)		اس کا شعبان قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا
انوار پانے کے لئے مستعد تھے لیکن ایسا اتفاق نہ ہوا	ح ۳۹۴	سلیمان، قاضی
اور فوت ہو گئے	۴۲۱	سید علی، مولوی
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ		نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب
آپ عقلمندوں اور ہدایت یافتوں میں سے تھے	ح ۱۵۷	شاہ دین لدھیانوی
اہل بیت کے ہمراہ نبی کریمؐ کی شدت کے وقت	۴۲۱	شعبان (قبیلہ)
آپ کے گرد جمع ہونا	ح ۳۹۴	سلیل بن قیس اس کا قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا
تونی کے معنی بیان کرنا	۴۲۵، ۴۱۱، ۴۰۷، ۲۹۳، ۲۷۷، ۲۷۶	صفدر علی بہادر مسیحی، آکسٹر اسٹنٹ کشمیر ضلع ساگر ہند
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۲۶۹	صفدر علی، قاضی، مولوی
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	ح ۳۹۴	نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب

۳۵۳	آپ کی خلافت میں نظام اسلام میں خلل اور فتنوں کا سر اٹھانا	ح ۱۵۷	عبداللہ بیگ، مولوی نورالحق کی منسل بنانے کا مخاطب
۳۳۲	آپ کی خلافت ایک مسکین، فقیر کی مانند ثبوت سے عاری ہے	۲۲۱	عبداللہ تلونڈی
۳۵۳	آپ کی خلافت آیت استخلاف میں امن کی بشارت کی مصداق قرار نہیں دی جاسکتی	۲۲۱	عبدالحمید دہلوی
۳۵۱	شیعوں کا آپ کی مذمت پر جسارت کرنا اور اس کا سبب	۲۷۹	عبدالمنان وزیر آبادی، حافظ عبدالوہاب شعرانی
۳۴۴	شیعوں کا آپ کو منافق ٹھہرانا	ح ۳۹۴	عتاب بن اسید
۳۳۰	اس وسوسہ کا جواب کہ شیخین نے ان پر ظلم کیا اور ان کے حقوق غصب کیے	۳۴۲	آنحضرتؐ کی وفات کی خبر جب مکہ پہنچی تو یہ وہاں کا عامل تھا اس کا چھپنا اور مکہ کا لرزنا
۳۵۳	اس گمان کا رد کہ خلافت کے مصداق ابتدا سے ہی علیؑ تھے	۳۲۶	عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۳۳۱	ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دینا	۳۲۶	آپؐ کی صفات عالیہ کا ذکر
۲۶۲	علی بن عبداللہ بن عباس حدیث دارقطنی کے راوی	۳۶	عطا محمد مرزا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دادا)
۳۴، ۳۳	عماد الدین، پادری اپنی کتاب میں حضور کے حالات کو افتراء کے طور پر لکھنا	ح ۳۹۴	عقبہ بن ہلال
۱۴۱	پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کا اس کی کتاب کے ایک حصہ کو منظور کرنا	۲۶۹	اس کا نمبر قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا
۱۴۱، ۱۴۰	اس کی تصنیفات کے متعلق اہل الرائے لوگوں کی آراء	۲۹۹	عتیل
۱۴۱	عماد الدین کے متعلق رائے کہ اگر ۱۸۵۷ء کی مانند غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا	۲۹۹	علی بن احمد، شیخ
۷۷-۷۶	قرآنی آیت میں روح سے الوہیت مسیح ثابت کرنا	۲۷۰	اپنی سران منیر میں وفات مسیح کا ذکر کرنا
۹۷، ۹۶	اس کا حضرت مسیح موعودؑ کی ذات پر حملہ کرنے کی وجہ	۳۵۹، ۳۵۸	علی بن ابوطالبؑ
۳۵، ۳۴	گورنمنٹ کو حضور سے بدظن کرنے کی اغراض	۳۳۱	حضرت علیؑ کے فضائل
۱۵۱	براہین احمدیہ میں اسے مخاطب کرنا اور اس کی وجہ	۳۵۸، ۳۵۰	اسد اللہ الفتی
۱۴۵، ۱۳۸	یہ عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا	ح ۳۹۴	اسد اللہ الغالب
۱۵۱	کسی قصہ کو عربی میں بنانے کے لئے مقابلہ کی دعوت مگر اس کا خاموش رہنا	۳۵۸	میں علی اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان سے دشمنی رکھے میں اس سے دشمنی کرتا ہوں
		۳۵۸	اے اللہ جو اس سے دوستی رکھتا ہے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی کرتا ہے تو بھی اس سے دشمنی رکھ
		۳۵۸	آپ فصیح اللسان تھے
		۳۵۰	آپ کے کلام میں بلا کی جذب و تاشیر تھی
		۳۵۳	پہلے خلفاء کی طرح اشاعت دین اور کفر شکنی نہ کر سکے
		۳۵۰	شیخین کی بیعت اور ان کے ساتھ مشاورت میں شمولیت جس نے آپ کے وقت میں آپ سے جنگ کی وہ باغی و طاغی تھا
		۳۵۲	

خدا کا الہاماً اس کے مقابلہ سے عاجز آنے اور	صرف ایک خاص قوم کے لئے آیا اور اس کی نبوت
اس کی رسوائی کی خبر	کا ضرر اس کے فائدہ سے زیادہ ثابت ہوا
اسے انجیل کی فضیلت ثابت کرنے پر دو ہزار روپے	خدا چاہے تو عیسیٰ جیسے اور ان سے بڑے اور افضل
بطور انعام دینے کا وعدہ	ہزاروں پیدا کر سکتا ہے
عربی اشعار میں اس کے بد خصائل کا ذکر	یحییٰ نبی کا مرید اور شاگردوں کی طرح اصطبار پانا
اس کی نامرادی اور رومی خصلتوں کے ظہور کی پیشگوئی	ابطال الوہیت مسیح
بٹالوی کا اس کی تعریف کرنا	قرآن کی رو سے ابطال الوہیت و اہیت مسیح
اس کے اعتراضات	ابن اللہ ہونے کی تردید
اس افترا کا جواب کہ دنیا کی بادشاہت یا اپنی قوم میں	فریسیوں کا نام ظالم اور بدکار رکھنا
امیر بننے کی مجھے خواہش ہے	آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھنے کی وجہ
اس قول کا رد کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں	مسیح کے لئے حدیث میں لفظ ”نظر“ کا استعمال
گورنمنٹ کو حضرت مسیح موعودؑ کی بغاوت سے ڈرانے کا رد	کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ
اس کے عقیدہ باطلہ کی بنیاد	کے ساتھ ملاقات
عیسیٰ وہی روح ہے جس کا جابجا قرآن میں اور	حضرت عیسیٰ کی شان میں غلو اور اطراء
دوسری کتب میں ذکر ہے	مسیح کی نسبت مولویوں کا عقیدہ کہ وہ مس شیطان
قرآنی وحی شیطان کی طرف سے قرار دینا	سے پاک تھے
قرآن کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض	جو کچھ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا وہ تو پاک تعلیم تھی
نعوذ باللہ آنحضرتؐ کو جن کا آسب تھا	عیسیٰ پر گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے جانا
شدید القوی شیطان کا نام ہے	بعض ائمہ کے نزدیک احادیث میں عیسیٰ کا نام وسیع
ذی مروتہ شیطان کو اور مروتہ مادہ صفر کو کہتے ہیں	معنوں میں آیا ہے
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (نیز دیکھیں مضامین میں ”یشخین“)	شیطان سے آزما یا جانا اور قرار کہ اسے قیامت کا علم نہیں
شیطان کا آپ کو دیکھ کر راستہ بدلنا	اور ملائکہ اس سے علم اور طاعت میں افضل ہیں
تمام صحابہ کا آپ کی بیعت کرنا	روح جیسے عیسیٰ پر نازل ہوا ویسے ہی موسیٰ پر نازل ہوا
عمر بن کلثوم تغلبی	جسوں کے گروہ کا آدمیوں سے بڑھنا مگر مسیح کا
اپنے وقت کا ایک بدیہہ گوشا عرتھا	ان سے تغافل برتنا
عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام	عیسیٰ کا اپنے حواری کو شیطان کہنا
وہ سچا نبی اور خدا کے مقربوں میں سے تھا	آپ کا دعا مانگنا مگر اس کا قبول نہ ہونا
خدا کا ایک نبی اور موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم تھا	موسیٰ سے اللہ کا اور مسیح سے شیطان کا پہاڑ پر کلام کرنا
قرآن کا آپ کو مقربان بارگاہ میں سے قرار دینا	قرآن کی رو سے آدم کے مسیح سے افضل ہونے
آپ کی کسر نفسی	کاشوت

نبی کریمؐ کے متوفیک والی آیت کی بیان کردہ تفسیر	آپ کے معجزات کی حقیقت
۲۹۵، ۲۹۳، ۲۸۵، ۲۷۷، ۲۷۶	۱۱ مردوں کو زندہ کرنے کی حقیقت
امام بخاری اور ابن عباسؓ کے لفظ توفی کے بیان کردہ معنی	۱۱ خلق طیور کی نسبت صحابہ کی تفسیر کے بیانات
۳۲۵، ۳۱۱، ۳۰۷، ۲۹۳، ۲۷۷، ۲۷۶	۱۰ مسیح کے پرندوں کی حقیقت
بخاری، یعنی، فضل الباری میں توفی کے معنی امامت	حیات مسیح
۲۹۲، ۲۷۷	عیسائیوں کا مسیح کی عصمت خاصہ اور ان کے اب تک
حضرت یوسفؑ کی دعائیں لفظ توفی کا استعمال	۱۷ زندہ ہونے کا عقیدہ
۲۹۲	۱۷ حیات مسیح کے عقیدہ کا رد
حضرت ابوبکرؓ اور تمام صحابہ اور مسلمانوں کی وفات	۱۷ خیانت پیشہ مولویوں کا زندگی ثابت کرنے کے لئے
۲۹۳	۲۹۵ نعوذ باللہ آنحضرتؐ کو بھی محرف القرآن ٹھہرانا
توفی کے متعلق نبی کریمؐ اور صحابہ کا فیصلہ	۲۹۲ حیات مسیح کے متعلق مولویوں سے صرف ایک ہی سوال
۲۹۳	۲۸۷ اس فتیح عقیدہ سے سارا فساد اور زمین کا سیاہ ہونا
جب نبی کریمؐ اور صحابہ نے توفی کے معنی بیان کر دیئے	۲۸۷ اس اعتراض کا جواب کہ مسیح کے جسمانی رفع پر
۲۸۵	۲۷۸ اجماع ہو چکا ہے
نبی کریمؐ نے توفی کا لفظ صرف موت کے معنوں	وفات مسیح
۳۷۷، ۲۷۷	۲۷۵ عیسیٰ بن مریم طبعی موت مر چکے ہیں
قرآن، کتب احادیث، عربوں کے عام محاورے میں	۲۹۸، ۲۹۷ وفات مسیح کی ایک منطقی دلیل
توفی کا استعمال وفات کے معنوں میں ہے	شہداء کی موت اور ان کے زندہ رہنے سے وفات مسیح
۲۹۳، ۲۹۲	۳۷۲، ۳۷۱ کا لطیف استدلال
مرنے کے معنوں کے اثبات میں تائید دعویٰ کے لئے	آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے حوالہ سے نبی کریمؐ اور عیسیٰ
۳۰۸، ۳۰۷	۳۰۷، ۲۹۶، ۲۹۵ میں آپس میں اشتراک
تین چیزوں کا ہونا	کتاب الہی، رسول اللہ، صحابہ اور عرب قوم کا محاورہ
قرآن، نبی کریمؐ اور ائمہ سلف کا وفات مسیح کا عقیدہ	کہ توفی کا لفظ مارنے کے معنوں میں ہے
۲۹۹	۳۰۶، ۳۰۵ مسئلہ وفات مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن کی
قرآن میں مسیح کا اقرار کہ اس کی وفات کے بعد اس کی	۲۹۵ مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی ہے
امت میں فساد پیدا ہوگا	۲۹ مسیح کے لئے توفی کا استعمال بمعنی موت ہے
۲۷۷	۲۹ قرآن میں یَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَذَّبَتْ
امام بخاری کا اپنی صحیح میں حضرت عیسیٰ کی موت کے بارہ	۲۹۲ قرآن میں مسیح کی نسبت دو جگہ لفظ توفی کا استعمال
۳۰۲	۲۷۶ قرآن میں مستعمل لفظ توفی کا مطلب
میں ایک باب باندھنا	
امام مالک، امام بخاری، ابن قیم کا وفات مسیح کا	
عقیدہ تھا	
۳۰۲، ۲۹۹، ۲۹۵	
معتزلہ وفات مسیح کے عقیدہ کے قائل ہیں	
۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۲، ۲۷۹	
ہزار ہا کابر کا وفات مسیح کا عقیدہ تھا	
۳۰۲	
اگر موسیٰؑ عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں خاتم النبیین کی	
۲۷۹	
اقتداء کے بغیر گزارہ نہ تھا	
اگر موسیٰؑ عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو نبی کریمؐ کے پاس	
۳۳۶	
ذُن ہونا پسند کرتے	

غلام احمد، قادیانی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مجمع الجمار میں عیسیٰ کے بارہ میں اختلافات بیان کرنے کے بعد امام مالک کا قول درج ہے
آپ کے آباء و اجداد کے انگریزی حکومت کے ساتھ تعلقات کا ذکر	حضرت عیسیٰ کی بلا دشام قبر موجود ہے
۳۶	عیسیٰ کی موت بدیہیات میں سے ہے اور اس کا انکار سب سے بڑی جہالت ہے
۳۹، ۳۸	۲۸۹
۳۲۴	نزل مسیح
۳۱۹	نزل کی مختلف اقسام
۳۰	نزل کے مختلف معانی
فرمانبرداری اور اخلاص سے خدا کی رضا مندی کی راہوں پر چلنے کی تلقین	حدیث میں مسافر کے لئے نزل کا استعمال
۲۸	۳۷۷
میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں اور صرف ایسے شخص کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے خالص دوستی رکھتا ہے	نزل عیسیٰ کی حقیقت
۲۹	۳۷۴، ۳۷۳، ۱۵
خدا کی طرف سے آپ کو فہم، نور، اسرار اور علوم کا ملنا	خدا کی قسم آنحضرت نے نزل عیسیٰ وغیرہ سے تاویلی معنی مراد لئے ہیں
۳۲۵	۱۵
انبیاء کی روحوں سے آپ کا معطر ہونا	اگر بذاتہ نزل مراد تھا تو يرجع کا لفظ حدیث میں آتا
۱۲۸	ح ۱۵
آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف اسراء	دنیا کی بنا سے اب تک کسی کی نسبت نزل کا لفظ جب آسمان کی طرف نسبت دیا جائے جسمانی نزل پر اطلاق نہیں پاتا اور جو دعویٰ کرے وہ ثبوت پیش کرے
۹۲	۴۱۱
آپ کا فقیرانہ شیوہ	حماتہ البشریٰ میں نزل عیسیٰ کے عقیدہ کا بطلان ان لوگوں کے عقیدہ کا رد جو کہتے ہیں کہ نزل عیسیٰ سے مراد حقیقی نزل ہے
۵۵	۳۷۶
وہ اصول جو لوگوں کی بھلائی کے لئے آپ کے پیش نظر ہیں	نزل کے حوالے سے حضرت اقدس اور مولویوں کی مثال عیسیٰ اور یہود کی طرح ہے
۵۴	۴۱۰
مکہ کی طرف ہجرت کا ارادہ	یہود کا کہنا کہ ایلیا کے جسمانی نزل کے بعد مسیح آئیگا
۱۹	۴۱۲
خدا کی طرف سے آپ کو ایک کشتی کا دیا جانا اور اس کی تفصیلات کا بیان	تورات میں عیسیٰ کے صعود و نزل کا کچھ نشان نہیں
۳۸۳	ح ۷۰
اشعار میں نبی کریم کے ساتھ عشق کا اظہار	امام مہدی کے غار میں چھپنے اور مسیح کے آسمان سے نازل ہونے میں مشابہت
۲۵۸	۳۷۵
خدا اپنی نصرت کو ہمارے لئے طرح طرح سے نازل کر رہا ہے	عطفان، قبیلہ
۲۸۶	اس کے قبیلہ کا مرتد ہونا اور ٹیکس دینے سے انکار
۴۲۷	ح ۳۹۴
عربوں کی طرف توجہ کا باعث امر	
اُن لوگوں کے وہم کا جواب جو گمان کرتے ہیں کہ	
عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے	
۲۶	
خدا کی قسم دین کے معاملہ میں میں ایک لمحہ کے لئے	
۳۵۱	
مداہنت نہ کروں اگرچہ چھری سے ذبح کیا جاؤں	

کوئی کاذب افتراء کے بعد لمبی عمر نہیں پاتا

۲۸۹

دعاوی

اے میری قوم میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور دین کی تجدید کے لئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں

۲۸۹

۴۲۲

میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں

۸۳

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

مجھے اپنے رب کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ

۵۴

۳۸۰، ۲۱۶

میں ہی مسیح موعود اور احمد معبود ہوں

خدا کا بشارت دینا کہ جس مسیح موعود اور مہدی مسعود

۲۷۵

کا لوگ انتظار کر رہے ہیں وہ تو ہے

خدا کا اپنی رحمت سے آپ کو مسیح موعود اور مکلمین

ح ۳۹۲

میں سے بنانا اور اس کا سبب

۴۲۳

میں نے عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ الہام کے احکام سے کیا ہے

۳۷۴

براہین احمدیہ میں خدا کا آپ کا نام احمد رکھنا

۱۱۹

آپ خدا کی طرف سے نذیر ہیں

۳۱۵

میں اہل فارس میں سے ہوں

۳۸۳

دو فتنوں کے بالقابل خدا نے مجھے دو نام عطا کئے

عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے بطور حکم و عدل

۳۸۳

مبعوث ہونے کا دعویٰ

۴۲۵

خدا کا آپ کو خلافت کے مقام پر فائز فرمانا

۱۸۴

خدا کا آپ کو مہدی وقت اور مجدد بنانا

مجھے خدا نے زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور

۴۲۲

قرآن کا علم دیا ہے اور مجھے مجدد بنایا ہے

۲۷۵

خدا نے مجھے اس صدی کا مجدد بنایا اور مجھے علوم سکھائے ہیں

۲۰۳

دوسرے ملکوں میں کسی اور نے مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا

اللہ کی قسم میں علماء میں سے نہیں میرا حسن بیان اور میری

۲۷۲

تفسیر القرآن خدا نے رحمان کی طرف سے ہے

۵۵

ظلمت کے وقت ایک نور کی طرح ہوں

آپ کے عقائد

۷

عقائد کا ذکر اور مومن موحد ہونے کی شہادت

۴۲۲، ۴۰۵، ۱۸۳، ۱۸۳

آپ کے اسلامی عقیدہ کا ثبوت

۱۲۷

میں حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں

بعثت کی اغراض

میرا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں

۵۴

اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں

میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں

۲۱۱

اور ایمانی طریقے سکھاؤں

مسلمانوں کو منعم گروہ میں داخل کرنے اور ضعفاء پر رحم

کرنے اور انہیں وہ دینے کے لئے خدائے قدیر کے حکم

۲۸۸

سے کھڑا ہوا ہوں جو پہلوں کو نہیں دیا گیا

اے میری قوم میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے

۲۸۹

ہوں اور دین کی تجدید کے لئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں

۳۸۳

مجھے اللہ نے برکات حق کی اشاعت کے لئے بھیجا ہے

مجھے خدا نے زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور قرآن

۴۲۲

کا علم دیا ہے اور مجھے مجدد بنایا ہے

۱۲۸

میرے آنے سے پادریوں کی ذلت کے وقت کا آنا

تبلیغ اسلام

علماء کو انگریزی علاقوں میں جا کر تبلیغ کرنے کی نصیحت

۲۵۰

دو عالموں کو ولایت تبلیغ کے لئے بھجوانے کی نصیحت

۸۴

عیسائیوں کو دعوت اسلام

۲۵

دیار عرب میں کتابوں کی اشاعت ایک عظیم الشان امر ہے

آپ کی دعا کا قبول ہونا اور عرب میں اشاعت کے

۲۱

کام کے لئے ایک آدمی کا حاصل ہونا

صداقت کے دلائل

۳۲۷، ۳۶۳

صداقت کے دلائل

۳۸۳، ۲۸۸، ۲۱۶، ۵۴

ضرورت زمانہ کی دلیل

خسوف و کسوف کے نشان کو اپنی صداقت کا ثبوت

۲۵۲، ۲۱۱، ۲۰۳

ٹھہرانا

آپ کی دعائیں

۳۳۵ اے خدا ہمیں اپنے دین اور اپنے کلام کی صداقت دکھا اور ہماری تکلیف کو دور کر دے.....

۳۱۳

۳۲۲ اے خدا محمدؐ کی امت پر رحم فرما اور ان کے حال کو درست اور پاک کر دے

۳۱۷

یا الہی اس امت پر رحم کر اگر یہ مولوی ہدایت کے لائق ہیں تو ان کی ہدایت کرو ورنہ ان کو اٹھالے تا زیادہ شرنہ پھیلے

۳۰۳

۳۲۴ اے خدا اگر تو نے اپنے حکم سے مجھے اپنے گروہوں کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو میری نصرت فرما

۳۲۰، ۳۱۹

۴۰۳ آپ کی دعا کا قبول ہونا اور عرب میں اشاعت کے کام کے لئے ایک آدمی کا حاصل ہونا

۲۱

۴۵ اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

۱۲۸

عربی اشعار میں عیسائیوں کے مقابلہ پر خدا سے مدد طلب کرنا

۱۳۱، ۱۲۵

اللہ سے ایسی نصرت کی دعا جیسی اس نے نبی کریمؐ کی بدر کے روز فرمائی تھی

۱۸۳

مکفرین اور مخالفین کے مقابلہ پر نجات حاصل کرنے کے لئے خدا کے حضور دعا

۱۸۵، ۱۸۳

۳۲۰ سرالخلا فہ میں برکت کے لئے دعا

۳۲۰

۳۲۴ سرالخلا فہ پڑھنے والوں کے لئے دعا

۳۲۴

اے اللہ جو علیؑ سے دوستی رکھتا ہے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی کرتا ہے تو بھی اس سے دشمنی رکھ

۳۵۸

آنحضرتؐ اور قرآن کو شناخت کرنے کے حوالہ سے انگریزی گورنمنٹ کی ہدایت کے لئے خدا کے حضور دعا

۴۰۳

پیشگوئیاں

میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدا نے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے

۱۹۷

میں دیکھتا ہوں کہ عرب مجھے قبول کریں گے اور میری طرف آئیں گے اور میری تعظیم کریں گے

۴۲۷

جدید مفسد کے بالمقابل حضرت مسیح موعودؑ کو

۳۳۵

جدید فہم کا عطا کیا جانا

۳۳۵

میں خدا کے حکم سے اوہام کو دور کرنے اور بیماریوں کے علاج کے لئے مبعوث ہوا ہوں

۳۲۲

۲۲۳

میرے انفاس میری تلوار اور کلمات تیر ہیں میری حالت مسلمان قوم کی جدائی سے وہی ہوئی جو

۲۲۳

۲۲۴

حضرت یعقوب کی ہوئی تھی

۲۲۴

حضور اور انگریزی گورنمنٹ

۴۰۳

ان کی ہدایت اور اسلام لانے کے لئے دعا میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور تعویذ اور بطور پناہ کے ہوں

۴۵

۴۵

انگریزی حکومت کے لئے بشارت گورنمنٹ مجھ سے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں

۳۵

۵۱

گورنمنٹ اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی باہمی موافقت انگریزی سرکار کی توجہ کیلئے ایک اشتہار کی اشاعت

۳۲

۵۱

حضورؑ کا ہر کتاب میں ان کے مسلمانوں کے محسن ہونے کا ذکر اور ان کا شکر یہ ادا کرنا

۴۰

۴۰

حضورؑ کا خدا سے عہد کہ ہر مبسوط کتاب میں قیصرہ کے احسانات کا ذکر کروں گا

۳۹، ۶

۳۹، ۶

اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو علماء ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے

۶

۶

ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہؐ کے حکم سے گورنمنٹ ہذا کے زیر اطاعت رہنا فرض اور بغاوت کرنا حرام ہے

۴۰۲

۴۰۲

حضورؑ کا انگریزی حکومت کو ایک مقدمہ میں حکم مقرر کرنا

۱۵۴

۴۰۲

ہم گورنمنٹ کے خیر خواہ ہوں میں سے ہیں اور اس کے احسانات کا تذکرہ

۶۲، ۶۱، ۶

۶۲، ۶۱، ۶

اچھی گورنمنٹ کے ملنے پر مسلمانوں کو خدا کا شکر ادا کرنے کی نصیحت

۲۴۶

۲۴۶

۳۲۲	علماء کا مخالفت میں بڑھنا اور خدائی حفاظت	۲۱	بٹالوی اور دوسرے کفر کے فتویٰ لگانے والوں کو نورالحق کی
۳۰۸	مولویوں کا الزام کہ یہ فرقہ قرآن وحدیث سے باہر	۲۱۶	مثلاً بنانے کی دعوت اور ان کے مغلوب رہنے کی پیشگوئی
۷۵، ۸	ہو گیا ہے	۲۶۰	خدا کا الہاماً بتانا کہ عیسائی اندھوں کی مانند ہیں اور نورالحق
	کافر ٹھہرائے جانے کی وجہ		کی مثل بنانے پر قادر نہیں ہوں گے
	آپ کے اور احمدیوں کے خلاف فتویٰ کفر، قتل،		عربی کتب کی تصنیف
	مال لوٹنے، عورتوں کو پکڑنے اور اولاد کو غلام بنانے	۳۲۲	دعا مانگنے پر اللہ نے عربی علم دیا
۵	کے فتاویٰ		میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ ضرور کہتا ہوں
	ایک مخالف کا لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے آپ کے	۳۱۶	کہ خدا کی خاص تائید نے یہ رسالے لکھوائے ہیں
۲۸۱	خلاف انعامی کتاب لکھنا اور اس کتاب کی حالت	۲۰-۱۹	وہ عربی کتب جو اب تک تالیف ہو چکی ہیں
	مکفرین کا ہر طرف سے مایوس ہو کر دشنام دہی اور	۲۳۳ تا ۲۲۰، ۲۱، ۲۰، ۱۹	عربی کتابوں کے تالیف کرنے کی عظیم الشان اغراض
۲۸۱، ۲۸۰	تکلیف پر اتر آنا		
۲۳۵	دجال کہنے والوں کا رد	۲۲۷	عربی میں رسائل لکھنے کا سبب
۲۳۴	بٹالوی کو علاج کے لئے پاس آنے کی دعوت دینا		کرامات الصادقین اور نورالحق عربی میں تالیف
۳۹۹	وہ انعامی چیلنج جو آپ نے بٹالوی کو دیے	۳۹۹	کرنے کی وجہ
۴	علماء کا آپ کو ستانا، گالیاں دینا اور کافر ٹھہرانا	۲۵	دیار عرب میں کتابوں کی اشاعت ایک عظیم الشان امر ہے
۳۲۳	علماء کا شرمندہ ہونے کی بجائے شرم میں مزید بڑھنا		عیسائیوں کے قرآن کی فصاحت پر اعتراض کے بعد خدا
۲۰۲، ۲۰۰	بٹالوی کے آپ کی مخالفت میں مختلف حربے		نے مجھے الہام کیا تاکہ میں اُن پر حجت تمام کروں جس پر
	عماد الدین کے آپ پر حملہ کرنے کی اصل وجہ	۲۵۹	آپ کا نورالحق حصہ دوم تالیف کرنا
۵۰	مباحثہ آختم میں جواب نہ دے سکتا تھا		عیسائیوں کو نورالحق کی مثل بنانے کا چیلنج اگر وہ عربی دانی کا
	بٹالوی اور دوسرے کفر کے فتویٰ لگانے والوں کو نورالحق کی مثل	۲۶۰، ۲۵۹	دعویٰ کرتے ہیں اور انہیں دو ماہ کی مہلت دینا
۲۷۱	بنانے کی دعوت اور ان کے مغلوب رہنے کی پیشگوئی		خدا کا الہاماً بتانا کہ عیسائی اندھوں کی مانند ہیں اور نورالحق
۱۶	جو لوگ ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں کرتے	۲۶۰	کی مثل بنانے پر قادر نہیں ہوں گے
	خدا اپنے بندے اور دین کی ضرور مدد کرے گا اور	۳۱۶	تالیفات میں سہو کتابت اور غلطی میں فرق کی وضاحت
۱۸۳	عیسائی خدا کے نور کو نہیں بجھا سکیں گے	۳۱۶	تالیفات میں صرنی یا نحوئی غلطی کے متعلق وضاحت
	مولویوں کا حضور کی مخالفت میں قرآنی احکام	۲۷۲	سہو اور نسیان سے برائت کا اظہار
۴۲۶	کی خلاف ورزی کرنا		مخالفت
	مخالفانہ کارروائیوں کے بالتقابل خدا کا آپ کی	۴۱۱	ہم میں اور ہمارے مخالفین میں بڑی نزاع
۴۲۵، ۴۲۴	حفاظت کرنا		بعض علماء کا آپ کی طرف رجوع کرنا اور مخالفانہ
	میں نے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلا یا جو	۳۲۳	باتوں سے توبہ کرنا
۱۷۷	میری ڈھال ہے	۳۳	آپ کی مخالفت اور آپ پر حملے کئے جانا

۱۸۳	عماد الدین کو انجیل کی فضیلت ثابت کرنے پر دو ہزار روپے بطور انعام دینے کا وعدہ	۳۱۹	پہلوں سے بڑی بڑی باتیں سنیں اور بعد میں آنے والوں سے ان سے بھی زیادہ سنوں گا
	ایک ہزار انعام کا وعدہ اگر کوئی شخص لغت، ادب اور قصائد کی کتابوں سے اس امر کے خلاف نکالے کہ قمر	۳۱۸	اعلان کے بعد مسلمانوں کا کذاب اور مفتزی کہنا
۱۹۹	پہلی تین راتوں کے بعد کے چاند پر نہیں بولا جاتا نظیر لانے کا مطالبہ کہ کسی نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا اور خسوف و کسوف کا نشان ظاہر ہوا اور	۳۰۲	آبائی تقلید کی وجہ سے مولویوں کا ہمارے خلاف ہونا
۲۱۲، ۲۱۱	ایک ہزار روپہ انعام کا وعدہ	۸۵	اشعار میں عیسائیوں کی بدخصلتوں کا ذکر
	مولویوں کو سرالخلافت کے بالمقابل رسالہ کی دعوت اور	۱۳۱	عیسائیوں کے مقابلہ پر خدا سے مدد طلب کرنا
۳۱۶	علاوہ انعام کے فی غلطی دور و پیہ مزید دینے کا وعدہ	۱۶۳	عیسائیوں کے آگے برکت اور لعنت رکھنا
۳۲۳	علماء سے دو کتابوں کی مثل مانگنے پر ان کا بھانگنا	۱۷۷	عیسائیوں کا دو قسم کی آگ سے ہمیں جلانا
	اگر شیعہ مقابلہ پر دعا کے لئے آئیں تو سرکاری خزانے میں	۱۸۲	عیسائیوں کو سچے ارادہ کے ساتھ آنے کی دعوت
۳۳۷	پانچ ہزار روپے کی انعامی رقم جمع کروانے کیلئے تیار		عیسائیوں کے قرآن کی فصاحت پر اعتراض کے بعد خدا نے مجھے الہام کیا تاکہ میں ان پر حجت تمام کروں جس پر
	مسئلہ خلافت میں فیصلہ کے لئے شیعوں کو مہابہ	۲۵۹	آپ کا نورالحق حصہ دوم تالیف کرنا
۳۳۷	کی دعوت اور پانچ ہزار روپے انعام کا وعدہ	۲۶۰، ۲۵۹	عیسائیوں کو نورالحق کی مثل بنانے کا چیلنج
	آنے والے مسیح کو عیسیٰ اور احمد نام دیے جانے کی جو حقیقت		خدا کا الہاماً بتانا کہ عیسائی نورالحق کی مثل بنانے پر قادر نہیں ہوں گے
۳۸۰	ہم نے بیان کی اگر کوئی نہ مانے تو ہم سے مہابہ کر لے	۲۶۰	اس افترا کا جواب کہ مجھے دنیا کی بادشاہت یا اپنی قوم
	کرامات الصادقین کے بالمقابل تفسیر لکھنے کی	۵۳	میں امیر بننے کی خواہش ہے
۳۹۹	دعوت اور ہزار روپے انعام کا وعدہ		پادری عماد الدین کے اس اعتقاد کا رد کہ
	اگر بٹالوی نورالحق کی مثل تحریر تین ماہ میں تحریر کر دے	۲۱، ۵۸، ۳۲	میں حکومت کا باغی ہوں
۴۰۰، ۳۹۹	تو تین ہزار نقد انعام کا وعدہ		اس وہم کا جواب کہ مہدی کے متعلق دوسو کے قریب
۴۱۸، ۴۱۷	بٹالوی کو اس مقابلہ کے لئے خدا کی قسم دے کر بلانا		علامات ہیں ہم تب تک آپ پر ایمان نہیں لائیں گے
		۲۶۵	جب تک ان سب کو پورا ہوتے خود نہ دیکھ لیں
	منظوم کلام		
	عربی اشعار		
	علی انسی راض بان اظہر الہدی		مسلمانوں اور عیسائیوں کو نورالحق کی مثل لکھنے کا چیلنج اور
۲۰۱	والحق بالجدجال ظلما من العدی	۲۶۰، ۱۸۷، ۱۵۷، ۱۵۴، ۱	پانچ ہزار روپہ انعام کا وعدہ
	أیامن بدعی عقلاً وفہماً		عماد الدین کو کسی قصہ کو عربی میں بنانے کے لئے مقابلہ کی
	الی ماتؤثرن وعثا ودہماً	۱۵۱	دعوت اور پچاس روپہ انعام کا وعدہ مگر اس کا خاموش رہنا
	أحصب نار غضب اللہ رزقاً		عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونے
۲۰۲	أجعل سهم قہر اللہ سہماً	۱۸۰	کے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت

۴۳۰	نفسی الفداء لبدر ہاشمی عربی ودادی قرب ناہیک عن قرب غلام حسین، شیخ	۳۱۵	کتاب عزیز محکم یفحم العدا فنحمد بارءنا علی ما العدا
	حضور کی طرف سے مولوی رسل بابا کو ان کے پاس انعامی رقم جمع کروانے کی تجویز ۲۸۶، ۲۸۳، ۲۸۴		عربی قصائد
۳۸	غلام قادر، مرزا (حضرت مسیح موعودؑ کے بڑے بھائی)	۸۵	الی الدینا اولی حزب الاجانی وجلوها جنئی حلوا المجانی
۴۲۱	باپ کی مانند انگریزی سرکار کی عنایت اس کے شامل حال	۱۱۹	انی من اللہ العزیز الاکبر حق فهل من خائف متدبر
۴۲۹	غلام دینگہ قصوری، مولوی	۱۲۳	انظر الی المتنصرین و ذانهم وانظر الی ما بدء من ادانهم
	غلام محمد امرتسری	۱۶۹	لما أرى الفرقان مسیم ه' ترڈی من طغی
۳۶	غلام مرتضیٰ، مرزا (حضرت مسیح موعودؑ کے والد محترم)	۱۷۷	ترکتہم ایہا النوحی طریق الرشد تزویرا علی عیسیٰ افتریتہم من ضلالتکم دقاریرا
۳۸	گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین سرکار انگریزی کی طرف سے خوشنودی کی چٹھیاں ماننا دہلی کے مفسدہ کے وقت ۵۰ گھوڑوں کے ذریعہ	۲۰۴	و کم من ندامتی اذا رآ الکءوسا
۳۷	انگریزی سرکار کی اعانت کرنا ف، ق، ک، ل، م	۲۱۲	قضی بیننا المولی فلا تعص قاضیا واطفا لظی الطغوی وفارق حاضیا
۳۳۱	فاطمہ رضی اللہ عنہا	۲۱۷	بشری لکم یا معشر الاخوان طوبی لکم یا مجمع الخلان
۳۵۹	کشف میں حضور کا اُن کی ران پر سر رکھنا	۲۳۸	قد جاء یوم اللہ اطیب بشری لندی رشد یقوم و یطلب
۱۴۹	قریش	۲۵۶	فدتک النفس یا خیر الانام رئینا نور نباک فی الظلام
۲۶۲	کثیر بن مڑہ الحضرمی حدیث دارقطنی کو درج کرنا	۲۶۰	مال للعدا مالوا الی الاهواء مالوا الی اموالہم وعلاء
۴۱۳	ان کے وجود کا ثبوت کرم الدین، مولوی	۲۹۰	هداک اللہ هل ترضی العواما لکی تستجلبن منہم حطاما
ح ۱۵۷	نور الحق کی مثل بنانے کا مخاطب کریون، پادری	۳۸۶	رویدک لا تهج الصحابة واحذر ولا تقف کل مزور وتبصر
۱۴۱	نیش الاخبار کا ایڈیٹر	۳۹۷	ان الصحابة کلہم کذکاء قد نوروا وجه الوری بضیاء
۴۱۳	گوتم بدھ		
	لا رڈولیم ہینگ، گورنر جنرل ہندوستان ۱۸۲۷ء میں سنی کی رسم کو موقوف کرنا		
۱۴۱			

آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
۱۷۹۸ء میں بل پروا کی رسم کو حکماً بند کرنا	۱۴۱
لیڈین ریجہ عامری	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
قرآن دیکھ کر اسلام قبول کر لینا	۱۴۷
مالک، امام	۲۷۰
آپ کی عظمت اور آپ کا مقام	۲۹۴
وفات عیسیٰ کے صریح قائل	۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۵
قال مالک مات وهو ابن ثلث و ثلثین سنة ۲۹۴، ۲۷۹	۲۹۴، ۲۷۹
امام مالک کا اپنی صحیح میں حضرت عیسیٰ کی موت کے بارہ	۳۰۲
میں ایک باب باندھنا	۳۷۷
وفات عیسیٰ کا اقرار اور نزول عیسیٰ پر ایمان	۲
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲
آپ پر درود و سلام اور آپ کی صفاتِ حسنہ کا بیان	۲
آپ کو جامع کلام کا عطا کیا جانا	۱۹۹
فصاحت کے میدان کے سوار بلکہ سواروں کے سردار	۲۰۰
انس و جن کا امام پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والے	۱۸۸
قیامت کے روز مقام شفاعت صرف آپ کو حاصل ہوگا	۹۸
ہمارے لئے آنحضرتؐ کی شہادت سے بڑھ کر	۲۹۳
اور کوئی شہادت نہیں	۲۰۱
آپ کی اشارت حکم اور فرمانبرداری غنیمت ہے	۲۰۱
اگر آپ نہ آتے تو چھوٹے چھوٹے نبیوں کی سچائی کی	۳۰۸
ہمارے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی	۳۰۸
وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل	۳۰۸
نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا وہ محمد مصطفیٰ ہیں	۳۰۸
جسے ایمان کا حظ ملا ہو اور خدا کی طرف سے اتباع سنت کی	۲۶۲
توفیق ملی ہو وہ اللہ کی وحی کی جگہ غیر وحی کو نہیں رکھتا	۶۴
کفار کے مظالم پر آپ کا صبر کرنا	۶۴
آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
۱۷۹۸ء میں بل پروا کی رسم کو حکماً بند کرنا	۳۳۸ تا ۳۴۰
لیڈین ریجہ عامری	آپ کا تیرہ برس صبر کرنا اور مدینہ کی طرف ہجرت ۶۴، ۶۳، ۶۲
قرآن دیکھ کر اسلام قبول کر لینا	کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مدینہ ہجرت کرنا ۶۴
مالک، امام	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
آپ کی عظمت اور آپ کا مقام	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
وفات عیسیٰ کے صریح قائل	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
قال مالک مات وهو ابن ثلث و ثلثین سنة ۲۹۴، ۲۷۹	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
امام مالک کا اپنی صحیح میں حضرت عیسیٰ کی موت کے بارہ	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
میں ایک باب باندھنا	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
وفات عیسیٰ کا اقرار اور نزول عیسیٰ پر ایمان	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
آپ پر درود و سلام اور آپ کی صفاتِ حسنہ کا بیان	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
آپ کو جامع کلام کا عطا کیا جانا	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
فصاحت کے میدان کے سوار بلکہ سواروں کے سردار	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
انس و جن کا امام پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والے	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
قیامت کے روز مقام شفاعت صرف آپ کو حاصل ہوگا	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
ہمارے لئے آنحضرتؐ کی شہادت سے بڑھ کر	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
اور کوئی شہادت نہیں	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
آپ کی اشارت حکم اور فرمانبرداری غنیمت ہے	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
اگر آپ نہ آتے تو چھوٹے چھوٹے نبیوں کی سچائی کی	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
ہمارے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا وہ محمد مصطفیٰ ہیں	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
جسے ایمان کا حظ ملا ہو اور خدا کی طرف سے اتباع سنت کی	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
توفیق ملی ہو وہ اللہ کی وحی کی جگہ غیر وحی کو نہیں رکھتا	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان
کفار کے مظالم پر آپ کا صبر کرنا	آٹھویں گورنر جنرل ہندوستان

۱۶۶	محمد مرتضیٰ الحسینی، سید (تاج العروس کا مصنف)	۴۲۱	محمد بشیر بھوپالوی
۲۸۰	محمد المغربی الشاذلی، شیخ		محمد حسین بٹالوی، شیخ
	مریم علیہا السلام		بٹالوی کو مقبولہ کے لئے حضور کا بلانا مگر اس کا متوجہ
۱۷۰	بعض عیسائیوں فرقوں کا آپ کی پرستش کرنا	۴۱۶، ۳۰۲	نہ ہونا اور اس کی وجہ
ح ۲۹۹، ح ۲۹۷	شام کے ایک گرجے میں آپ کی قبر		جہاں تک ضرر رسائی کے وسائل اس کے ذہن
	مسئلہ کذاب	۴۰۲	میں آئے استعمال کئے
۳۵۰	اس کے گرد تقریباً ایک لاکھ عرب جمع ہو گئے تھے		ہم نے سنا کہ ان دنوں شیخ صاحب پر تنگدستی کی وجہ سے
ح ۳۹۴	اس کا ایمامہ سے حملہ کرنا	۴۰۱	تکالیف بہت ہیں، خشک دوستوں کا وفانہ کرنا
ح ۳۹۲	ابوبکرؓ کا اسے ہلاک کرنا	۳۹۹	اس کا دروغ گو، کاذب اور بے شرم ثابت ہونا
۴۲۱	مشتاق احمد لدھیانوی، مولوی		مجھے کذاب، مفتری قرار دینا اور اپنے بارے میں
	ملا کی نبی	۳۹۸	خود پسندی، تکبر سے بھرے ہوئے کلمات کہنا
	اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ملا کی نبی کی سچائی کی ہمارے پاس	۴	تکفیر کے فتویٰ میں مولویوں کا پیشوا
۳۰۸	کوئی دلیل نہیں تھی	۳۱۶	اس کا میری عربی کتب میں جلد بازی میں کتب چینی کرنا
	مولیٰ علیہ السلام	۴۱۵	حضور کا عربی رسالہ التبلیغ میں غلطیاں نکالنا
۶۹	قرآن میں آپ کی زندگی کی طرف اشارہ		شاید اس نے کوئی ایسا کلمہ کہا ہو جو عیسائیوں کو پسند آیا ہو
۶۸	خدا کا کوہ بینا پر آپ سے ہمکلام ہونا	۵۳	اور انہوں نے اسی وجہ سے اس کی تعریف کی ہو
۱۱	مولیٰ کے عصا کی حقیقت	۵	ہمارا حال اس سے پوشیدہ نہیں
	اگر مولیٰ عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں خاتم النبیین کی		یہ انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور ایماندار
۲۷۹	اقتداء کے بغیر گزارا نہ تھا	۹، ۵	سے عاری ہے
	اگر مولیٰ عیسیٰ زندہ ہوتے تو نبی کریمؐ کے پاس دفن	۴۲۸	ملائکہ کے نزول کے متعلق اس کا عقیدہ
۳۳۶	ہونا پسند کرتے		اپنے پرچہ میں اقرار کہ اگر دستوں نے اب بھی مدد نہ
	قرآن کا آپ کے زمانہ کے یہود کا ذکر اس طرح	۴۰۱	کی تو اس نوکری سے استعفیٰ دے دیں گے
۳۷۶	کرنا کہ نبی کریمؐ کے زمانہ کے یہود مخاطب تھے		محمد السعیدی النشار الحمیدی الطرابلسی، سید، مولوی
	میر محمود شاہ		بلا د شام سے آ کر سات ماہ پاس رہنا اور ان کی نیک
	حضور کی طرف سے مولوی رسل بابا کو ان کے پاس	۲۵ تا ۲۲	خصلتوں کا ذکر
۲۸۶، ۲۸۳، ۲۸۳	انعامی رقم جمع کروانے کی تجویز		اس کا ایک کتاب ایضا الناس کے نام سے لکھنا اور حضور
	ن، و، ہ، ہ، ی	۲۳، ۲۲	کا اس کتاب کی بلند شان کا ذکر فرمانا
۴۲۱	نذیر حسین امیٹھوی سہارنپوری، مولوی	۲۹، ۲۷	ان کے زاویہ کے لئے تحریک
۴۲۱	نذیر حسین دہلوی		بلا د شام میں قبر مسیح کے واقع ہونے سے متعلق ان کی
		ح ۲۹۷، ح ۲۹۷ تا ح ۲۹۹	شہادت اور ان کا خط

۴۰۸، ۲۷۹	ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ متوفیک کے معنی ممیتک لکھنا	نصرت جہاں (زوجہ مطہرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ایک روایا میں دیکھنا کہ بشیر واپس آ گیا ہے جبکہ وہ فوت ہو چکا تھا
ح ۳۹۴	ہذیل بن عمران بنو تغلب میں نبوت کا دعویٰ کرنا	۳۸۱ نظام الدین، مولوی نورالحق کی مش بنانے کا مخاطب
ح ۳۹۴	ہوازن، قبیلہ اس قبیلہ کا مرتد ہونا اور زکوٰۃ دینے سے رکتنا	ح ۱۵۷ نظام الدین، مولوی نورالحق کی مش بنانے کا مخاطب
۳۰۸	یجی علیہ السلام مسیح یجی نبی کا مرید تھا اور شاگردوں کی طرح	ح ۱۵۷ فیعم بن حماد نمر، قبیلہ
۳۰۸	اس سے اصطبار پایا اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ان کی سچائی کی ہمارے	ح ۳۹۴ عقبہ بن ہلال کا اس قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا
۳۰۸	پاس کوئی دلیل نہیں تھی	۳۸۱ نور الدین، حکیم، مولوی آپ کی صفات حسنہ کا ذکر
۲۲۴، ۷۸	یعقوب علیہ السلام یوحنا (نیز دیکھیں ”ایلیا“)	ان کے بیٹے محمد احمد کا فوت ہونا اور ایک آدمی کا خواب دیکھنا جس میں اس نے اپنے عنقریب لوٹنے کا کہا
۷۰	یوحنا کے نزول کی حقیقت	ح ۱۵۷ نور الدین، مولوی نورالحق کی مش بنانے کا مخاطب
۲۹۲	یوسف علیہ السلام حضرت یوسفؑ کی دعا میں لفظ توفی کا استعمال فتح مکہ کے موقع پر آنحضرتؐ کا یوسفؑ کی طرح	۲۶۴ واقدی اس کے متعلق اجماع کہ یہ حجت نہیں ہے
ح ۴۰۶	لَا تَشْرَيْبْ عَلَيْنَا كَمَا كَانَا خواجه یوسف شاہ حضور کی طرف سے مولوی رسل بابا کو ان کے پاس	و کثور یہ، ملکہ خدائے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی جو ہم پر رحم کرتی ہے
۲۸۶، ۲۸۳، ۲۸۳	انعامی رقم جمع کروانے کی تجویز	قیصرہ کے احسانوں کے بدلہ میں اسے دعا کا ہدیہ پہنچانا
۲۶۹	یونس یونس علیہ السلام	دنیا میں برکت اور اس کے انجام بخیر کی دعا اس کی خوبیوں کا ذکر
۳۰۸	اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ان کی سچائی کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی	۳۳ ملکہ کے مسلمان ہونے کے لئے دعا ۳۲ ملکہ کو اسلام کی دعوت ۵۵ ملکہ کے ہدایت پانے کی امید کا اظہار اور ممکن ہے کہ اللہ اس کے شہزادوں کے دل میں توحید کا نور ڈال دے

مقامات

۲۶	یہ حق کے قبول کرنے میں سابق تھے بلکہ جڑ کی طرح ہیں	۲۰	افریقہ
۲۷	عربی ممالک میں تبلیغ کے لئے محمد سعیدی النشار کے بھیجنے کی تجویز اور ان کے لئے چندہ کی تحریک	۳۱۵	امرتسر اور ٹھٹھیم (یروشلم کا پرانا نام)
ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	عکا (فلسطین)	ح ۲۹۷	بحر روم
	فارس	ح ۲۵	برطانیہ
۳۸۵	اہل فارس میں سے جس نے اسلام قبول کیا وہ قرشی ہے	۲۰۲	بہمنی
	آنحضرت کے قول کے مطابق آسمان کو ثریا سے لانے والا اہل فارس میں سے ہوگا	۲۷۰	ایک کتاب کی وجہ سے بہمنی کے مسلمانوں اور پارسیوں میں نفرت کا پیدا ہونا
۳۸۶	قدس	۱۴۰	بیت لحم
ح ۲۹۹، ح ۲۹۷	بنی اسرائیل کے دور میں اس کا نام یروشلم تھا	ح ۲۹۹، ح ۲۹۷	حضرت عیسیٰ کی جائے پیدائش
	ایک بہت بڑے گرجے میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی قبر	ح ۲۹۷	بیت المقدس (یروشلم کا نام)
ح ۲۹۹، ح ۲۹۷	طرابلس اور بیروت و قدس کے درمیان فاصلہ	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	بیروت
ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	کنعان	۲۰۲، ۱۴۰	پنجاب
۲۲۴	کوہ سینا	ح ۲۵	ٹرپولی
۶۸	کوہ سینا پر خدا کا حضرت موسیٰ سے ہمکلام ہونا	۲۰	حجاز
	گلیل	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	حيفا (فلسطین)
۱۴۲	گلیل کے ایک پہاڑ پر شیطان کا عیسیٰ کو آزمانا	۲۷۰، ۲۶۹، ۱۴۰	دہلی
	ل، م، ہ، ی		رضوی
۲۷۳	لاہور	ح ۳۹۲	مدینہ کے ایک پہاڑ کا نام
۳۷۱، ۳۰۷، ۱۹۷	مکہ	۲۲	روم
۴۰۴، ۳۷۱، ۲۹۶، ۶۴	مدینہ	ح ۳۶۵	آخری زمانہ میں رومیوں کی کثرت کی پیشگوئی
ح ۳۹۳	حضرت ابوبکرؓ کی مدینہ میں آنحضرت کے ساتھ قبر	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	سوریہ
۲۰	مصر	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸، ۲۱۵، ۲۰۳، ۲۵، ۲۰	بلاد شام کو سوریہ کہنے کی وجہ
	منی	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	شام
۱۹۰	حج میں قربانی کے لئے یہاں ہونا چاہیے	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	صیدا
۲۶۹	میرٹھ		طء، ف، ق، ک، گ
۱۴۱	ہند ساگر (بحر ہند)	ح ۲۵	طرابلس
۱۹۳، ۱۴۱، ۴۲، ۱۹، ۸	ہندوستان	ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	طرابلس کا محل وقوع
	اس زمانہ میں اس ملک سے ہدایت کے چشموں	۲۰	طرابلس اور بیروت و قدس کے درمیان فاصلہ
۱۹۹	کا جاری ہونا	۲۰۳، ۴۴، ۴۱	عراق
۳۷۰	مہدی کے اس ملک میں آنے کی وجہ		عرب
ح ۳۰۰، ح ۲۹۸	یا فا (فلسطین)	۲۵	عرب کے اہل بادیکو ہمارے باریک مسائل بہت ناگوار گذریں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں

کتابیات

نمبر	عنوان	مصنف	تاریخ
۷۷	کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو	عماد الدین کی تصنیفات کے متعلق رائے	۱۴۰-۱۴۱
۱۴۲	شیطان کا مسیح کو آزمانا اور دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے دور ہو جانا	ابوداؤد	۳۷۴
	انجیل متی	اتمام الحجہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	۲۲۷
	مسیح نے خدا کی روح کو کبوتر کی طرح اپنے اوپر اترتے دیکھا	اس رسالہ کی تالیف کا مقصد	۲۹۹، ۲۷۳
۱۳۲	باب ۲۲ میں اجتماع خسوف و کسوف کی پیشگوئی	مولوی رسل بابا کے لئے یہ کتاب لکھی	۲۸۹
	انسان کامل	اگر مولوی رسل بابا نے اس رسالہ کے شائع ہونے کے دو ہفتہ تک روپیہ جمع نہ کرایا تو کذاب اور دروغ گو ثابت ہوگا	۳۰۶
۶۸	اس کے مصنف کی تثلیث کے عقیدہ کے متعلق رائے	الوصیۃ للہ لقوم لا یعلمون	۳۰۹
	ایقظ الناس	اشاعت السنۃ	۳۹۸، ۱۸۷، ۷۳، ۵۲
	محمد سعیدی النشار کی تالیف اور حضور کا اس کتاب کی بلند شان کا ذکر کرنا	اھعیانہ کی کتاب	
۲۳، ۲۲	بخاری، جامع صحیح	اس میں اجتماع خسوف و کسوف کی پیشگوئی	۲۰۵ ح
۴۰۶، ۲۶۹، ۲۲۸، ۷۱	بخاری کے بعض راویوں پر مذہب سے ہٹنے اور مختلف قسم کی برائیوں کا الزام لگایا گیا ہے	انجیل	
۲۶۲	براہین احمدیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	موجودہ انجیل کی بد حالت کا ذکر	۱۸۲ تا ۱۸۰
۴۲	اس میں گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر	انجیل کے زمانہ کے لوگوں کی ایمانی حالت	۱۸۰
۱۵۱	اس میں عماد الدین کو مخاطب کرنا اور اس کا سبب پانچیمیر الہ آباد	فلاسفوں کی انجیل کے متعلق طعن زنی کی وجہ	۱۸۱
۲۱۴	کسوف کے غیر معمولی ہونے کی گواہی	لوگ انجیل پڑھنے کے لئے عیسائیت کی طرف رجوع نہیں کرتے	۳۶۷
۱۶۶	تاج العروس	عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونیکے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت	۱۸۰
۱۹۸	پہلی دورا توں کا چاند ہلال کہلاتا ہے	عماد الدین کو انجیل کی فضیلت ثابت کرنے پر	
۱۹۹	تین رات سے پہلے کا چاند ہلال۔ اس کی بحث	دو ہزار روپے بطور انعام دینے کا وعدہ	۱۸۳
	تاریخ ابن خلدون	مسیح نے انجیل میں کہا کہ مجھے نیک مت کہو	۱۰۲
۳۹۴، ۳۹۳	نبی کریم کی وفات کے بعد اہل عرب مرتد ہو گئے	حضرت مسیح موعود کی عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونے کے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت	۱۸۰

حیات المسیح (مولوی رسل بابا)	ح ۳۹۴	التاریخ اکامل
عوام کو خوش کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرنا جو اس کے رسالہ کے دلائل کو توڑے	۱۴۰	تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین
۲۹۹، ۳۰۵، ۳۰۰	۱۹	تبلیغ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
مولوی رسل بابا کا اس رسالہ کو لکھنے کا مقصد	۴۱۵	بٹالوی کا اس میں کچھ غلطیاں نکالنا اور ان کی حقیقت
خدا کا اس سے رسوا کرنے کے لئے کتاب لکھوانا اور پھر	۴۲	اس میں گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر
مقابلہ کے لئے حضور کو پکارنا	۴۲۷، ۱۹	تحمہ بغداد (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
اس نے کوئی نئی بات نہیں لکھی بلکہ جہالت سے	۲۶۹	ترجمہ سنن
بھری ہوئی عبارتیں ہیں	۱۴۰	ایک روایت جس میں ہلال کا لفظ آیا ہے
اس کی کتاب صدق کی باتوں سے خالی اور دجالی	۱۴۰	تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین
باتوں کا مجموعہ ہے	ح ۷۰	توریت
رسالہ حیات مسیح پر ایک نظر اور نیز ہزار روپیہ انعامی	۱۳۳	قرآن کا اس کا نام امام رکھنا اور اس کی وجہ
جمع کرانے کا مطالبہ	۱۳۳	گیارہویں باب میں ہے اس خدا کا کلام ہے جو
رسالہ کے آخر میں لکھنا کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں	۱۰۳	اپنی باتوں میں سب سے بڑھ کر سچا ہے
آئے گی جب تک کوئی سبقاً مجھ سے نہ پڑھ لے	ح ۷۰	میں اسی کو ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور میں
کتاب میں دلیل کی بجائے ظنی باتیں ہیں	۲۹۱	ایک جگہ دوسرے کو نہیں پکڑوں گا
دارقطنی	۲۹۱	تورات میں عیسیٰ کے صعود و نزول کا کچھ نشان نہیں
خسوف و کسوف کے نشان والی حدیث	۱۳۷	یہود کا توریت میں طحانہ کا رروائیاں کرنا
اس کی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ گزر چکا ہے	۱۳۷	توزین الاقوال مصنفہ پادری عماد الدین
وہ روایات جن میں ہلال کا لفظ آیا ہے	۱۳۸	ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کتاب
رسالہ الحشریہ (شاہ رفیع الدین دہلوی)	۱۴۰، ۱۴۱	سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو
جب مہدی وہ رکن اور مقام کے درمیان طواف کر رہا ہوگا	ح، ر، ز، س، ہ، ش، ہ، ص	اس کتاب کے متعلق دو ہندو اخباروں کی آراء
تو اہل کلمہ کی ایک جماعت مہدی کو پہچان لے گی	۲۳۲	حز قیل نبی کی کتاب
زاد المعاد	۴۲۷، ۴۲	حملۃ البشری (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت کا یوسف کی طرح	۴۲	اس میں حق کے طالبوں کے لئے بشارتیں اور
لا تشریب علیکم کہنا	۶۹	گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر
سبعہ معلقہ (عرب جاہلیت کے سات مشہور قصائد)	۳۱۶	اس میں نزول عیسیٰ کا باطل ہونا ثابت کیا گیا ہے
یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں اور فصاحت و بلاغت		اس کے بالمقابل رسالہ لکھنے کی معیادہ گزر جانا
کے اعلیٰ درجہ پر ہیں		مگر کسی مولوی صاحب کا در خواست نہ چھوٹا

۳۲۰	تمہید	۱۰۸	اس کتاب کو تعلیمی نصاب میں شامل کرنا ہے
۳۲۶	الباب الاول فى الخلافة		اس کا لفظ چوتھے قصیدہ کے مولف ذُو مِرَّة کُوذ و عَقْل
۳۵۵	کلام موجز فى فضائل ابى بکر.....	۱۶۸	کے معنوں میں ایک شعر میں استعمال کرنا
۳۵۸	فى فضائل على رضى الله عنه.....	۱۶۷	قصیدہ خامسہ کے ایک شعر میں لفظ مِرَّة کا استعمال
۳۵۹	الباب الثانى فى المهدى.....	۳۹۱،	سر الخلافہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۳۸۶	القصيدة فى مدح ابى بکر وعمر الفاروق.....	۳۲۷، ۳۱۸	
۳۹۱	الوصية		شیعوں کے حال پر رحم کرتے ہوئے اس کی تصنیف
۳۹۸	عام اطلاع کے لئے ایک اشتہار	۳۱۹	اور اس رسالہ سے توقع
۴۰۵	شیخ محمد حسین بٹالوی کا ہمارے کافر ٹھہرانے پر اصرار	۳۲۰	اس رسالہ میں برکت کے لئے دعا
۴۱۹	الشیخ عبدالحسین الناکفوری	۳۲۴	علماء کو اس کتاب کی طرف نظر دوڑانے کی دعوت
۴۲۱	المکتوب الى العلماء		یہ کتاب بٹالوی اور دوسرے مکفرین کی مولویت کی
۴۳۰	القصيدة للمؤلف	۳۱۵	حقیقت کہلانے کے لئے شائع ہوئی
	بعض لوگوں کا پوچھنا کہ یہ اپنے آپ کو مہدی موعود		یہ کتاب شیعہ اور اہل سنت کے درمیان خلافت کے
۴۱۹	کا نائب کہتا ہے۔ اس کا جواب	۳۱۵	بارہ میں فیصلہ کرے گی
	سول ملٹری گزٹ، لاہور		مولویوں کو دعوت کہ سر الخلافہ کے مقابل رسالہ لکھیں اور
۴۱۴	کسوف کے غیر معمولی ہونے کی گواہی		اگر ان کا رسالہ غلطیوں سے خالی نکلا اور ہمارے رسالہ
	شمس الاخبار لکھنؤ		کی فصاحت میں ہم پلہ ہوا تو علاوہ انعام بالمقابل
	عماد الدین کے متعلق رائے کہ اگر ۱۸۵۷ء کی مانند خدر	۳۱۶، ۳۰۰	رسالہ کے فی غلطی دور و پیہ بھی لیں
	ہوا تو اس شخص کی بد زبانیاں اور بے ہودگیوں سے ہوگا		ایک عربی دان ایسا رسالہ سات دن میں بہت آسانی
	شہادۃ القرآن (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)		سے بنا سکتا ہے
۴۲	اس میں گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر	۳۵۰	اگر انہوں نے کوئی رسالہ میعاد مقررہ کے اندر شائع کر دیا
	صحاح ستہ		تو ہم انعام کے علاوہ تحریری اقراریں گے کہ وہ عربی دانی
	تیسری رات کے بعد اخیر تک چاند قمر کہلاتا ہے اور	۴۰۱	اور مولوی کہلانے کے مستحق ہیں
۱۹۹، ۹۸	تین رات سے پہلے کا چاند ہلال کہلاتا ہے		بٹالوی کو آخری دعوت کہ سر الخلافہ کا ستائیس دن میں
	ط، ع، ف، ک، ق		جواب دے اور انعام حاصل کرے
	طبرانی	۴۱۷	خدا کی قسم دے کہ مقابلہ کے لئے بلانا
	حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس سال	۴۱۸	کتاب کے مشتملات
ح ۲۹۳، ۲۷۹			نکتہ چینیوں کے لئے ہدایت اور واقعی غلطی کی شناخت
	طبقات		کے لئے ایک معیار
۲۷۹	امام عبد الوہاب شہرانی کی کتاب	۳۱۶	

مکملہ		حقوقہ الضالین، رسالہ	
۲۵۰	وہ روایات جن میں ہلال کا لفظ آیا ہے	۱۴۰	ہدایت المسلمین کے رد میں لکھی گئی کتاب
۴۱۶	نورالحق (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)		عینی (بخاری کی شرح)
۱۸۳، ۱	اس کتاب کے لکھنے کا سبب	۲۷۷	توفی کا مطلب امامت لکھنا
۱۵۲	اس رسالہ کو عربی میں لکھنے کی وجہ		فضل الباری (بخاری کی شرح)
	نورالحق کی مثل بنانے پر پانچ ہزار روپے	۲۷۷	توفی کا مطلب امامت لکھنا
۱۵۷، ۱۵۴، ۱	کا وعدہ		فوز الکبیر و فتح النجیر
۱۵۸	اس انعام کے ملنے کی صورت	۲۰۸، ۲۷۹	متوفیک کے معنی ممیتک لکھنا
	اس کے مقابل کتاب لکھنے والوں کو تین ماہ کی مہلت		کتاب التیسیر بشرح جامع صغیر
۱۵۸، ۱۵۷	کا دینا		عیسیٰ اور ان کی والدہ کے مس شیطان سے پاک
۱۵۷	اس کے مقابلہ کے لئے مولویوں کے نام لکھنا	۳۷۷	ہونے والی حدیث کی لطیف تشریح
۱۵۶	نورالحق کے مثل لانے کے مقابلہ میں اول مدعو	۳۸۵	اہل فارس میں سے جس نے اسلام قبول کیا وہ قرشی ہے
	اللہ نے الہاماً بتایا کہ عماد الدین اس کے مقابلہ پر قادر نہ		کرامات الصادقین (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۲۶۰، ۱۵۳	ہوگا اور عاجز آ کر رسوا ہوگا	۴۲۷، ۴۱۸، ۴۱۶، ۱۹	
۱۶۳	نصاری کے آگے برکت اور لعنت رکھنا	۳۹۹	اس کے بالمقابل تفسیر لکھنے پر ہزار روپے انعام کا وعدہ
	کتاب کے مشتملات	۱۹۹	قاموس
۳۲	اعلان		ل، م، ن، ہ، ی
۵۸	ذکر بعض اعتراضات الواشی و ردھا		لسان العرب (لغت عربی)
۱۷۸	الاعلان تنبیہاً لكل من صال علی القرآن.....		اہل عرب کے نزدیک اس جیسی کوئی کتاب تالیف
۱۸۳	فکر فی قولی یا من انکرنی.....	۲۶۸	نہیں ہوئی۔ اس کا ہلال کے معانی بیان کرنا
	نورالحق حصہ دوم (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	۱۹۹	تین رات سے پہلے کا چاند ہلال، اس کی بحث
۱۸۷	اس کتاب کی تالیف کا سبب		مجمع بحار الانوار
۲۵۹	دو حصوں میں تقسیم کرنے کی وجہ	۲۹۴، ۲۷۹	امام مالک کے وفات مسیح کے متعلق قول کا اندراج
۳۰۳، ۱۸۷	اس کتاب کے مخاطبین		مدارج السالکین
۲۵۵	اس کی تالیف پر خدا کا شکر اور نبی کریم پر درود و سلام	۲۹۹، ۲۷۹	ابن قیم کا اس میں وفات مسیح کا لکھنا
	مسلمانوں اور عیسائیوں کو اس کتاب کی مثل لکھنے کا چیلنج اور		مستدرک
۳۹۹، ۳۰۳، ۲۶۰، ۱۸۷، ۱	پانچ ہزار درہم انعام کا وعدہ	۲۹۳، ۲۷۹	حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس سال
۲۴۴	اس کتاب میں مہدی کا ذکر نہ کرنے کی وجہ	۲۲۸	مسلم، صحیح
	جس نے اولیاء الرحمن کے خلاف جرات کی یہ کتاب	۲۶۹	وہ روایات جن میں ہلال کا لفظ آیا ہے
۲۷۱	اسے ادب سکھائے گی	۳۶۵	آخری زمانہ میں رومیوں کی کثرت کی پیشگوئی

ہم نے انعامی اشتہار شائع کیا مگر کس کا جواب کے لئے	اس کتاب کا جواب لکھنے والوں اور انعامی روپیہ جمع
کھڑے نہ ہونا اور چوپایوں کی مانند خاموش ہو جانا	کرنے والوں کے لئے درخواست کی اخیر معیاد
کتاب کے مشتملات	اس کتاب کی تالیف کا پختہ ارادہ کرنے کے بعد خدا کا اہماماً
۱۸۷	۱۸۷
تنبیہ	بتانا کہ کوئی مخالف نظم و نثر میں اس کی مثل پر قادر نہ ہوگا
آیة الخسوف والكسوف من آیات اللہ.....	۱۸۷
القصيدۃ فی الخسوف والكسوف.....	۳۰۲
۱۸۹	۳۰۲
ایضاً فی الخسوف والكسوف.....	۴۰۰
۱۹۱	۴۰۰
القصيدۃ	مقابلہ کے لئے آخری تاریخ درخواست
۲۵۶، ۲۳۸، ۲۱۷	۳۱۶
الاشتهار لتبکیت النصارى.....	میعاد کا گزرنا اور کسی مولوی کا درخواست نہ بھجوانا
۲۵۹	۳۱۶
الكلام الكلى فی تنبیہ المكفرین.....	بٹالوی کے اس عذر کا جواب کہ نور الحق میں پادری بھی
۲۷۱	۳۱۶
ہدایت المسلمین (مصنفہ پادری عماد الدین)	مخاطب تھے لہذا بالمقابل رسالہ لکھنے سے پہلو تہی کی
۱۴۰	۳۱۶
ہندو پرکاش، اخبار	بٹالوی کا مقابلہ پر نہ آنا اور رسوائی قبول کرنا
۱۴۱	۳۰۰، ۳۹۹
پادری عماد الدین کی تصنیفات کے متعلق رائے	الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکلفوں
۱۴۰	۳۰۳
یونیکل نبی کی کتاب	میں سے اس رسالہ کا جواب نہیں لکھ سکے گا
۲۳۲	
اس میں اجتماع خسوف و کسوف کی پیشگوئی	
ح ۲۰۵	

